Checked 1987
CHECKED 1995
CHECK RARE BOOK
۲۹۱۸۶

لنبین عن من کل شاھم شدید علی الرحمن عتیا

الحمد للہ کہ رسالہ صحیفہ جیاب و مقالہ حاکمۃ اولوالالباب ذوی الاذناب موسومہ

۱۲۸۰

بفرمایش بعض احباب و بخواہش برخے اولے الالباب

در شہر لودیانہ بمطبع محسنی طبع شد

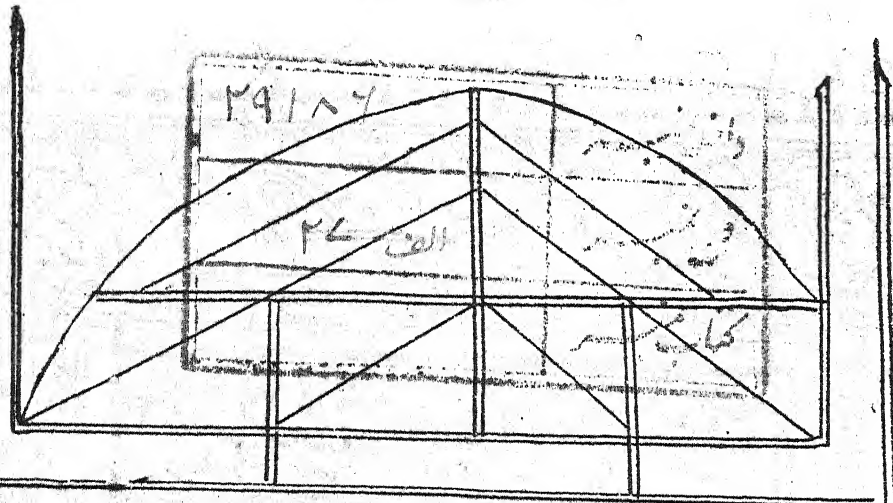

بسم الله الرحمن الرحيم

رب انصرنی علی القوم الکافرین ونحمد الله ونستعین ونصلی علی سید الاولین والاخرین محمد وعترته المعصومین

غضب الله علی المنافقین سبقا علی لفظ الغلیظ الذی ما بطنه الا ماء وحملته البغایا فی غبر المالی وکان اشد انظا

بعد حمد وصلوٰۃ کی حمد اولی وادب مین گزارش ہی کہ چندی قبل ازین ایک نمیقہ بعض احباب کا باستفسار مسئلہ وطی فی ادبار الحلال کے بدین خلاصہ کہ بعض اہل خلاف وشمن جان انصاف زبان طعن ولوم کی الحق امامیہ ایدہم اللہ تعالی بالطافۃ الخفیۃ والجلیہ پر وارد اور چشم پوشی احادیث ورواۃ اپنی مسلک سنی کے کہتی ہین کہ یہ فعل شیعہ امامیہ کی مذہب مین حلال اور مذہب ہم سنیون مین حرام ہی حضور فیض معمور جناب مستطاب مقدس القاب اسوۃ المحققین قدوۃ المفہمین ملاذ المتکلمین اسناد الکل فی الکل حضرت سلطان العلما مجتہد العصر والزمان دام ظلہ مادارت الایام والاوان سے آیا تھا اور بعض تلامذہ جناب مستطاب نے جواب اوسکا رسالہ موسومہ سہم ثاقب مین بیون ارقام کیا تھا کہ یہ مسئلہ مختلف فیہا بین الفریقین ہے اور روایات صحیحہ معتمدہ کتب معتبرہ اہلسنت سی مستفاد باحت وحلت فعل مذکور اعاظم وا کابر اہلسنت کے نزدیک اوسمین درج کی تھین بالفعل کچھ دنون سی بازار ودکاکین نجار لکھنؤ مین رسائل مطبوعہ مطبع علی بخش خان لکھنوی موسومہ بتعقبات آل الکذاب مولفہ آں مسیلمۃ الکذاب المفتری بجواب رسالہ سہم ثاقب نظر نہ پڑی اوسکی مطالعہ سی واضح ہوا کہ گمی ہمعد وفوج یزید ودشمن خاندان رسول مخدومی محبینی برخلاف منطوق لازم الوثوق آیہ وافی ہدایہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی اور مخالف امر مطاع وجوب اتباع حدیث نبوی کہ موالاۃ ذی الطاعین لله والطائعین لہ کی کما فی الفوائد الجلالیہ اور برعکس داب علماء باعلم وادب کے در پردہ در رسالہ سہم ثاقب کے روی خطاب طرف جناب معلی القاب مجتہد العصر دام ظلہ کی کرکی لاخوف سرکار سعادت شعار دبلا لحاظ مضامین معدلت آئین وہدایت کے ۴۹۹ و ۵۰۴ مجموعہ تعزیرات ہند کی بعوض مودت واکرام مصرحہ کلام علام واثنا دہدایت پناہ خیر الانام کی وہ گستاخیان ودریدہ دہنیان سب وشتم علی الاعلان کیون وچیون ہین کہ شیطان رجیم ہی الحول پڑہتا ہی کیا اوسنی کہنے کلام اپنی اسلاف کا نہین دیکھا اور اوکی داب آداب سے نہین واقف یا دیدہ ودانستہ اپنی اسلاف کا خلف جافی وناکردنا شدنا مولوی رشید الدین خان ومولوی وغیرہ نے دیباچہ رسالہ شوکت عمریہ مین کہ رسالہ مذکورہ باشتراک خان مذکور وشاہ عبد العزیز دہلوی کے مرتب جسنعلی الیف ہوا ہی نام نامی جناب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ مادارت الایام والاوان کا بتعظیم وتبجیل لکہا ہی وہ عبارت قاصر وضیع المقام سلالۃ الکرام حامی الکتب فی الفنون المعقلۃ والمنقلۃ راسخ القدم فی العلوم الفرعیۃ والاصلیۃ سید محمد سید محمد عفی

المولی الاکمل والبحر الاجل مجتہد الشیعہ طالع المقامات الرفیعہ صاحب الفخر الجلی مولانا مدار علی اور بعد چند سطر لکھا ہی اول انکہ صاحب رسالہ در سلک سادات کرام منتظم و مراعات احترام شان کافہ اہل اسلام منخرط انتہی مخفی نہ رہی ہیں کہ یہ ارشاد رشید العلماء وغیرہ اصحاب ثلثہ کا مرشد و ہادی اس مضمون صادق شحون کا ہی اعلی جو کوئی ہو احترام اس مجتہد رفیع المقام و اس سید سلالۃ الکرام کی نکریگا اہل اسلام سی نہوگا و آئی آن جو کہ اس بعد و فوج یزیدنی روی خطاب طرف جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان کرکی کہ سلالۃ آل استد امام علیہ و آلہ الصلوۃ والسلام ہیں نام اپنی رسالہ مردودہ کا تبقاب لال الکذب ایہا مار کہا بالتحقیق دایرہ اسلام سی خارج ہوگیا و محاط محیط ارتداد ہوا و من یرتد منکم عن دینہ فیمت وہو کافر فاولئک حبطت اعمالہم فی الدنیا والآخرۃ واولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون اور حرہ و تارس گستاخی شعار کا یہ ہے کہ سرکار عدالت مدار کی خدمتین بھی گستاخی کے اور حکام عدالت فرجام کو ظالم ٹہرایا کہ رسالہ تبقاب مطبوعہ مطبع علی بخشخان لکھنوی کی صفحہ دوم کی سطر پنجم میں بیشتر سرکار کی حقین لکھا ۵ بہ نیم جفیہ کہ سلطان ستم رواورد * زند لشکر یانش ہزار مرغ بسیخ * اور حق یہ ہے کہ مولف رسالہ تبقابی جو تحریر سوقیان و دیدہ دہن کے روزمرہ پر کی اور سب و شتم کو بخدمت علماء امامیہ کہ دلیل محجوبیت اور نشان عجز ہی کام فرمایا یا اولا علم و فضل سے بمراحل بعید ہے علماء و فضلا و شعرا کو نسابت و تشاتم سی نخاشی ہی حقیر فی بنا چار بنظر بمثل مشہور کہ جواب ابر کی نہر کی و بمودا کلموا الناس علی قدر عقولہم کی دیسا ہی کچھ جواب تبقاب کا لکھنا مگر جناب مستطاب معلی القاب قبلہ و کعبہ سلطان العلما مجتہد العصر والزمان دامت شموسی شادہ طالعہ فی کہ آیہ رحمت و آل رحمۃ للعالمین و سلالہ ایمہ طاہرین ہیں اوسکو پسند فرمایا اور ارشاد کیا کہ حتی الوسع در تشیع سی احتراز انسب ہے حقیر فی امتثالا لامرہ الاشرف الاعلی طرز اوسکا بدل دیا لاکن برادران ایمانی و اخلای و حامیان کی خدمت مین عرض ہے کہ ہنگام مطالعہ تبقاب کے جس جس مقام مین گستاخیان اوس دیدہ دہن کے بخدمت علماء فرقہ حقہ امامیہ کے کہ مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہیں دیکہیں اور احتراق طبع حاصل ہو تو اوسمقام مین حضرت عمر علیہ الرحمۃ کی گذاری کی حصہ کریں اور آداب انصاف مضمون ۵ کلوخ انداز را پاداش سنگ است * خیال مین رکہکر سمجھ لیں کہ باعث اس مرکا تبقاب کون ہی ہوا ہے ۵ ای دعا یہ آورد ست * آمدم مطلب کہ تبقاب کذاب نے جو تسوید کا غذ اور تضیع مداد کی فی الحقیقت تضیع اوقات اپنی اور ہمارے کی کوئی جواب شافی کسی مطلب کا نہیں مکائد و حیل و مغیرات و ہمارا جلی بدیہیات کی و مغلطہ بازی کی نہین لکہا اگرچہ خاطر دریا مقاطر جوش زن ہے کہ دہر فقرہ و الفاظ و قیود کا اکثر بمعنی و خلاف صحاح و ہیں تفصیل کہونگا لاکن بخوف تطویل محل کے اس امر سی اغماض عین کر کی جواب مضامین ضروریہ کا لکھنا بنجکیہ طول محل و فصر مخل سی پاک ہو اور حقیر اول ملخص بعض مکائد و اغالیط و ہفوات اوس مغلطہ باز کی کہ وسطی خلط و خبط و تلبیس و تدلیس عوام کالانعام کی اونکا کا بند ہوا ہے لکھتا ہی کہ ارباب انصاف و تارکان اعتساف بر حقیقت حال و اسکی تغلیط کی کہل جاوی فما انا اشرع فی المقصود مستعینا باللہ المعبود و مسمیا للرسالہ **بتذلیل النصاب و تخجیل الکذاب فی رد التبقاب و ملقبا لہا کالقاب فی تبقاب التبقاب**

کید اول رسالہ تبقاب مطبوعہ شہر مطبع علوی علی بخشخان لکھنوی کے گیارہوین صفحہ کی تیسری سطر مین تغییر در منثور جلال الدین سیوطی کے حقین کہ تفسیر کو رد مذہب سنیہ مین معتمد اور مصنف اونکا جلہ علماء سنیہ سی ہے کون جز صاحب رسالہ لکھتا ہی کہ اثر احادیث اور آثار اور روایات منقولہ تفسیر ہذا محدثین کے شرط پر نہیں اسی جہت سی ناقدین علم معلوم فی مولف کو حاطب اللیل ہی لکھا ہی خصوصاً

حقیر کو مذکر

اس تفسیر کے نسبت انتہی مختصر یہ ہی کہ متاخرین علمای سنیہ کا مانند شاہ عبدالعزیز دہلوی اور اوسکی اتباع کی ہت کہندا آمائی و مہملہ قدمائی ہی کہ جب علمای فرقہ امامیہ

ایدہم اللہ تعالیٰ بالطاف الخفیۃ والجلیۃ اونکو دباتی ہین اور اونہین کے کتب معتمدہ سی الزام دیتی ہین اور عرصہ مناظرہ اون سی جنگ کرتی ہین تو بجز ان جوابون معمولے

کی کچھ اوسی نہین بنتا اور کوئی مفر و محیص اونکو نہین ملتا یعنی یا اپنی کتب معتبرہ کو غیر معتبر اور اپنی علمای معتمد کو غیر معتمد بتاتی ہین یا اوس کتاب کو کلام را فضے کا

اور اوسکی مصنف کو رافضی بتاتی ہین یا اوس مضمون خاص کو الحاق و وضع کہدیتی ہین چنانچہ کون جرنی یہان تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی کو غیر معتبر اور اوس

علامہ جلیل القدر کو حاطب اللیل یعنے رطب و یابس کا جمع کرنی والا بلا تحقیق و تدقیق کی لکھا اور یہہ نسمجھا کہ ایسی حیل و مکائد سی کچھہ کام نہین نکلتا اور چشمکار

دار و گیر امامیہ سی نہین ہوتا بالجملہ جو کہ سیوطی علما، اعلام سنیہ سی ہے اور تفسیر درمنثور اوسکی مذہب سنیون مین معتبر ہی الزام فرقہ امامیہ کا سنیون پر

باستناد روایات تفسیر مذکور کی بجا اور تمام ہی اور یہہ کید و حیلہ کون خر صاحب قبقاب کا پر پوچ و بجا ہی ۵ اذان مغی جو دیوی کتب سنیہ سے

فذلکہ کلام یہہ ہے کہ صاحب سہم ثاقب نے جو روایا ابن عمر کے حلت وطی فی دبر الحلائل مین تفسیر مسطور سی نقل کیین کون خر مجرج و مبہوت ہو کر

بی تضعیف و توہین اپنی علما و اپنی کتب کے ہو امثل مشہور ہے نامرد ماہنی گہر کی فوج کو ماری و اسما ناقدین علم معلوم ہوگئی ہو کہ نقادی اونکی جانچے

جانتی ایسا مجہول المکنا حضرت ہو کا بازی ہی قابل اعتنا کی نہین علاوہ بران مقام وطی فی الدبر مین بجا پی سیوطی نے ہر گز کوئی روایت خلاف روایات

صحیح بخاری و موطا مالک نہین لکہی پہر تضعیف سیوطی کے کیا وجہ ہی علاوہ بران سیوطی کے تضعیف مین کوئی علت نہین لکہی پس ایسی کندہ ناتراش کا

کیا مونہہ ہی کہ سیوطی مین تضعیف کرے اور توثیق سیوطی کے کتاب استقصا مین مذکور ہی **کید** دیکر کہ ہمنوہ محض و سراسر بیہودہ ہے یہہ ہی

مطبوعہ مذکورہ کے گیارہوین صفحہ کی پچیسوین سطر مین کہن خرنی لکہا ہی کہ عبداللہ بن عمر کی محاورہ مین خصوصا اور دوسرون کے محاورہ مین عموما

بیشتر فی بمعنی من بین استعمال ہوا ہی عرض اس خامدی کو تبرکا تمام یاد رکہنا چاہیی کہ ہی پر جواب اسنہ لاتا ملازمان کا منتہی ہی محمد اللہ

انتہی جانا چاہیی **اولا** عبداللہ بن عمر کی محاورہ مین خصوصا اور دوسرون کے محاورہ مین عموما لفظ فی کا بیشتر بمعنی من مین مستعمل ہونا مجموع

و غیر مسلم ہی کون خر کو وہب ہے کہ اپنی دعوی کو بسند ہای مقبولہ ثابت کرے اور دس بیس روایات مرویہ ابن عمر و دس بیس روایات مرویہ دوسرو

جن مین لفظ فی بمعنی من استعمال ہوا ہو پیش کری **وانی لہ ذلک** اور **ثانیا** حال محاورہ کا مخفی نہین کہ ایک تو محاورہ زمانہ کا ہوتا

کہ کہ وہہ اوس زمانہ کی اون الفاظ کو اونہین معانی مین اپسمین بولتی اور سمجہتی ہین اور دوسرا محاورہ اہل شہر کا ہوتا ہی کہ کہ وہہ اوس شہر

وہ کی الفاظ مخصوصہ کو بمعانی مخصوصہ اپسمین بولتی اور سمجہتی ہین اور سوا ان دونو محاورون کے کوئی **تیسرا** محاورہ کہ مقبول عام

و خاص ہو نا ہین اور محاورہ کسی شخص خاص کا بولنی کسی لفظ خاص مین اوسوقت ثابت ہو سکتا ہی کہ وہ شخص اوس لفظ خاص کو جب بولا

ہو اوسی معنی خاص مین بولا ہو ہمصورت مین کید کاسد کون خر کا اوسوقت مین چلی گا کہ کون خر جملہ کلام و عبائر جو ابن عمر اپنی تمام عمر مین ازوقت

ابتدای نطق و تکلم تا وقت وفات بولا ہو سکو بالاستیعاب ذکر کری اون سب عبائر مین فی کو بمعنی من اور نہو سکنا اوسکا اپنی معنی مشہور

اصلی مین بدلایل مقبولہ خصم ثابت کردی **وانی لہ ذلک** اور **ثالثا** کون خر خام مجہول الاب والاعمام کا اس دعوی مین کہ محاورہ

ابن عمر

ابن عمر من فی بعض من مستعمل ہے اس امر سے ظاہر ہی کہ اگر ایسا ہوتا تو نافع مولی اوسکا کہ عرف اوسکی محاورہ کا تھا کیون وسکا محاورہ نسمجھا اور ابن عمر
کیون اپنی اس محاورہ کا انکار کرتا اخرج الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد بن سعید حدثنا ابو ثابت
محمد بن عبد اللہ الدیبلی حدثنی عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عبید اللہ بن عمر عن حفص بن عاصم بن عبد اللہ بن عمر عن نافع قال قال ابن عمر
امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال اتدری یا نافع فیم نزلت ھذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت
فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی دبرھا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من دبرھا فی قبلھا قال الا فی
کون خبر دیکھی ابن عمر نے اپنی قول اصاب امرأتہ فی دبرھا مین عمد انکار ہونی فی کا معنی من کیا ہی اور یہہ روایت ستہم فقہ مین جس جگہہ مذکور ہے کون خبر اسکا
جواب کچھہ نہین بن آیا ہے ضرب مثل بول کر گیا ہی اور بیان کرنا ابن عمر کا اس شان نزول آیہ کو بلا نکیر خود نافع کو ثولوکر دلیل صریح ہی کہ ابن عمر اس فعل کو حلال
جانتا تھا جانچہ قول بن عبد البر کا استیعاب مین کہ وہ کہتا ہے انروی عن ابن عمر بھذا المعنی صحیحا معروفا عنہ مشھورا بالحملہ دعوی کون خبر کا کہ ابن عمر کی محاورہ
مین فی معنی من مین بشیر استعمال پایا ہی غیر ثابت ہی اور روایات متنازع فیہا سے احتجاج و استدلال اثبات اس دعوی پر مصادرہ علی المطلوب ہے اور
حرفی قید لفظ بشیر کی جو براہ کیا دی لگائی ہے وہ اوسکی بشیر ہی تقریب اوسکی نا تمام ہی کہ ثبوت جزیہ یا اکثریہ سے کہ وہ ہی ثبوت کو نہین پہونچا نہات قابل کا
ارادہ کرنا بلاہت بلکہ جنون ہے غرض اس فائدہ کو تبرکا تمام یہ رکہنا کہ اسی سے جو آجہ ذیا نا کہون خبر کا متبنی ہے فالحمد للہ العلی الاعلی علی ان الحق یعلو ولا یعلی

تنبیہ وہفوہ دیگر رسالہ مطبوعہ مذکورہ کی صفحہ تیس کے بائیسوین سطر مین ہی مجوزین متعہ خصوصا مالک نام جو شیعہ مین ایک مجتہد کا نام ہی جسکی اشتراک اسم سے صاحب
ہدایہ التباس مین پڑا انتہی مولف مخالف جانتی ہین کہ ہدایہ کتاب فقہ سنیون کی جو درس مین رائج و متداول ہی سنیون کے نزدیک نہایت معتبر اور معول علیہ ہی اور
موافق معتقد محققین سنیہ کی مسائل مفتی بہا پر مشتمل حتی کہ یہہ امر متفق علیہ سنیون کا اور بایہ الافتخار نفش دور کا ہی کہ جو مسئلہ کسی کتاب فقہ سنیہ مین خلاف
ہو وہ مردود و مطرود ہی انتہی یہہ کون خرا وسی ہدایہ کی یہہ گت کر رہا ہی اوسکی مصنف کو التباس مین پڑنی والا یعنی غلط گو اور یہی التباس مین والا اپنی
یعنی خال مفضل کہتا ہی اور اوسکو ایسا جاہل و احمق بتاتا ہی کہ اوسکو تحقیق حق کیا بلکہ اتنی تمیز بہی نہتی کہ اپنی اور غیر کی مجتہد کو بچانی اور اقوال اپنی اور غیر کے
مجتہدون مین فرق و تمیز کر سکی حول ولا قوۃ الا باللہ ع دشمن دانا کہ بی جان بود ✤ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ✤ حسب حال کون خر ہی اور یہہ
در وغ بی فروغ اوسکا کہ مالک نام شیعہ مین ایک مجتہد کا نام ہی صحکہ انگیز واضح کہ بصیرا ہی الحمد للہ کہ اس کون خر فی اپنی ہاتہون اپنی پانو پر تیشہ مارا و بمصداق
یحربون بیوتہم بایدیہم کی بنیاد کھودی ہدایہ و دیگر کتب فقہیہ بسیار اپنی مذہب کو جنمین حلت متعہ نسا کی بمذہب امام مالک امام سنیون کی مذکور ہی نسخ بلکہ مسخ کر دیا ع ہیکار از تو
آید و مردان چنین کنند ✤ اور اسماء کتب فقہ معتمدہ سنیہ جنمین حلت متعہ نسا کی بمذہب مالک امام سنیان مصرح ہے اپنی جگہہ پر مذکور ہون گے فانتظر **تنبیہ**
وہفوہ دیگر عاجب سہم ثاقب نے اثبات حلت وطی فی ادبار الحلائل مین عہدہ سفیان منجملہ رواۃ سنیہ ثبتہ حلت کی ایک بیہودہ روایت یہی لکہی ہے اخرج الطحاوی من
طریق اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما درکت احدا اقتدی بہ فی دینی یقول فی انہ حلال یعنی وطی المرء فی دبر ھا ندون
نساءکم حرث لکم یعنی عبد الرحمن بن القاسم نے کہا کہ مین نے اپنی مقتدایان دین مین کسیکو نپایا کہ شک کرتی حلال ہونے وطی فی ادبار الحلائل مین انتہی اب رہا جواب

مین یون خامہ فرسائی کرتی ہین کہ بارہا مین اول الکلام الی ہذا المقام حوالہ اقلام ہوا کہ ایسی مواقع مین حرمت کا لفظ مقدر ہے، باقی بمعنی مین ہے، انتہی بارو
خدا کی وسطی انصاف تو کرو اور برے خدا اس اعلم العلما سے پوچھو کہ اس بیت مین یعنی ما امرک احدا اقتدی بہ فی دینہ یشک فی انہ حلال مین کس جگہ لفظ حرمت
مقدر ہے اور کس جگہ لفظ فی بمعنے من ہے، بالجملہ روایت مذکور مین ان دونون تاویلون کے گنجائش نہین ہے، محالا یہی کہنا پڑیگا کہ درصورت تقدیر لفظ حرمت عبارت مذکور کے
یہ ہوئے ما امرک احدا اقتدی بہ فی دینہ یشک فی حرمتہ انہ حلال اور درصورت تہرانی فی کے بمعنی من عبارت مذکور یون ہوئی ما امرک احدا اقتدی بہ فی دینہ
یشک من انہ حلال اور دونو طور پر عبارت مذکور مہمل ہوگئی کون خر رو مین جو چاہتا ہی بک اوٹھتا ہی اپنی اگی پیچی کے کچھ خبر نہین یہ کہنا معصومین کا
جواب کون خر کا محمولانہ یا مجنونانہ ہوا اور بموجب روایت مذکور کے وطی فی الدبر مذہب سینیون حلال ہے والسلام علی من اتبع الہدی اب انصاف پر ہووی
ہووی کہ سارا رسالہ تبقات کا حملہ ہفوات و مکائد و حیل و انکار اجلی بدیہیات سی ہے حیثیت نقد و تبین ہفوی و مکائد بطور نمونہ کی لکھدی اور اب متوجہ نقض و ابرام
کلام نافرجام اوس الد الخصام کا ہوتا ہون وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر اور حقیر پہلی عبارت رسالہ سہم ثاقب کی بعد اوسکی
عبارت تبقات کی بحذف زوائد لکھکر رد و ابطال کرتا ہے، قال صاحب سہم الثاقب الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد جن گویدین گفتہ
مرزا احمد کے فیض آباد سے ما اللہ عن شر الاحقاد کہ درینولا بمیقہ بعض احباب حلت و حرمت شطرنج سے استفسار جواب صواب نمودہ اند احباب مستطاب سمی القاب
کہف الانام مرجع خاص و عام فی القوۃ القدسیۃ مالک الملکات الملکیۃ اسوۃ المجتہدین قدوۃ الفقہا والمتکلمین مولانا و مولی الکونین سمی حضرت سید الثقلین قبلہ و کعبہ دوجہان
جناب سلطان العلما مجتہد العصر الزمان دام ظلہ العالی و دام الایام واللیالی علی رؤس المقتبسین بانوار ہدایتہ والمتمسکین بسبک حمایتہ رسید بلاحظہ مضمون غرابت مشحون ایشان
واضح گردید کہ بعض اہل خلاف کہ طینت شان مجمر از تعصب و اعتساف است بسبب جہل و عدم اتصاف بخصوص مسئلہ وطی فی ادبار الحلائل بان طین و لوم بر اہل حق دراز
نمودہ جادہ چشم پوشی از مسالک اہل خلہ خود پیمودہ بنابر مغالطہ عوام کالانعام و گول دادن طایفہ جہلای انام حبث باطنی را باتباع کعبہ دیرینہ اسلام خود بدیقول اما
بہ بول ظاہر کردہ کہ فعل آن اگر چہ فی نفسہ حلال است و در مذہب ما شیعیان حرام پس خطاب بجواب آن برحسب از روایات صحیحہ معتمدہ کہ نزد اکابر اہل سنت
و جماعت مقبول و پسندیدہ و بنابر حجیت بر جواز و حلت مسئلہ مذکورہ کافی و بسندست از تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی کہ از عظمای علمای سنیان میباشد و از صحیح
صحیح بخاری قسطلانی و غیر آن استخراج فرمودہ بنابر ہدیہ و ترتیب آن باین میخواہد ارشاد نمود ضعف العباد حسب الارشاد ہدایت بنیاد آثار آنمخدوم
و باللہ التوفیق وہو حسبی نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر مخفی نماند کہ مسئلہ مذکورہ در طریق سنیہ دو فریق اختلافست بعضی از علمای ما مانند قمیین ابن حمزہ
و شیخ ابو الفتوح رازی و ورامینی در کتاب لباب و سید ابو المکارم صاحب غنیہ بلی القلاقل و فاضل آبی تلمیذ محقق و غیرشان حرام میدانند و بعضی از فقہای ما آنرا مکروہ
بکراہت شدیدہ دانستہ اند و جماعتی از قدمای علمای صحابہ و تابعین و علمای اہلسنت و جماعت آنرا حلال و مباح پنداشتہ اند بدلیل تصریح بکراہت و اکثر
از اہانت و تحقیر متنفر شدہ اند پس طعن ایشان بر شیعیان در حقیقت طعن بر خود شانست قال الجہول قال المجتہد المعزول اقول یقصد العلی الاعلی الوہاب
جاہل و فاضل و عجمی و ذی سب جانتی ہین کہ منصب اجتہاد قابل غل و نصب کے نہین ہے، اس ناصب کون خر کی عجب اوندہی سمجھ ہی کہ فضیلت علم
و اجتہاد علمای ما ہین کو کہ فضیلت دینی و عطیہ ربانی ہی مانند خدادادی سیوی سلطانی کی سمجھا فالھم لا یعقلون القوم لا یکادون یفقہون قولا

یارب مگر یہہ ناصب جہول اجتہاد علمائے ربانیین کو اپنی جہالت فطری اور سوء فہمی جبلی سی مانند اجتہاد ابوبکر و عمر کی سمجھا ہو کہ اجتہاد مجتہد اول کا بقول خود ش
ان لے شیطانا یعثر فی ما استقمت فاعلیونی وان غبت فقولوا کما کنا نقول فی الغائب و غائبۃ اور یہی بقول او اقیلونی اقیلونی
فلست بخیرکم و علی انفسکم کی حکایت تاریخ الخطیب وغیرہ اور اجتہاد مجتہد ثانی کا بلحاظ حقیت نحام او سکی کہ کل الناس افقہ من عمر حتی الحدائر فی الحجال کما فی الکشف
وغیرہ جانا رہا اور وہ دونو پیرا بالغ مجتہد مغفور لہ ہی حال انکہ یہہ سمجھہ اوسکی تحقیق سی بعید ہی مجتہد اول فرقہ حقہ امامیہ سیما سلالہ البنات اور کجا عمدۃ
العرب والاٰل اور حق یہہ ہے کہ موافق قول اسی کمین خر کی کہ بائیسویں و تئیسویں سطر صفحہ ہشتم اسی رسالہ مطبوعہ میں لکھا ہی کہ اجتہاد فی المذہب کے شرائط میں عمدہ علم
علوم قرانیہ بقدر ملحوظ الفاظ اور تحفظ اخبار مختلفہ ہی حضرت عمر کو ان علوم کے تحصیل و تکمیل کا صرف اکیسویں پیرا ہی موجب ہی ورہ بیس بیس حکایۃ المذکور علوم اجتہاد سی بے
نصیب محض سے معزول الاجتہاد ہونا اور کیا اور اسکا آن حکم کرنا اوس جاہل کا فاقد الماء کو بسقوط نماز و جاہل ہونا آیہ تیمم سی حکایۃ المشکوۃ و صحیح البخاری اور یہی جاہل ہونا
اوسکا آیہ وضو سے اور الزام کہ ماذن لہ بنشین سی اور بالآن پیش و فش مرا ما کان الناس افقہ من عمر حتی الحدائر فی الحجال سو یہ جہالت اوس پیرانہ سالہ کی علم قرآن
سی ہین اجتہاد کجا قال الناصب المجہول مراد فریقین سنی و فرقہ ہی یک شیعہ نیکبخت دوسرا اہلسنت صاحبجات کہ باتفاق محققین چار مین منحصر ہی اسی
دورن حق انہین چار مین مسلم و مقرر ہی آیا و ابجواب اقول خلاصہ اس قول کا اہی قدر ہی کہ اہلسنت کی متفق علیہ فرقہ ناجیہ کا یہی ہی کہ اہلسنت مفترق بچار فرقہ ہین حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور حق انہین چار فرقون مین کہ باہم متخالف بین الاصول و الفروع ہین دائر ہی یا نہیں کہ حق و حقیت مفہوم مردد ہے انہین چارون فرقون مین اسی سی
نہین ہے یعنی کوئی یک فرقہ ان چارون فرقون مین سی بالتشخیص حق ہے یا نہیں کہ چارون فرقی جمیع حق ہین یا کوئی یک فرقہ خاص مشخص چارون مین سی حق
کسواسطی کہ اگر چارون فرقہ حق ہون تو اجتماع النقیضین لازم آتا ہی و رہ محال ہے لطیفہ مخفی نرہے کہ ہمارا یہی یک فائدہ جلیلہ ظاہر ہوا اور ایک مطلب عالی
ہمارے ہاتھہ آیا یعنی کہ مذہب سنیون کا حادث و مستحدث و مبتدع ہی بعد انقراض زمانہ جناب سید المرسلین و اصحاب ثلاثہ قارین کے کلا ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ چارون فرقی
سنیون کی ابوحنیفہ و شافعی و مالک و حنبل سے پیدا ہوئی ہین اور رہ چارون امہ ضلال سنیہ کا زمانہ پیغمبر خدا و اصحاب ثلاثہ مین رحم عدم مین تہا اور یہہ
بھی واضح ہوا کہ ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و سعد بن وقاص و ابوعبیدہ بن الجراح و عبدالرحمن بن عوف وغیرہ اصحاب سنیہ و عشرہ مبشرہ انکی سنی تہی کسواسطی کہ مذہب
حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی سنیون کا بعد فنای اصحاب سنیہ مذکورہ کے اور بعد گذرنے سو برس مع شی زائد کی ہجرت پیغمبر خدا سی پیدا ہونا شروع ہوا اور تکمیل اوسکی ہیئت
کذائی و افتراق اوسکا بچار فرقہ مذکورہ کے بعد دو سو برس کے ہجری کی ہوئے کہ ابوحنیفہ سال ستاد م ہجری مین پیدا ہوا اور مالک ابن انس سال نود و سہ مین اور شافعی سال صد و پنجاہ
ہجری مین اور احمد بن حنبل سال یکصد و شصت و چار ہجری مین متولد ہوئی و ہیئت مجموعی و صورت کذائی مذہب سنیون کی بعد تولد و تحصیل علم و تکمیل اجتہاد ان چارون کے
صورت پذیر ہوئی اسصورت مین عشرہ مبشرہ و اصحاب ثلثہ و غیرہ اصحاب سنیہ سنی نہوئی اور مذہب سنیون کا مغائر مذہب اصحاب ثلثہ و عشرہ مبشرہ وغیرہ کی اور مستحدث و مبتدع ہوا
و کل بدعۃ ضلالۃ کا مشہور و معروف ہی خالد سدہ ۵ پشمین ہا پای خود مدگو ۵ و تقریر دیگر کیا جاتا ہی باعتقاد سنیون کی سنی لوگ جو مذہب
اربعہ حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی ہین ناجی ہین اور مخالفین انکی اعنی جو مذہب مذاہب اربعہ مذکورہ نہیں ہین ناری ہین تو اصحاب ثلثہ سنیان کہ متدین بمذہب حنفی
وغیرہ تہی ناری ہوئی بہشت المطلوب ۵ قرار السنیہ و عشرا فہم ۵ صد و شصت و سہ خیر گرخدا خواہد ۵ خمیر مایہ دوکان شیشہ گرسنگ است قال الناصب المجہول

بھوپھی خالہ محرم تا سترعشیہ کی ساعد عقد کرلی وجماع بھی کرے اور یہ بھی کہے میں اسکو حرام جانتا ہوں تو نکاح پر جدنہیں اور ثبوت کے لیے کافی ہے کما فی الہدایہ وغیرہا
من کتب الفقہ اور تصحیح النقل اس عبارت کے بھی نہیں ہوئی ہی اور یہ مسئلہ ماحث وطی فی الدبر ہرگز مجمع علیہ امامیہ کا نہیں ہے مختلف فیہا ہی جیسا کہ
صاحب مسہم ثاقب نے بیان کیا ہی اور کون خبر نہیں ہی اس جگہ عبارت منہج الصادقین جو نقل کی ہے اگرچہ اوسمیں خیانت کے ہی لاکن یہ بھی عبارت مذکور میں تصریح ہی کہ مسئلہ
مختلف فیہا ہی جماعت امامیہ **قال** الناصب الجہول وکیف لان امامیہ کے مویدات مدعا خاص ایسے ہیں کہ مستبصر منصاف پر پوشیدہ نہیں عن عبد اللہ بن یعفور
قال سالت اباعبد اللہ عن الرجل یاتی المرأۃ فی دبرہا قال لا باس اذا رضیت قلت فاین قول اللہ تعالی فاتوہن من حیث امرکم اللہ فقال ہذا فی طلب الولد فاطلبوا
الولد من حیث امرکم اللہ ان اللہ تعالی یقول نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وحمص بن سوید عن اخیہ عبد اللہ قال سالت اباعبد اللہ عن الرجل یاتی اہلہ
من خلفہا قال ہو احد المأتین فیہ الغسل وعن ابن بکیر یعقوب قال سالت اباعبد اللہ عن الرجل یاتی المرأۃ فی دبرہا قال لا باس بہ وعن ابن عبد الملک عن رجل
سالہ بالحسن الصفار عن ابان الرجل من خلفہا فقال احلتہا آیۃ من کتاب اللہ تعالی ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن فاذا تطہرن فاتوہن من حیث امرکم اللہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین لا یریدون الفرج وعن علی ابن
الحکم سمعت صفوان یقول قلت للرضا ان رجلا من موالیک امرنی ان اسالک عن مسئلہ فہابک واستحییت منک ان یسالک قال فما قال قلت
للرجل ان یاتی امرأتہ فی دبرہا قال نعم ذلک لہ قلت فانت تفعل ذلک قال لا ان لی جواری کثیرۃ وہذا یقطع نسلی اور یہ احادیث مصمون کی کتاب
مذکور اور تہذیب میں مسطور ہیں کہ صریح اس حلت فعل قوم لوط پر گواہ مضبوط ہیں بلکہ دو ایک حدیث حرمت کے جو مشہور ہیں خواہ بنا بر تغیر جیسی مجالس النساء علی
ہتی حرام خواہ بنا بر امام جعفر جیسی لی تقرت امام اعظم امامیہ ابو جعفر طوسی کتاب مسطور میں ویمکن ضرب من الکراہۃ یعنی اقرب بحلال اور تقیہ کا احتمال آپ
کرتا ہی ہیں دلیل کہ ان احدا من العامۃ لا یجیز الا ما یحکی عن مالک نخالف عنہا بس عترت صریح ہے کہ معاذ اللہ یہ دونوں امام عالیمقام ایسا مقبول
کی قائل اور اس فعل کے فاعل تھی انکار ظاہر بنا بر تقیہ تھا انتہی مجدد فی تراجم الاحادیث **اقول** جب صاحب مسہم ثاقب تصریح کر چکی کہ یہ مسئلہ اختلافی ہی تو یہ تاویل
کون چیز کو سفید کاغذ مانند اپنی اور روکی جاد ہے مستبصر و تہذیب مشعر آیات صریحہ و نہایہ فعل بس سیاہ دل روسیاہ کا سراسر لغو و عبث و بی فائدہ ہے
اور اس مظلوم مجہول نے جو کہا بس اعتراف صریح ہی کہ معاذ اللہ یہ دونوں امام عالیمقام اس فعل کے قائل اور اس فعل کے فاعل تھی کہ **کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون**
الا کذبا ایمہ علیہم السلام کی تو بعض سائلین سے بعد بیان اباحت بکر و بہ فعل مذکور کے فرمایا ہے **وما علیک ان تفعلہ** یعنی مجکو اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ تو اس فعل کو کرے اور بعض
سائلین سے فرمایا ہے **ہی لعبتک لا تؤذہا** یعنی عورت تیرا کھلونا ہے اوسکو تو ایذا نہ کما فی تغییر الصافی صورت میں کیا ممکن ہے کہ ایمہ ہدی علیہم السلام اس فعل کو
کی فاعل ہوں اور اسی آیت علی بن الحکم صفوان نے جو کون خبر فی نفسہ کے ہے اوسمیں موجود تھی **قلت فانت تفعل ذلک قال لا انا لا افعل ذلک** یعنی
کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ یہ فعل کرتے ہیں حضرت نے فرمایا نہیں بہتا کید ارشاد کیا بتحقیق کہ ہم یہ کام نہیں کرتی بالجملہ جس کسی کو اپنے
مناسبت زبان عربی ہی ہوگی اور عبارت عربی کا ترجمہ بولا لنگڑا کر سکتا ہوگا اوسیر بھی محقق ہوگا کہ اس روایت میں انکا صریح موکد امام علیہ السلام کا فعل مذکور سے
موجود ہے اور یہ کون خبر نہیں کہ انکار صریح مغلظ و موکد کہتا ہے کہ اعتراف صریح ہے روایات مذکورہ میں تو شائبہ بھی اعتراف کا پایا نہیں جاتا بجا کہ اعتراف صریح ظاہر لمعلوم ہونا ہی
کہ بدرایکہ خبر کا سنت عمر بکر کہ موای حولت علی العباد کے اسکی بان کو اوند ہا کر کے سوار ہوا کہ یہ ناطف ہے اور بھی سمجھ کا ہوتا اس اوندھی سمجھ کا ضد حاضر ہے

اور پاداش اس تقرر کا جو امیر امام علیہ السلام پر کیا باختیار منتقم حقیقی ہی ہے ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وھو یقضی الحق وھو خیر الفاصلین

اذا عرفت یہ مجہول بالجملہ اس اطناب غیر محل سے کسی فائدہ کا نہ تھا اول یہ کہ لوط صغر سے ضلالت عن سبیل اللہ کے نزدیک حرام مطلق ہے اور مالک کے حکایت بصیغہ تمریض ہی بصیغہ نصیح دوسرے یہ کہ امامیہ کی طرف سے یہ کاہی حرام کا اطلاق مکروہ پر بھی آتا ہی تیسرے یہ کہ مجموع اقوال شیعہ جو بلازمین جمع متقدمین سے ہوویدا ہوا کہ مسئلہ مذکورہ مین چار قول ہین ایک حرام وہو الاضعف بل الاسقط دوسرا مکروہ مقید بشدت و غلظ وہو الاقرب بالحرام تیسرا مکروہ فی الجملہ وہو الاشہر بالحلال چوتھا حلال وہو الاقوی بل الاحوط آخر مرخر خانہ اول معلوم نہین کہ کون حرمت مطلب کے ماتھہ یہ فائدی کہانسی آتی اس اطناب محل کون خرسی ہر گز ثابت نہین ہوتا کہ لوط صغر وکبری سنیون کی نزدیک حرام ہی اور یہ بھی اوس اطناب محل سے ثابت نہین ہوتا کہ امامیہ کسطور پر کاہی حرام کا اطلاق مکروہ پر بھی آتا ہی اور یہ بھی ہر گز اوس اطناب محل سے ثابت نہین ہوتا کہ قول بحرمت مسئلہ مذکورہ اضعف بل اسقط ہے اور یہ بھی ہر گز ثابت نہین ہوتا کہ قول بحلت مسئلہ مذکورہ اقوی بل احوط ہے کون خر کو لازم ہے کہ ماخذ دونون اپنی اپنی ان اقوال زائدہ بیفائدہ کے اطلاع دے اور یا وہ گوئی و سلطہ بازی سی دست کش ہووی قال الناصب المجہول ومعہذا اخبار مین کہ اصولیین کے اخ خیافی ہین اوسکی تلافی کیونکر ہوگی کہ وہ کہتی ہین کہ جو شیعہ کہ وے دیر کا مسکر ہے مدبر ہے یا سنی نزاد یا امام کذب کی اولاد اول کون خر کو کہ علم مناظرہ سی بے نصیب ہے تم میدان مناظرہ مین کہکر تولی دبرا اور انکو سوا بجہالت کرنا کیا ضرور تھا کیونکہ اوسکو لازم تھا کہ کتب اخبار سے سند اس قول کے لکھتا ورنہ بیحیا وبیوح بلکہ اخبار مین براہ فراہی ملا محسن کاشی علیہ الرحمہ کہ اخمد اخبار مین معتمدین ہین مفاتیح مین ارقام فرماتے ہین ھذا یجوز وطی الزوجۃ فی دبرہا وھو مکروہ شدید عندنا وعند اکثر اصحابنا ذلک علی کراھۃ شدیدۃ اور یہی اوی موصوفی تغییر صافی مین ایک وہبت جو از ادبار کا لکھی ہے اوسمین لفظ شرح لاماس وما حاصل ان تفعلہ موجود ہی دال ہے مرجوحیت و کراہت دبار پر کہ مذہب منظم اصحاب امامیہ اصولیہ و اخباریہ کا یہی بالجملہ اخباریین و اصولیین امامیہ دونو کی نزدیک فعل مذکور مکروہ بکراہت شدیدہ متغلظہ ہے باقی رہا یہ کہ کون خر مظنہ مجہول الآباء والاعمام فی جو اخباریین امامیہ کو اخ خیافی اصولیین کا لکھا ہے بزرگون کا حال سکھو یا دو یا اور تا حشر کشف عورات اپنی بزرگون کا سمکی کو وایا ہم بنا چاہے بیاعث یاد دہی کون خر کی اپنی قلم سخت دو کو دائرہ وسیعہ بسبب حصر عمر مین محرک کرتے ہین کہ مخفی نہین کہ اہل حق امامیہ اخباریین و اصولیین کے باہم متحد و اور مان ایک نہین ہین کہ اخوہ خیافی ہوین بلکہ اصولیین و اخباریین امامیہ دونو فرقی منتسب ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کی طرف ہین اور انمین ایمہ ہدی کے اتباع مین فرق بنہیا کہا ہو ظاہر لا ستر ہ فیہ البتہ خطا و غلطہ کہ باہم زن و شو اور پدر و مادر حضرت عمر کی ہین باہم اخوہ خیافی ہین کہانسی کہ علمائے سنیان سے ہی اور ابن اشرم نے لکھا ہے کہ صہاک حبشیہ کنیز عبدالمطلب کے شکم سے عبدالمطلب کو چراتی تھی ایکدن بفعل حرام گاہ مین گیا صہاک پر عاشق ہوا الاخر اوسکو زبردستی لایا بفعل دے کی نطفہ ناپاک صہاک رحم مین گیا اوسکی بطن سے خطاب پیدا ہوا خطاب کو جب بلوغ ہوا اپنی مادر صہاک پر چڑھ گیا خطاب کی نطفہ اور صہاک کے بطن سے عتبہ پیدا ہوا یہ صورت مین خطاب و عتبہ برادر و خواہر خیافی ہوئی اور طرفہ یہ ہے کہ یہ دونو برادر و خواہر خیافی باہم زن و شو بھی ہین فاعتبروا یا اولی الابصار قال الناصب المجہول دوسرے یہ کہ یہ باعث مذہب اہلسنت اصولیات نہین فقط ملا رمانی بزرگ فہم فاسد و وہم کاسد اثبات کو پہونچا یا کہا یتے مع ان اثبات فرع الثبوت حالانکہ سنیان قدیماً و حدیثاً اس فعل کے حرمت کے قائل ہین آخ اول حد دلا دو رات عزدی کی بکف چراغ دارد کون خر اپنی فہم فاسد و وہم کاسد سے جو جانتا ہی اپنے اصل کلام کرتا ہی اور دروغ بیفروغ بکتا ہے اور نہ تصریحات اکابر و عاظم سنیان ثابت ہے کہ عطائے صحابہ و تابعین و علماء اہلسنت و جماعت فعل مذکور کو حلال بلا کراہت

جانتی

جانتی ہیں ابن عبد البر فی استیعاب میں کہا ہی کہ روایت حلت وطی فی ادبار الحلائل کے ابن عمر ہی صحیح و معروف و مشہور ہی اور امام فخر الدین رازی فی تفسیر میں کہا ہی کہ
مذہب امام مالک حلت وطی فی الدبر ہے اور طحاوی نے لکھا ہی کہ عبد الرحمن بن القاسم کہتے ہیں کہ میں نے نہیں کسی متقدا کو نہیں پایا کہ شک کرتا ہو حلت وطی فی ادبار الحلائل میں ہے
باوجود ایسی تصریحات و تنصیصات کی کہنا کون خبر کا کہ یہ اباحت بنا بر مذہب اہلسنت اصلا ثابت نہیں سو ہی جنون کے کسی خبر پر مجنون نہیں ہوسکتا ہی اور کون خرفی یہ جو کہا حالانکہ سب
اہلسنت قدیما و حدیثا اس حرمت کے قائل ہیں و روع بیفروغ ہی **قال** الناصب المجہول و رد رفض جوابی کی بہر سے وطی فی الدبر تجویز کرتی ہیں حرث کو بہولے ہیں اسی واسطے
موضع حرث ہے موضع حرث نہیں **اقول** اے کون خر رفض حرث کو نہیں بہولے ہیں بلکہ تیری اسلاف یعنی ابن عمر اور سب صحابہ سیما ابن عباس و مالک امام سیما اور ابن ملیکہ اور
صحابہ سیما اور عبد الرحمن بن القاسم اور اوسکی سب مقتدا انکی بہر وہی حرث کو بہولکر فرث کی طرف راغب و مائل ہوئے ہیں کون خر کو استقدر پہولنا بیشک مناسب نہیں کہ ابن عمر و غیرہ کے
پہلے رفض پر تہمت باندہتا ہی اور جب صاحب سہم ثاقب لکھ چکی ہیں کہ یہ مسئلہ در طریق ہر دو فریق خلافی ہست صعوبت میں بار بار روایات حرمت کی مکرر لکھنا ہی سود
محض ہے جیسی روایات حرمت کے کون خر بار بار نقل کرتا ہی ہمکو بہی بار بار روایات حلت فصل مذکور کے مذہب سیما لکھنی پڑتی ہیں حالانکہ ۵ مکرر اگر حد آید سمہ باشد
طبیعت را ملال نگیرد باشد **قال** الناصب المجہول شان نزول آیہ کی اپنی مدعا پر لیس ہے فی الدر المنثور عن جابر قال کانت الیہود تقول اذا اتی **اقول** عبد اللہ بن عمر اور
و فقہ صحابہ سیما ہی کافی لاستیعاب تو روایات مرویہ دیگر اصحاب کی معارضہ روایات مرویہ ابن عمر سے ہے سینوں میں نہیں کہ سکتی اور روایات مرویہ ابن عمر سے شان نزول
آیہ نساؤکم حرث لکم کے یہ معلوم ہوتی ہی کہ جو صحابہ اپنی ازواج کے ساتھہ وطی فی الدبر کرتے تہے اوسکی تسلیہ کے لئے حلت فعل مذکور میں آیہ مذکورہ نازل ہوا اگر وہ فعل مذکور حرام ہوتا تو
ملک علام اوس سے نہی کرتا جیسی جملہ افعال ممنوعہ غیر مشروعہ سے کلام ملک علام میں ہے موجود ہے حد تعالے فرماتا ہے لا تقربوا الزنا اور فرماتا ہے لا تشرکوا بہ شیئا اور فرماتا ہے لا تقتلوا
اور فرماتا ہے لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور فرماتا ہی لا تتخذوا الیہود و النصاری اولیاء اور فرماتا ہے لا تقولوا راعنا اور فرماتا ہے حرمت علیکم المیتۃ و الدم
و لحم الخنزیر و ما اہل بہ لغیر اللہ اور فرماتا ہے و لا تباشروہن و انتم عاکفون فی المساجد اور فرماتا ہی و لا تجعلوا اللہ انداد اور فرماتا ہی و لا تقتلوا النفس التی
حرم اللہ الا بالحق اور فرماتا ہی و لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق اور فرماتا ہی و لا تلبسوا الحق بالباطل اور فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل
اور فرماتا ہے و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء اور فرماتا ہی حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم و اخواتکم الآیہ و علی ہذا القیاس کلام ملک علام امر و نہی سبی محلوظ و منحوظ
ہی بالجملہ یہ شان نزول مدعای ابن عمر اور جملہ فقہ صحابہ سیما اور مدعای مالک امام سیما اور مدعای ابن ملیکہ راوی صحاح سیما اور مدعای عبد الرحمن بن القاسم اور اوسکی مقتدا
کی نہی ثبوت کافی ہے مدعا کو حج کی ثبوت کی نہی لا یصح کہنا ابن کثیر کا اس شان نزول کو غیر صحیح ہے کیونکہ وہ ایک کا بیٹا نہیں ہے بلکہ ابن کثیر ہی کہتا ہے قطع الرجال و سکا
وجود ما لو وجود ہوتا تو اوسکی کس سلف و خلف کے قول کا کہ جسکی نسبت کا کچھہ ٹہکانا مفصلا مقابلہ میں قول ابن عمر اور جملہ فقہ صحابہ سیما کے اوسکی قول مثل بول کے کیا حقیقت ہے
اور اس کون خر طعام مجہول الآباء الاعمام نی یہ قول مجہول جو کہا کہ اکابر مفسرین اس شان نزول روایت کردہ ابن عمر کو ضعیف بتا رہی ہیں اون مفسرین کا نام بتایا کہ اوسکی جرح و تعدیل کے جانے اور آں ۵ مارا چہ این فقہ کہ گاو آمد و خر رفت ✦ ابن عمر اور وہ جملہ مفسرین آسمین ہوں ہمیں بتلا دیا کہ اون کی
اونکی بہتی میں کیوں پانو ڈالیں یا بفرض محال بہتی ہو دے اور اجمالا بطل الاستدلال کے استدلال کون خر کا اوس شان نزول سے جسکو وہ اپنی مدعا کی دلیل سمجہا تہا باطل
ہو گیا اور وہ روایات مرویہ ابن عمر مشعر اوس شان نزول کے مدعای ابن عمر فقہ صحابہ سیما اور مالک امام سیما کے مدعا کی دلیل ہیں رسالہ سہم ثاقب میں تفسیر در منثور سیوطی سے منقول ہے

ہیں اور عنقریب آتے ہیں فانتظر قال صاحب السہم الثاقب توضیح بیمثال وتفصیل بیاں اجمال اگر آنکہ اجملتم فاطیبوں بجواز آن عبداللہ ابن عمر است کہ خلیفہ زادہ سنیاں
ومجتہد مذہب شاں بود و نفع مولاے او نیز شریک او گشتہ قال الناصب العاند المجہول حقیقت قول ابن عمر او کہ تنہا نافع کی آگی معلوم ہو گی پر اسقدر بیان سے تو یہی پیدا ہی کہ مشتبہات
استبصار و دیگر کتب تفاسیر و اخبار امام زادہ شیعہ اور اعلام ساده مطیعہ بے پردہ تقیہ اور بی حجاب تر و یرائیں فصل کے فاعل اور قائل تبھی آئی آخر المزخرفات اقول جواب ۔ ماصواب و مدلل
شکن و گرہ بیں افزار و معتبر کا اور پر ضریح نام گذ چکا فانظر ثمہ اور اب سوا لعنۃ اللہ علی الکاذبین ولعنۃ اللہ علی المفترین کی جواب اہل فہم و ذی ابی سمجھ پاکا کیا ماجاوی منتقم
حقیقی حکم سلطان و اللہ غنی عنہم و انتقام او سلی شان سے اپنا انتقام لے گا سوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم قال الناصب المجہول سبحان اللہ اصطلاحات اہلبیت
حقیقی حکم سلطان و اللہ غنی عنہم و انتقام او سلی شان سے اپنا انتقام لے گا سوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم قال الناصب المجہول سبحان اللہ اصطلاحات اہلبیت
پر خوف وقوف ہی کی کس کتاب میں لکھا ہی کہ عبداللہ بن عمر مجتہد مذہب اہلبیت ہیں اہلبیت مجتہد مذہب ہیں ابو بکر و عمر و عثمان کو بھی کسی اہلبیت کو مجتہد نہیں
کہتی بلکہ حنفی اور مالکی یا شافعی و حنبلی کہتی ہیں کیونکہ بعد ائمہ اربعہ کے اجتہاد فی المذہب کی شرائط کہ عمدہ اونمیں علم علوم قرآنیہ حفظ احادیث احکام اور حفظ اجماعات مختلفہ اور توسل بروح پر فتوح
جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ الی یومنا ہذا المنقود الخرہ اقول سبحان اللہ ہیں گل دیگر شگفت جہالت و عدم وقاحت اس کون جز طغام مجہول الآباء والاعمام کی مذہب
سنیوں سی اس کلام سی معلوم ہو عبداللہ عمر مجتہد مذہب اہلبیت کا کیا بلکہ باب مجتہدان اہلبیت کا اوسکو کہتی تو بجا ہے اورع و افقہ صحابہ سنیہ ہونا اوسکا بقول مہران کی کہا
فی الاستیعاب ظاہر ہے اور شرائط اجتہاد کہ بقول کون جز عمدہ اونکا علم علوم قرآنیہ حفظ احادیث اور حفظ اجماعات مختلفہ اور توسل بروح پر فتوح جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ الی یومنا ہذا
اور سنیوں نے ابو حنیفہ جو اہلبیت میں کے مصداق بالجملہ لا یحصل الا فی اللہ ہی و شافعی وغیرہ میں محض بوجہ نہ ہی رای آن ابو حنیفہ وغیرہ نے پیغمبر خدا کو کبھی خواب میں نہ دیکھا
ہو گا اوسکو توسل بروح جناب نبوی کیسا ابن عمر بظاہر شرف صحابیت تھا اور توسل ظاہر ہے اوسکا بجناب نبوی ظاہر کہ وہ موجد ہے الوسائل الی یومنا ہذا ۱۲
علیہ الہاویہ سے کی اور جناب امیر علیہ السلام سی کی فحوی الاستیعاب اور بہی وسنی بحب یزید پلید کے علی بعدہ اللہ رسولہ کے اور اپنی حشم و خدم اور اولاد کو خلع بحب اللہ سی
مدعا اور ابن مطیع کو نصیحت خلع مکروہ کے بحب یزید پلید کے کما فی جامع الاصول وغیرہ ما انہیہ اوسکی مجتہد ہونے میں سنیوں کے لئی کیا کلام ہی کون جز مجہول و حیران
دلایل قاطعہ و براہین ساطعہ الہی آیہ کریمہ کو دیکھکر ہو دا فتبقن ان اللہ کے کہنے ایمانہ مفقود الجنس ہو گیا کہ اپنے یہاں کی کلیہ کلہم عدول اور اپنی بیان کے حدیث اصحابی کالنجوم ما
افتدیتم اہتدیتم کو بہول گیا کہ صریح ہے سب اصحاب سنیہ کی مجتہد و مقتدا ہونے میں بلکہ وہ کون جز غالبا تبک اعتقادات اہلبیت سنی سمجھے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہے
کہ اونکی عقیدے میں سب اصحاب مجتہد ہیں جب معاویہ علیہ الہاویہ جاہل و فاسق سنیوں مجتہد ہی تو عبداللہ عمر کہ تقوی سہران کے اورع و افقہ کہیں مجتہد نہ ہو گا کیا
علیہ الہاویہ کے کوئی دم لگی ہے جو عبداللہ بن عمر کی تہی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے ومن اعتقاد اہل السنت والجماعۃ ایضا ان معاویۃ رضی اللہ عنہ لہ کین فی ایام
علی خلیفۃ واما کان من الحروب وغایتہ اجتہاد انہ کان لہ اجر واحد علی اجتہادہ واما علی انہ اصاب عشرۃ اجور
لحدیث اذا اجتہد المجتہد فاصاب فلہ عشرۃ اجور وانتہی ۵ گریہی ہو بہنک حضرت والا ہو گے ۵ کوت صدو پدرست و بالا ہو گے قال صاحب السہم الثاقب
چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی کہ اعظم علمائے اہلسنت و جماعت است در تفسیر درمنثور نوشتہ اخرج ابن راہویہ فی مسندہ والبخاری وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن نافع قال
ذات یوم سالہ رجل فقال یا ابا عبدالرحمن ارایت قول اللہ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر انما انزلت ہذہ الآیۃ فی اناس کانوا یاتون النساء فی ادبارہن
واخرج الخطیب فی روایتہ مالک من طریق النضر بن عبداللہ الاردی عن مالک عن نافع عن ابن عمر فی قولہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ قال ان شاء

ق فلہا

فی قبلها و تشاء و دونها و اخرج الحسن بن سفیان فی مسندہ و الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی المستخرج من سنن عن عمر قال انما کانت علی رسول اللہ تساء کم حرثکم

الایۃ وحصۃ فی ایتان الذکر انتہی تحد الرحمۃ قال اقول الضمیر فی روایۃ الاولی من المغیرات فی لفظ حرثت کما مر فی روایۃ الثانی فی ایتان النساء فی ادبارہن یلوں کہتی

اس روایت میں فی ادبارہن اور بسطریق روایت ثانیہ میں و النساء فی دبرہا فی بمعنی عن ہے ای من ادبارہن و النساء من دبرہا اور روایت ثالثہ میں حصۃ فی ایتان من الذکر ہی متعدیہ من اس

ہنگام میں مغالطہ بحصول اور بنای علت وطی فی الدبر مستاصل ہو کے الحرۃ و انا اقول کون خرطعام محمول الآلہ والا عمام فی روایت اولی میں جو ظاہر معتاد کو چھوڑ کر تاویل کے دو نو

تاویلوں علیل اور صرف علی الظاہر بلا بیان میں علالت و بعین تاویل اول کے یعنی تقدیر لفظ حرمت کے بعد لفظ فی کے ظاہر ہے کیونکہ جب کون حرثی در وازہ تاویل کا کھولا تو جسطرح کون حرث بلا قرینہ لفظ

تعدیہ کے تقدیر سے اسطرح مجوز ہیں مثل مذکور کہتی ہیں کہ لفظ حلت کا مقدر ہے بلکہ تجویز تقدیر لفظ حرمت کی توجیہ اقول بالاولیہ قائلہ ہی کیونکہ اگر ابن عمر کی نزدیک فعل مذکور حرام ہوتا تو وہ تصریح

لفظ حرمت کے کرتا اور لا اقل ایسا شائع عام کیا کہ نہ کہتا کہ مکروہ ہے اور اسکو مولد کرتا اور ایسا نہ کرنا اور اسکو مکروہ کہنا دلیل ہے اس تقدیر لفظ حلت کے لئی قرائن قویہ مرجحہ بہان موجود ہیں ایک قرینہ مرجحہ فعل امام مالک رضی اللہ عنہ

دوسرا قرینہ مرجحہ فعل ابن ملیکہ راوی صحیح بخاری سے ثالث قرینہ مرجحہ تقدیر لفظ حلت کا قول ابن عمر کا نافع سے کہ روایت عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر جیسا کہ روایت عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر

آتا ہی چھٹا قرینہ مرجحہ اوسکا نازل ہونا آیہ مذکورہ کا بلا نکیر بعد ارتکاب اصحاب کا لجوم کے فعل مذکور کو پانچواں قرینہ مرجحہ اوسکا قول ابن عبد البر کا سیاتی بیان کہ الروایۃ عن ابن عمر بھذا اللفظ صحیحۃ

معروفۃ مشہورۃ ہی ساتواں قرینہ مرجحہ تقدیر لفظ حلت کا لفظ فی کے قواعد عبد الرحمن بن القاسم کا جو سحنون کے طریق اصبغ بن الفرج سے اخراج کیا کہ وہ کہتا ہے میں نے اپنی عقداوں میں سنی

نہیں پایا کہ شک کرتا ہو حلت وطی فی ادبار الحلائل میں جملہ بین قرائن قویہ مرجحہ ثابت ہوا کہ بعد لفظ فی کے روایت مذکورہ میں لفظ حلت کا مقدر ہے نہ لفظ حرمت کا قیاس کرنا کون حرث مقتضی الاول

من قیاس کانت نساؤکم حرث لکم انی شئتم کو اور بر الایۃ القویۃ حرمت فی الحمر اور حرثت فی المیسرۃ کے اولا قیاس مع الفارق ہی کیونکہ حرث مستعمل ہے کہ متعلق علیہ جملہ حروف سلامۃ سے ابو حنیفہ طالب

ورنہ جیسے کہ اوسکی دلیل الیہ ہے ثانیا مکروہ ہونا اور حرام ہونا جملہ ادلہ مسکرہ حقیقت کے کف نہ لاوین اگر چہ مسکر ہونا حلال میں بحکم فی المعدہ اسکے اور غیر ہا بخلاف وطی فی دبر الحلائل کے کہ تحلف ضرر ہی

دبر کا جیسے کہ اوسکی دلیل الیہ ہے ثالثا مکروہ ہونا اور حرام ہونا جملہ ادلہ مسکرہ حقیقت کے کف نہ لاوین اگر چہ مسکر ہونا حلال میں بحکم فی المعدہ اسکے اور غیر ہا بخلاف وطی فی دبر الحلائل کے کہ تحلف ضرر ہی

دبر کا قیاس کرنا متفق علیہ پر قیاس علیہ الاساس ہے ثانیا گیہ عبارت آلایہ العلانیۃ نزلت فی الحمر و العلانیۃ فی المیسرۃ آیہ قرآن ہے فقرہ حدیث میں جو ان علیہ آصل الاستدلال

مضمون مستفاد میں جو دسار کا بعبارت جو دسار ظرف اندر ہی حاشا دو صورت ہے ہی باب تاویل کے تقدیر کے عبارت جو دسار کون حرث الایۃ العلانیۃ نزلت فی الحمر و العلانیۃ فی المیسرۃ کے تقدیر لفظ حرمت کے

غیر مسلم ملکہ تقدیر لفظ حکم کی نسبت وحکم ہے و علی ہذا القیاس استہاد کون جز کلیہ بہتیاں کی یہ نسخہ بخاری کا ہی اور رہنہ تعویذ نظر کا قبیل استہاد الضعیف بہ نہ ہی کہ وسیطی ارجحی بہتیاں کی ارادہ عرض و فہم

نظر مقصود و ہاں عام ہے ملکہ بجاوز عام ہے ہر کوئی بیان لیا ہوتا ہے اور ہر کوئی مطلب سمجھا ہے یہاں تو گنجائش دوسرے لفظ کی نہیں ہر سکی گنجائش ہی ضمنی کی کہ اوسمیں گنجائش

لفظ حلت کے مع القرائن المرجحہ مقصود ہی فذلکہ کلام کہ یہ تاویل علیل کون حرثی تقدیر لفظ حرمت کے بعد لفظ فی کے روایت اولی مذکورہ میں درست نہیں ہے سکتی ہے دوسری تاویل علیل اوسکی

حرثکم علی الدبر کہ فقرہ نزلت فی ایتان النساء فی ادبارہن ہی بمعنی عن ہے مدین جملہ و مغلطہ کہ مجاوزہ ابن عمر من مشیر فی بمعنی عن ہے استعمال یا ہی ہی بمغلطہ مائل ہے مطابق میں ہم

کون حرث کو اوسمیں ہے ہی باطل ہے حکمی ہیں ظن نظر ہے ثمار ایسا ان بیان تقریر و لم حرم او حکمی بطلان کو ظاہر کرتے ہیں فاقول کہ جاننا چاہیئی کہ روایت اولی کے فقرہ نزلت فی ایتان النساء

ہیں دو لفظ فی واقع ہیں الصدر نون بمعنی من کے ہو سکتی ہے اور ہیں تو عبارت اہل حرث بمعنی ہوتی ہے اور ایک بمعنی ہے کہ تعلیل کو فوت کرتی ہے اور ترجیح دلالت کی اہل بعاد ما مائل ہے

قول میں اہل کون حرث کا مجاوز ان عمر من مشیر بمعنی من ہے ہی ہے اور ہی ہے کہ اس حرث ہو کہ جاوز تہی ہو من جہاں کہ ثمار کا اور ہو ہی ہے ثمار کا اور ہو ہی ہے ثمار کا اور ہو ہی ہے ثمار کا

متابع فیہا میں مسلم و غیر مسلم ثالثا گیہ نافی کا بیشتر نفی ہی کے مجاوز ہو عن ہے ہی ہے کہ مصاحح حرثکم صحاح سطی ہے کہ مصاحح حرثکم صحاح سطی ہے کہ مصاحح حرثکم صحاح سطی ہے کہ مصاحح حرثکم

معنی من کے ہیں ہے الیس عمر کی مجاوز ہو من بشیر ہونا تو جاہی حرثکم انی شئتم ہی بمعنی من ہے ہونا دلیل علیل ہے الصدر عن المحذور ان الحرث ہی ہے ہی ہے ہی ہے ہی ہے ہی ہے ہی ہے ہی ہے ہی ہے

الجاوزہ و صحیحہ عن ابن حکیم و ذہب سوء اللہ علیہ و آلہ و سلم ما بکر احرثکم و ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس و ذہب سوء اللہ علیہ و آلہ و سلم

منافقہ مطلقہ ہے جنکا حال حسرت مآل خود تعالیٰ بیان فرماتا ہی ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما وان تظاہرا علیہ فان اللہ ہو مولاہ وجبرئیل وصالح المؤمنین والملئکۃ بعد ذلک ظہیر عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات وابکارا

جس کیواسطے ہماری ہست سی ہو اور عربی عبارت کا ترجمہ صحیح کرسکتا ہو گا وہ سمجھ لیگا کہ خدا تعالیٰ نے جو فرمایا ہے ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات ای بدل دیگا خدا پیغمبر کو ازواج بہتر تمسے کہ وہ مسلمات مومنات ہونگے یہ لفظ خیرا منکن مسلمات مومنات نص ہے اسمیں کہ عائشہ وحفصہ مسلمات ومومنات سی نہیں ہیں اور نہ صحابہ کبار سے ہیں بدریین ہیں اونکا حال سنی کہ مسطح وحمنہ زاد خالہ زاد خالہ اول کا مہاجرین وبدریین سے ہی وسنی افک عائشہ میں شرکت کی پیغمبر خدا نے اونکو حد ماری وموافق نص قرانی کی شہادت اونکی مقبول نہیں اور عبداللہ بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان کو پیغمبر خدا نے فتح مکہ میں نکال دیا اور فرمایا کہ میں اوسکو امان نہیں دیتا نہ حل میں نہ حرم میں عثمان بے ایمان نے اوسکو حاکم مصر کا کیا تہا اوس ظالم بیدین نے اہل مصر کو سخت تنگ کیا کہ انہوں نے ناچار ہو کر بلوا کیا اور عثمان بے ایمان اسی حال میں دار البوار کو گیا اور جنازہ اوسکا تین دن تک عرصہ میں پڑا رہا یہانتک کہ اوسکی کتی کہا گئی کہانی تاریخ الفی اور آخر کار مقبرہ یہود یا نہ بہود میں مدفون ہوا اور ولید بن عقبہ برادر مادری عثمان کا بہ شہادت تہا کہ عثمانی اوسکو والے کو وہ نکیا تہا وہ شراب پیکر صدر مار گیا اور یہی ظالم صحابہ کبار سنیوں سے ہی پیغمبر خدا نے اوسکی بارہ میں فرمایا لا اعفر اللہ لک وعفا جب اوسکو دفن کیا زمین نے اوسکو باہر پھینکا پھر دفن کیا پھر باہر پھینکا بالآخر اوسکو پتھروں میں چھپا دیا اور یہی مجرم کہ وہ مدعم صحابہ کبار سنیوں سی ہیں کہ خیانت کی مال غنائم سی پیغمبر خدا نے اون دونفس کو بخاری کہانی یہ حالات بدریین کے مدارج لیتوقع میں موجود ہیں وحدیث ان ناسا منہم یؤخذ بہم ذات الشمال واقول اصحابی اصحابی الیہ انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم مذ فارقتہم کما فی صحیح البخاری وآیہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم پھر ہوئی ہے حاصل کلام یہ ہی جو باتباع احکام آپکے وارشاد ات رسالت پناہی اون لوگوں کو جنکی بدمست خدا اور رسول نے کی ہے اور اونکی ارتداد کی خبر دی ہی موجب پیغمبر خدا سی بترحالتی ہیں عقل واعتقاد میں بہتر ہیں مخالفت کرنے والوں سی فاعتبروا یا اولی الابصار کیا آدم پر یہ ظلم کرنا ابوبکر بد گہر اور عمر منکر کا بیٹی وداماد ونواسوں پیغمبر خدا پر شہر جہانے سخاس مرید عمر بد کیجہت نہیں سکتا اور اس کون خرکی انکار سکتا ہو سیاہ طالبین لاعنہ کی نہیں جاسکتی لیجانا عمر ناری کا اگ کو دوتحفہ ہے گلشنہ جناب سیدہ علیہا السلام پر حمامت کثیر نی سنیوں سی کہا ہے طبرسی نے تاریخ میں کہا ہے عمر حطاب جب منزل علی پر گیا تو کہا واللہ لاحرقن علیکم او لتخرجن للبیعۃ یعنی قسم بخدا ہر آئینہ ہر آئینہ میں جلادونگا تمکو یا نکلکر بیعت کرو ابن خزابہ نے عمر سی کہا ہے محمد بن اسلم کہتا ہے جب علی نے بیعت ابوبکر سی انکار کیا میں عمر کے ساتھہ لشکریان اوٹھا کر خانہ فاطمہ پر لے گیا تہا عمر نی فاطمہ سی کہا جو لوگ تمہارے گہر میں ہیں اونکو نکال دو ورنہ میں تمہاری گہر کو اور اون لوگوں کو جو گہر میں تمہارے ہیں جلادونگا حالانکہ گہر میں علی وفاطمہ وحسنین اور ایک جماعت اصحاب نبی تہی فاطمہ نے کہا آیا تو جلادیگا میری بیٹیوں کو عمر نی کہا ہاں جلادونگا قسم بخدا یا نکلیں وہ لوگ اور بیعت کریں اور ابن عبدربہ نے کہا علی وعباس دونوں خانہ فاطمہ میں بیٹھے تہے ابوبکر نے کہا علی وعباس اگر بیعت سی انکار کریں تو ای عمر تو قتل کر اون دونوں کو پس عمر آگ لایا علی وعباس کے جلانے کو اوسکو فاطمہ ملی اور کہا اے ابن خطاب کیا تو میرا گہر جلانی کو آیا ہے عمر نی کہا ہاں اور استیعاب میں اور کنز العمال میں اور مسعودی میں اور کتاب سقیفہ جوہری میں اور کتاب لسیاکوالامامہ ابن قتیبہ میں ہی سارا قصہ لانی لکڑیوں کا اور ذرنا عمر واوسکی ہمراہیوں کا علی کو اور کہنا کہ قسم اوس خدا کی کہ یگانہ ہی ہم گردن مارینگے اور تحفہ مسترحہ تلمیذ دہلوی میں ہے تہدید باحراق موجود ہے اور دنا پیغمبر خدا کا فدک جناب سیدہ علیہا السلام کو بعد نزول آیہ وات ذا القربی حقہ کی تفسیر درمنثور اور کنز العمال وکتاب ابن مردویہ اور روضۃ الصفا اور معارج النبوۃ اور مقصد اقصی میں مسطور ہے اور جسمیں لینا ابوبکر کا فدک کو جناب سیدہ علیہا السلام سی بغوای فرعون آل محمد کی علت ازالم افادہ ہے کتب معتمدہ سنیوں سے اوس سے محلوبین جسکا جی چاہے صواعق محرقہ ابن حجر اور جواہر العقدین سمہودی اور ملل ونحل شہرستانی اور تاریخ علی ابن برہان

حلبی شافعی اور کتاب سقیفہ ابوبکر جوہری اور کتاب ابن حجر ہیثمی وغیرہ کتب معتمدہ سنیوں میں ویکھ لے اور تاریخ آئمہ عباسیہ میں مصنف و مصنف دونوں معتمدین اہلسنت سے ہیں
سارا قصہ مفصل مرقوم ہے اور ناخوشی و ہجران جناب سیدہ علیہا السلام کا ابوبکر سے صحیح لکھ رہی ہیں ہے موجود ہے یہ عبارت فغضبت فاطمہ فھجرت ابابکر فلم تزل مھاجرۃ
حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ستۃ اشھر قالت لابی عائشہ راویہ الحدیث وکانت فاطمہ تسال ابابکر نصیبھا مما
ترک رسول اللہ صلعم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وصدقتہ بالمدینۃ فابی ابوبکر علیھا الحدیث یہ مقررت کتاب قرض الخمیس صحیح بخاری میں ہیں اور باب غزوہ
خیبر صحیح بخاری میں یوں ہے فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمہ منھا شیئا فوجدت فاطمہ علی ابی بکر فی ذلک فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد
صلعم ستۃ اشھر فلما توفیت دفنھا زوجھا لیلا ولم یؤذن بھا ابابکر وصلی علیھا الحدیث اور کون جز آنکہ کہو لکھ دیکھی اور کان کھولکر سنی کہ ابوبکر
مدعی جو وقت مانگنی جناب سیدہ علیہا السلام کی فدک کو بطور ارث بعد قبول نکرنے ابوبکر کی گواہی گواہان یہ کو حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نورث
نورثہ ما ترکناہ صدقۃ بنائی و وضع کے موضوعیت اور مجعولیت اوسکی بوجوہ ظاہر ہے اول یہ کہ ابوبکر غاصب متفرد روایت۔ اس حدیث میں ہے کہ وقت طلب
جناب سیدہ علیہا السلام کی میراث پدری کو ابوبکر نے یہہ حدیث بنالی اوس وقت سوا اوسکی دوسرا کسی سے اوسنی ذکر حدیث مذکور کا نہیں کیا تھا اور سوا ابوبکر کی کسی صحابی نے پیغمبر خدا سے اوس روایت
کو نہ سنا تھا اور نہ کسی نے روایت کی ہے ۵ باطل است آنچہ مدعی گوید چہ مصراع مشہور ہے تو وضعی ہونا حدیث مذکور کا اظہر من الشمس ہے صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ صحابہ نے
خلاف کیا میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ میں کسی صحابی کو اوسکا علم نہ تھا ابوبکر نے کہا میں نے سنا ہے پیغمبر خدا کو کہ فرمایا نحن معاشر الانبیاء لا نورث الخ اور صاحب مسلم اور شارح متعصب موطا
عبدالعلی ناصبی فرنگی محلی نے بیان مسئلہ وقوع تعدد بخبر واحد میں لکھا ہے کہ سب صحابہ نے عمل کیا بروایت ابوبکر کے لانورث ما ترکناہ صدقۃ من قریش ونحن معاشر الانبیاء لا نورث
اور شرح مقاصد و شرح مواقف میں اور شرح تجرید قوشجی اور نہایۃ العقول اور ابطال الباطل میں ہے متفرد فی الروایۃ ہونا ابوبکر کا روایت مذکور میں مذکور ہے ان سبھوں نے ۱۹
لکھا ہے کہ ابوبکر نے جو پیغمبر سے سنا تھا اور سب عمل کیا اگرچہ کسی دوسرے کو اوسکا علم نہ تھا اور وجہ ثانی وضعی ہونی روایت مذکور کے یہہ ہے کہ روایت نحن معاشر الانبیاء لا نورث ولا نورث
خدا ہی تبارک و تعالی اور قرآن خدا کو جھوٹا کرتی ہے نعوذ باللہ منہ اور ممکن نہیں کہ پیغمبر خدا تکذیب خدا و قرآن کے کریں جو حدیث کہ مخالف قرآن کے ہو مالا التفات و قابل ہے
خنزیر بدبان واضع حدیث مذکور کی خدا ہی تبارک و تعالی تو قرآن میں فرماتا ہے ورث سلیمان داود یعنی وارث ہوئی سلیمان داود کی اور روایت مذکور کہتی ہے کہ ہم گروہ انبیاء کا
یعنی جملہ انبیاء کسی کے وارث ہوتی ہیں نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے غالبا بدبخت ابوبکر بد کہر کی تائید خدا تعالی اور قرآن مجید العیاذ باللہ منہ دونوں جھوٹی ہیں یا حضرت داود
و سلیمان علی نبینا و آلہ و علیہم السلام دونوں نبی نہیں ہیں اور علی ہذا القیاس حضرت زکریا و حضرت یحیی علی نبینا و آلہ و علیہما السلام بھی عیذہ فاسدہ واضع حدیث
مذکور میں گروہ انبیا سے نہیں ہیں کہ حضرت زکریا نے خدا سے تبارک سے ایسا فرزند مانگا کہ وارث اوس جناب کا ہو اور وارث آل یعقوب کا ہی ہو اور خدا ہی تبارک و تعالی
نے حضرت یحیی علیہ السلام فرزند اونکو عطا کیا کہ وارث حضرت زکریا کی بھی ہوئی اور وارث اپنی ماں کی بھی کہ آل یعقوب سے تھیں ہوئی جب حدیث نحن معاشر
الانبیاء لا نورث ولا نورث تکذیب کرنی والی خدا اور قرآن خدا کی ہوئی پناہ بخدا تو حدیث مذکور یقینا وضعی ہوئی اور بنانی والا اوسکا کہ تکذیب خدا اور قرآن خدا کے
کرتا ہی باتفاق جمیع اہل اسلام ملکہ جملہ ملیین کے کافر و مرتد ہوا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور محی زہبی کہ ابن عباس و حسن بصری و مجاہد
و سدی و مجاہد و شعبی اکابر صناویدسنیہ آیہ ورث سلیمان داود اور آیہ یرثنی من آل یعقوب میں کہ دعای حضرت زکریا ہی وراثت مال مراد لیتی میں تفسیر
میں ہی اقول ورث سلیمان داود فقد لخالفوا فیہ قال المالکان النبوۃ عطیۃ لا توریث یعنی حسن بصری نے کہا کہ حضرت سلیمان وارث مال حضرت
داود کی ہوئی اور ربیع الابرار زمخشری میں ہے ورث سلیمان من ابیہ النصف یعنی حضرت سلیمان نے اپنی باپ سے ہزار گھوڑی میراث میں پائی اور تفسیر کشاف میں ذیل آیہ

اذعون علیہ بالعشر الصافات الجیاد کی ہیں اور ان سلیمان اغزا الھدہد وعشرین بنات الفرس وقیل ورثھا عن ابیہ واعجابھا انہ من العمالقۃ
زن مروی ہے کہ حضرت سلیمان نے جہاد و شوق اور بیس ہزار گھوڑیاں پائی اور کہا گیا ہے کہ اپنی باپ سے میراث میں پائی تھی اور اونکی باپ نے عمالقہ سے پائی تھی اور
تفسیر صافی میں ہے وقیل اعجابھا انہ من العمالقۃ ورثھا عنہ یعنی حضرت داود نے ہزار گھوڑی جو عمالقہ سے پائی تھی حضرت سلیمان نے اونکو میراث میں
پایا اور تفسیر عالم التنزیل بغوی میں تفسیر آیہ مبارکہ میں ہے قال الحسن بن مثنی یعنی حسن بصری نے کہا کہ حضرت زکریا نبی نے دعا میں یہ بھی کہا تھا کہ مجکو ایسا بیٹا دیدی کہ میرے مال
کا وارث ہو اور تفسیر کبیر میں ایسی ہی تفسیر میں ہے واختلفوا فی المراد بالمیراث علی وجھین احدھما ان المراد بالمیراث شرفھم والثانی وراثۃ المال وھذا قول
ابن عباس والضحاک وثانیھما ان المراد فی المواضعین وراثۃ النبوۃ وھو قول الباقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقول من آل یعقوب النبوۃ وھو قول السدی
ومجاھد والشعبی ورد ایضا علی ابن عباس وحسن والضحاک یعنی ابن عباس وضحاک نے کہا کہ یرثنی وارث من آل یعقوب دونو مقام میں وراثت مال مراد ہے اور سدی و مجاہد
اور شعبی نے کہا یرثنی میں وراثت مال مراد ہے اور یرث من آل یعقوب میں وراثت نبوت مراد ہے ارباب بصیرت پر مخفی نہیں کہ جب ابن عباس اور حسن بصری اور ضحاک و سدی و مجاہد و شعبی جو
تفسیر آیات مذکورہ میں وراثت مال مراد لے تو حدیث مذکور یعنی نحن معاشر الانبیاء وضعی اور ابوبکر واضع حدیث مذکور کا کاذب ٹھہرا اور وہ حدیث وضعی ہوئی حدیث نحن معاشر الانبیاء کے
یہ ہے کہ ابوبکر و عمر کا فعل دلیل اسکے ہوئی حدیث مذکور کے یہی ان دونوں نے فدک کو بنا سیدہ علیہا السلام سے بحیلہ حدیث وضعی مذکور کے ظلم و تعدی سے چھین لیکر اپنا ملک خاص کر لیا تھا اگر
حدیث مذکور صحیح ہوتی تو فدک صدقہ اور آل محمد صلعم پر زکاۃ ہوتا اور اونکو لازم تھا کہ مسلمانوں کو دیدیتے اپنی ملک اسکو کر لینا اور آپ اوسکو خورد و برد کرنا یعنی چند بار خلفا
سوطی میں ہے ان قبلا احیفا ابوبکر خالفہ لفعلہ وروی عن ابی بکر انہ فدک یعنی ابوبکر نے فدک کو اپنی ذات کی لئے خاص کر لیا تھا اور بعد ابوبکر کے عمر نے بھی ایسا ہی
کر لیا تھا بالجملہ ظلم کرنا اور ایذا دینا ماں و فرعون آل محمد کا بیٹی داماد نواسوں پیغمبر خدا پر اور ارادہ کرنا ہونگ دینی خانہ ہدایت کاشانہ آنحضرت کا اور اونکی بند
معاش کا ضبط کر لینا اور آزردہ رہنا جناب سیدہ علیہا السلام کا ماں و فرعون آل محمد سے حیات خود اور وصیت کرنا اوس معصومہ کا جناب امیر کو کہ وہ دونوں تمہارے
خانہ پر نہ آویں صحیح بخاری وغیرہ کتب معتمدہ سنیوں سے بخوبی ثابت ہے و ضعیفہ ایذا دینے جناب امیر و جناب سیدہ علیہا السلام عین ایذای رسول خدا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے پیغمبر خدا صلعم نے
فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما آذاھا یعنی فاطمہ پارہ جگر میرے ہی ایذا دیتی ہے مجکو وہ چیز جو ایذا دیتی ہے فاطمہ کو اور صحیح بخاری میں ہے فاطمۃ بضعۃ منی فمن
اغضبھا اغضبنی یعنی فاطمہ پارہ جگر میرے ہی جو کوئی اوسکو غضب میں لایا وہ مجکو غضب میں لایا اور صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے عن النبی صلعم انہ قال
یا فاطمۃ ان اللہ یغضب بغضبک ویرضی برضاک یعنی پیغمبر خدا نے فرمایا اے فاطمہ جس سے تو آزردہ ہو وہ غضبناک ہوا اوس سے خدا تعالیٰ آزردہ ہے، وغضبناک اور جس سے
تو راضی ہو اوس سے خدا راضی ہی اور یہی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ ومن ابغض
علیا فقد اذانی فقد اذی اللہ یعنی جس کسی نے علی کو دوست کہا بتحقیق مجکو دوست رکھا اور جس کسی نے علی سے بغض رکھا اور جس کسی نے علی کو ایذا دے
مجکو ایذا دی اور جس نے مجکو ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا دی اور خدائے عز اسمہ فرماتا ہی ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی
جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں خدا و رسولخدا کو خدا تعالیٰ اونپر لعنت کرتا ہی دنیا و آخرت میں اور خاطر دریا مقاطر اگرچہ بحکمہ موج زن ہے، کہ کچھ حالات بدبختی ماں
و فرعون آل محمد کی یہاں لکھوں لیکن بخوف طوالت میں عنان کمیت قلم کو روک لیا صرف ایک حدیث معتبر سنیوں سے بر اکتفا کی کہ کتاب کنز العمال سیوطی جمع الجوامع
سیوطی میں فضائل امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام میں موجود ہے عن ابی صالح عن علی قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی منامی فشکوت الیہ ما
لقیت من امتہ من التکذیب والاذی فکیف قال لک ناصرا علی والتف فاذا رجلان مصفدان واذا احدھما یمیر فخذہ بھا ورأسھا حتی تضع

ثم یعود الکذب وہ ابو یعلی فی مسندہ یعنی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پیغمبر خدا کو خواب میں دیکھا تو میں نے آنحضرت سے شکایت کی اون لوگون کی کہ اون
کذب کے جو مجھ سے محمود ہے ہیں اور میرے تکذیب کے نہی اور میں اویا ہون آنحضرت نے مجھسے فرمایا ای علی گریہ کرو مگر دیکھو تو میں نے پھر کر دیکھا کہ دو شخص جنکے بدن سے بہتی
ہین اور بہتے بہتے اونکی سر ٹوٹ جاتی ہین یہان تک کہ سر اونکی ٹوٹ جاتی ہین اور خون ٹپکنے لگتا ہی پھر اونکی سر درست کیجاتی ہین اور پھوڑی جاتی ہین انتہی جامعہ
خرزاری اور یہ کوچ حراس معاکو سمجھ لے اور کہین سے تھوڑے سی عقل متعار مانگ کے سوچے کہ موجب یہ انتہی عقل و عقیدہ مین کہان کمتری وہ باہم کون خرحدیث صحیح متفق
علیہ من رآنی فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل لی کو بھی خیال مین کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا خواب مین دیکھنا ویسا ہی جیسا بیداری مین دیکھنا
کچھ خواب و خیال ہین ہے قال الناصب المجہول جسکی معتقد از فضد زنا کو متعہ نفاق کو تقیہ تبرا کو تولا حضرت شہر بانو کی رنڈاپا کانے کو مرثیہ و نوحہ کہہ گئے

اقول کون حرفی متعہ مشروعہ کو جو زنا کہا ہی صحابی عادل کا لخم زہر کو کہ اوسکی عشرہ مبشرہ مین ہی زانی اور ہمامت ابوبکر کو زنیہ اور عبداللہ بن زبیر کو زمازادہ
کہا کہ پہلا متعہ اسلام مین انہین دو تہین ہوا ہی مختصر تاریخ طبری مین ہے قیل کان زبیر تزوج امتین بالبکر نکاح متعۃ وکان ذلک اول ما وقع
فاول من وقع الاسلام متعۃ عبداللہ بن الزبیر اور غدار و بیدولہ اور رشید الاغیا وغیرہ کا کہ تاریخ طبری ملا دعجم نہین پہونچی ہے مغالطہ کیجئے
ورنہ آن میا ہے کچھ عقد ہی عقد ربہ مین ہی ہے اور مشروعیت متعہ کے روایت عمران بن الحصین مین مصرح ہے حرزاری تفسیر کبیر مین کہتا ہے کہا عمران بن حصین نے نازل ہوا آیہ
کا کتاب خدا مین اور نازل ہوا بعد اوسکی کوئی آیہ ناسخ متعہ کا اور یہ روایت عمران کے مسند احمد بن حنبل مین یون ہے کہ عمران بن حصین نے نازل ہوا متعہ نسا
کتاب خدا مین اور کیا ہمنے اوسکو ساتھ پیغمبر خدا کے اور نازل نہین ہوا قرآن اوسکی تحریم مین اور منع نہین کیا پیغمبر خدا نے متعہ سے تا دم وفات اپنی اور تر التجب ہی کہ کوئی
قول اپنی عمر کا متعہ ان کانتا مشروعتین علی عہد رسول اللہ وانا احرمہما واعاقب علیہما فی التفسیر الکبیر یا دہ نہین کہتا اور انا احرمہما کو معنی این حج رہتا ہی کہا عمر نے ۲۱
کو مجنون ٹھہرانا ہی اور تفصیل ان مطالب کی بجملہ کسمن و مغنی عن الجوع ہو حملہ مختار یہ و ضرتہ حیدریہ جناب مطلب ہوتہ المحققین قدوۃ الفقہا والمتکلمین حضرت سلطان
العلما مجتہد العصر دام ظلہ عالی اور نصب العینان الاحراق صرف القرآن مین ہی من شاء فلیرجع الیہما با بحر متعہ مشروعہ کو زنا کہنا خدا ڈالنا شریعت عزا نبی
اور کون حرفی تقیہ مسئلہ کو جو نفاق کہا عجب نا سمجھی ہی کہ وہ سکو نفاق و تقیہ مین فرق معلوم نہین ہوتا ری کون حرفی ہوا یان حالت نفاق تو ہمارا کفر و ظہار اسلام کا
نام ہے اور تقیہ اضمار ایمان و اظہار خلاف حق کو خوف النفس و العرض و المال ہیہات مگر خوف تضرر کہتی ہین نفاق سنت کفر حق عمری ہی اور تقیہ سنت صلحا و انبیا و مرسلین
ہی خدا تعالی نے مومن آل فرعون کے مدح مین ذکر تقیہ و کتمان ایمان کا بسبب خوف اہل شرک و طغیان کے کیا ہی فرمایا ہے وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اور یہ نہیں صدوحیت
ہی خدا تعالی کی مومن آل فرعون کے مدح مین ذکر تقیہ و کتمان ایمان کا بسبب خوف اہل شرک و طغیان کے کیا ہی فرمایا ہے وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اور یہ نہیں صدوحیت
تقیہ کی ہے اور تفسیر کبیر و صواعق محرقہ وغیرہ مین ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا صدیقین تین ہین حبیب نجار و مومن آل فرعون و علی ابن ابیطالب اور علی ان تینون مین افضل ہے اور تفسیر بیضاوی مین
زیر آیہ وبلت فینا من عمرک سنین فعلت فعلتک وانت من الکافرین کہا ہے کہ حضرت موسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام نے مصر مین فرعونیون کی تقیہ سے سر کرتے اور
جمع بین الصحیحین مین عایشہ سی منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے عایشہ سی فرمایا کہ ای عایشہ بیتی قوم نو مسلم ہی ڈرا ہون کہ کہین مرتد ہو جاوین اور نہ مین کعبہ کو ہدم کے
پھر از سر نو حضرت ابراہیم کے تعمیر کے بناتا اور اگر سال آیندہ تک زندہ رہونگا تو ایسا ہی کرونگا اور یہ حدیث شرح وقایہ مین اور کتاب الحج من منہاج کی ہی اوی کہتا ہے کہ پیغمبر خدا سال آیندہ تک زندہ نہ رہے اس
روایت سی واضح ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحاب خود قوم عایشہ سی ڈرتی رہی اور تقیہ بسر کرتے رہی اگر تقیہ نفاق ہوتا تو خدا کے قادر مطلق مومن آل فرعون کی کتمان ایمان نہ کرتا اور حضرت موسی
اور حضرت ابراہیم و اصحاب پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہم تقیہ نہ کیا کرتی کون حرفی تقیہ کو نفاق کہا اظہار نفاق در دینی ہی گا کیا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اور کون حرفی ذکر تبرا و تولا
جو کیا اوسکو کیا معلوم نہین کہ تولا بے تبرا کی نہین ہوتا کون حرغالبا کبھی کلام اللہ نہین پڑہتا اور نہ کبھی سنتا ہی ورنہ جانتا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہ تبرا ہی ہم اللہ اون

واقعی ہیچ نبی را خصوصاً ابراہیم را غضب ظلوم نبوہی مقتضائے محبت و ناموس کا ہیہ تہا کہ اسکا ذکر زبان پر نہ آتا علاوہ ہو تحفہ مین فرماتی ہین کہ مین نے بچشم خود دیکہا کہ ہنگام تحریر
در ایران اکثر نازیون کے بہوین بیٹیان نے ناموس عثمان من بعد بمقتضائے غیرت کبہی وکبہی زبان پر حرف نے ناموسی کا نہ آیا یہان اس فعل خبیث کے نسبت بصیغہ ظاہر
خاب رسالت کیطرف تعالیٰ کہ بالضمام معصوم ستور بار بار علی مراد ہو زبان ذخیار و شرار ہی کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولبئس ما قیل ۵ دوستی ببچر دخو
دشمنی است ۵ بہر حال کف لسان چاہیئی ایسی بات مونہہ پر نہ لائی نواصب و خوارج اگر کہین سن لینگی تو ہی شیعہ کی نسبت عموماً و خصوصاً سبت عمری بجا لائینگے
مضمون اس شعر کا گائینگے ۵ کودا کودی یون گہر مین تری وہم سی ہوگا ۵ جو کام ہوا ہمی وہ رستم سی ہوگا ۵ بالجملہ تعریض بجہ تہا نادانی ہی اور یہہ بھی اثبات
کو ہو بچا کہ نہ حضرت عمر صاحب ہی جناب ام کلثوم منعوت ہوئی اول سوا سطی کہ ترتبۃ الانبیا مین شریف رتبہ رکھتی ہے اگر عمر کان مظہر الاسلام والمسلمین بترا یعنے کہا ہر کسی
شخص کے نسبت غصہ کیون نکر متوہم ہوا اور ثانے اسوا سطی کہ متحفہ مین معتبرات شیعہ سی منقول ہے کہ سئل الامام محمد بن علی الباقر عن تزویجہا فقال لولا انہ رآہ اصلحا
ما کان یزوجہا ایاہ وکانت مرشحۃ لنساء العالمین جدتہا رسول اللہ وجدہا الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہا علی واشبہ الناس بہ فلانسد
فلا اسد موامہا فاطمۃ بنت محمد وعمہا جعفر بن ابی طالب ۵ بنت ولد بن ہیثہا دام منافی منصوبیت جناب کلثوم ہی اسلام اور جو یہہ بعض روافض کہتی ہین کہ عند الملاقات
مابین حضرت عمر و جناب ام کلثوم اطہر جنینہ حائل ہوئے تہی تکذیب اس افترای بحر بہا کما کتاب نہایۃ الادب فی معرفۃ النسب وغیرہ ہی کہ اومین بالقطع والتواتر ثابت ہی زید بن عمر
اور رقیہ ۵ دونون کلثوم کی بطن سے متولد ہوئی زید کا سن بیس برس کو پہونچا ہنگام شب کہ خانہ جنگی بنی عدی کے اصلاح آپہی شہادت پائی اور اوسی شب مین
انکی والدہ جناب کلثوم نے بہی انتقال کیا وہ دونون جنازون کو ساتہہ لائی حضرت امام حسن اور عبداللہ بن عمر وغیرہ نے نماز جنازہ کی پڑہی بعد بہ تحقیق کے اوس روز یہہ دفن کو گئے ہین
ہزہی انتہی مضامین تحریر الماروی بحذف بعض الفاظ والزواید اقول حال خسران مآل عثمان نے بیان کا تہوڑا سا ہم اوپر لکہ چکی ہین شنید کرا اور اس کون خرطظام مجہول الالقاب والاعمام
فی جو کہا کہ ما عراف صاحب حق الیقین وغیرہ سائر یہہ امور نسبت بجناب اسد اللہ یقینی الثبوت ہین کہ کما تقدم سن لیگا اگر یہ نسبت کے وسطی الاولی الآخرہ مہربان من انصاف مرتبہ ہی ہی کہ
براے خدا دکہو تمہارے ہی سلاف ابوبکر جوہری و ابن قتیبہ وغیرہ نے اپنی کتب مین ہمارا حال لکہا کیا عمر منکر کاشانہ ہیبت کاشانہ جناب سید علیہا السلام پر اور کشان کشان دونہ گلی مین
جناب امیر علیہ السلام کو بیعت کے وسطی لیجانا اور محمد در پہونچانا فقد کا جناب سیدہ علیہا السلام پر لکہنا ہے اور اسقاط حمل حضرت محسن کا علل و نحل مین بقول نظام معتزلی کے اخ اجہانی
سنیون کا ہی و کتاب عقد ابن عبد ربہ مین اور کتاب توضیح الانوار خضر بن محمد بن علی رازی مین اور کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہے صاحب حق الیقین تسان امور کا ناقل ہے یہہ
کون حرف عجب ہیچا و ناانصافی ہے کہ اپنی علما کے چند بیانات اور اپنی اسلاف کی حرف و گفتار اور وہ بھی سر تہوتپا ہی جو اوسکی نسبت اپنی کتب معتمدہ مین مرقوم ہوئی وسکو مخصوص کتب امامیہ
ٹہہراتا ہے اور سن نگلو یا چادر و دوپٹہ نگلو کر کہ جناب امیر کو کشان کشان لیجانے مین کچہہ لحاظ رتبہ جناب امیر و کچہہ کرشان آنحضرت نہیں ہے جو کون حرف نقر یضا کہہ رہا ہے بلکہ اسمین سراسر تعدے
وظلم ابوبکر و عمر وغیرہ اشقیا کی نسبت بخاندان نبوت و تنکحر اون ظلمہ و حکام جور کے واضح ہوتی ہے زبان حال جناب امیر علیہ السلام کی گویا یا بمقال گویا ہے ۵ عا
بنود شیر را ارسلسلہ ۵ بہت تا را ما قضائے حق نگہ ۵ عادت الہی ہمیشہ سے اپنے برگزیدگان کے ساتہہ اسے طور پر جاری ہی کون خبر کو کیا حال حضرت زکریا علی نبینا و علیہ السلام کا
معلوم نہین کہ اشقیا امت نے اونکو آرہ سے دوپارہ کیا اور حال حضرت جرجیس کا ہی کیا اوسی سا نہین کہ اشقیا امت نے اوس حضرت کو بعد اذاہی بسیار جلا کر خاک کر دیا و علی ہذا القیاس
اکثر انبیا و صلحا کی ساتہہ اس دنیای دنی مین ایسی ہی معاملات ہوئی جلی آئی ہین اور کون حرف ظام مجہول الالقاب والاعمام نبی شریک نہی جناب امیر علیہ السلام کے تقسیم غنایم اور فدک مین اور نماز پنجگانہ مین
ہر روز و ہر وقت و ہر جمعہ و اعیاد مین ہر ہفتہ و ہر سال فدک کی آمد کی اور باوصف ان دخل اللہ واسعۃ فیہا جور و فیہا اجرت نکرنی کے اور علیہ غاصبین کے لعنا کی تعریضات بیجا جو کی ہین
حال ان امور کا یہہ ہے کہ جناب امیر بحکم نص صریح بلغ کی رو سے عدیل خلیفہ برحق و وصی مطلق و حقیقت مین حافظ شریعت محمدیہ نبی آخر الزمان تہے کو بظاہر اوس جناب کو طلعای حوزہ نخلعا

ظاہر و باہر ہے، اور یہ سب امور دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ ثبوت عداوت اون اعدای دین کے ساتھ اہلبیت سید المرسلین کے ہیں پھر باوجود ایسے عداوت کے تجویز کرنا تزویج معلوم کا کسقدر سفاہت ہی اگر سنی لوگ حسب غفلت سبب پیدا ہوا اور بہت در کو چھوڑیں تو کبھی ہرگز وقوع اس تزویج غیر واقع کا کہ منجر بسب و شتم سولخدا ہی العیاذ باللہ منجر انام لعین بلکہ محجوبین و قائلین وقوع اس تزویج کی اصل پر نفرین کریں کیونکہ کسی جاہل و عاقل پر مخفی نہیں کہ درصورت وجود و ظہور اسقدر بعض و تناحر کی اسبی وصلت باہم عقلاً و نقلاً و عاداً و واجباً غیر ممکن ہی اور یہ ان روایات کتب معتمدہ سنیوں کی جو مدار استدلال وقوع تزویج مذکور پر ہیں ہے، روایات نص قاطع ہیں کہ تزویج عمر کی ساتھ حضرت ام کلثوم بنت جناب سیدہ نساء عالمین و جناب امیر المومنین علیہما السلام کے ہرگز نہیں ہوئی فضلاً عن الروایات الاخر خصوصاً پہلی روایات کتب معتمدہ متداولہ سنیان کلمہائے بعد ذکر روایات کی تعقیب دلیل کے تمام کریگا روایت پہلی صاحب اسیعاب لکھتا ہے خطبها عمر من الخطاب الى علي فقال له انها صغيرة فقال له عمر وجدي بها يا ابا الحسن فاني ارصد من كرامتها
ما لا يرصد احد فقال علي انا ابعثها اليك فان رضيتها فقد رضيتها فبعثها اليه ببرد وقال لها قولي له هذا البرد الذي قلت لك فقالت ذلك
لعمر فقال قولي له قد رضيت رضي الله عنك ووضع يده على ساقها فكشف فقالت له لو علمت هذا لو انك ما مسستني ولكسرت انفك ثم خرجت خلاصہ
یہ ہے کہ خواستگاری ام کلثوم کی علی سے عمر نے کی علی نے کہا وہ صغیرہ ہے، زوادہ و بعد اوسی اسیعاب یہ ہیں عن محمد بن علي ان عمر بن الخطاب خطب الى علي ابنته ام كلثوم فقال
له صغرها فقال انما ردها فيّ فقال له علي انت بها اليك فان رضيت فهي امرأتك وان سخطت فهي امرأتي ولو لا انك امير لقلت عليك
بضم الجيم و الحجاب نبی علی سے اوکی بیٹی ام کلثوم کی خواستگاری کی علی نے اوسکی صغر سنی بیان کی زوادہ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری لکھتا ہے کہ ان عليا ابى تزويجه لصغرها
لیکن تقبل منه ذلك العذر حتى الجأه الى ان يراها آيسا فارسلها اليه فلما رآها عمر اخذها وضمها اليه قبلها یعنی جب علی نے انکار کیا کاح کرنے بیٹی سے
سانہ عمر کی اور عذر اوسکی صغیرہ ہونے کا کیا تو عمر اس عذر کو قبول نکرتا تھا تا آنکہ اوسنے الحاح و مضطر کیا علی کو کہ وہ اپنی بیٹی عمر کو دکھادیں پس علی مجبور ہوکر اوسکو عمر کی پاس بھیجا جب ۲۵
عمر نے اوسکو دیکھا لیا اوسکو اور لپٹا لیا اوسکو اور بوسی اوسکی لبی صراحی محرمہ والا اسکا عدد تراز گاہ یوں کرتا ہی و تقبيلا و ضمها له حتى اخذ كل واحد منهما بعجلب الصغر لم
يبلغ حد الشهوة حتى يجوز ذلك ولا صغرها لما بعثت بها اليه یعنی بوسی لیا عمر کا اور لپٹا لیا اوس پر یا بالغ کا اور اوس صغیرہ کو مرا تعظیم کی تھا مذہب شہوت کی کہ حرام ہوتا
کسواسطے کہ وہ بسبب صغر سن کے مشتہاۃ نہ تھے اور اگر وہ صغیرہ نہ ہوتے تو بات اوسکا اوسکو نہ بھیجتا اور یہ جو شیخ شہاب الدین دولت آبادی باب ششم کتاب المودۃ میں شرح خصائص نسائی لکھا ہے
ان عمر بن الخطاب لما خطب ام كلثوم بنت علي قال له انها صغيرة فان رضيت بها عمر تزوجها فقال علي انما ابقيتها لك لعلمي بانك
رجل صالح و ابوها الحسين صلوات الله عليه قال ابن حجر من صحح عن عمر انه خطب ام كلثوم من علي فاعتل بصغرها وبانها عند ختنه يعني عثمان فقال انما ارد ذلك الماء ولكن سمعت
رسول الله يقول كل سبب ونسب ينقطع يوم القيامة ما خلا سببي ونسبي اس روایت میں ہے صغر سنی ام کلثوم مخطوبہ عمر کی مصرح ہے، اور فقرہ کل سبب و نسب ینقطع یوم
القيامة ما خلا سببي ونسبي اگر سنیوں کے نزدیک صحیح ہے، تو چاہئی کہ سبب ابی العاص اور عتبہ کا کہ سنیوں کے نزدیک یہ دونوں بھی اولاد پیغمبر خدا کی تھی قیامت کی دن منقطع ہو
اور یہ دونوں اس سببیہ کی سبب خفتے ہوویں اور اسے آن فقرہ مذکورہ معارض ہے حدیث یا فاطمہ لا تتكلي على انك بنت رسول الله اعملي اعملي کی صحیح سنیوں
مروی ہی علاوہ بران اس فقرہ سی معلوم ہوتا ہے کہ عمر کو سببیت پیغمبر خدا سی حالانکہ یہ دروغ بیفروغ ہی کہ سبب حضہ کی اوسکو سببیت حاصل تھی و ایضاً فی کتاب المودۃ شیخ
شہاب الدین دولت آبادی میں یوں ہے ان عمر بن الخطاب لما خطب ام كلثوم واعتد على صغرها فقال عمر بلى احتاج الى السماء لكن ابتغي الوسيلة الى محمد
عليه السلام وهو يقول كل سبب ونسب ينقطع يوم القيامة الا سببي ونسبي فرفعها على عمر اربعين الف درهم صداقا لذلك كلاه عمر وهي ابنة اربع سنين وما بين
الاربع والخمس وعمر ستين سنة فاجلسها على الخبز فبعث بها مع مسيح على اعلاها فجرت فاخذتها فرفعت بها ساقها فرفعت بها ساقها كادت ان تطلعه فقالوا

انت امیر المؤمنین الطمت علی احد فقال عمر دعوها فانها اشفیة وشفیة خواہر کہ عمر خطاب شصت سالہ بخواستگاری کی ام کلثوم چار سالہ مایکم از بچہا کے اور علی احد
اوسکی صغیرہ ہونے کا کیا دفعا اسا تین شیخ شہاب الدین مذکور نے کتاب مسطور میں بعبارت فارسی یوں لکھی ہے عمر علی گفتہ فرستاد ام کلثوم دختر کہ مانکو خبت فاطمہ بزہرا بزنی دہ ام کلثوم چار سالہ بود
وعمر شصت سالہ علی بعذرش پیش آمد و گفت دختر خویش را بپسر عم گزرا نمی باشد تو تسلیم کنم عمر عذرش در نیافت و گفت یا علی مرا بازمان اکنون حاجت نماند زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام
ہ کن میخواہم کہ مرا وسیلتی باشد بسوئے پیغمبر پس امیر المؤمنین ام کلثوم را تسلیم کرد و عمر مہر ام کلثوم کہ چہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آنرا بزانوی خود نشاند و عقد کہ بر سرش بود
عمر آنرا دور کرد و دست بر سرش آورد و جامہ از سرش برداشت ام کلثوم دست برداشت و خواست کہ طپانچہ زند و گفت اگر مؤمنان نمی بودی طپانچہ مرو می تو میزدم عمر گفت نکنی
سخن او در دل کیر و گذارید کہ ہین از نسب و فصل ہاشم و قریش اشہب الرواۃ التی اردنا ایرادہا فی ہذا المقام جوکہ حقیقہ کو ذکر روایات مذکورہ سے اثبات شیخوخیت عمر خطاب وصغر سن
ام کلثوم مخطوبہ عمر اسجگہ مطلوب ہے لہذا التفات بعض لطائف روایات مذکورہ سے غرض لہر کیا بالجملہ روایات مذکورہ سے بخوبی واضح ہی کہ قدر مشترک جو روایات مذکورہ سے ثابت ہی یہی دو امر
ہین ایک یہہ کہ عمر نے اپنی سن شیخوخیت و شصت سالگی مین خواستگاری کی ام کلثوم کی کہ فقرہ ما اردالباءۃ و فقرہ ما شغلنا الا النساء و فقرہ و عمر عمر ستین سنین و فقرہ
عمر شصت سالہ بود و فقرہ گفت ما بازمان حاجت نماند و فقرہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام اوسکی شیخوخیت و شصت سالگی مین نص ہین امر دوسرا یہہ کہ ام کلثوم مخطوبہ عمر صغیرہ تہی کہ فقرہ
فاعتل بصغرہا و فقرہ فاستعذ بصغرہا و فقرہ فقال انہا صغیرۃ و فقرہ فذکر لہ صغرہا و فقرہ لانہا لم تبلغ حد التشہی و فقرہ ولانہا صغرہا
لما بعثہا ابوہا فقال انہا صغیرۃ و اعتذر بصغرہا و فقرہ ام کلثوم چار سالہ بود و فقرہ یہی سنہ اربع سنین او ما بین الاربع والخمس اوسکی صغیرہ ہونے
مین صریح ہین اب یہان یہہ امر دریافت کرنا چاہیئے کہ شصت سالگی عمر کی کس سن ہجری مین تہی اور اوس سن ہجری مین جسمین شصت سالگی عمر کی تہی ام کلثوم بنت جناب سیدہ نساء
عالمین کا کیا سن تہا اور سوقت مین صغیرہ تہین یا صغیرہ نہ تہین پس مخفی نرہی کہ ولادت باسعادت عمدہ کونین کی سن چودہ عام الفیل مین ہوئی صاحب استیعاب لکہتا ہی ولد بعد
بعد عام الفیل بثلثۃ عشر سنۃ اور مقتول ہونا اوسکا ثلثین ۳۰ ہجری مین ہوا صاحب استیعاب کہتا ہی قتل سنۃ ثلاث وعشرین اور صاحب صواعق
محرقہ لکہتا ہی وکانت اصابتہ یوم الاربعاء لاربع بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثلثۃ وعشرین ۲۳ ودفن یوم الاحد او سنۃ ثلثین ۳۰ ہجری مطابق چہبرہ یعنی ہفتادوشش عام الفیل کے ہو
ہین بدین وجہ کہ صاحب استیعاب حال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ مین لکہتا ہی مات سنۃ اربع وستین من عام الفیل ومن الہجرۃ سنۃ عشر یعنی وفات پائی جناب
المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے سن چوہتر عام الفیل مین مطابق سن گیارہ ہجری کے بالجملہ جب ولادت عمر کی سن چودہ عام الفیل مین اور مقتول ہونا اوسکا چہبر عام الفیل مطابق سن
تیس ہجری کے ہوا تو عمر کی ترسٹہ برس یعنی شصت و سہ سال کے ہوئی اور بدین حساب شصت سالگی اوسکی سن تیس ہجری مین اور خواستگاری اوسکی ام کلثوم کو اوس سن تیس ہجری مین ہوئی
اب دریافت کرنا چاہیئے کہ تیس یعنی سن ہجری مین کہ وقت خواستگاری کرنی عمر کا ام کلثوم کو ہی ام کلثوم بنت جناب سیدہ علیہا السلام کا کیا سن تہا سو بنظر نقول صاحب مواقف
کی کہ اوسنی لکہا ہی ہنگام طلب کرنی ابوبکر کی علیہ بہ فدک کو جناب سیدہ سی حسنین و ام کلثوم و ام ابیہن نے گواہی بہ کی دی معلوم ہوتا ہی کہ ام کلثوم بنت جناب سیدہ ہنگام عقد کرنے
ابوبکر کے فدک منہوب و مقبوض جناب سیدہ کو کہ ابتدای خلافت ابوبکر و اول سن گیارہ یعنی بارہ ہجری تو اجوان اور قابل ادای شہادت کی تہین تو بصور تمین سن
یعنی سن ہجری مین کہ سن خواستگاری عمر ہی سن ام کلثوم کا بیس برس سے زیادہ ہوگا اور بنظر نقول صاحب استیعاب کے کہ وہ کہتا ہی ام کلثوم بنت علی ابن ابیطالب ولدت
قبل وفات رسول اللہ صلعم سن حضرت کلثوم بنت حضرت سیدہ نساء عالمیان کا سن بیس ہجری مین کسیطرح گیارہ برس سی کم نہین ہوسکتا کسواسطی کہ باتفاق ارباب
سیر و تواریخ و علمای فریقین کے وفات جناب سیدہ کی بعد وفات جناب سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ کے اول سن گیارہ ہجری اٹہائیسوین ماہ صفر یا دوازدہم ماہ ربیع الاول مین علی اختلاف الروایات
ہوئی اور تولد ام کلثوم کا قبل سن گیارہ ہجری کے سن نو ہجری اور بالاقل سن دس ہجری مین ہوا اور سن دس ہجری سی تیس ہجری تک گیارہ برس ہوتی ہی اور زمان مذکور

سالہ علی الخصوص زنان باشیعہ عقلاً و نقلاً و شرعاً و عرفاً ہرگز نصیحہ نہیں ہوتیان اور یہی زنان یازدہ سالہ کو اوسکی بامرد اجنبی کے پاس بھیجنی کی نہی بھیجنی کے شرعاً مجاز
نہیں اور مرد اجنبی زنان اجانب یازدہ سالہ کو نولاکر دیکھنی کا شرعاً مرخص و ماذون نہیں فضلاً عن التقبیل و ضم القدد و کشف الساق تو بہ صورت سن بیش یعنی بست
ہجری میں بہنگام نصب بیعتی عمر و وقت خطبہ بیعتی ہے ام کلثوم بنت جناب امیر عغیرہ نہ تین تو خواستگاری و تزویج عمر کی انکی سانہ قطعاً نہیں ہوئی ثبت المطلوب اور
اس کون جز اظہام جہول الآباء و الاعام انکی کتاب نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب عرب میں جو لکھا ہے کہ زید ابن عمر اور رقیہ دونون بالقطع والتواتر ام کلثوم کی بطن سے پیدا ہوئے
زید کا سن بیس برس کو پہونچا تہا ہنگام شب کہ خانجنگی میں صدمہ کہ بہی شہادت پائی اور اوسی شب میں انکی والدہ ام کلثوم نے بہی انتقال کیا چنانچہ دونون جنازون کو یکبارگی
سانہ لائے حضرت امام حسن و عبداللہ بن عمر وغیرہ نے نماز جنازہ انکی پڑہی یہ روایت بہی مکذب اس کون جز کی اور اوسکی اسلاف جہلاف کی اور موید ہمارے مقال کے بہی اور
نص صریح محاس ابن عمر کے ام کلثوم مذکورہ عمر و مادر زید اوسکی بہنی ہی انکے ساتہ انتقال کیا اور حضرت امام حسن اور عبداللہ بن عمر نے اوسکی جنازہ پر نماز پڑہی ثبت جناب حسنی اور
امیر و جناب سیدہ تہا کسو پر مخفی کہ باتفاق فریقین و بالقطع والتواتر ثابت ہی کہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر نے زندگی حضرت امام حسن میں انتقال نہیں کیا بلکہ
حضرت ام کلثوم معرکہ کربلا میں امام حسین کی ساتہ باتفاق فریقین موجود تہیں چنانچہ موجود ہوا حضرت ام کلثوم کا جناب امام حسین کی ساتہ معرکہ کربلا میں اور گفتگو اوسکی
ساتہ ابن زیاد پر یزید لعین کا یہی مشہور و متواتر ہی کہ کوئی انکار اسکا نہیں کرسکتا حتی کہ شاہ سلامت اللہ ما وصف کمال نصب و خروج کی تحریر الشہادتین میں شرح سر الشہادتین
میں لکھا ہے روایت کردہ اند کہ دختر امیر ان المومنین را بخدمت ابن زیاد حاضر کردند گفت الحمد للہ الذی اکرمنا بنبیہ و طہرنا تطہیرا گفت خدا را شکر کہ ما را گرامی کرد بہ پیغمبر خود و پاک کرد ما را پاک کردنے ابن زیاد گفت کیف رایتم قدرۃ اللہ علیکم دیدید قدرت خدا را
ام کلثوم در جواب فرمود کذب یحکم اللہ بیننا و بینکم و ینصف بیننا و بینکم روز است کہ جمع کند خدا میان ما و شما و انصاف فرماید درمیان ما و شما یعنی اور روز قیامت
ابن زیاد از این جواب بصواب بآشفت و گفت کہ ہنوز اینقدر دلیری و تندی در کلام ہست خواست کہ عقوبت کند گفتند ش سخن زنان را اعتباری نیست انتہا و در روضۃ الشہداء ملا حسین
واعظ کاشفی ہمین روایت بلفظہ و علی ابن الحسین را نزدیک تر طلبید چشم حضرت زینب چون بر سر مبارک برادر شہیدان افتاد گفت و اعجاہ و اعجاہ از ان خطاب یزید کرد و گفت ہیچ امید نمانے
کہ زنان خود را در سرا پردہ عزت و حجاب نشاندی و دختران رسول خدا را این بی پردگیہا بر شتران سوار کردی و در مجمع مردمان پیش خود طلبیدی و ترا از حیات انچہ مقصد و مراد خود بود
توانی داد یزید پلید گفت کہ این کدام زن است گفتند زینب خواہر حسین و دختر فاطمہ زہرا است پس زان ام کلثوم برخاست و بر سر حسین افتاد و لب و دہان خود را بران لب و دہان
جدان مالید کہ بیہوش بر زمین غلطید چون بہوش آمد عابد بدرخی یزید کرد و گفت ای یزید تمتع از دنیا یابی و بخانکہ ما را در بلا افگندی تو ہم در دنیا و عقبی وی راحت نہ بینی یزید بلید
گفت مگر این زن ہم خواہر حسین است گفتند آری این کلثوم دختر فاطمہ است انتہی بالجملہ بدلایل عقلیہ و نقلیہ مذکورہ و تظاہر و تظافر روایات کثیرہ سنیون کی کہ بحد استفاضہ و
تواتر منتہی کی ہوپہنچی ہیں ثابت ہوا کہ تزویج عمر کی ساتہ ام کلثوم بنت جناب امیر کی ہرگز ہرگز نہیں ہوئی یہ افترای محض بعض مبدیون نے اعادی پیغمبر خدا کا ہی کہ بدین دروغ بیفروغ ہتک
پیغمبر خدا کا چاہی ہیں الحیاء باللہ منہ اور سب و شتم اوس جناب پاک کے کرکی ہم کو ایذا ہوا و سنوا کرتی ہیں فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین و سیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون اور جاننا چاہیئے کہ تزویج ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام ساتہ محمد بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی ہوئی ہے صاحب ستیعاب تحفہ محمد بن جعفر بن ابی طالب و محمد بن جعفر
بن ابی طالب ہو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بعد عمر بن الخطاب انتہی اور بدلایل عقلیہ و نقلیہ عدم امکان وقوع تزویج عمر کا
ساتہ ام کلثوم بنت جناب امیر کی روایات کثیرہ سنیہ ثابت ہو چکا تو قول صاحب ستیعاب کا بعد موت عمر بن الخطاب خلاف واقع و مجعول ہی عدم تدبر صاحب ستیعاب پر حمل
ماجرا این آدم پر نکہ بموجب روایات سنیہ مذکورہ اور بعض روایات امامیہ کی تحقیق حال یہ معلوم ہوتی ہی کہ عمر نے جناب امیر سی خواستگاری کی ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر علیہ السلام

صغیرہ تھی اور اوس خباب کے سایہ عاطفت مین ہمراہ اپنی مادر اسماء بنت عمیس کے کہ وہ بعد مرنے ابوبکر کی زوجہ جناب امیر ہوئی تھی رہتی تھی جناب امیر کو اولاً ترویج اپنی بہن کے
بھی اوس ہمعدد منکر کی ساتھ گوارا نہ تھی بوسطے عذر اوسکی صغر سنی کا کیا بالآخر جب اوس ہمعدد منکر کی اصرار اور اوس خباب کو ملجا کیا تو ترویج ربیعہ مذکورہ کے باکراہ
جسکو راویون نے بتعبیر بغضب کیا ہی اوسکی ساتھ کردی اشتراک نام ربیعہ و بنت کا باعث خلط و خبط سنیون کا ہوا اور مخفی نہین کہ عرف عرب و عجم مین ربیعہ کو بنت
کہتی ہین اسصورت مین راویون نے ام کلثوم ربیعہ کو جو بنت علی کہا تو اوس سے بنت حقیقی مراد نہین ہوسکتی اور اکراہ کو جو غضب کیا اوس سے غضب حقیقی مراد
نہین ہی بلکہ اکراہ مراد ہی کسواسطے کہ غضب حقیقی کے کوئی روایت اور کوئی صورت نہ تو روایات سنیہ مین ہی روایات شیعہ مین بلکہ روایات سنیہ مذکورہ مین تو کمال
تصریح ہی کہ عمر خود استکار کرتا تھا جناب امیر عذر صغر سنی کا کرتی تھی عمر اصرار کرتا تھا اس اصرار کے تعبیر بعض روایات مین بغضب ہوئی ہی ورنہ غضب حقیقی کہ عبارت ہی چنین لینے
چیز سی بجبر و قہر وقوع مین نہین آیا اور ہونا ایکدختر ابوبکر کا نام ام کلثوم کتاب استیعاب سے ترجمہ عمر مین اور کنز العمال اور ریاض النضرۃ وغیرہ سی ہی ثابت ہی اور
مواعیدات و معاہدات تزویج عمر سی ساتھ ام کلثوم بنت ابوبکر ربیبہ جناب امیر کی سیہ کہ یہ امر بوارق محرقہ اور ہدایت السعداء وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ مین مصرح ہے
عبارت کتاب ہدایت السعداء کی علی ما نقل عنہ یہ ہے ام کلثوم دختر ابوبکر بعد وفات مادرش اسماء بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود باز در نکاح ابوبکر در آمدہ از ابوبکر
پسری عبد الرحمن نام و یکدختر ام کلثوم زید بعد ازان بنکاح علی ابن ابیطالب در آمد ام کلثوم ہمراہ مادر آمدہ عمر بن الخطاب را ام کلثوم دختر ابوبکر نکاح کرد انتہی اور حق
یہ ہی کہ حقیر نی جسوات روبنین صواعق محرقہ ابن حجر و صحیح بخاری و استیعاب و کتاب المودۃ کتب معتمدہ سنیون سی و بر لکھین ہین کہ نفس عدم امکان وقوع ترویج
عمر مین ساتھ ام کلثوم بنت جناب امیر کی عاقل و جاہل کو کافی ہین ہان اگر مجنون و محبوط خلاف اوسکی کہی تو وہ مرفوع القلم ہی بحاصل روایات تزویج ام کلثوم
عمر کی ساتھ جسقدر اور جہان کہین مروی ہوئی ہین یا اول سبب روایات مین یہی ام کلثوم ربیبہ جناب امیر مراد ہی مثلاً بعض روایتا امیہ مین جو آیا ہی کہ جناب امیر بعد مرگ
ام کلثوم کو قبول انتقاص عدت کی اپنی دولتخانہ ہدایت کاشانہ مین لی گئی تھی وہی ربیبہ مراد ہی کیونکہ ابوبکر باپ اوسکا فی الحال ہو چکا تھا اور مادر اوسکی اسماء بنت عمیس حبالہ نکاح جناب
امیر مین اور وہ خود بسبب ربیبہ ہونے کی سایہ عاطفت آنجناب مین تھی اور وہ جناب اوسکی مربی و سرپرست تھی اگر اوسکو کہی تو مقتضائے سرپرستی تھا و علی ہذا القیاس بعض روایات
ضعیفہ جو باستدلال جواز نکاح مومنہ مین ساتھ مخالف کی ترویج ام کلثوم کی ساتھ عمر کی وارد ہے یا بعض روایات مین جو آیا ہی کہ ام کلثوم اور بیٹا اوسکا زید بن عمر دونو ساتھ
ایکدن مین موئی نماز دونون جنازون پڑہی جناب سید الساجدین علیہ السلام فی پڑہی سو بسبب ان روایات و ماشابہہا مین یہی ام کلثوم ربیبہ مراد ہے اور یہہ امر یہی بکمال
ظہور ظاہر ہی کہ اگر العیاذ باللہ منہ ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام و خواہر حسنین جناب امام حسین علیہ السلام زوجہ عمر بد گہر ہوتین اور زید بن عمر خواہرزادہ امام حسین
تو بسطرح اولاد حضرت زینب اور رقیہ کی کربلا مین ہمراہ امام حسین علیہ السلام کی اور ہمراہ اپنی مادرون کی گئی تھی اور شہید ہوئی تھی اور بسطرح زید بھی ضرور ہمراہ جناب امام
حسین علیہ السلام کی اور ام کلثوم کی کربلا مین ہوتا حالانکہ ذکر معرکہ کربلا مین اصلا و مطلقا ذکر زید بن عمر کا کہین نہین نہ روایات سنیہ مین نہ روایات شیعہ مین و علی
تقدیر التنزل اسقدر تو ضرور تھا کہ وقت تشریف لیجانی اوس امام مظلوم کی صحبت کربلا بسطرح عبد اللہ بن عمر اور محمد حنفیہ اور عبد اللہ بن عباس وغیرہم اوس امام
مظلوم سی رخصت ہوئی اور مواقف اپنی اہتمام کی حضرت امام حسین علیہ السلام کو بالتمام مقصد کربلا ہوئی و بسطرح زید بن عمر بھی موافق قول سنیون کے بنسبت عبد اللہ
بن عمر کی امام حسین علیہ السلام سی جزئیت اور قرابت قریبہ رکھتا تھا ضرور رخصت کی بھی حاضر حضور امام علیہ السلام ہوتا اور اپنی مادر سی بھی رخصت ہوتا حالانکہ
کسی روایت سنی و شیعہ مین پایا نہین جاتا کہ زید بن عمر رخصت کی وقت امام حسین و ام کلثوم کی خدمت مین حاضر ہوا کربلا کو ساتھ کیا و ای آن تواریخ سی اسقدر
بھی معلوم نہین ہوتا کہ زید بن عمر بعد معاودت حضرت ام کلثوم کی کربلا سی فکی بابس تعزیت امام حسین علیہ السلام کی لئے آیا ہو اور عقد اپنی ساتھ بخانی اور مدینہ منورہ مین رہنا کیا

کیا ہوا اگر یہہ کون جزو کالت فضولی کر کی یہہ عذر کریگا کہ زید بن عمر عہد حضرت امام حسن علیہ السلام میں مرچکا تھا جیا کہ اوسی کتاب نہایۃ الادب فی معرفۃ لغۃ العرب
روایت بی سروپا لکھی ہے تو جواب یہہ دان ممکن بلکہ کردن ان اوسکا یہہ ہے کہ اوس روایت میں مراد ام کلثوم اوسکی مادر کا بہی اوسکی ساتھہ مروی ہے، اس سے صاف
واضح ہی کہ مادر زید بن عمر کی ام کلثوم بنت جناب امیر نہ تہی کہ وہ تو معرکہ کربلا میں زندہ اور ہمراہ جناب امام حسین علیہ السلام کی تہیں بالجملہ عزیز الاعبیا مصنف
کیا دنی اپنی تحفہ مسروحہ اور اوسکی تقلید سی اس کون جرچہ یہہ لکھو عزیز الاعبیا نے جو واسطی اثبات وقوع تزویج کر کوئی کی ساتھہ ام کلثوم کی بنت جناب امیر علیہ السلام کی لکھا فقیر یہہ جواب
کہ اماں روایت بی سروپا ہوا اول فرج غصب منا جناب صادق علیہ السلام کی طرف یک مقام میں نسبت کی ہی اور بمقتضای مثل مشہور دروغکو را حافظہ نباشد دوسرے جگہ تحفہ مسروحہ میں بتصریح
تصریح وتعیین نام مبارک جناب صادق علیہ السلام لی لکھا ہے کہ شیعہ بحضرت نسبت میکنند کہ میفرمودند اول فرج غصب منا قطع نظر اس تہافت کی علما کہ کتب امامیہ میں روایت مذکور
مروی ہی کہ اس روایت میں اشارہ طرف تزویج اضطراری ام کلثوم رقیہ کی ہی طرف تزویج اضطراری بنت جناب امیر کے معہود ہی اس روایت سی تزویج ام کلثوم بنت جناب
امیر کی موافق روایات معتمدہ شیعوں کے ہرگز واقع نہوئی ہے استدلال کرنا بیہودہ سے بلکہ اپنی ملاوت وعناوت پر استدلال کرنا ہی بلید دلہوی رقیہ کون جز نہیں دیکھتا کہ
روایت مذکور میں لفظ ہوا اول فرج صون مقبول تکیہ وارد ہی کہ اشارہ ہی طرف تزویج اضطراری ام کلثوم رقیہ جناب امیر کی کہ بنت ابوبکر کی ہی نہ طرف تزویج ام کلثوم
بنت جناب امیر کی اگر روایت مذکور میں ہوا اول فرجنا غصب منا باضافت فرج کے طرف ضمیر متکلم کی وارد ہوتا تو عزیز الاعبیا کو روایت مذکور میں گنجایش گفتگو کی ہوتی وایں مذا
من وما کی اور یہی عزیز الاعبیا نے اپنی تحفہ مسروحہ میں اوسے معذور من کان لہ ھذا اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا کی ہی کون جز نی بنا ید ہوا اول
فرج غصب منا کی جو لکھا ہی معہذا الکذب اس روایت در فرع روایات صحیحہ کہ کتب امامیہ موجود ہیں سئل الامام محمد بن علی الباقر عن تزویجہا فقال لولا انہ زاد
اھل الجنۃ ما کان تزویجہا ایاہ وکانت اشرف نساء العالمین جدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واخواہا الحسن والحسین سیدا شباب ۲۹
اھل الجنۃ وامہا خدیجۃ وعمتہا فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعمہا جعفر یطیر مع الملائکۃ بجناحین ابنتی خویلد کی ہی اور لکھا
ہی اوسکا مطلب مارو کیا دنی مذاق عوام کی دہوکا دینی کو لفظ روایات صحیحہ صیغہ جمع کا لکھا اور تفصیل میں اوس حمال کے ایک روایت بی سروپا مجہولہ ومختلفہ و
موضوعہ لکھی اوسکی راویوں کا نام نہ کتاب کا نام ونشان کیا عزیز الاعبیا نوے مصرعہ مشہور ؎ گوسالہ پاپیر شدہ کاونشد ؎ اپنی از دل العمر تک باب مناظرہ سی جاہل تہا
یا اضلال عوام کی کو چک مدال شیطان کا بنکر عمد امغلطہ بازیاں کرکے شیطان کا گرو بنتا ہی ہر جاہل وفاضل جانتا ہی کہ مقام استدلال میں روایات معتولہ خصم
ومعتمد علیہا کتب خصم سی لکھنا چاہئی اور وجود صحت واعتماد کی اونکی بیان کرنا چاہئی نہ داستان کوئی وقصہ خوانی مانند بازاریون عوہ ہتان گوشون کے اوس
پر مابالغ کو لازم تہا کہ موافق اپنی دعوی کے روایات صحیحہ معتمدہ وکتب معتمدہ امامیہ سی معہ اسمای رواۃ وکتب کے لکھنا اور اثبات صحت مروبات وتعدیل رواۃ
کتب امامیہ سی کرنا وعلی ہذا القیاس اس کون جز طعام مجہول الاب والاعمام کو بہی ایسا ہی کرنا تہا وانی لہا ذلک اسی موہنہ وہی استعداد پر عدم میدان مناظرہ
میں رکہنا پہنچی موند حوالہ شیطان ثانیا عبارت روایت مذکور کی جو بلید دہلوی نے برابر ملاوت اور اوس بلید کی تقلید سی سد ہوا بید بن لے تو راہ بی دیا نتے
لکھی ہی سقیم وخلاف محاورہ ہی کلام امام محمد باقر علیہ السلام کا کہ وہ عالیجناب افصح الفصحا تہی معلوم نہیں ہوتا بعید نہیں کہ طبع زاد غبی بلید ہو کیونکہ
فقرہ اولی اوسکا لولا انہ زاد اہل الجنۃ مشتمل ہی اضمار قبل الذکر بلکہ اضمار بلا ذکر مراجع پر کہ موافق قواعد نحوی کی جائز نہیں اور یہی فقرہ مذکور مشتمل ہی انتشار ضمائر
کہ محل فضاحت ہی کسو بہلی کی موافق زعم باطل عزیز الاعبیا کی انکی ضمیر بارز متصل راجع ہے جناب امیر کی طرف اور زادہ کی ضمیر بارز متصل راجع ہے عمر کی طرف اور ابہا کی
ضمیر بارز متصل راجع ہی جناب ام کلثوم کی طرف ورای ان لفظ اہل الجنۃ کہ از روی لغت ومحاورہ کے بمعنی متبوع جنات الہی کے ہے بجگہ جہل وغبی ہی عمر کا مستوجب ہوا جاب

ام کلثوم کی نہی یعنی جو اگر ابلاغ ترویج ہوتا تو صحیح ہوتا مالک کا روایت مذکور میں اگر لفظ عن ترویج پاتا معتبر ہوتا تو احتجاج عزیز الانبیا کا روایت مذکور صحیح و ذکر روایت
مذکور کا موقع ہو بجا ہوتا و اللہ اعلم بالصواب روایت مذکور میں ذکر عمر کا مطلقا نہیں بلکہ دہلوی اور کون جرنی مقام احتجاج میں روایت مذکور کو جو لکھا احتجاج اپنی جہالت کا
کیا ھذا لا یکتمن احدا ھا ھنا ہیہات حال ہے غضب ام کلثوم کا سنیوں کو چاہئے کہ اپنی ابوبکر کی آبروریزی زیادہ نکریں ما علینا الا البلاغ اور کون جرنی
یہ جو کہا کہ اندھا بی ایمان دیکھو کتنے سرورق میں لکھا ہے کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ ہنگام ہنگامہ فاغہ قندہار ملعب بدکیان اکثر بازاریوں کی بہوبیٹیاں بے
ناموس بعیانی فی الواقع بمودا بمشہر مشہور ۵ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ✤ گفتہ آید در حدیث دیگران ✤ اور اندھی بی ایمان نے اپنی آنکھوں نہیں دیکھا ہوگا کہ در ہیون نے
اوسکی ماہن بیٹی بہو بہنی کو اوسکی سامنے بے ناموس کیا ہوگا و فضیحتا کہ اوسکی عرق حمیت اور رگ غیرت جوش میں نہ آئی کہ او سوقت مرگیا ہوتا بالجملہ جو کہ
درانی لوگ سنیان دہلی کی ناموس پر کودی ہیں مبادا کہ درانیان زمانہ حال و استقبال یہ قیل و قال اوس اندھی بی ایمان کا کہیں سن پائیں اور بمودا مثل مشہورہ
زدہ راحی توان زد تمامی سنیوں کے نسبت عثمانی صاحبزادے جیم ہو پہنچائیں اور مضمون اس شعر کا بی اندیشہ گائیں ۵ کودا کوئی یوں گھر میں تیری وہم سمجھو گے
جو کام ہوا ہمیں رستم سمجھو گے ✤ بلکہ درانی لوگ واقاغہ کہ اکثر اونکی مشاق و معاد واللذان یاتیانھا منکم کی ہوتی ہیں اگر سنیوں کو ملول بعلت عمر سے
عاجز غایت افلح کی کریں اور سنیوں کے لئے افلح نہیں تو کچھ عجب نہیں اور سنی لوگ بھی سنت عمر پر چلنا اپنی سعادت سمجھ کر اونکی زیر مشق نہیں تو ریا ہی اور
علت عمری کا جو حاشیہ قاموس و قانون سنی علال الدین سیوطی سنی نے لکھا ہے اور بعض حواشی قسطلانی میں بھی سنی جو منقول ہیں اور مجمع الامثال میں بیان معنی
مشہور اخت من مصفر استہ میں جو لکھا ہے وقد ضربھا مکہ للمثل مثل الاسلاف فی التحت بحر آخر من مشرکی مکہ و ذھوا انہ کان کان
معروفا منھم آگی تفصیل کھونگا فانتظروں جرنی کی بھائیں اور بدگمانی ہماری کہ بیت قلم کو چھیڑ دیا زبان قلم نے جو بدولت زبان درازی کون جرنی کی لاچار میں مجبور ہوں
اور ارباب انصاف کے نزدیک معذور رکھیونکہ ۵ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ✤ مصراع معروف و مشہور اور جو شعر کون جرنی بیجگہ بی محل لکھا ہی وہی شعر
میں برمحل لکھتا ہوں ۵ شیشہ می کی طرح سے آسانی ✤ چھیڑ نا مت کہ بہری بیٹھی ہیں ✤ اور کون جرنی کتاب تنزیہ الانبیا کی عبارت جو نقل کی ہی اسوقت کہ میں سفر
وعدیم الفرصت ہوں بتصحیح النقل اوسکی نہیں کر سکتا مگر یقین کامل ہے کہ عبارت مذکور میں کون جرنی کچھ نہ کچھ خیانت فی النقل کی ہوگی جیسی نقل عبارت منہج الصادقین میں
ہنگام تصحیح النقل خیانت اوسکی ہمنے صدر ہی رسالہ میں کھول دیکھا و علی ہذا القیاس عبارت تہذیب میں جہاں لو الحسن ہارونی کو شیعیت سے رجوع ثابت نقول اصحاب
تہذیب کے میں رجوع ثابت نہیں لکھا ہے بہرحال سندہ بغیر تصحیح النقل کے کہنا ہی عمری کی مظہر اسلام ہونے میں کسی کو کلام نہیں مگر تمسک ہونا اوسکا بمذاہب شرایع اسلام صریح
جھوٹ ہے کتاب تنزیہ الانبیا میں اعتراف ایسی کتب صحیح کا نقل میں نہیں آتا و بالفرض اگر کتاب تنزیہ الانبیا میں عبارت والتمسک بترا یعطا جانب مرتضی علم الہدی علیہ الرحمہ کی قلم سنی نکلی ہی تو بطریق استہزا و تہکم کی ارتقبل ذق انک انت العزیز الکریم کی ہی ایسی جاہل کو کہ صرف سورہ بقر کو بارہ برس حال میں پڑھ
کر ہی کافی اللہ المستعان اور جملہ قرا سنی جاہل ہو مخالفت مہر کو کہ موافق آیہ و منی ہدایہ ولو اتیتم احلامین فتطار الآیہ کی بمجلہ شرایع اسلام ہی منع کرکی زن رد شین
سی الزام کہا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی الحدیات فی الحجال ہی کافی الکفایہ و غیرہ من التفاسیر اور جب خاتمہ الما کو حکم بسقوط مذہب عمری کافی صحاح السنیہ و علی الخصوص
و دیگر تشریحات فی الدین کے جہالت اپنی احکام شرعیہ سنی ظاہر کرکی کیونکر کوئی بمتمسک بمذاہب شرایع اسلام کہہ سکتا ہی کون جرنی کو ناز م ہی کہ خواب جہالت سی جو نکی اور
اپنی حواس مجتمع کرکی ہمارے مقابلہ میں حاضر ہو کر ہمارے جو بیان اوپر ہمنے کئے اونکا جواب لکھیں اور کچھ سکیں ورنہ ۵ چار پائی پر وکتابی چیزے ✤ کا مصداق تو بنا بنایا ہی ✤
قل صاحب التہم الشاف اغایت شرم و آزرم ماندہ تحریف قرآنی بتبدیل تصریح بکذب عمر مردہ قل انا صاحب الکتاب دعوی تحریف قرآنی بتغیر

تحریف چاہی عثمانی کمال وقاحت وفادانی ہی کیونکہ باتفاق اہلسنت قاطبۃ اور بتحقیق محققین شیعۃ ثابت ہی کہ قرآن موجود میں اصلا تحریف وتغیر نہین نہ زیادت نہ نقصان نہ بتبدیل کلمہ بکلمہ **اقول** اس بدعمل وفاہل کو لازم تہا کہ مبحث تحریف قرآنکو استقصا سے نقل کرتا اور اوسکا جواب یا جواب موافق مناظرہ کی لکہتا باوجودیکہ یہ شقی استقصا پر ناظر ہی چنانچہ اوس کتاب مستطاب کے عبارت ہی نقل کیے ہی اور ہر جواب مدبا یہہ دلیل اوسکی عجز وزبونی کے ہی اور موافق تسلیم ہوجانے کے غشہ ور وغیرہ کے موجب استہزا ہی مانعی اگر تو کسی لائق ہوتا تو اوس مقام پر کلام کرتا اسکی بیہودگی کو وہی برابر باطن بار بار کہتا ہی اور محمد صادق کی شرح کافی سی استدلال لاتا ہی سن تو لی غول گمراہ عدوی آل خباب رسالت مآب بکیش تونی استقصا کی صفحہ ۴۵ اہین بضمن بحث سنت وہ یہ ہین پڑہا یا دیکہا کہ مولف ثنائی محمد صادق نہین علی اکبر صوفی ہے کہ وہ ہی تیری طرح ناصبی بدین شقی ازلی ہی اگر نہین دیکہا تو کتاب کیون لکہی اور اگر دیکہا تو جواب کیون نہین دیا اوسکا شیعہ ہونا ثابت کیون نکیا ابہی دہلی دور ہی گالیان دیکر ہر شخص کا حجی کغشہ ور نبتی کو چاہتا ہی وہ فقیر محمد خان ہی نہین رہا کہ تمک حرامی سی اپنی آقا کی مذہب کے دلکہولے تیری ایسی بہت بہر یہی تمکو اب نہین ہو پہنچتا اس رسالہ کی عوض مین کسی سنی سے دو جوتی ہی نمازی ہوتگی کیون ہی علم وفضل ہے اور ایسی موہبہ سے حضرت سلطان العلماء دام ظلہ گالیان لکہتا ہی رؤف ہی تجہیر بدر بانے تو استعد اور مطالب ایسی رکیک اپنی ساری مذہب والونکو ہسوا یا ہیچ ہی صاحب نوافض نے کہا ہی الجاہل اذا تصدی للجواب فضح نفسہ واہل مذہبہ اب تیری جہالی کو ہم یہان ہی چند روہتین متضمن نقصان قرآن موافق تصریحات سینہ تحریر کرتی ہین دعوی تحریف قرآن بہ نسبت عثمان بی حیا وبی ایمان کے اگر وقاحت وفادانی ہی تو عایشہ طالشہ مجتہدہ سنیان اور ابن عمر اور جمع وفیر سنیان بے شرم وبیحیا ہین کہ دعوے مذکور کرتی ہین اس کون حرجیاہل دینگ کو لازم ہی کہ اپنی خالہ عایشہ اور اپنی خالو ابن عمر سی کہی کہ تم دونو نی کیون جہانسی پر اپنی کرتا ہے ہی اگر ایسا ہی تو کیون نکہا اوسکو چاہتا ہی کہ اپنی خالہ کی جوتی اور اپنی خالو کی ریش نعلی بکری اونکی موہنہ مین تہوکی اتقان سیوطی مین کہ مصنف و مصنف دونون معتمدین سینوسی ہین عایشہ بنت ابوبکر سی کہ فقاہت وعلم واجتہاد اوس سوارہ جمل ومتوحہسگان حواب کا سینو کی نزدیک سب اصحاب سے بڑہا ہوا ہے مروی ہی کہ سورہ احزاب مین زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین دو سو آیتین تہین عثمان نے انتی ہتی دین جستجو کی اب ہین اور تغییر درمنثور مین عبداللہ بن عمر سی کہ بقول مہران کے فقہ اصحاب سنیان ہی کفانی الاستیعاب مروی ہے کہ کوئی یہہ نہ کہی کہ مین نے سارا قران پڑہا وہ کیا جانتا ہی کہ قران کتنا ہی بہت قران جاتا رہا ہی اسمین تعین کون حرفی یہہ جو کہا کہ باتفاق اہلسنت قاطبۃ قران موجود مین اصلا تحریف وتغیر نہین نہ زیادت نہ نقصان نہ بتبدیل کلمہ بکلمہ بیفروغ ہی ورے آن حقیر واسطی اثبات کذب وکید کون حرکیا دی بنیاد کی شرم ادانی صحاح ستہ وغیرہ کتب معتمدہ سینوسی لکہتا ہی جسکا حجی چاہی صحیح

ابن عمار سے مروی ہی اور ابن مسعود اس آیہ کریمہ پر بہتی تھی وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی ابن ابیطالب و حافظ ابن مردویہ نے
بسند ابن مسعود روایت کی ہی کہا ابن مسعود نے ہم پیغمبر خدا کی عہد میں پڑہتی تھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی
الآیہ اور جامع الاصول میں ابن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ یوں پڑہتی تھی لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج اور صحیح بخاری
کی روایت میں یوں ہے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فی مواسم الحج فضلا من ربکم اور صحیح بخاری میں باب مناقب عمار و حذیفہ میں ابراہیم نخعی سے
بھی جو روایت طولانی لکھی ہی اوسمیں علقمہ نے کہا کہ ابو الدرداء نے مجھسے کہا کہ واللہ تحقیق پڑہا میں محکور سولخدا کی اپنی موہنہ سے والیل اذا یغشی والنہار
اذا تجلی والذکر والانثی بعینہ بدون لفظ وما خلق کی اور یہہ روایت صحیح بخاری کی باب مسطور میں مغیرہ سے بھی مروی ہی اور باب مناقب ابن مسعود
میں بھی صحیح بخاری میں اس روایت کو علقمہ سے ذکر کیا ہی اور صحیح مسلم میں بھی یہہ روایت موجود ہی اور اسیطرح کی روایات صحاح ستہ و دیگر کتب معتمدہ
سنیہ میں بکثرت موجود ہیں ہمنے روا باختصار اسقدر پر اکتفا کی العاقل یکفیہ الاشارہ والجاہل لا یکفیہ الف کتاب و الوف عبارۃ علاوہ بران نزول
قرآن شریف کا سات حرفوں پر ثابت ہی اور وہ ساتوں حرف منزل من اللہ خواہ مراد اوس سے سات لغت ہوں کہ وہ قریش اور طی اور ہوازن اور
ہذیل و ہمدان اور ثقیف اور بنی تمیم میں خواہ مراد اوس سے قرارات سبعہ مشہورہ ہوں قرآن عثمانی مروج میں نہیں ہیں تو دعوی عثمان محرق القرآن کا علاوہ
احراق و تغیر و تحریف قرآن کے متضمن قرآن میں بھی آلودہ ہی یہہ کون حرف عجب و قبیح و بیجا ہی کہ عثمان بے ایمان کی ایسی تحریف کا منکر ہوتا ہی اور ماہین شیعہ
کہتا ہی کہ باتفاق اہلسنت فاطبہ قرآن موجود میں اصلا تحریف و تغیر نہیں نہ بزیادت نہ بنقصان نہ بتبدیل کلمہ بکلمہ **قال** الناصب الکاسب خانہ کہ تہ
نہج البلاغہ میں کہ اصح الکتب اور متواتر عند الشیعہ ہی زبانی جناب مرتضوی بضمن خطبہ طویلہ موجود ہی ثم انزل علیہ الکتاب نورا لا یطفاء مصابیحہ و منہاجا
لا یضل نہجہ و بحرا لا یدرک قعرہ و منہاجا لا یضل ناہجہ و شعاعا لا یظلم ضوءہ و فرقانا لا یخمد برہانہ و بنیانا لا یہدم ارکانہ الی ان قال فہو بحر لا ینزفہ المستنزفون و عیون لا ینفجہا الماتحون **اقول** معلوم نہیں ہوتا کہ کون حرا لوکی فلان فاختہ یہہ فقرات نہج البلاغہ کی کس سند
سے لایا ہی اوسمیں تو ترتیب عثمانی کا اور عدم تحریف قرآنی کا ہرگز ذکر نہیں نہ بصراحت و نہ بکنایت بلکہ عبارت مذکورہ میں صریح اصل کلام اللہ منزل علی الرسول
کی ہے جو بوساطت حامل التنزیل حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پیغمبر خدا پر بتدریج نازل ہوا اور ترتیب عثمانی اور تحریف قرآنی سے پاک ہی تو ارشاد ہوتا ہی بنیاد جناب امیر کا فہو بحر لا ینزفہ المستنزفون و عیون لا ینفجہا الماتحون قرآن صحیح منزل من اللہ کی شان میں ہی نہ قرآن محرف مرتب عثمانی کے
حقیق اور تحریف عثمانی پر گواہی عایشہ و ابن عمر بیشک بنیاد شیخین سنیہ کے کہ سنیوں کی تردیک گواہین عادل ہین بشہادت کتب معتمدہ سنیہ کی ہم قول سابق
ثابت کرچکی ہیں اسمعنی تعین لانا کون حرکا عبارت کتاب مستطاب نہج البلاغہ کو اسمقام میں کہ علاقہ اوسکی مطلب سے نہیں رکھتی مفید اوسکی مطلب کو ہوئی اور
تحریف قرآنی بہ نسبت عثمان بیجا و بے ایمانی کے ثابت رہی **قال** الناصب الکاسب اور حدیقہ سلطانیہ میں امام صادق سے منقول ہے کہ ان ہذا القرآن
فیہ منار الہدی و مصابیح الدجی اور اوسی کتاب میں ہے کہ امام علی نقی نے اپنی شیعہ کو لکھا کہ قد جعلت کلامہ فاطنبت علی ان ہذا القرآن حق لا ریب
فیہ اور یہہ بھی فرمایا القرآن حق لا اختلاف فیہ بینہم فی تنزیلہ و تصدیقہ فاذا اشہد القرآن بتصدیق خبر و تحقیقہ فانکر الخبر طائفۃ من
الامۃ لزمہم الکفر بہ ضرورۃ حیث اجمعوا و الاہل علی تصدیق الکتاب فی تنزیلہ فہی ان جحدت و انکرلزمہا الخروج عن الملۃ
اقول شارح یہ لفظ ہذا کا قول جناب صادق علیہ السلام میں ان ہذا القرآن فیہ منار الہدی و ہی اصل کلام اللہ منزل علی الرسول ہی نہ ترتیب

ومحرف عثمانی وعلی ہذا القیاس اقوال جناب امام علی نقی علیہ السلام میں ماکحلہ ان سب ارشادات ائمہ ہدی علیہم السلام میں قرآن مرتب محرف عثمانی کا ذکر نہیں تو اوسکی
ذکر کا کوئی قرینہ و دلیل ہی نہیں معلوم کہ کون جزء اسمقام میں اقوال ارشاد مقال جناب امام صادق و جناب امام علی نقی علیہما السلام کی کس امر کی اثبات کی نفی کیلیا ہی انحق
امامیہ حجیت اصل قرآن کی کب منکر ہیں اور اوسکی تنزیل و تصدیق میں کون اختلاف کرتا ہی یہان تو کلام تحریف قرآنی و ترتیب عثمانی کی زیادت و نقصان میں
ہی نہ حجیت و بطلان اصل قرآن میں حق ہونا اور شی ہی اور ناقص ہونا شی دیگر فذلکہ کلام سمیہ ہی کہ ارشادات مذکورہ ائمہ علیہم السلام سی عدم تحریف و بنے
و عدم تغیر و نقصان مرتب عثمانی ثابت نہیں ہوتا **قال** الناصب الکاتب الصادق شارح کلینی نی لکہا کہ ویظہر القرآن ہذا الترتیب عند المعصوم
الامام الثانی عشر وبہ یشعر **اقول** سن او الو کی بہی محمد صادق شارح کافی نہیں وہ علی اکبر ہی اور وہ تیری طرح بدیش سنی صوفی خدا تعالی
اندیش ہی ایسا واہیات نہ بکا کر پہلی استقصا کو دیکھہ اور اوسکا جواب کفش دوز ابہی گرو کہٹال سی منگا وہ مر نہیں کیا اور اوسکی شیعیت ثابت
کرا پہر اوسکا نام لینا بکو اس زیادہ اور مطلب کم یہہ باتیں اچہی نہیں زنانوں کی عادت بمقابلہ اچہی تجکو شرم نہیں آتی بہنی مفتداؤں پر اعتراض دو
بالا کرانی کو بار بار اوسکا نام لیتا ہی چپ رہ فضا تعتار وحبل اتنا دشواد **قال** الناصب الکاتب خلاصۃ المنہج میں تحت قولہ تعالی لا مبدل لکلماتہ
وھو السمیع العلیم مذکور ہی جسکا مضمون یہ ہی کہ تبدیل دہندہ باشد مر اخبار و احکام او را چنانکہ تبدیل دادند تورات را زیرا کہ حفظ قرآن فرمودہ است
اقول یہہ عبارت خلاصۃ المنہج ہی مشعر عدم تحریف قرآن مروج مرتب عثمانی نہیں ہی کسواسطی کہ مطلب عبارت مذکورہ کا یہہ ہی کہ تبدیل اخبار و احکام قرآن منزل
من اللہ کی کوئی کر نہیں سکتا اور تحریف قرآن عثمانی مروج بہ تغیر و تبدیل ترتیب و نقصان و اسقاط حروف سبعہ جو عثمان بی حیا و بی ایمان نے کی ہی جیسا کہ قدر قلیل ان
صحیحین و اتقان وغیرہ کتب معتمدہ سنیونسی ہم اوپر لکہ آئی ہیں تبدیل اخبار و احکام قرآن کی حد کو نہیں ہونچا ہی **قال** الناصب الکاتب و مجمع البیان
بن سعد مرتضی سی منقول ہی کان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جمعوہ ولفوہ علی ما ہو علیہ الان واستدل علی ذلک بان القرآن کان یعرض
ویحفظ جمیعہ فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی ویتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ ابن مسعود
وابی بن کعب وغیرہما حفوا القرآن علی النبی عدۃ ختمات وکذلک بعدہ تامل یدل علی انہ کان مجموعا مرتبا غیر منثور ولا مبثوث ودلت
من یخالف من الامامیۃ والحشویۃ لا یعتد بخلافہم بان الخلاف فی قوم احداث حدثت بعد انقراض العلماء ونقلوا بعادیۃ ضعیفۃ ظنوا صحتہا فلا یرجع عنہا علی العلوم
المقطوع بصحتہا وہذا کلہ فی کتب ہی کما ما الزیادۃ فمجمع علی بطلانہا واما النقصان فقد روی قوم من اصحابنا وقوم من حشویۃ العامۃ ان فی القرآن تغییرا
ونقصا والصحیح من مذہب اصحابنا خلافہ وہو الذی نصرہ المرتضی **اقول** یہہ عبارت مجمع البیان کی بہی مشعر عدم تحریف قرآن مرتب عثمانی نہیں ہو سکتی کسواسطے
کہ عبارت مذکورہ میں ذکر قرآن مرتب عثمانی کا اور بہی ذکر عدم تحریف اوس ترتیب کا اصلا و مطلقا نہیں ہے البتہ عبارت مذکورہ میں ذکر قرآن عبد اللہ بن مسعود اور قرآن ابی
بن کعب کا ہی کہ پیغمبر خدا کی عہد کرامت عہد میں موجود تہی اور آنحضرت پر عرض ہو چکی تہی اور مداومت اوسکی پیغمبر خدا و حضرت جبرئیل حامل التنزیل کے روبرو ہوتی تہی
جبکو عثمان بیحیا و بی ایمان نی جلوایا اور ترتیب عثمانی کا تو وجود عہد ہدایت عہد پیغمبر خدا امین تباہی نہیں بالجملہ تحریف عثمان بے ایمان کی اس قرآن مروج میں لاکر
بہ تبدیل ترتیب و اسقاط حروف سبعہ جن پر کلام اللہ نازل ہوا ہے روایات معتمدہ سنیہ ثابت ہی انکار سکا سو فسطائیت محض ہی ہم شطری وافی از ایراد
اتقان و مدرک حاکم و تفسیر مدارک و جامع الاصول و صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب الہاری و صحیح مسلم سی لکہ چکی ہیں کون جزء عجب الو کا بٹہا ہی اوسکو
اپنی آنکہ کی بہی خبر نہیں ۵ تو بر اوج فلک دانی چیست ۵ چون ندانی کہ در سرائے تو کیست ۵ اب کون جزء اور اپنی آنکہ کی خبر نہیں مشکوۃ میں ہے کہ عمر کہتا ہی کہ ہشام بن

حکیم بن حزام سورہ فرقان کو پڑہتا تہا برخلاف اوسکی جو مجکو رسول خدا نے پڑہایا تہا پس قریب تہا کہ میں اوس سی اوسی وقت پہڑ جاؤن لاکن میں نی اوسکو جہوڑ دیا یہان تک کہ اوسنی قرارت کو تمام کیا پہر تو میں ردا اوسکی گلی مین ڈالکر کہینچا اور کہینچتا ہوا اجناب رسالت کی پاس لیگیا اور کہا کہ یہ سورہ فرقان کو برخلاف اوسکی پڑہتا ہے جلیا آپنے مجھکو تعلیم کیا ہی حضرت نی فرمایا چہوڑدی اسکو بعدہ متہام سی فرمایا کہ پڑہ تو کسطرح پڑہتا ہی اوسنی اوسی طرح سی پڑہا کہ پہلی مین نی اوس سے سنا تہا حضرت نی فرمایا کہ یہ سورہ اسی طرح سی نازل ہوا ہے پہر مجھسی فرمایا کہ تو بہی پڑہ مین نی بہی پڑہا فرمایا کہ یہ سورہ اسیطرح سی نازل ہوا ہی مین اوسوقت حیران ہوا کہ دونون کو فرمایا کہ یہ سورہ اسیطرح سی نازل ہوا ہی پہر حضرت نی فرمایا کہ یہ قران نازل کیا گیا ہی سات حرفون پر پس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو انتہی کون خرد یکہی کہ سورہ فرقان دونون طرح کی اسیطرح سی نازل ہوا ہی پہر حضرت نی فرمایا کہ یہ قران نازل کیا گیا ہی سات حرفون پر پس پڑہو جسطرح سی کہ میسر ہو انتہی کون خرد یکہی کہ سورہ فرقان دونون طرح کی قران مرتب عثمانی مین کہان ہی تو اسقاط سبعہ احرف قطعاً ثابت ہی **قال** الناصب الکاسب و رصائب النواصب ہین ہی وما نسبۃ الا الشیعۃ من قولہم بوقوع التغییر فی القرآن لیس ما قال جمہور الامامیۃ واتفاقا فان ہذا شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لخلافہم **اقول** اس عبارت مین ہی شایبہ اسکا نہین پایا جاتا کہ سنیون کی نزدیک تغیر و نقصان قران مین نہین ہوئی اور کون ہوگا کہ دلیل ثابت کرے اسی مطلب کی ہی اوسکو لکہنی ہی عبارت سی کیا حاصل ہوا مطلب اس عبارت کا تو یہی ہی کہ قول بوقوع تغیر قران مین مذہب جمہور شیعہ کا نہین ہی کون خرد سمجہی کہ مآل اس عبارت کا یہ ہی کہ قول بوقوع تغیر و نقصان قران مین مختلف فیہ بین الشیعۃ ہی جمہور ہی کہ قول بوقوع تغیر قران مین مذہب جمہور شیعہ کا نہین ہی کون خرد سمجہی کہ مآل اس عبارت کا یہ ہی کہ قول بوقوع تغیر و نقصان قران مین مختلف فیہ بین الشیعۃ ہی جمہور عدم وقوع تغیر کی قائل ہین و شرذمۃ قلیلۃ شیعہ قائل تغیر ہین اور عبارت مذکورہ مین کچہہ ذکر اتفاق یا اختلاف سنیون کا تغیر و تحریف قرانی مین پایا نہ گیا تو ایراد اس عبارت کا بی سود ہوا **قال** الناصب الکاسب کہ فرقہ شیعہ ابن بابویہ ہر چند اول حال مین حذف نقصان کا قائل تہا لیکن رجع عنہ و عدل بخطہ الی ان الحسن العسکری ما صرح بہ اعوذ باللہ من قولہ فضلا عن اعتقادہ و شاور ذلک ربنا والنبی وسائر الکوثریۃ علی الخطاء علی ما فی الخلاصۃ حیث یجزم بخلافہ **اقول** صحت قران بلحاظ روایات صحیحہ مذکورہ کے مطابق اعتقاد ہے جسمین اپنی اعتقاد کو ظاہر کیا اس معنی کر صدوق کہی تو بجا ہی وعبارتہ ہکذا اعتقادنا ان القرآن الذی انزل اللہ علی نبیہ محمد ﷺ ہو ما بین الدفتین وہو ما فی ایدی الناس لیس بأکثر من ذلک ومبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ وعندنا الضحی وألم نشرح سورۃ واحدۃ وکذلک لم نزل نقرأہا وکذلک لو نزل کیف سورۃ واحدۃ وانفال وتوبہ سورۃ واحدۃ وکذلک سورۃ الزمر کانت سورتین انتہی پہر وہی صدوق اس دعوی پر یون دلیل لایا ہی کہ مارے ان تواتر عن کل سورۃ من القرآن وتواتر من ختم القرآن کلہ وجواز قرأۃ سورتین فی رکعۃ نافلۃ والنہی عن القرآن بین السورتین فی رکعۃ فریضۃ تصدیق لما ظہر لنا من امر القرآن وان مبلغہ ما فی ایدی الناس من بعض حد قراءۃ القرآن کلہ فی لیلۃ ولیلۃ وانہ لا یجوز ان یختم القرآن فی اقل من ثلثۃ ایام تصدیقا لما قلنا ایضا وعلی ہذا القیاس اخبار وفتوای اہل الاعتقاد معتبرات شیعہ مین مذکور ہین ایراد بالاستقصاء مطول کلام ہی ہے قدر قلیل نمونہ وار محصل مرام یعنی ان روایات صحیحہ کے منطوقات صریحہ سی صریح ہی تکذیب و تفسیق ملا زمان قائل تحریف قران لازم آتی ہی کاش ابن بابویہ کی طرح کہ بحکم ان الکذوب قد یصدق صحت اور کمال قران کی طرف رجوع فرماتی سہام کذب و فسق کے نشانہ ہونی سی بچ جاتی کذوب سی صدوق بنجاتے **اقول** مخفی نہین کہ مقررات علم مناظرہ سی ہے کہ مناظر کو مناسب ہی کلام کے مقبولات و معتقدات خصم پر چاہیی بناء اعلیہ عاجب بسہم ثاقب فی کبد رمی خطا اونکا سفیان پر دلیل عمر کوتی کی طرف ہے تعریض بتحریف قرانی کی ہے کہ مقبولات و معتقدات اکابر صناعیہ و منقولات صاحب اتقان و درمنثور و مستدرک حاکم و تفسیر مدارک و جامع الاصول و صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب الباری و صحیح مسلم سی ہے کما نقل اقوالہم فیما سبق کون خرد پیرو بد گہر کوتی کو لازم ہی کہ اپنے اکابر و اسلاف کے تکذیب کری اونکی اقوال کو تہ دل سے تسلیم کری اور اگر بالفرض اپنی اسلاف کا خلف نبتا ہی تو

اوسکو چاہئی کہ تکذیب اپنی اسلاف احلاف کے موافق داب مناظرہ کی کری کون حرفی اسمقام میں عبارتین ہماری کتب کی جو نقل کے اگرچہ ہمی تصحیح النقل نہیں
کی ہے اون عبارتونسی کون حرکا دعوی کہ سنیون کی نزدیک بالاتفاق قرآن موجودین بلا تحریف و تغیر نہین ہرگز ثابت نہین کسواسطی کہ اون عبارتون
مین ذکر مذہب سنیون کا در باب تحریف و تغیر قرآن کے مذکور ہی نہین اور جو کہ کون حرفی جناب صدوق علیہ الرحمہ کو اور یہی جناب مستطاب سلطان العلماء دام ظلہم کو
بلا وجہ کذوب بکماہی حقیر نے بعد دلیل ۵ کلموخ لنذار اپادہش سنگ است ۵ کون حر کے پیر کونے کو جو کوئی بکماہی مدبرہ ہو لحظہ مہ ہی کہ صاحب مجمع ثانی
نی جو تعریض تحریف قرآن کے کی ہے اور کون حر سی اسکا جواب بجز مائل و تزل کے کچھ ہو نسکا **قال** الناصب الکاسب لنی اینجانہ تمام آنحاقات ہست ملازمان
در کنار آپ کے بھائی باب یہی اسی جرم مین گرفتار ہین کہ کمال مدعا قرآن مین بکمہ بسطہ ٹہراتے ہین تغیر و تحریف غیر کثیر کا ذکو نسلا سا تی ہین
مابین عبارت کہ اما تغیر یسیر در اعراب و تبدیل بعض حروف و نقصان بعض کلمات و آیات و مخالفت ترتیب در جمع و تالیف آیات پس از روایات متعدده فریقین
لاجح میگردد و انکار آن بالمرہ بسبب تکثر اخبار از طرفین و تواتر معنوے آن مشکل است علی مافی الحدیقۃ السلطانیۃ۔ و بالجملہ چون احادیث بسیار از طریق ما
لنا و صحابہ کبار در باب تحریف یسیر و نقصان قرآن فی الجملہ وارد شدہ و کذب تمام آنہا در کمال استبعاد پس لا اقل کہ نقصان محتمل باشد و محرر احتمال کافیست علے
مافی الصوارم چو بہ پس یہی روایات متحققہ ثابتہ بعضہا او نکو مثلاے جعل مرکب در کا فرازلی بتاتی ہین بلکہ کلینی کو بھی کہ روایت کرد رہا ہی ان القرآن الذی جاء بہ
جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ ہی دم مین گرفتار کراتی ہین ہسواسطی کہ جمہور کی روایات کلینی کے مکذب ہین کہ قرآنکو زیادہ مافی
ایدی الناس سے کہ بقدر چھ ہزار اور چند صد آیہ ہین بتاتا ہی اور اصل قرآن کو سترہ ہزار آیہ ٹہراتا ہی اور روایت کلینی للاز ان کے باب بہائی کے مکذب ہے
اسواسطی کہ یہہ دونو کذب تغیر و تحریف یسیر کے قائل ہین حالانکہ کلینی کے روایت سی معلوم ہو چکا کہ قرآن مین سترہ ہزار آیہ تھی اس حساب سی قرآن مین ۳۵
نقصان دو ثلث کی قریب ہو چکا ہی پس دو ثلث نقصان کو تغیر یا تحریف یسیر کہنا کمال سفاہت ہے **اقول** مردم امد حسرت فہم درست ۵ ارباب
انصاف کون حر کی نا انصافی کو دیکھین کہ اوسکی خالہ عائشہ طالشیہ فی جو کہا کہ زمانہ پیغمبر خدا مین سورہ احزاب مین دو سو آیہ تھا عثمان محرف القرآن فی تہتر رہے
دیجی اسکو تو صاف پی گیا اور عایشہ کو مبتلاے جعل مرکب و کافرازلی نہ بتایا جناب غفران مآب و جناب سید العلماء طاب ثراہما و جعل الجنۃ مثواہما فی جو تغیر یسیر
و تحریف غیر کثیر ترتیب عثمانی مین بتاہی اونکو کون حرکا فرازلی نے مبتلاے جعل مرکب بتایا بالجملہ کون حر مبتلاے جعل مرکب اپنی دینگا مشتی سہی اور ہٹ دہرمے
سہی جو جاہی سو کہی تحریف قرآنی ترتیب عثمانی مین باتفاق فریقین ثابت ہی فعلیہ علی محرف القرآن لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین اور
روایت کلینی کہ ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ کہ تصحیح النقل اوسکی نہین کی گئی
بر تقدیر صحت نقل احادیث متشابہہ سی ہے کہ تاویل اونکی خدای تعالی اور راسخون فی العلم ہی جانتی ہین مانند آیات متشابہہ کتب سنیہ مین ہی مثلاً روایت
موجود ہین مثلاً روایت خلق اللہ آدم علی صورتہ کی کہ شیخ عبد الحق دہلوی اوسکی معنی یون کہتا ہی کہ پیدا کیا ہ تعالی نی آدم کو اپنی صورت پر یعنی مخلوق
ہوا آدم اور بر صورت خدای رحمان کے کون حر دیکھی کہ ایسی روایات اپنی معانی ظاہرہ پر نہین ہوتی **قال** الناصب الکاسب بالجملہ ابان مقدمات بہیۃ
الانتاجات سی کئی نتیجہ ہا تہہ آہی ایک یہہ کہ جو روافض دعوی کرتی ہین کہ قرآن صحیح جسکو حضرت امیر نی جمع کیا تہا وہ امام خواز زمان کی پاس ہے علی مافی حق
الیقین بالطل ٹہرا خصوصاً روایت شارح کلینی کہ اوسنی اسی قرآن کی رواج و شہرت کو امام زمان کے زمانہ مین فرمایا خلاف عقل ہے کہ جناب امیر اپنی خلافت
مین قرآن صحیح کو رواج ندین اور اوسکی نفع سی اہل اسلام کو محروم رکہین بالجملہ یکہ اپنی اولاد اور عزیزون سی بہی عزیز کرین اور باوجود بیوفائی اصحاب علے

اعترف بہ الشیعۃ الکذاب خلافت مغصوبہ کو جستیار فرمائیں سبحانک ہذا بہتان عظیم **اقول** وباللہ التوفیق جمع کرنا جناب امیر علیہ السلام کا
قرآن صحیح کو روایات ثقات سلیمان ثابت ہی باطل ٹھہرانا اس کون چیز باطل کوش کا اوسکو باطل ہے کتاب استیعاب ابن عبدالبر میں ابن سیرین سے
مروی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی قرآن کو مواقع نزول کے لکھا ہی اگر وہ قرآن ہاتھ آتا تو اوس سی علم کثیر حاصل ہوتا اور فتح الباری میں جناب امیر
سی مروی ہے کہ جمع کیا ہی آنحضرت نی قرآن کو ترتیب نزول پر کہ اوس سے ناسخ و منسوخ معلوم ہوتا ہی اگر وہ قرآن معمول و مروج ہوتا تو بتحقیق بہت علم
اوس سے ظاہر ہوتی اور اتقان میں ابن حجر سی مروی ہی کہ بتحقیق وارد ہوا ہی علی سی کہ آنحضرت نی جمع کیا ہی قرآن کو علی ترتیب النزول بعد وفات
پیغمبر خدا کی اور یہی اتقان میں ہے کہ مصحف علی میں سورہ پہلی اقرا ہی پھر مدثر پھر نون پھر مزمل پھر تبت پھر کورت پھر سبح اور اسطرح آخر تک پہلی مکی
پھر مدنی اور تفسیر مدارک میں ہی کہ ترتیب نزول کے نہیں ہے اور ترتیب مصحف عثمانی کی اور تاریخ الخلفای سیوطی میں ابی الطفیل سی اور صواعق محرقہ ابن حجر
میں ابن سعد سی مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ بخدا کوئی آیہ نازل نہیں ہوا مگر یہہ کہ میں جانتا ہوں اوسکو کس چیز میں نازل ہوا اور
کہاں نازل ہوا اور کسکی حقیق نازل ہوا بتحقیق کہ مری پروردگار نی مجکو دانا اور زبان گویا دی ہیں اور یہی تاریخ الخلفا میں ابی الطفیل سی اور یہی صواعق
محرقہ ابن حجر میں مروی ہے کہ جناب امیر نی فرمایا پوچھو مجھسی کتاب خدا کو بتحقیق کہ نہیں رہی کوئی آیہ مگر یہہ کہ خوب جانتا ہوں میں کہ وہ رات کو نازل ہوا
یا دن کو زمین نرم و ہموار میں نازل ہوا یا پہاڑ میں اور روایت شارح کلینی کا جواب ما جواب اوپر گذرا فکر کرو یہ روایت مذکور سی ہرگز رواج و شہرت
قرآن عثمانی کا امام زمان کی زمانہ میں ثابت نہیں ہوتی بالجملہ جمع کرنا جناب امیر کا قرآن کامل کو باعتراف و اقرار ضادیہ سینہ ثابت ہی انکار اس کو
خبر کا کس شمار میں ہی ۵ از ان مرغی جو دیوی کب بسنجد ہی ۱۲ اور رواج پانا اوس قرآن کامل کا عہد ہدایت عہد خلافت جناب امیر میں جو کون خبر یا معقول
خلاف عقل کہتا ہی وسکی فہم کا قصور ہی اور یہ ظاہر ہی کہ جناب امیر نی جو قرآن کامل کو جمع کیا تھا بمقتضائے لطف و اصلح ہونی کے بحال خلق جمع کیا تھا کچھ ہمارے
بگاڑنی کو جمع نہیں کیا تھا جانکہ بعد جمع کرنی کے اوسکو مسجد میں لائی اوسوقت کہ ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ مسجد میں موجود تھی اور آنحضرت نی آواز بلند
فرمایا کہ ایہا الناس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی دنیا سی رحلت کی میں حضرت کی غسل و تجہیز میں مشغول ہوا بعد سب قرآن کو میں نی جمع کیا اور کوئی آیہ
نازل نہیں ہوا ہی مگر پیغمبر خدا نی مجھکو پڑھایا ہی و تاویل اوسکی مجھکو بتائی ہی تم لوگ قیامت میں یہ کہنا کہ ہم اس سے غافل تھی اور نہ کہنا کہ میں نی تمکو اپنی یاری بدو
کی نہ بولایا تھا اور حق اپنا تمکو یاد نہ دلایا تھا اور تمکو کتاب خدا کی طرف نہ بولایا تھا عمر بدگہرنی کہا جو قرآن ہماری پاس ہے ہمکو کافی ہی ہم احتیاج تمہارے قرآن کے
نہیں ہے جسی جناب امیر نی فرمایا کہ تم ہرگز اس قرآن کو نہ دیکھو گے جبتک مہدی فرزند میرا اسکو ظاہر کری اور یہہ کہکر حضرت اپنی دولتخانہ ہدایت کاشانہ کو
تشریف لی گئی اب کون جز ظلام مجہول الاب و الاعمام کہیں سے تھوڑے عقل مستعار لی کے سمجھی کہ جب جناب امیر اوس قرآن کامل کو مجمع صحابہ میں لائی اور
باواز بلند فرمایا کہ میں نی تمکو قرآن جمع کیا ہی اور عمر مردود نی اوس کتاب خدا کو رد کیا اور نہ لیا اور کہا ہمکو تمہارے قرآن کی حاجت نہیں تو ناچار ہو کر جناب امیر علیہ السلام
نی اوسکو اپنی پاس اور اپنی اولاد امجاد میں رکھا کہ درجہ بدرجہ جناب صاحب الامر علیہ السلام تک پہونچا اور اب اونکی پاس موجود ہی اور ورود حوض کوثر تک غربت
پیغمبر خدا سی جدا رہیگا **اقول** عمر مردود کا اوس قرآن کامل کو رد کرنا اور نہ لینا ثابتاً اوس زمانہ کی لوگوں کو سنت شیخین پر چلنا نا لگتا عثمان محرق
القرآن کا در پے جلانی قرآنوں کی ہونا ثابتاً سلاطین بنو امیہ و عباسیہ کا اونہیں کے سنت پکڑنا یہہ سب اسباب اوس قرآن کامل کے رواج پانی کی عہد ہدایت عہد
خلافت جناب امیر میں اور بعد اوسکے الیوم ماہذا ہیں کونسی چیز بغور و تامل و بعقل حق بین دیکھی و سمجھی کہ عمر نی جو قرآن کامل کو نہ خود لیا اور نہ اوروں کو

فی کتاب عقد بین ومیدانی نیشاپوری نے مجمع الامثال مین وامام رازی نے شرح طاعت مین وامام کاذرونی فی شرح مصابیح مین وفیروزآبادی فی قاموس
مین وصاحب منتخب اللغات فی منجب اللغات مین اعتراف کیا ہی کہ خطبہ مذکورہ کلام طاعت نظام جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور کون حر دیکھ لے کہ وہ خطبہ
تما مہا معلوم ہی تعریضات وتشنیعات خلفا کے جو سنی مشرب اوکی عدم استحقاق سی بخلاف ہی وبنی ہے حال قاسطین ومارقین وناکثین سی اور کون حر گمان
کہو لکر سنی نے کہ اوسنی جو اپنی تحریر مین خشونت ودریدہ دہنی ہماری علما متقدمین ومتاخرین کے محققین کے ہی ہمنی حاشا کہ اوسکی جواب مین الفاظ خشونت
کی بحق حضرت عمر لکھی ہین ۵ ای باد صبا اینہمہ آوردہ تست ۱۲ قال ادب الکاسب دوسری یہہ کہ بعض شیعہ جو غریب دیتی ہین کہ جناب عثمان جامع
القران نے قران کو جلایا خاک مین ملایا ان بہتان شیطان کو بموجب روایات صحیحہ اور قول صدوق گنجایش تصدیق نہین کیونکہ اگر یہہ امر واقعی ہوتا
قران کہان رہتا شیعہ محققین اسی قول نامعقول کے قائل نہین اور شیعہ متردین کو ہنوز احتمال ہے کہ بعض آیات کو جلایا علی ما فی منہج الصادقین یا تمام
قران کو جلایا یا دیگ مین جوش دیا علی ما فی حق الیقین اس تقدیر پر متبادر ہوتا ہے کہ حرق یا حرق علی اختلاف الروایتین جو روافض اہلسنت سی نقل کرتے
ہین علی تقدیر الصحہ نسبت بقران صحیح نہتا بلکہ نسبت بقران غلط الآیہ اور قران منسوخ التلاوۃ ہتا حتیاط سی کہ آیندہ تحریف وتبدیل کسطرح اختلاف اور فتنہ
سی آئندہ ہو نہی اور یہہ دونوا مر ظاہر احاجی طعن نہین خصوصاً شیعہ کے طور پر سو اسطی کہ قران غلط الآیہ کے پڑہنی مین گمراہی تہی بلکہ پڑہنی والا اوسکا معتقد
بعض ایمہ گمراہ چنانچہ جناب جملہ کتب برادر طاہر ان نے حدیقہ سلطانیہ مین اس معنی کی تصریح کی باین عبارت کہ در آوہر کتاب اصول کافی بسند خود از معلی بن خنیس
روایت کردہ کہ ما بخدمت حضرت امام صادق حاضر بودیم ودر جمعہ از علماء اہلسنت ہمراہ بودیم پس ذکر قران بمیان آوردیم پس آنحضرت فرمود کہ اگر ابن مسعود
بر وفق قرات بانجا آمد پس گمراہ بود جمعہ گفت گمراہ بود حضرت فرمود آری گمراہ بود انتہی اور قران منسوخ التلاوۃ خود قران نہین جیسا اسلام قلی ۳۸
بیگ نے استقصاء الافحام مین اسکی تصریح کی کہ منسوخ التلاوۃ حقیقت قرانسی خارج ہی کما سیجی عبارتہ پس بالفرض قران غلط الآیہ یا منسوخ التلاوۃ
کی ساتھہ اگر یہہ معاملہ پیش آیا اہلسنت محل تشنیع نہین ہان تو شیعہ قران صحیح کے ساتھہ یہہ معاملہ حرق یا خرق کا بضرورت جائز کہتی ہین چنانچہ مجلسی نقل مجلس
نے اپنی رسالہ اعتقادات مین نقل کیا وانکار القرآن والاستخفاف بہ کفر وکذا فعل یستلزم الاستخفاف بہ کحرقہ من غیر ضرورۃ
والقائہ فی القاذورات واما ما یستلزم ذلک کمس الرجل ونحوہ الیہ فان قصد بہ الاستخفاف کفر والا فلا اغرض یہہ مین انکو تحکم
استدلال کیا حرقہ اور تحقیق مقام یہہ ہی کہ اہلسنت کی یہان روایت نقصان یا تحریف قران مروی ہی نہین اور جن دو ہتون مین رفضہ حضرت فی نقصان
یا تحریف سمجہا اکی خطای فہم ہی معتبرات اہلسنت خصوصاً کتاب ہدایت نصاب تنبیہ الشیعہ مین کہ صاحب صوارم جو بین کی مار ولود اود ہیر ہی ہے
اسکی افہام تفہیم علی وجہ التبنیہ والتعلیم قرار واقعی موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اقول بحول اللہ وحسن توفیقہ کون حر کو ربط فی بنا نہی کلام
کی مغلطون واکاذیب پر رکہی ہے ورنہ ظاہر ہی کہ کونسی قول صدوق علیہ الرحمہ یا شیعہ محققین کا مستلزم بخلانی عثمان محرق القران کی قرانون منزلہ
من اللہ کو اس کون حر نے نقل نہین کیا پہر کسواسطی کہتا ہی کہ بموجب قول صدوق کے گنجایش تصدیق بخلانی قران کی نسبت عثمان محرق القران کے
نہین اور کسواسطی کہتا ہی کہ شیعہ محققین اسکو قول نامعقول کے قائل نہین آری کون حر الوکی فلان فاختہ جب تیری کابر اسلاف اخلاف خصوصاً
بخاری ومسلم قائل ومصرح بخلانی عثمان فی ایمان کے قرانون کہین تو محققین شیعہ اس امر محقق وواقعی کے قائل نہوتی آدم بر بلکہ بخلانا اوس
محرق القران کا قرانون منزل من اللہ کو اعتراف اکابر سنیہ کی ثابت ہی کتب معتمدہ وصحاح ستہ سنیون کی اوس مین مسطور ہین ایسا انکار بخلی بدیہا

کام

کلام اس سوء فطانتی نشناس کا ہی مشکوۃ میں روایت انس بن مالک سے مذکور ہی کہ جب عثمان نے قرآن کو جمع کروایا تو اپنی قرأت کا ایک نسخہ اطراف ممالک میں بھیجا اور حکم کیا کہ سوائے اس قرآن کے جو کچھ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو اوسکو جلا دیں اور یہہ روایت تو مشہور ہی کہ جبکہ ابن مسعود نے انکار دینی اپنی قرأت کا کیا تو عثمان نے ایمان نے اونکو ضرب و تادیب کے اور اونسے بجبر و تعدے قرآن مجید کو نے کے جلوا دیا بالجملہ روایت انس بن مالک میں جو فقرہ وامر سوا من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق واقع ہی صاحب فتح الباری نے بعد ذکر اس بات کی کہ بعض نے ان یحرق خطا ے مجہد سہی پڑھا ہی کہا ہی کہ اکثر روایات صریح میں جلانی ہی میں اور جلانا ہی واضح ہوا ہی اور اس کون حرخود غلط انشا غلط املا غلط فی جو لکھا ہی کہ حرق یا خرق علی اختلاف الروایتین علی تقدیر الصحۃ نسبت بقرآن صحیح نہا بلکہ نسبت بقرآن غلط الآیہ اور قرآن منسوخ التلاوۃ اس احباط سے کہ آیندہ نوبت و بخیل کے طرح اختلاف اور فتنہ سہی گندہ ہوئی مغلطہ بحت ہی اقول لفظ علی تقدیر الصحۃ کی گنجایش بعد تصحیح صاحب مشکوۃ و صاحب فتح الباری و شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہم کی کہ سبون نے تصریح جلانی قرآنون کے کی ہے کہان ہے جو کون حر لفظ مذکور تغلیط عوام کی لئی بڑھایا ہے ثانیاً قرآن منسوخ الحکم اور منسوخ التلاوۃ تو قدیم سی زبان علماء فریقین ہے کون حرفی قرآن غلط الآیہ جو کہا فقد اعثمان بی ایمان کسی کہ وہ قرآن میں لحن و غلطی کا قائل تہا کما فی التفسیر الکبیر وغیرہ تحت قولہ تعالی ان ھذان لساحران بالجملہ کلام ملک علام لحن و غلطی سی پاک ہی و علی تقدیر التنزل کہا جاتا ہی اگر قرآن غلط الآیہ بہی فرض کیا جاوے تو اوسکی تصحیح واجب ہے نہ احراق و احراق کہ یہہ دونون گناہ کبیرہ ہین و محرق و محرق اوسکی تحریق نار جحیم اور کون حر بلید روایت معلی ہین خبیس کے جو اصول کا فی او حدیقہ سلطانیہ سی لایا ہی و سیمن علی تقدیر تسلیم عدم الخیانۃ اسقدر ہی کہ جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر ابن مسعود موافق قراءۃ ہماری کے نہ پڑہا ہتا تو گمراہ تہا اولاً اس حدیث مین قرآن غلط الآیہ کا ذکر نہین قرآن غلط الآیہ اور چیز ہے اور مخالف قراءۃ معصومیہ شی دیگر و ورای آن حدیث مذکور سی جواز حرق و احراق قرآن غلط الآیہ کا بہی ہرگز نہین نکلتا یہہ بہی مغلطہ کون حر مغلطہ بازکا ہی اور کون حرفی یہہ جو کہا قرآن منسوخ التلاوۃ خود قرآن نہین یہہ جہالت اوسکی ہے حقیقت قرآن کے حقیقت تو یہی ہی کہ وہ کلام ملک علام کا ہی کہ بوساطت حامل التنزیل حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدای تبارک و تعالی کا بھیجا ہوا مشتمل بر اوامر و نواہی و غیرہ احکام شرعیہ و قصص و اخبار انبیاء و امم سابقہ بغیر جدا بر تدریج نازل ہوا ہی اور یہہ تعریف جملہ مصاحف محرقہ عثمان پر اور منسوخ التلاوۃ پر صادق آتی ہی یہہ کون حر حیلہ ساز و مغلطہ باز جو حیلہ کرتا ہی کہ عثمان نے ایمان نے قرآن غلط الآیہ و قرآن منسوخ التلاوۃ کو جلایا بیکار محض ہے و مغلطہ بحت کیونکہ اوس نے ایمان سے تو سب قرآن جمع کئی ہوئی اصحاب عدول کے علی الخصوص قرآن ابن مسعود و قرآن ابی بن کعب کو جلکی کئی ختم پیغمبر خدا کی اور حامل التنزیل کے رو برو ہو چکی تہی جیسا کہ عبارت مجمع البیان سی بیان کون حرفی بلا رد و نکیر نقل کیا ہی حلاکر خانہ اپنی ایمان کو جلایا ہے ورای آن قراءۃ ابن مسعود قراءۃ اخیرہ تہی کہ پیغمبر خدا نے اپنی سال رحلت مین دو مرتبہ حضرت جبرئیل پر عرض کے تہی اور ابن مسعود بوقت حاضر تہی منسوخ و مبدل اونکو معلوم ہوا تہا کما فی الاتقان اور یہی استیعاب مین ہی کہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو کوئی چاہی قرآن کو تر و تازہ پڑہی جیسا کہ نازل ہوا ہی تو چاہئی کہ قراءۃ ابن ام عبد پر پڑہی اسمعود مین ان قرآنو کو غلط الآیہ اور منسوخ التلاوۃ کہنا اپنی بانو پر تشنیہ مارنا ہی اور جلانا ان قرآنو کا گناہ کبیرہ قریب بکفر ہی اور بہ حال حامی طعن ہے ای کون حر حیلہ ساز نے جو کہا کہ قرآن کو عثمان نے بوس احتیاط کلی جلایا پڑہوایا کہ آیندہ نوبت و بخیل کے طرح اور فتنہ سہی گندہ ہوئی کا قطع نظر اس مصلحت بیان کی مین کون حر حیلہ ساز فتنہ پرداز سی پوچہتا ہون کہ ای عمل کے دشمن کیا تیری دانست مین عثمان جو قرآن

پیغمبر خدا سے زیادہ اعلم و دانا مصالح خلق تھا کہ جن قرانوں کو پیغمبر خدا نے بجلوایا اور پیغمبر خدا کو خوف اختلاف و فتنہ کا آیندہ کو نوبت و نجیل کے طرح اوسکے قرانوں سے ہوا اور آنحضرت کو یہہ احتیاط مناسب معلوم نہ ہوئی بلکہ عالم التنزیل و رب جلیل کو بھی خوف اختلاف و فتنہ سی آیندہ کی کا آیندہ کو نوبت و نجیل کے طرح ہوا عثمان بے ایمان کو جہل تھا کہ اوسکو علی الرغم خدا و رسول کے یہہ احتیاط و انجام بینی مدنظر ہوئی ای کون جزای جو تیا ای مصداق الحاکم للعقل الا فی الدر بر ہوش میں آ اور اپنی عقل نارسا کی ناخن لوا اور کہیں سے تھوڑی عقل مستعار لی کے سوچ اور سمجھہ کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے عالم علم لدنی اور اعلم بمصالح خلق تھی قرانوں کو بجلوایا عثمان بے ایمان کو جلوانی قرانوں کا کیا منصب تھا اور ظاہر ہے کہ رفع اختلاف تو صرف جملہ وجوہ کا خود ایجاد اس کون خر مایہ فساد کا ہے کسواسطی کہ بعد جلوانی اون قرانوں منزلہ من اللہ کی بھی تو اختلاف رفع ہوا اتنہ فرقی امت محمدیہ میں ہوگئی اور سب فرقی اسی ایک قران عثمانی مروج سی اپنے عقاید میں متمسک ہیں عثمان کو نسوجی یا بھول گیا کہ اس قران کو کہ موافق زعم باطل عثمان و اس کون خر کی مایہ فساد و اختلاف ہی بجلایا اب کون خر پر واجب ہی کہ باقتضای عثمان بے ایمان کے اس قران کو کہ باعث اختلاف امت محمدیہ ہوا جلا دی اور کون خر فی عبارت رسالہ اعتقادات جناب مولانا اسمٰعیل علیہ الرحمہ کے نہیں معلوم کیون نقل کے ہی و سہیں بتحریر حرق یا حرق قرانوں کے بلا ضرورۃ شرعیہ ہرگز نہیں ہی نہ استحسان فعل عثمان ہی نہ ہی کہ اوس بے ایمان نی قران ابن مسعود و ابی ابن کعب جنکی مذاہب پیغمبر خدا و جبرئیل کر چکی تھے بلا ضرورۃ شرعیہ جلا دی اور یہہ امر ہر گونہ جائز طعن ہے شیعہ کے طور پر بلکہ سایر عقلا کے طور پر اور کون خر فی یہہ جو کہا کہ یہہ امر متلق اہلسنت پر مستغنی عن البیان ہی خود صاحب مجمع البیان وغیرہ انکی جانب سی مجیب اور عذر خواہ ہین در رفع سفیروغ ہی مجمع البیان وغیرہ مین کہین شایبہ استحسان فعل عثمان یا جواز جلانے قران کا نہین ہے جواب اسکا سوای لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے کیا لکھیے اور تاویل علیل قول ابن عمر کی جو سفیہ ملتانی نی اپنی تنویہ مین کی ہی اوسکا جواب تو استقصا مین موجود ہی یہہ بھی تیری بے حیائی ہی کہ عبارت استقصا پر کلام نہین کرتا اور خرابی تیری عمر کی پوت پر لازم آتی ہی اوسکو نہین اوٹھاتا اپنی ہی گاتا ہی الغرض عبارت استقصا کی جو تو معنی سمجھا ہی نہین بلکہ وہ رد جواب ہے کہ سفیہ ملتانی نے نقل کیا ہی اوس عبارت سی کہ کفشدوزنی اوسکو پسند کیا ہی چنانچہ اوسنی اثارہ العین و شاعۃ المین مین کہا ہی کہ ادخال آیات منسوخ التلاوۃ در مصحف مجید نزد کسی از شیعہ و سنی درست نیست اور اس امر کو حوالہ کتب اصول کرتا ہی یہان تو کلام الزامی کو تحقیق پر حمل کرتا ہی یہہ تیرے استعداد ہی اسی موہ سی الحق کے رد کو متوجہ ہوا مگر اسمین تو معذور ہے کہ تیرا ابن روز بہان کہ تیری سب عالم جو اوسی متاخر ہوئی ہین اوسکی فضلہ خوار ہین اوسکو بھی تحقیق الزام مین عرق نہین چنانچہ اپنی کتاب باطل مین بعد نقل روایت حاکم روح عمر مین کہتا ہی کہ ایسی الزامونسی شیعہ کو جواب نہین آتی ایسی ایسی فہم کند نای ناترا شیدہ جاہلان اجہل پیروان جملہ معنی اما گو کلاتہ بعد فرار کفشدوز و مبروص دہلوی بر سر مقابلہ آئی ہین او کتی کے دم قوتی جو نام جناب مصنف استقصا الاالحام و ام ظلہ الی یوم القیام کو گستاخی یاد کیا اسکی تو وجہ ظاہر ہی کہ اون جناب نے تمام سنیون کے مذہب کا ٹانکی دھیلی کی ہین تیری کفشدوز کو اپنا مارا ہی اور اپنا گوہ ہین لہلایا ہی کہ اوسکا جی جانتا ہی تمام سنیونکی مثل فارسی ہمہ دیانہ غلطیدہ است کا نقشہ ہوگیا ہی بحمد اللہ کہ اب انکو کوئی جواب نہین رہا کہ متواتر سنا گیا ہی کہ بعض سگان دنیانی کہ اونکو مدولت حرامکاری کی حج کہ کا نصیب ہوا اور اونکی گیتا کو اوسکی وصال مین ہر شب آدینہ کا مٹک کا مہینا ہی متواتر بنام کفشدوز خط لکھی کہ روپیہ حاضر ہی کتاب کا جواب لکھو اور اوسکی کان پر جون بجلی حقیقت یہہ ہی کہ استقصاء الافحام مین جو قدح محدثین و مفسرین و فقہای اربعہ کی ہوئی تمام مذہب باطل ہوگیا اب الحمد للہ کہ نہ انکی کوئی کتاب سالم ہی اور نہ کوئی عالم اب اگر مصنف استقصا کو گالیان مذبین تو کیا کرین لاکن ایسی بانو نسی کیا ہوتا ہی جانتی والی جب جانتا ہی اور اللہ

ماجد جناب مصنف استقصاء الافحام سید نبی فاطمہ حسینی موسوی ہیں اونکی نسبت لیا کلمہ کہنا اپنی پاؤں پر کلہاری مارنی ہی لاکن اب بیچکو
صرف دو غلام زادوں کا بتا دیتے ہیں کہ وہ دونو تیری مقتدا ہیں ایک تو ابو حنیفہ نعمان بن ثابت اور ثابت ثعلبہ کا غلام ہی اور علی الرغم
متولد ہوا اور دوسرا بخاری کہ یہہ بھی غلام زادہ ہی جبھی تو مقتضائے لا یجتمعان فی عبید دونو عدول خیر البشر کے آگے ہیں وہ کافر ہو گیونکے
مالکی ہیں اور ہر جو نو نے استقصا میں اور منتہی الحرافہ میں فرق بتایا ہی کیا یہہ بھی کوئی الزام کا مقام تھا کہ انتحال و سرقہ استقصا کی عبارت کا
کیا ہی اور لی تو بھی بتا کہ اس سے کیا فایدہ اگر کچھ بھی بخت میں ہوتی تو کسی مقام پر رد لکھتا ہم بھی دیکھتے مگر تو کیا لکھتا اور تیرا کیا موقف
جب کفش دوزی کچھ نہو سکا اور جوشیہ کا حال لکھتا ہی پس یہہ سارق دہلوی سے سرقہ ہی اسکا جواب ہوش پر داز و خامہ براندازملکہ کرد
تغلب المکابر میں دیکھنا اور جو دعوے تخصیل کا تو نے کیا ہی سو اگالیوں کے اور کیا لکھا ہی اگر کسی کلام پر کلام کرتا تو ہم جانتے لاکن تو کیا لکھتا
تیری ہستی و جود ظاہر ہے طالب علمیہ لکھنے آرہی اور گالیاں دینی اور ہیں اور یہہ مقام بلنک منزلۃ الاقدام ہی لاکن تحول تیرا علی طرف التمام ممکن

ایھا الشیطان المرید المتوغل العنید المتمرد المصر مستحق حسام الکلام وسھام اللام اللعین الطرسوا لطغام مبغض خیر الانام
وقلۃ الکلام للملحد المخرلق المتعمق المتکابر الجاھل الغبی الغر اللئیم الزنیم الذنی الزنی الناصب العدو والغوی
التیمی العدو والغوی الاموی الملعن الغیر المستدرلا ثم عقل بعد ذلک زنیم الھمازللشاء بھیم العامی الاشعری اللعین
الشقی الوھابی الحنفی الجاھل العاقل لبا الکذاب المفتری المرتاب المصر الجری الغوی المضل السخیف السفیہ
المستحق الوزع بن الوزع الوعد المھذار المکثار المعاند المعل العاند ر الکاذب الخائن الفاجر القاصر الحائر ۴۱
الفاطر الخاسر الحایر البایر الخاتل الحایر الفاتن المفتون الکائد الناکث المحتال المتخبط المتعصب المتعسف راس الضلین
اللیام التفصیل فی استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام فانہ یروی الاوام ویشفی الاسقام ویکبت رؤس المخالفین
اللیام والحمد للہ الملک العلام وعلیہ التوکل وبہ الاعتصام بالجملہ طعن حلانی فرانون منزل من اللہ کا عثمان بی ایمان پر بجلی ہی مات

قال صاحب السہم الثاقب وذہبتہ کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح پس عیب پوشی خلف خلیفہ باین سحر کاری بخاری ممکن نیست قال الناصب الکاتب
فی الواقع کنایہ ابلغ ہوتا ہی تصریح سے یہہ بخاری کو بخوبی معلوم تھا سیوطی نے کہ دیا کہ اذا نزلت فی ایان النساء فی ادبارھن سے کنایہ
لایا کیونکہ انزلت کی بعد لفظ حرث کا مقدر ہی یا فی بمعنی من ہے الی آخر الھذیانات اقول کون خر طغام مجہول الاب والاعمام کو خلل دماغ سے
انزلت فی کذا و کذا اقوال بخاری میں جو دو تاویلیں کرتا ہی بطور تردید کے ایک یہہ کہ یا حرث کا لفظ بعد انزلت کی قول بخاری میں مقدر ہی تو تقدیر
اوسکی عبارت کے یہہ ہے انزلت فی حرثہ کذا و کذا دوسری تاویل یہہ کہ قول بخاری انزلت فی کذا و کذا ایں فی بمعنی من ہے تو تقدیر اوسکی یہہ ہوئی ایں
من کذا و کذا یہہ دونو تاویلیں قبل جہالت کون حرکتی ہیں اور دونو علیل علالت تاویل اول یعنی مقدر ہونی لفظ حرث کے بعد انزلت کی ظاہر
ہی کہ کذا و کذا الفاظ کنایہ سے ہیں اور معمول بلغاء عقلا کا ہی کہ فعل کے حرکت کو مستحسن و مستقبح جانتے ہیں اوسکو بکنایہ ذکر کرتی ہیں تو جس تقدیر
کہ لفظ حرث کا بیان مقدر تھا کذا و کذا کہنا کیا ضرور تھا کہ سیوطی کہ حرمۃ ایتان النساء فی ادبارھن محرمین فعل مذکور کے نزدیک مستہجن ہیں بیان کنایہ کے
کیا ضرور تھی اور اے ان قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں کہ دیا کذا و کذا کی تفسیر میں فی ایتان النساء فی ادبارھن لکھا ہے اگر بیان لفظ حرث کا مقدر ہوتا تو قسطلانی

اوسکی تفسیر مین فی حرمة اتیان النساء فی ادبارہن کہنا واذلیس فلیس نحو تاویل اول کون خرکی صحیح نہ ہوسکی ہے دوسرے تاویل کہ انزلت فی کذا وکذا اقول بخاری
مین فی بمعنی من لیجئی تو اولاً عبارت بخاری کی سہل ترتی ہی کیونکہ بمعنی انزلت من کذا وکذا کی ہوسکی اور اس عبارت کی کچھ معنی موضوع نہین ہوتی ثانیاً
کون خرکی نکر رہی دعوے بی دلیل کیا ہے کہ محاورہ ابن عمر مین فی بمعنی من ہے اور یہان یہہ قول انزلت فی کذا وکذا قول بخاری ہی نہ قول ابن عمر کا کون خر جرگ گیا
اوسکو لازم تہا کہ یون ادعا کرتا کہ بیان شان نزول آیہ نساءکم حرث لکم مین جو کوئی جہان کہین لفظ فی بولا ہی بمعنی من ہے بولا ہے نہ بمعنی ظرفیت تو یہان
قول بخاری مین یہی وسکو اس تاویل علیل کے گنجایش ہوتی ثالثاً صلہ انزلت کا لفظ فی ہونا ہی نہ لفظ من ۵ بین فہم و دانست باید گریست بالجملہ گو
جودت کون خر طبیعت کے فطری ہی مگر تشحیذ ذہن کی بہی استعمال معجون بلاد اوسکو بر ضرور بلکہ اولا استعمال اشیاءات وحق کہ جاذب رطوبات سر ہون جو مواد
فاسدہ بلادت ہین واجب ومتحتم کہ سنت سنیہ خلیفہ ہاتہہ سی بجانی بائی اور شاید خلل دماغی مین بہی کچھ تخفیف ہو جائی فذلکہ کلام یہہ ہی کہ حسب طریق سحر
کاری بخاری عیب پوشی خلف خلیفہ کے ممکن نہوئی ویسی ہی باین مغلطہ بازی کون خرکی عیب پوشی بخاری کی ہوسکی قال صاحب السہم الثاقب خلافا لمن
روایت ناصع راجحین نقل کردہ عن نافع ان ابن عمر اذا قراء القرآن لم یتکلم حتی یفرغ منہ فاخذت علیہ یوما فقرأ سورة البقرة حتی انتہی الی مکان
قال ما یدریک فیما انزلت قلت لا قال انزلت فی کذا وکذا بخاری کو ایجانب نہ مزید جہاد بر از میان بر داشتہ بجای او چنین وچنین آوردہ کہ قسطلانی
در شرح صحیح بخاری اضافت کردہ معنی کذا وکذا چنین نوشتہ اتی فی اتیان النساء فی ادبارہن پس پردہ جہار از رخ امام خود بخاری بر داشتہ وچشم پوشی از عیب
پوشی او نمودہ قال الناصب الکاسب گاہ باعتراف ملزمانہ ظاہر ہے کہ بخاری کی کذا وکذا کی تفسیر قسطلانی نے بلفظ فی اتیان النساء فی ادبارہن کیا اور معنے ۴۲
فی اتیان النساء فی ادبارہن کے ابہی معلوم ہوچکی اور یہہ معنی موافق تصریح ابن عمر ہی کہ اس فعل کو حرام جانتی ہین اور لواطہ صغرے کر پہچانتی ہین جہانتک
کہ اس چشم پوشی خلف خلیفہ کے عیب پوشی سی محرر دعوی ہے ہان اگر بخاری نے چشم پوشی بنا بر عیب پوشی امام اور امام زادہ کے ہو گنجایش رکہتا ہے
کہ یہہ بزرگوار یعنی ایمہ اطہار اور اونکی شیعہ سہ اس فعل قبیح کے قائل اور فاعل تہی جنانچہ یہہ معنی بتصریح استبصار وغیرہ واضح ہوئی وبخاری اور بخاری کی امام
مین یہہ عیب کہان جس سی چشم پوشی ہوتی جنجہان اور جنکی امام مین یہہ عیب مقرر ہی البتہ اوس سی چشم پوشی ہوسکتی ہی بخاری نے ادبار نساء قائلین بالاباحة
کو زیر مشقی دخول وخروج سی بچایا مجبی بجاست سی چہوڑایا اور تحقیق یہہ ہی کہ اس کنایہ مین ابن عمر کی عیب پوشی منظور نہین بلکہ رعایت بلاغت ملحوظ
جیسا واضح ہوگا ہان رفعہ حضرت نے اپنی تصانیف مرحرفہ مین اس قسم کی چشم پوشی بضمن کنایہ جہتیار کی ہی نہج البلاغہ مین زبانی خطاب رتضوی نقل
کرنا ہی کہ للہ بلاد فلان فلقد قوموا الاود وداووا العمد واقاموا السنة وخلفوا الفتنة وذهبوا نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها وسبق
شرها اما بعد فالزموا الارض واصبروا علی البلاء ولا تحرکوا بایدی السفهاء ولا تهبوا سیوفکم الا حیث یقع لکم الحجی ولا یرمی الا من بصر
الخبر وذاق المر الخ ای الی اللہ طاعتہ وانقاءہ تحقد حل وترکہم فی طرق منشعبة لا یهتدی فیها الضال ولا یستیقن المهتدی شراح نہج البلاغہ نے
لکہا کہ فلان کنایہ ہی ابوبکر سی پس حضرت امیر نے جناب ابوبکر کو انہی صفتون کے ساتہہ موصوف فرمایا اور قسم اوسپر زیادہ تر بایا پس ہرگاہ یہہ اوصاف
منافی اعتقاد اہل نفاق وعناد تہی حفظا للمذہب صاحب نہج البلاغہ نے دست باچہ ہو کر لفظ ابوبکر کو حذف کیا اوسکی جگہ کنایہ بلفظ فلان کیا اہلسنت کو
تمسک ممکن ہو لاکن کرامت جناب امیر ہے کہ اوصاف مذکورہ اس کنایہ یہہ کو بطور صریح معینہ فرما رہی ہین فالحمد للہ انتہی بحذف الزوائد اقول
وباللہ استعین کون خر مغلطہ باز نے یہہ جو کہا کہ بخاری کی کذا وکذا فی تفسیر قسطلانی نے بلفظ فی اتیان النساء فی ادبارہن کیا تو اس تفسیر قسطلانی
کو کہ معنی ظاہر متبادر ومعروف القران ہی تسلیم کیا اور یہہ جو اوس مغلطہ باز نے کہا کہ معنی فی اتیان النساء فی ادبارہن کے ابہی معلوم ہوچکی جن معنی کے

ابھی معلوم ہو چکی کو کہتا ہی وہ یہی ہیں کہ لفظ فی کو فی ادبار ہین ہین بمعنی من کے ٹہراتا ہی سو ابھی ہم اوسکو جھوٹا کر چکی ہین کہ عبارت بخاری اثرت فی کذا ہین لفظ فی کا بمعنی من کے نہین ہو سکتا اور کون خر مار بار براہ مغلطہ جو کہتا ہی کہ ان روایات ہین فی بمعنی من ہی ہم اوسکو بکرر جھوٹا کر چکی ہین اور بدلایل عقلیہ و نقلیہ ثابت کر چکی ہین کہ ان روایات ہین فی بمعنی من نہین ہی اور روایات متنازع فیہا دلیل و سند فی بمعنی من ہونی کی نہین ہو سکتی اور کون خر مغلطہ مازنی یہہ جو کہا کہ یہہ معنی موافق تصریح ابن عمر ہی کہ اس فعل کو حرام جانتی ہین جیسا سابق ہین گذرا یہہ بھی مغلطہ صرف ہی سابق ہین کہین تصریح ابن عمر کے بحرمت فعل مذکور نہین گدزی عوام کی بہکانی کو لکھدیا کہ تصریح ابن عمر کی بحرمت فعل مذکور گدزی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور ایسا جھوٹ لکھدینا ایک اللہ مکائد شیطان رجیم ہی ان کید الشیطان کان ضعیفا اور سابق ہین ایک روایت مجہول کسی کتاب مجہول سے جو لکھی ہی وہ یہہ ہی واخرج عبد الرزاق وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابن یعقوب عن عبد اللہ بن عمر ان النبی قال المرۃ فی دبرھا ھی اللواطۃ الصغری اس روایت ہین عرمت فعل مذکور کا شائبہ بھی نہین چہ جائکہ صراحت و تصریح حرمت فعل مذکور کے اگر اس روایت ہین بعد عبارت ہی اللواطۃ الصغری کی وہی محرمہ ہوتا تو قول مغلطہ بازکا صحیح ہوتا واد ابلیس طہیر اور حال لواطہ کا یہہ ہے کہ لواطہ صغری ملکہ لواطہ کبری ہی سیوں کے مذہب ہین حلال ہے مالک مالک امام سنیہ کی نزدیک کتاب تذکرۃ الادبا ہین علی بن عراق متصرف بمالکیہ قاضی ابو الحسن مالکی ہن مرا حل کے طرف منسوب کیا ہی ۵ ھذا فی تقبیل خد ھذا لی ۵ لا اخالف مالکا فی رائہ ۵ فیہ یا خذ اھل المغرب اور منظومہ مالک سے منقول ہی ۵ وجاز ذیک لغلام لا امرد ۵ وجی واللہ الجرد ۵ ھذا فاکان جید فی السفر ولیجانبنی الا الذکر ۵ یعنی امرد مجرد جب سفر ہین ہو اور عوض بکو بنا دی تو ہر دبی جماع کرنا جایز ہی اور شیخ فرید الدین احمد کرمانی تلمذی جام جم ہین کہتا ہے ۵ کن انچہ اجابہ بر غلامان جبر ۵ کہ مدہین شکل و شان نامذ و مرد ۵ زور بر زیر دست خویش مکن ۵ دل اور انفتہ پیش مکن ۵ ابرو ی غلام خویش مبر ۵ دفتر بدنام خویش مدر ۵ متوان زد بمذہب مالک ۵ غوطہ در عرطہ چنین مالک ۵ اور کون خر طغام مجہول الاب والاعمام نی یہہ قول مثل بول جو اپنی دہن نجس سے نکالا کہ ایما الہا اور او نمی شیعہ اشرار اس فعل قبیح کے قائل اور فاعل تھی چنانچہ یہہ معنی تصریح استبصار وغیرہ واضح ہی یہہ افترای محض ہی کون خر عدو اللہ و عدو الرسول کا ایما امام علیہم السلام پر اور احادیث معصومیہ مین وارد ہی کہ اعدای اہل البیت کے باحرامی ہونی ہین یا جہنی بچہ فعلیہم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ارباب انصاف دیکھین کہ کون خر مغتری نے اوائل اپنی اسی رسالہ مین استبصار سے یہہ حدیث نقل کی ہی عن علی ابن الحکم سمعت صفوان یقول قلت للرضا ان جالا من مواليك من ان سالك عن مسئلہ فما لك ان استحي منك ان يسالك قال ما ھي قال قلت للرجل ان يا تي امراتہ في دبرھا قال نعم ذلك لہ قال قلت وانت تفعل ذلك قال لا انا لا افعل ذلك یعنی صفوان کہتا ہی مین نی امام رضا کی حضرت مین عرض کیا کہ آپکا غلام وطی فی الدبر کے مسئلہ پوچھتی ہین تجشر ماتا ہی مجھسی پوچھوایا ہی فرمایا جایز ہی صفوان کہتا ہے مین نی کہا یا حضرت آپ ہی یون کرتی ہین فرمایا نہین بعدہ تاکید ابہر فرمایا انا لا افعل ذلك تحقیق ہم نہین کرتی یہہ فعل کون خر سیاہ دل اپنی تیرہ دروئی سے با وصف انکار مکرر موکد امام رضا علیہ السلام کے کہتا ہی کہ حضرت نی یہہ انکار براہ تقیہ کیا تھا اور یہہ نہین سمجھا کہ تقیہ مخالفین ہی ہوتا ہی نہ موافقین و اتباع سے حضرت کو صفوانیہ کو نسا محل تقیہ کا تھا منتقم حقیقی عظم سلطانہ نے اس مغتری کو دنیا و عقبی مین دعوی فض اللہ فاہ وقطع لسانہ وبیاہ و اجعل السفر مثواہ ظاہر کون خر طغام مجہول الاب والاعمام یہہ افترا و اسطی مثانی خفت حولت رجلی الباحر کی کرتا ہی تو مثنا او مثانا اوس خفت کا باین جہل و مکابرہ معلوم اور کون خ نی جو فقرات خطبہ نہج البلاغہ سے نقل کی اور جو کہا کہ شراح نہج البلاغہ نی لکھا کہ فلان کنایہ ہی ابو بکر ہی پس حضرت امیر نے ابو بکر کو اپنی صفتون کے ساتھ موصوف

فرمایا اور قسم او سپر غلیظہ پڑھایا انی اجر اللہ بیانات سواد سکا حال صاحبان عقل سلیم و ذہن مستقیم پوشیدہ نہیں کہ مشارح نہج البلاغہ بشیر سنی
ہیں کون بچہ کو لکھنا سماوں ہمارے جنکا یہ قول ہے ضرور تھا اور جو کہ یہ کون جزا مذہبی بلید دہلوی کے لکڑی پکڑا ہی ہوئی پکڑی ہی او بشیر مضامین
او سی بلید کے نخمہ بستر قوسی سرقہ در سرقہ کہتی ہیں یہ جو لکھتا ہی کہ حضرت امیر نے ابوبکر کو اتنی صفتوں کے ساتھ موصوف فرمایا اور قسم او سپر زیادہ پڑھا ہاں
بسلف معلومات او علم بلید دہلوی اور اوسکی تلمیذ غیر رشید اس کون جزا کا معلوم ہوا کہ لفظ فلان کو قسم سمجھی حالانکہ وہ قسم نہیں ہی اگر لفظ لفظ کا قسم ہی تو لفظ
بلاد فلان ترکیب میں کیا پڑھا ہی اور کون جزا نی یہ جو کہا کہ صاحب نہج البلاغہ نے دست درباجہ ہو کر لفظ ابوبکر کو حذف کیا اور اوسکی جگہ کنایہ بلفظ فلان لایا
یہ دعوی بلا دلیل و تحکم بحت ہے ثبات اسکا کتب امامیہ سے چاہیئے اور اگر بالفرض لفظ ابوبکر کا اسمقام میں مصرح بھی ہو پھر بھی صحت او سکی من کل الوجوہ
او صحت خلافت او سکی بیخبر میں لانکا ثابت نہیں ہوتی کیونکہ مدح بعض اوصاف کسی شخص کے مستلزم مدح بحیثیت شخص موصوف علی الاطلاق نہیں ہے
جیسی خدای عزاسمہ نے نصاری کی حقیت فرمایا ذلک بان منھم قسیسین و رھبانا و انھم لا یستکبرون یعنی مدح نصاری کی ہے
الاطلاق نہیں نکلتی تو یہ استدلال بلید دہلوی و کون جزا کا مثابہ ہے مثل اوس شخص کے کہ اس آیہ سے استدلال محدثیت نصاری پر مشکل الوجوہ کرے
بس مخفی نرہی کہ فرمانا جناب امیر کا لعدہ بلاد فلان بر تقدیر فرض کرنی لفظ فلان کے کنایہ ابوبکر کا کیسی ہی دلالت او سکی استحقاق خلافت پر نہیں کرتا محاورات
عرب میں لعدہ درہ و لعدہ ملادہ وغیرہ الفاظ بولتی ہیں اور معنی او سکی لعدہ بلاد فلان التی انشاتہ ہوتی ہیں کہ بالفرض اوس سی مدح فی الجملہ مستفاد ہوتی
ہی لاکن مثال ان مدائح کا محدوحیت پر من جمیع الوجوہ دلالت نہیں کرتی کسواسطی کہ لعدہ درہ محاورات عرب میں مقام مدح شاعر میں استعمال کرتی ہیں اگرچہ
وہ شاعر مذہب غالیہ معتقدہ ہو اور اس کون جزا نی بسبب جہالت اپنی کے خواہ تقلید بلید دہلوی کی دست باجہ ہو کر معانی الفاظ خطبہ علیہ علویہ میں غلطے
و دانستہ کی ہی یا او سکو سمجھا نہیں لعدہ احقیر او سکا ترجمہ لکھا ہی لعدقولا وہ بتحقیق راست کیا او سنی کجی کو ہیں فقرہ میں صنعت ایہام ہی یا صنعت
تلمیح کہ اشارہ ہے طرف قول فان زغت قومونی کہ یعنی ابوبکر نے اپنی ہمراہیوں و اتباب سے کہا اگر میں کجی کروں تو تم مجھکو یعنی میری کجی کو راست کر دینا اور یہ امر ظاہر
ہی کسواسطی کہ جسپر شیطان اجر رہتا ہو وہ کب کجی کو اپنی یا کسی کے راست کر سکتا ہی او سنی خود کہا ان الشیطان یعدھم و یمنیھم وما یعدھم الشیطان الا غرورا یعنی
عمد ہمارے ہی کو ہاں شتر میں یعنی ابوبکر سا رانے وسیط کو جانتا تھا یہ فقرہ کچھ مدح نہیں بلکہ ذم ہی و اقام السنۃ اور او سنی سنت کو قایم کیا یعنی او سکی عہد خلافت
میں تائید دین و اقامت سنت کی ہوئی یا خود او سنی تائید دین و سنت کی کی فقرہ ہی دال او سکی مدح پر نہیں کیونکہ حدیث مشہور ان اللہ یؤید ھذا الدین
بالرجل الفاجر کما فی الصحیحین موید بہمار محمول کے ہی غنت اللغات میں ہے فجور بالضم میل کردن از حق و میل کردن از دین اور میل کرنا ابوبکر کا حق و دین
سی ظاہر ہی مثلا بر خلاف نص صریح محکم یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اور ورث سلیمان داود وغیرہ کی روایت
نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ وضع کرنی اور ادلہ قویہ دالہ وضع روایت مذکور پر سابق ہم لکھ چکی ہیں فلیتطر ثمہ و خلف الدغۃ
اور بیچی جھوڑا او سنی بدعت کو یعنی او سنی بدعت کو اپنا خلیفہ چھوڑا یہ فقرہ بھی مدح نہیں بلکہ ذم ہی اور یہ دونو فقرہ و اقام السنۃ و خلف البدعۃ
تلمیح و اشارہ ہیں طرف قول حضرتکے کہ خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا و ہب نفی الثوب گیا وہ پاک قمیص ہی یعنی کیا وہ خالی قمیص خلافت ہی
کہ او سنی خلافت کو تکلف بلا وجہ اپنا قمیص کر لیا تھا یعنی خلافت منصوبہ او سکی ساتھ نہ گئی بلکہ وبال غصب خلافت کا او سکی گردن پر بار رہا قلیل العیب
کم عیب یعنی عیب دار تو تھا مگر بہ نسبت عمر کی کم عیب تھا اصحاب خیر رہا ہی ہو گا وہ جو بی خلافت کو اور او سنی جو بی خلافت کی یعنی خلوای بی دود خلافت

اوسنی زہر مار کیا یعنی خلافت مین بے کھٹکی و بی مشقت و بی فکر رہا اور پہلی گیا شہر خلافت سی یعنی صادات و صدات خلافت سی جو عہد
عثمان لگیا و بی ایمان مین ہوئی پہلی جلا گیا اذ کی الله طاعته واتقاه بجفده ادا کیا طاعت الہی کو و پرہیزگاری کی خدا کی موافق حق کے یہہ دونو موضع
محل تقیہ مین وارد ہین بدلیل فقرات سابقہ کی اور بدلیل مضامین خطبہ شقشقیہ کے اور بدلیل اما کا ما عاملین بالجور کہ جناب امیر نی حق بدگہر و مکر و
فرمایا ہی کافی الامامیہ و اساسہ لابن قتیبہ کتاب مذکور مین ذیل خلافت علی مین ہے کہ کی بیعت علی لوگون نے تسلیم و رضا پر اور شہر ملکی حضرت نی او پر کتاب خدا
و سنت رسول کے پس یکمرد خشعمی آیا جناب امیر علیہ السلام نی اوس سی کہا بیعت کر کتاب خدا و سنت رسول پر خشعمی نے کہا مین بیعت تمہاری کرتا ہون کتاب خدا
و سنت پیغمبر و نسبت ابوبکر و عمر پر حضرت پہرنی فرمایا نہین دخل ہوتے سنت ابوبکر و عمر کے ساتھہ کتاب خدا و سنت پیغمبر کے نہین تہی وہ دونو مکر و غدر
بالجور رہر عمل مین پس انکار کیا خشعمی نے نکر سنت ابوبکر و عمر پر انکار کیا جناب امیر نے مگر کتاب خدا و سنت رسول پر پس وہ خشعمی ملا بیعت کی جلا گیا و خوارج
نکلیا اور نہروا کے دن مقتول ہوا رجلا وترکهم في طرق مشتبهة لا يهتدي فيها الضال ولا يستيقن المهتدي کوچ کر گیا ابوبکر اور چہوڑ دیا لوگون
کو مختلف راہون مین کہ اوسمین گمراہ راہ نہین پاتا ہی اور نہ راہیاب یقین پر آتا ہی یہہ فقرہ صریح ہی اس بات پر کہ ابوبکر نی لوگون کو ضلال و طغیان مین ڈالا اور
اوسی طغیان و ضلال مین چہوڑا اور یہہ مذہب ظاہر ہے نہ مدح یہہ کون حیران فقرات کو اپنی ملا دشمنی مدح سمجھا اور ما حق ابوبکر معیوب کے معائب و دقائم کا یا وہ ہوا

۵ دشمن دانا کہ بی جان بود ۵ بہتر از دوست کہ نادان بود ۵ اور حق یہہ ہی کہ اس کون خر کو جگ دجال شیطان نی افسر اجو معصوم پر اور گستاخی آنحضرت کی جناب مین کی

اوسکی مکافات مین یہہ فقرات نہج البلاغہ اوسکی قلم سی یہان نکلی ہین فالحمد لله ۵ کہ دشمن بہای خود آمد بگور قال صاحب السهم الثاقب وهو جيد
وطرفہ تر ازین ماجرا امنیت کہ مار نجاری ہمیں وہیت را طرز دیگر اورده دران نیز خیانتی بکار برده نوشته عن نافع عن ابن عمر فاتوا حرثكم انى شئتم قال
٤٥ یا متعة دوم محمد بن يحيى الخزاعي درین وہیت بعد حرف فی اندک کاغذ سفید را خالی داشته گویا اشاره بہ بیت الخلا ساخته بدرد سر نپرداخته عیب پوشی
صاحبزاده خلیفہ را دران انگاشته و ازین خیال محالست چہ صلاح و سدیدی بجای را برو سیاہی مبدل کرده بسیاہی نوشته بحذف الحرف واو فی الدبر موضع التقبیر
و عند الی جریر الخرہ پس سعی جمیل امام عودار در کمان آن بیاد فتاده قال الناصب الكاسب بيت الخلا اور دبر بلکہ ما فیہما ملازمان عالیمقدار کو شاید
بہت مرغوب ہے کہ بحکم من احب شيئا اكثر ذكره بکثرت ملازمہ بل مرار زمان گوہر ہا پر ہمکا ذکر مار بار ہی معلوم نہین کہ اندرون ملازمان زندگی
بر اعمال کار زشت یا پردہ تعصب سے دیدہ حق بین کو رکہ مصداق وعلى ابصارهم غشاوة ہو رہی ہین امر اول ظاہر ہی اسہو سطی کہ عالم و لوگون
باعث نقصان سمجہی اور عیب لوگون ہی اور امر ثانی کے ظاہر تر اسہو سطی کہ با وجود مطالعہ قسطلانی محرور فی سوچہا اور اس محرور کے ترک کے وجہ نسوچہی جانا کہ کتاب
مذکور مین وجہ ترک محرور دو طرح پر مذکور ہی ایک بایں عبارت کہ واسقط المولف ذلك استنكافا یعنی نجاری نی اس محرور کو ذکر پر کا مذموم سمجہا
فی الحقیقت بلغا خصوصا جب کہ بقصا ہی ہوں حتی الاقدور ایسی لفظ کو زبان پر نہین لاتی اگر بیان کی ضرورت پڑتی ہی کسی اور کنایہ اور پیرایہ مین کہہ جاتے
ہین اسہو سطی قرآن مجید مین کہ افصح الکلام و ابلغ النظام ہی ارشاد ہوا فاتوا حرثكم انى شئتم مدارک مین هذا من الكنايات اللطيفة
والمعروفات للمستحسنة فعلى كل مسلم ان يتاد بها ويتكلف عنها في المحاورات والمكاتبات اور انہی سم سی ہی بیان الرجال اور توطی
کلام عائشہ قال الله تعالى وقلن لهما انكما لتوعان الفاما سبقكما بها من احد من العالمين اگر قرآن مین کہ لایق قبیہ سکی شان کے سمجہی
جناب عثمان کے تحریف کا گمان ہے تو کسی مہذب سے شرح ملا خواں یا مستحی قلی صاحب کے رجوع جان سی اسمای ستہ مکبرہ ابوبکر اخوک وغیرہ یعنی باب تیرا بہائی

کی شرح پر ہوا ہی دیکھئی تو ہنوز کے معنی من اللهو الخنی المنکر الذی یستحیی منه کو کالعوة والصفات الدنیئة والافعال القبیحة ہے یا نہیں پھر اگر شرح
جامی فہمی کے استعداد نہیں تو سر دست گلستان سعدی کے خطبہ میں لا ہی دیکھئی تو ملا زمان کی ہم جیبی رہے اور ہم سن اور ہم دن کے مدح و ثنا کس کنایہ لطیف سی بیان
ہو رہے ہے ۵ شنیدہ ام کہ در بن غار ماہیں پیر ۞ خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گردخت ۞ بخواست دختر کی خوبروی لعبہ نام ۞ کہ فضل بعلش از چشم مردمان بہ نہفت
چنانچہ رسم عروسی بود تمام کرد ۞ ولی بحملہ اول عصای پیر نخفت ۞ کمان کشید و تر در ہدف کہ نتوان دوخت ۞ مگر بشور نوادحامہ انگفت ۞ بدستان گلم تمام کرد و
حجت خوہست ۞ کہ خامان من شوخ دیدہ پاک برفت ۞ میان شہر و زن جنگ و فتنہ خواست چنان ۞ کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت ۞ بیل زلامت و شفقت
گناہ لعبہ نیست ۞ ترا کہ دست بلرزد دگر چہ دانی گفت ۞ بالجملہ اس توضیح سی بخاری کے کذا و کذا کے وجہ بھی کھل آئی بنا علی ما وعدنا لک سابقا دوسری یہ کہ او
قسطلانی میں کرمانی شرح بخاری سی منقول ہے کہ مجرور کو سوا سطی حذف کیا کہ اس مقام رعایت صنعت بدیع منظور ہی کیونکہ اس قسم کی حذف مجرور اور ذکر جار کو
علم بدیع میں صنعت اکتفا کہتی ہیں و منہ قول ابن الفارض ۵ ان تعاین الانسان فوقی ۞ او فی قلبی لیکن ۞ ایسے مواضع کو کسی نکتہ کی بنا اختیار
کرتی ہیں و ہ ہمقام میں یہہ ہی کہ فی الدبر کہ بمعنی من الدبر ہے بظاہرہ وہم میں ڈالتا ہی کہ دخول فی الدبر مراد ہے یا دخول من الدبر اسواسطی او سکو حذف کیا اور من الدبر
یا فی موضع الحرث کو نہ لایا تا نقل حدیث کے وقت تصرف لفظی سی احتراز حاصل ہوئی ۵ سکوت دکھائیں اپنی طبیعت کے تیزیاں ۞ اسو اس زمانہ میں قدر
نہیں ۞ اب ارشاد ہو کہ حذف مجرور یعنی الدبر میں عیب پوشی صاحب زادہ خلیفہ رسول کے کہاں ہے وہ تو اس عیب سی ہمہ تن برکراں ہی یہہ عیب او سمیں جب تھا
کہ فی الدبر بمعنی من الدبر او سکی محاورہ میں ہوتا یا اکثر شراح اس مجرور کو موضع الحرث نہ بتاتی ہاں عیب پوشی امام اور امام زادوں کے البتہ منظور ہے کہ باعتراض
استبصار امرا قرار علماء اصول و اخبار رہ سب اس فعل بد کے مرتکب ہتی آئی اور جواب سائل میں نالا نقل بطور تقیہ و تزویر کہتی آئی اسمیں او جسنہ بدبخت او
سفیہ نے یہہ کہ معاذ اللہ رسوائی کے ساتھ مبدا کر کے اپنی روسیاہ کو سراج و فرسیاہ کر رہا ہی یا قسطلانی او سیدی بخاری کی نعوذ باللہ روسیاہی سی مبدل کر گیا ہی ۴۶
ہذا من ذاک کیا تیر ہے جو چل جائیگا حاشا و کلا غرض بخاری کی امامت سی جمیع مسلمون ہوئی اور زوادی کے امام کلمہ بلیغ بجا منظور ہوا انصاف شرط ہی اپنی فی سر شے
اور ہٹ دہرمی خوب نہیں اقول بموجب ما رایت شیئا اکثر ردا و دفعا و دحضا کی ظاہر ہوا کہ بیت الخلا و مافیہ پڑا وہ والہ کو بہت مرعوب تھا سی کے
رغبت میں پڑا وہ کا کام اوٹھایا اور اطلے کے سوا کے کاخر بنا حقیر ہر چند چاہتا ہی کہ اپنی قلم کو دائرہ وشیعہ ذمائم کون حرز کو ابلیغ سی علیحدہ و خارج رکھی اور
قلم اپنی کو تحریر لا یعنی سے بچاوے مگر مد ہوا بدین نہیں بچنی دیتا مجبورا چار ہون ۵ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۞ ونعم ما قیل ۵ مزخرف نویس
بلیک کر تو ہی خر ۞ حرانی لایا کیون اپنی سگون پر ۞ ہی کون حرز حابل تفوہ جو کہا اندنون اعماش کا زور ہی یا پردہ تعصب سے دیدہ حق بین کو رقطع نظر اسکی کہ لفظ
اعماش کا غلط ہے مصداق ختم اللہ علی قلوبھم و علی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم کا تو ہی اور تیرا پیر اعمی بلید دہلوی مصداق من کان فی
ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی و اضل سبیلا و مرکوب اضلع اور بفضلہ تعالی قوای بصارت و بصیرت الحمد للہ امامیہ کے بہت تیز ہین قسطلانی میں وجاول ترک مجروری کی جو مذکور
واسقط المولف ذلک لاستنکاری ہی تو استنکاری کہ قابل دیکھنی کے نہین ہے کیونکہ اگر بقول قسطلانی نسبو دھنی کون حرز ذکر دبر کا مستنکر و مذموم ہے
تو لا محالہ ذکر فرج کا چاہئی کہ ذکر دبر سی انکرو زیادہ تر مذموم ہو حالانکہ کلام ملک علام مین کہ ابلغ الکلام و افصح النظام ہی ذکر فرج کا موجود ہے
ومن لم یبت عمران فتاہ حصنت فرجا اور یہی کلام و حدیث خیر الانام مین کہ اصح من نطق ہین فی محاش النساء کا لفظ موجود ہی اور ہی چند احادیث
سنوی ہین کہ یہہ کون حرز صدر اسے رسالہ مین اون احادیث کو نقل کر چکا ہی لفظ فی دبرہا کا بھی موجود ہی کیا قسطلانی تمام و کون حرز مجہول الاب والا عمام کے

تردیک بخاری ملک علام وجناب خیرالانام سی مبیع واقعی تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور کون حرظغام فی یہہ جو کہا بلغاء وانقیا ایسی لفظ کو زبان پر نہیں لاتی اگر ایسا
کی ضرورت پڑتی ہی کسی اور کنایہ و پیرایہ مین کہ جاتی ہین کون حر کی دیدہ حق مین پردہ تعصب سی کور اور دل نفاق منزل اوسکا عشاوہ عناد سی پر نور ہی جو یہہ
نہین دیکھتا کہ یہان بخاری نے کسی اور کنایہ و پیرایہ مین ذکر دبر کا نہین کیا بلکہ بجای اپنی دبر کی ابنا فرجہ سعیدی کا رکھدیا ہی اور کون حرظغام فی عثمان محرف
القرآن کے تحریف کے جملہ تعریض کے حقیر روایات تحریف عثمان کے زبانی عائشہ طایشہ و ابن عمر کتب معتمدہ سنیہ سی سابق لکہ چکا ہی اور اگر چکی اور یہی لکہی کا انتظر
اور مجانی اسمای ستہ مکرہ کی ہمکو کسی سی پوچہنی کے کیا حاجت ہی کون حر نادان مبتدی قلی کی رحت جان فی کو اگر ہم سی استعادہ منظور ہو تو اگر ہماری خدمت مین
حاضر ہو کر ہماری جوتیان اوٹہای ماریں کہای خامیدہ لی اور کون حرظغام مجہول الاب والاعمام فی جو دوسرے وحر ترک کرنی بخاری کے محرورنے کو قسطلانی سی رعایت
صنعت بدیع جسکو صنعت الکتفا کہتی ہین لکہی اور ایک مصرعہ ابن العارض شاعر کا سند مین اوسکی لکہا افقبیل لا یسمن ولا یغنی من جوع ہی اولا مصرعہ مذکور کا
سابق وسیاق ومصرع ثانی لکہنا ضرور تہا تا معلوم ہوتا کہ یسمن محرورنے کا محذوف ہی کیونکہ احتمال جاتا ہی کہ محرورنے کا مصرعہ ثانی مین مذکور ہوا ثانیا
کون حر کو تعریف صنعت الکتفا کا لکہنا تہا کہ جانا جاتا کہ بخاری کی یا تہا فی پردہ تعریف صادق آتی ہی یا نہین ثالثا یہہ لکہنا ہی وجہات سی ہے
حذف کرنی محرور کے لہی کوئی قرینہ ہی ہوتا ہی یا نہین اور وہ قرینہ معین ہے یا غیر معین کہ دال ہو محرور معین محذوف پر رابعا یہہ بہی لکہنا تہا کہ عبارت
بخاری یا تہا فی من فلان قرینہ حذف محرور کا بخاری نے لکہا ہی خامسا مصرعہ ابن العارض مین فی بمعنی من ہی اگر نہین ہے تو قیاس ممثل لہ کا ممثل بہ پر قیاس
مع الفارق ہی سادسا کون حر یہہ بہی بیان کریگا کہ ذکر جار و حذف مجرور مختص بلفظ فی ہی یا دیگر حروف جارہ اور مضاف کے مجرور کو بہی حذف کو صنعت
الکتفا کہتی ہین اور اونکو مجرورو نکو حذف کرنا جایز ہی یا نہین سابعا کون حر سند قاما مصرعہ ابن العارض سی بقول زبرہ کرمانی کے حضوصا متصور تہین کہ
سابق وسیاق اوس مصرعہ کا ذکر نہین کیا تا کہ متقن حذف یا عدم حذف مجرور کا ہوتا بیکار ہے کون حر بتادی کہ کلام ملک علام مین بہی کہین ذکر جار و حذف
مجرور کو بہی صنعت الکتفا ہی ہی یا نہین بالجملہ یہہ سب اضغاث احلام پردہ کون حر کی قابل اعتنا کی نہین اور طرفہ ماجرا یہہ ہے کہ کون حر بلیدہ کہتا ہی کہ بخاری فی ذکر جار
کو کر چہوڑ دیا اور من الدبر یا فی موضع الخرنے کو نقل یا نقل حدیث کی وقت تصرف لفظی سی احتراز ہوتی سبحان اللہ یا تہا فی الدبر کو یا تہا فی لکہا اور ایسا
تصرف کیا کہ مجرور فی کو اوڑا دیا اس تصرف لفظی صریح کو کون حر بلیدہ احتراز عن التعرف کہتا ہی ٥ گر ہین بکبت وابن ملا + کار طفلان تمام خواہد شد
اور اعجب العجاب یہہ ہی کہ کون حر بلیدہ اس اپنی کندی حواس کو اپنی طبیعت تبری تہراتا ہی اور کون حرظغام مجہول الاب والاعمام جو بار بار کہتا ہی کہ محاورہ عجم
مین فی بمعنی من ہے کذب محض و دروغ بیفروغ ہی ہم سابق مین بخوبی ثابت کر چکی ہین کہ یہہ مغلطہ کون حر کا فی اصل مخض ہے فلیتدبر ثمہ اب کون حر بتاوی
کہ حذف مجرور مین بخاری نے فی عجب پوشی طریقہ ارادہ کے کی یا نہین اور کون حر اور اوسکا پیر بخاری جو عجب پوشی طریقہ ارادہ کے فتکاندہ وحیل جاہتی ہین عبث لغو ہے
یا نہین اور یہہ کون حر گستاخ شقی ازلی جو بار بار ایہ علیہم السلام کی جناب مین گستاخیان کرتا ہی جواب باصواب دندان شکن اسکا ہی ہم مکرر لکہ چکی ہین لاکن وقت
موافق احادیث معصومین کی کہ حضرات علیہم السلام فی فرمایا ہی کہ دشمن ہم اہلبیت رسالت کا حر ہوتا ہی یا جیفی اپنی انکو سونگہتی قبیل سے تہراتا ہی وہ جانی اوسکا کام
جانی ہم کچہہ نہین کہتی قال صاحب السہم الثاقب فایدہ مفیدہ فخر رازی در ہنگام کاوتازی وبچہ بازی نمودہ در تفسیر کبیر فرمودہ نقل نافع عن عمر انہ
کان یقول المرء من لا یثبت بواتیان النساء فہو ناقص وسائر الناس کذبوا علیہ فہذا الروایۃ انتہے این کلام مورد علم است اولا اینکہ تکذیب
نافع راجع است بتکذیب بخاری کہ او ہمین روایت نافع را در صحیح خود آوردہ غایۃ الامر کنایہ مراوش را بیان ساختہ وآن ظاہر است در تصدیق نافع نہ تکذیب او

علاوہ اگر روایش در صحیح مذکور و دیگر صحیح مذکور است اگر او کاذب بوده پس صحاح سنیان مشتمل بر اکاذیب بوده باشد و چہار کاذبہ را معدود در صحاح
توان نمود **قال** الناصب اکثر روایت نافع عن ابن عمر کی پردہ میں ملازمان زمین و آسمان کو ایک کر رہی تھی جب سنتی آئی کہ عبداللہ بن عمر کی محاورہ میں
فی بمعنی من ہی یعنی ظرف نہ فی بمعنی ظرف کہیا کر بات تکذیب نافع صلع اور جگت بلکہ استہزا اور سخریت پر آئی بحکم المرء یقیس علی نفسہ امام عالیمقام کی نسبت
لفظ گاو ماری ویچہ بازی فرمانی لگی اور اوسکی کلام ہدیت انجام کو تحکم و تعسف تمام مورد ملام بتانی لگی کیا وجہ سمجھی حاصل وجہ اول کا یہہ ہی کہ قطع نظر اس امر
کہ تکذیب نافع سے تکذیب بخاری کے لازم آتی ہی صحاح البتہ اکاذیب پر شامل ہوئی جاتی ہیں کیونکہ صحاح میں اکثر حدیث روایت نافع موجود ہی پس جو
اس پر بیان لے جاتا ہی کا یہہ ہی کہ سابق باخراج نسائی و طبرانی عن ابی النضر گذر چکا جسکا ملخص یہہ ہی کہ لوگوں نے نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہی کہ ابن عمر سے
ہمیشہ انصاری دو بار سہ روایت کرتا ہی کہا یہہ مجھپر فقرا ہی میں لیتے نہیں کہ بات اتنی ہی کہ ایکدن جناب عمر نے فرمایا کہ فریش تجہیز کی عادی ہی اور
انصار یا عوالی یہود اسکی عادی پس قریش کی نامید پر کریمہ لم تکونوا تعلمون آیا نازل ہوا پس بموجب اقرار نافع ظاہر ہی کہ نافع تکذیب ناس کے کر رہا ہی نہ ناس تکذیب
نافع کی ہاں امام صاحب نے جو تکذیب نافع کی ارشاد فرمائی ہی بر تقدیر صحت روایت بطریق فرض و تسلیم ہے یعنی ملازمان ایسی کسی کج فہمی کی تہمت کیا ہوگا کہ یقیناً نافع
ابن عمر سے بیان الفضاء فی ادبارہن راوی ہی اوسکی جواب میں فرمایا کہ سلمنا ولکن سائر الناس کنوا نافعا رہی کج بحثی ملازمان کی کہ ہر صورت میں تکذیب نافع
سے صحاح کا اعتماد جاتا ہی پس جواب یہہ ہی کہ مراد کذب سے اس مقام میں خطا ہی سو بسطی اس تقدیر فرض و تسلیم پر اس کذب کی تفسیر بواہ عطف تفسیری سالم
روایت میں موجود ہی کہ عن عبداللہ بن الحسن انہ لقی سالم بن عبداللہ فقال لہ یا ابا ما یحدث نافع عن ابن عمر انہ لم یکن یرخص بالسباق بین النساء
فی ادبارھن فقال کذب لعبد فقال خطأ عامدا یا عبداللہ یا تونی فی فروجھن من ادبارھن یرید اھل البیت ابصر بما فی البیت کہ ملازمان کے
تصانیف میں بھی ہم زبان رد قلم ہی سالم کی قول صحیح و سالم پر نظر کرنا چاہئی یا غلام کے قول خطا پر قول خطا پر وہی اعتماد کری جو مجتہد خاطی و مستند قوم
لواطی ہوا **اقول** کون حرز بلند نے یہہ جو کہا روایت نافع عن ابن عمر کی پردی میں ملازمان زمین و آسمان کو ایک کر رہی تھی جب سنتی آئی کہ عبداللہ بن عمر
کی محاورہ میں فی بمعنی من ہے کہیا کر صلع و جگت بلکہ استہزا و سخریت پر آئی اور امام عالیمقام کی نسبت لفظ گاو ماری ویچہ بازی فرمانی لگی یہہ قول مثل بول
او سکا نظائر ہ شعری کہ صاحب سہم ثاقب نے یہہ فائدہ مفیدہ بعد تائید تعقیب کے و بعد سنتی ادعای کون حرز کی کہ ابن عمر کی محاورہ میں فی بمعنی من کبھی آتا ہے
اور یہہ کذب صریح ہی ؎ مردم اندر حسرت فہم درست ؎ اور ہونا فی کا بمعنی من محاورہ ابن عمر میں ہرگز ثابت نہیں جیسا کہ ہم اوپر بکرر ثابت کر چکے ہیں
اور کون حرز جو تغلیط عوام کی لہی تکرار اس دعوی ملا دلیل کے کرتا ہی ہم بھی حاشا تا نہ اوسکی تکرار کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ کون حرز بلاوت و حریت میں تلمیذ
دہلوی وغیرہ پر تفوق لی گیا مجاورہ ابن عمر میں اگر لفظ فی بمعنی من بھی آیا ہی تو چاہئی کہ ان روایات میں بھی بمعنی من ہو حالانکہ ان روایات میں بمعنی
من ہو نہیں سکتا اخرج ابن جریر و الطبرانی فی الاوسط و ابن مردویہ و ابن النجار بسند حسن عن ابن عمر ان رجلا اتی امرأتہ فی دبرہا فی زمن رسول اللہ فانکر ذلک الناس فیہ فانزل اللہ نساؤکم حرث لکم الآیۃ اور اس روایت کو صاحب سہم ثاقب نے در منثور
سیوطی سے نقل کیا ہی اس روایت میں لفظ فی کا فی زمن رسول اللہ میں واقع ہی اور اوسمیں بمعنی من کے ہو ہی نہیں سکتا کون حرز کبھی اور شرمائی لاکن وہ
تو مقتضی آثار عثمان بے حیا و بی اعلیٰ ہی اوسکو شرم کہاں اور مخفی نرہی کہ روایت مذکور میں لفظ دبرہا کا بدل البعض لفظ ادبارہن کا ہی تو یہاں دبر
ذکر نسا کون حرز کا کہ بعض روایات میں لفظ من کا مقدر ہے یہیں چل سکتا و رای آن کون حرز اس روایت کو بامعان نظر دیکھی کہ اسمیں کونسی مغلطہ و حیلہ

کون حرز

وحیلہ کوں حرکا نہیں چلیگا نہ لفظ فی بمعنی من ہوسکتا ہی نہ تقدیر من کی ہوسکتی ہی اور اس روایت میں تصریح و تنصیص ہے نزول آیہ نساءکم الایہ پر اتیان فی الدبر میں بقول
ابن عمر کی اور تکذیب کوں نافع کی ہے فی بمعنی من ہوتے ہیں محاورہ ابن عمر اور مقدم ہوتی ہیں بعض روایات میں اور حدیث ابن عمر و نافع فی بیان شان نزول آیہ مذکورہ میں
کچھ رد و نکیر نہیں کیا تو اس روایت میں ثبوت صریح بتحریر ابن عمر و نافع و مالک کے کہ امام سہیلی وغیرہ کا ہی باتیان فی الدبر لفعل رہنا کوں حرام اور اوسکی ادلیا تا ویل
تو اس روایت میں فی بمعنے من کیونکر ہوسکتا ہی اور لفظ من کا کہاں متعذر ہے اسکا دفعہ کسیطرح کوں حرام اور اوسکی ادلیا سے حکم نہیں ہر چند وہ سخن ساری و حیلہ آمیزی
کی لیکن اپنی پیر بخاری کی شہد و نکو بولا ہے اور اونکو کچھ دی اور اونکی حمایت سہلا ہے اور مصداق فادعوا شہداءکم ان کنتم صادقین کا ہے اور کوں حر کی اس روایت
کی جواب میں ماہ و ماہ پاکوں بھول گئے اور حیلہ انگیزی و مغلطہ بازی و پلٹی کہانا بالکلیہ بھول گیا اور دست و پا گم کردہ ہوگیا اور ٹال و ٹول کر گیا ہی کما سیجی فی محلہ اور وہ
روایت موعود یہہ ہی حدثنی الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشیر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد ابن سعید حدثنا ابو ثابت محمد بن عبد اللہ
بن حمید حدثنا عبد العزیز ابن محمد الدراوردی عن عبد اللہ بن عمر ابن حفص ابن ابی ذئب و مالک بن انس کلہم عن نافع قال قال ابن عمر
امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی ہذا نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال اتدری یا نافع فیم نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا
قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی دبرہا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الیہ قلت لہ من دبرہا فی
قبلہا فلا بأس بہ ثابت ہوا کہ جملہ دعاوے بلا ادلہ کوں حر کی کہ ابن عمر کی محاورہ میں فی بمعنی من بہتیرا تا ہی اور کہیں لفظ من کا مقدر ہی اور عبد اللہ
بن عمر و نافع و مالک محدث و فقہی آدبار المحال کے ہیں ہیں یہہ سب کے سب دعاوی بلا دلیل بلکہ من قبیل ترہات و اباطیل ہیں اور یہہ امر بخوبی ثابت ہوا کہ ابن
عمر و نافع وغیرہ کی نزدیک وطی فی ادبار المحال حلال ہے ہذا اولا کس منہ الجاہلین اور کوں حر طغام مجہول الاب و الاعمام نے جو جواب ایراد اول سہم ثاقب میں
کہا کہ جواب اس ہذیان بی تکاں کا یہہ ہے کہ یہہ ہذیان بے تکاں کوں حر کا ہی اولا قطع نظر اس امر کے کہ ہنگام دار و گیر مناظرہ کی حضم کو اپنی کتاب اور اپنے
سلاح سی جواب دینا و سند لانا خلاف داب مناظرہ ہی بی نصر جو کوں حر باخراج نسائی و طبرانی سابق میں لکہ چکا ہی و ہمین یہہ عبارت ہی قل اکثر علیک
القول انک تقول عن ابن عمر انہ افتی ان تؤتی النساء فی ادبارہن اور اس عبارت کا ترجمہ وہاں اور یہاں یہہ کیا ہی کہ لوگ تجہیر بہت قیل و قال
کرتی ہیں پھر تو کہتا ہی کہ ابن عمر نی اتیان فی ادبار کا فتوی دیا ہی اور یہاں روایت مذکور کا محض یہہ لکہا ہی کہ لوگوں نے نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہی کہ ابن
عمر سی اتیان النساء فی ادبارہن روایت کرتا ہی کوں حر نکیا دہی بنیاد اپنی اس تناقض و تہافت کو دیکہی اور سمجہی کہ روایت اور شی ہی اور فتوی شی دیگر اور نافع نے
کذبوا علی فتوی ابن عمر کو کہا ہی نہ روایت ابن عمر کو اگر چہ عند التحقیق و عند تعمق النظر ہمجگہ روایات متکثرہ ابن عمر بمنزلہ فتوی ابن عمر کی ہیں تا ہیگوں حر طغام
مخالفا للامامیہ بمقام کہتا ہی کہ نافع تکذیب اس کی کرتا ہی و امام علیہ السلام کوں حر طغام کا تکذیب کرنا ہی و کہتا ہی و سائر الناس یکذبونا فعلا
یعنی سائر ناس نے تکذیب نافع کے تو کلام کوں حر و راز کر مقام باہم متناقض ہیں اور کوں حر رفع تناقض کے لیی حر تراش و خراش کلام اپنی امام کی کرتا ہے
اور تہوک کسی کے منہ کا بموجب دا المعنی فی بطن الشاعر اپنی پیٹ سی پیدا کرتا ہی ادعای محض بلا مستند و بلا دلیل ہے کلام رازی میں کہیں اشعار اس تہتک کا
نہیں اور کوں حر طغام نی یہہ جو کہا ہی کہ یحیی ملازمان کے گرد حصور تہن تکذیب نافع سی صحاح کا عناد جاتا ہی پس جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد کذب سی ہمقام
خطا ہی الخ کوں حر سمجہی کہ کذب کو بمعنی خطا نہرانی میں ہی وہی محذور موجود ہی کہ صحاح ستہ ان مشتمل خطاؤں و کلام خاطیوں پر ہی اور خطاؤں و کلام خاطیوں
کو صحاح میں معدود نکرنا چاہئی اور صحاح ستہ کو صحاح نکہنا چاہئی اور نہ اوپر اعتماد ہوسکتا ہی و حقیر حاشا تا للکباد الیلید کہتا ہی کہ وہ کوں تہر مکاں

ومخاطبوں کے قوی طوفان باندھتا جلا جاتا تھا جب سنتا آیا عبداللہ بن عمر کی محاورہ میں بلکہ ابن عمر کی مردم ہمزمانہ و ہم شہر کے محاورہ میں لفظ فی کا بیشتر اسی معنے
اصلی عباد ظرفیت میں آیا ہی تمعنی طرف تو کہسا کرگا لیون پر کہ شیوہ بازاریان اجلاف کا ہی گیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ قال الناسب الکاذب طرفہ تر
یہہ ہی کہ کذب بمعنی خطا پر یہان اسقدر تہنگ مدنظر ہی ملازمان صحاح رکلینی اور من لا یحضر اور تہذیب اور استبصار جو باعتراف شیعہ باجمعہم کاذبین بعیدین بالعمد ہین
ائمہ طاہرین کے روایتوں سی معلوم ہین اونپر مدار عمل و اعتماد ہی کیون صحاح شیعہ اکاذیب پر شامل اور درجہ اعتبار سی ساقط و نازل نہین ہوتی ذرا ہشام اور صاحب الطاق
اور مفضل وغیرہ کی حال انکے کتب رجال مین ملاحظہ ہوئی کہ قطع نظر ارشاد ائمہ ہدی و دعائے صبح و ساکہ یروی لنا الا کاذیب و نغیر علینا اہل البیت
قاتلہم اللہ اخزاہم اللہ باہم امین تکاوت جاری ہی ابن مسکان کہ دعوی روایت کا حضرت صادق سی کرتا ہی یاران صادق کہتی ہین جہوٹا ہی ہرگز
امام صادق سی اوسکو ملاقات نہین ہوئی ابو العباس باجماع شیعہ وضاع و کذاب ہی ابو بصیر نے خود اپنی کذب کا اقرار کیا یا وصف ابی الخطاب ربع کلینی اوسکی روایت
سی منتظم ہی حضرت زرارہ کہ فقہ اور اعلم بلکہ امام اعظم فرقہ ہین ابو عمر کشی کے کتاب مختار مین انکا سیجہ رضیہ ملاحظہ ہووی کہ اوسکی حقین امام کا کیا عقیدہ تہا
اور امام کے حقین وہ کیا بی ادبی اور کلمہ نا لایق ادا کرتا تہا کہ کسی ناصب و خوارج سی متوقع نہین کتاب مذکور مین ہی حدثنا محمد ابن احمد ابن عیسی عن علی ابن
الحکم عن بعض اصحابہ عن ابی عبداللہ قال سئلت علیہ فقال متی عہدک بزرارۃ قال قلت ما رایتہ منذ ایام قال لا تبالی ان
مرض فلا تعدہ و ان مات فلا تشہد جنازتہ قال قلت زرارۃ منجبا ما قال نعم زرارۃ شر من الیہود و النصاری و من
قال ان مع اللہ ثالث و حدثنا محمد بن مسعود قال حدثنا جبرئیل بن احمد الفاریابی قال حدثنا العبیدی محمد ابن عیسی عن یونس عن ۵۰
عبد الرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارۃ یقول رحم اللہ اباجعفر و اما جعفر فانی قلبی علیہ لعنۃ فقلت لم ما حمل زرارۃ
علی ہذا قال ان اباعبداللہ اخرج محمدیہ اور اسیطرح کلی اور روایات و ہیہ کتاب و ہیہ مصنفہ مصنفہ صاحب وج کہ زر ظلام منتہی الکلام صانہ اللہ
عن سنۃ اللیام مین مذکور ہین من شاء الاستقصاء فلیرجع الیہا اقول ہی اسباب واقع ہوئی کہ بملاحظہ اس قسم تکاذب و تخالف کے اکثر اہل تشیع فی مذہب
شیعیت سی رجوع کیا چنانچہ شیخ الطائفہ بل مرشد الطوایف ابو جعفر طوسی اپنی تہذیب مین شیخ مفید نا مفید سی استفادہ فرماتا ہی حصل اوسکا یہہ ہے
کہ اوسنی کہا کہ ابو الحسن ہا روی اول حال مین شیعہ خالص تہا اور امامت ائمہ کا قائل آخر جب اخبار شیعہ کو مختلف اور متناقض اور متعارض پایا شیعیت
کو جہوڑ کر شافعیت کے جانب رجوع لایا اور اوسکی سارے شاگرد و مستفید بہی شافعی المذہب ہوئی فی الواقع جو کوئی انکی مذہب مین اندک غور کرے
اور اونکی اختلاف اخبار پر اطلاع پاوی یقین معلوم کری کہ انکی مذہب طمع و مذہب مین راہ نجات کی مسدود ہے ناچار اس مذہب کو ترک کرکر
دوسری مذہب کے طرف رجوع لائیگا و باجملہ اب ارشاد ہو کہ نافع کی کذب بمعنی خطا سی ملازمان کو یہہ گمان فاسد پیدا ہوا کہ صحاح اہلبیت مین اخبار کاذبہ کا اشتمال
لازم آتا ہی حالانکہ علی الاصح من المذہب لازم مذہب کا مذہب نہین ہوتا یہان جو کذب حقیقی اور تکاذب تحقیقی سی بناء اعلی الاصح بہ ثقات اخبار ہم اقربہ
ناقدوا اخبار ہم فی اسفارہم صحاح شیعہ پایہ اعتبار سی ساقط اور فی الاعتبار ہوئی جاتی ہین اسکی دفیعہ کے تدبیر کیجی اقول کون خبر نے یہانتک اجمال
کو کہ سراسر اہمال ہے کام فرمایا اوسنی انہای کتب رجال جسکی ملاحظہ کو کہا ہی نہ لکہی کہ دیکہی جاتی اور یہہ بہی معلوم نہوا کہ یروی عنا الا کاذیب و یغیری علینا
اہل البیت کس کتاب مین ہی اور یروی و یغیری کے ضمیر کس کے طرف راجع ہی و پر اسا جا رزکواروں کے ہین یہہ ضمیرہ ہدی اونہین بہی کسی کی طرف پہرتی ہے
اور الفاظ قاتلہم اللہ اخزاہم اللہ جو یروی عنا الا کاذیب و یغیری علینا اہل البیت مین جو ترجی جوڑ لگایا ہی اسکا حال کیا ہی اور ابن مسکان کا حال جو انہا ہے

کس کتاب مین ہی اور ابو العباس کے کذاب و وضاع ہونے پر اجماع شیعہ کا کونسی کتاب مین مرقوم ہی ابو بصیر کا اقرار اپنی کذب کا کہان دیکھا جاوی اور
زرارہ کی حقین جو کون جرحنے روایت کتاب مختار ابو عمر کشی سی لکھی ہے اور ہی دوسرے روایت ابن مسکان سے لکھی ہے مین اسوقت کہ ایک روایت مین وارد ہوئی
جسمین بیان و منشعہ محرف ہین ملتی فضلا عن الکتب الدرسیہ سیما کتب رجال الامامیہ کا دستیاب ہونا غیر ممکن ہے تصحیح النقل روایات مذکورہ کے کر سکا
اور جو کہ کلام کون جرحسی مستند ہوتا ہے کہ ناقل روایات مذکورہ کا اسکاف ہندی فیض آبادی ہے اور کون جرحنی او سکے نقل کے تقلید کے ہی تو باجماع
ان کا ذہین عادیین خائنین معتقدین آثار کا ذہین عادیین خائنین دین کے یقین واثق ہے کہ ضرور بالضرور بلا ریب ان روایتون مین خیانت فی النقل واقع
ہوئی ہے جب نقاب علیہم اللعنۃ و العذاب الیمی گستاخی و بی ادبی علی الاعلان ائمہ ہدی علیہم السلام کی جناب مین نہین کرتی تو کیا ممکن ہی کہ زرارہ فی کہ شیعہ ائمہ علیہم السلام
سی ہی کہا ہو فان فی قلبی علیہ لعنۃ الثیا بالله معذ لعنۃ الله علی تقدیر خیر ما لہ و ما علیہ ان روایات کا تتبع تصحیح النقل بیکیش اجناب صادق
صفا کریگا فی الحال سی جواب کفتار کرتا ہون کہ جبکہ اوپر صحاح ستہ سنیون کا حال باعتراف اکابر سنیہ کی اس سی بدتر ہی اس کون جرطغام مجہول الات
و اوغام اور اسکاف ہندی کو بموجب آیہ شریفہ جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ایسا تعریف و تعرض کمال وقاحت و بیحیائی سی ہی طرح برزدی مین
ہی کہ بخاری صاحب صحیح بخاری نے احتجاج و اخراج احادیث کیا ہی جماعت مجروح مانند عکرمہ مولی ابن عباس و سہیل بن ابی اوس و عاصم بن علی و عمر بن
مرزوق وغیرہم کی اور مسلم صاحب صحیح مسلم نے احتجاج و اخراج کیا ہے سوید بن سعید سے اور اوس جماعت سی کہ مطعون مشہور ہین اور ایسا ہی ابو داود و نسائی کیا ہی
اور اکابر محدثین مانند قتادہ و محمد بن مسلم ابن شہاب زہری و ابو اسحاق سبیعی و نسائی وغیرہم کی روایت کرتی ہین عمرو بن وقاص سی تہذیب الکمال
مین ہے کہ ابو احمد عبد اللہ عجلی نے عمر اپنی باپ سے روایت احادیث کرتا تھا اور روایت کرتی تھی ماں اوس عمر سی اور یہ عمر وہ ہی جسنی قتل کیا حسین کو اور ۵۱
عمر تابعی ثقہ ہی انتہی اور عبد اللہ بن ابی ہبل جو برادر رضاعی عثمان کا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اوسکو فتح مکہ مین نکالدیا اور فرمایا تھا کہ مین اوسکو
امان مذدونگا قتل مین نہ حرم مین اور حال مفصل مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین مرقوم ہے صاحب صحیح ترمذی و ابن ماجہ اوس سی روایت
کرتی ہین صحیح بخاری جسکو اصح الکتب بعد کتاب الباری جانتی ہین روایات خوارج سی ملو ہی مانند عکرمہ کے کہ خارجی ہونا اوسکا وفیات الاعیان و فتح الباری و ملل و
نحل سی واضح ہی و مانند عمران بن حطان کے شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکھا ہے کہ عمران بن حطان خارجی تھا و مداح ابن ملجم روایت کرتا ہی عمر سی اور
ابی موسی اور ابی ذر سی بخاری و ابو داود و نسائی نے اوس سے روایت کی ہی انتہی اور انساب سمعانی مین ہی کہ عمران بن حطان مفتق خوارج کا و زاہد و شاعر اونکا
اوسی کے یہہ دو شعر ہین مرثیہ علی مین یا ضربۃ من شقی ما اراد بہا الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا انی لاذکرہ حینا فاحسبہ
اوفی البریۃ عند اللہ میزانا اور اسی خبیث نے مرثیہ ابن ملجم ملعون کا کہا ہی بخاری نے صحیح اپنی مین اوس سے روایت کی ہی اور عجلی نے توثیق اوسکی کی ہے
اور مانند نجدۃ الحروری کے کہ عبد الحق نے رجال مشکوۃ مین اوسکو رئیس الخوارج لکھا ہی و مانند جریر بن عثمان حمصی کی کہ رجال بخاری سی ہی نصب و خروج مین مرتبہ علیا تھا
جناب حضرت امیر علیہ السلام کو ناصبی کہا تھا جیسا کہ لسان المیزان مین ہی و مانند سمرہ بن جندب کے شیخ عبد الحق نے رجال مشکوۃ مین لکھا ہی کہ وہ صحابی مشہور ہے
اور ہی حروریہ و خوارج پر تھا و مانند مغیرہ بن شعبہ کی کہ جناب امیر علیہ السلام کو ناصبی کہا تھا جیسا کہ مستدرک حاکم مین ہے اور مانند مروان بن الحکم کی کہ خروج اوسکا
اظہر ہی بخاری اوس سے روایت کرتا ہی و مانند ولید بن کثیر مدنی خارجی کے بخاری اوس سے روایت کرتا ہی اور مانند اسحاق بن سوید العدوی کے جسنی الوسطی کے و عبد اللہ
بن سالم الاشعری کی و قیس بن جازم کی کہ یہہ سب اوسکے صحیح سے بخاری و نسائی روایت کرتا ہی جیسا کہ تقدمہ فتح الباری و تقریب مین مصرح ہے اور مانند معاویہ بن ابی

عمرو بن العاص بسر بن ارطاۃ و عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے کہ یہہ سب تابعین و تابعین و اصحاب جنگ جمل و صفین کے ہین ملا علی قاری نی کتاب
رجال مین کہا ہی کہ مسلم سنی اصلی مورد واقع ہوئی ہین کہ قوی نہین ہین ہنگام معارضہ کی تحقیق مسلم نے صحیح مین روایت کرتا ہی لیث بن ابی سلم و دیگر ضعفا سے
اور کہا ہی حافظ نی کہ مسلم نی جب اپنی کتاب صحیح بنائی تو اوسکو عرض کیا ابو زرعہ پر ابی زرعہ نی اوسکو برا کہا اور غلط کیا اور کہا کہ تو نی اوسکا نام صحیح رکھا
اور اہل بدعت وغیرہ کے نبی اوسکو سلم کیا ہی انتہی بالجملہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر صحاح الہیت محکوم ہین روایات خوارج نواصب و مجسمہ و مشبہ سی مانند مضمون
کہس و نظر ہی اوسکی اب ارباب انصاف سمجھ لین کہ صحاح ستہ سنیہ سیکہ مشتمل اکاذیب ہین یا صادیق پر اور مدارج اعتماد و اعتبار پر عارج و صادق ہین
یا اونسی ہابط و ساقط اور کون خر طغام مجہول الاب والاعمام نی جو کہا کہ بملاحظہ تکاذب و تخالف اس قسم کی اکثر اہل تشیع نی شیعیت سی رجوع کی اور سنیت مین
اوسکی حال ایک ابو الحسن ہارونی کا لکھا تو دعوی رجوع اکثر کا کرنا اور سند مین اوسکی ایک فرد کا حال لکھنا سوای مغالطہ کی کونسی محل صحیح نہین لکھا
اور کون خر طغام نی یہہ جو کہا شیخ الطایفہ بل مرشد الطوایف نے تہذیب مین شیخ مفید سی یہہ استفادہ کیا ہی کہ اوسنی کہا ابو الحسن ہارونی اول حال مین شیعہ
متعاجب اخبار شیعہ کو مختلف و متناقض پایا شیعیت کو چھوڑ کر شافعیت کے جانب رجوع لایا اگا کہنی نہین کہ طایفہ کسبیہ طایفہ سنیہ ہی تو مرشد الطوایف
عمر کو لئے بلکہ وہ کون خر خبث المخانیث و شیخ المابین ہی علمائے فرقہ حقہ امامیہ ایدہم اللہ تعالی بالطافہ الخفیہ والجلیہ کہ مصداق علماء امتی کانبیاء
بنی اسرایئل ہین کیطرح مرشد الطوایف نہین سکتی یہہ تعب حضرت بابون کو دنیا برق و بجا ہی اور یہہ خلعت اونہین کے قامت پر ملامت پر زیبا ارباب انصاف بیگانہ
خیال فرمالیوین کہ ہم حتی الامکان عنان اپنی جواد قلم کی روکی چلی آتی ہین لاکن یہہ کون خر نہین روکنی دیتا ہی ہمارے جواد طبع وقاد کو ناخر چہر دیتا
کہ کیت قلم کو جولانی خواہ مخواہ لانا پڑتا ہی ۵۲ از مکافات عمل غافل مشو ✤ گندم از گندم بروید جو ز جو ثانیگا ابو الحسن ہارونی کہ بسبب نارت نصر
ورزالت جبلی کے اگر مرتد ہو گیا ہو تو املحی امامیہ کو اوس سی کیا ضرر اور کون خر کو اوس سے کیا فایدہ کون خر عالم حال ابو الحسن ہارونی کی حال اپنی شیخین
ارتداد کا جسکی خر صحت اثر حدیث صحیح لترکبن سنن من قبلکم مین موجود ہی یاد کرلی و شرما ئی بلکہ اپنی موہنہ کو ڈھانک کر رووی ثالثگا
رجوع ابو الحسن ہارونی کیطرف شافعیت کے کتاب مستطاب تہذیب مین ہر گز نہین ہی یہہ خیانت فی النقل کون خر کی ہی اور افترا اوسکا ہی جناب شیخ الطایفہ علیہ الرحمہ
لعنۃ اللہ علی الخائنین و المفترین دایگا تعریض تعارض اخبار ایمہ علیہم السلام کی جو کون خر کی کی حق کہ معتقد ہے کہ یہہ مذہب ضعیفہ ختم اللہ علی قلوبھم و علی
سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ و لھم عذاب عظیم کی دل نفاق منزل اس کور دل کا مختوم بختم نفاق اور سمع و بصر اوس کور دل سواد کا
متغشی بغشاوہ عناد ہی کیا وہ کور باطن یہہ نہین جانتا کہ ایمہ ہدی علیہم السلام عہود حکام جور مین دایما بتقیہ بسر کرتی تہی اسی جہت سی بشیر اخبار ایمہ اطہار
امور تقیہ مین وارد ہین اور سبب ورود انکی مدارات تقیہ مین قابل التعریض تعارض کے نہین ہین اگر اخبار اہلحق امامیہ مین بسبب تقیہ کی تعارض ہوا تو
کیا مضایقہ طایفہ کسبیہ اپنی خانگی اخبار کا اختلاف اور اپنی مذہب اربعہ کا تخالف و تکاذب و تناقض کیون نہین دیکھتا یا انکہ تعمد مین طایفہ کسبیہ کو
کہو نجومن الانجار نوبت تقیہ و توریہ کی نہین ہو پہنچی کہ وہ لوگ دایما امام و مقتدا احکام وقت کی رہی باہمہ فیما بینہم اختلاف و تخالف و تکاذب کے
کو پہونچا کہ نوبت تکفیر کی اتہین برملا پہونچی غزالی شافعی امام سنیون نے اپنی کتاب منخول مین ابو حنیفہ امام اعظم سنیون کی دنایم عبادات و معاملات کے
مسایل مین ایسی لکھی ہین کہ حر ذی عقل اوسکو دیکھی یا سنی مذہب سنن سی تبرا کری چنانچہ غزالی مذکور کتاب مذکور مین نماز ابو حنیفہ کی یہہ کیت کر
رہا ہی اور یون حال اوسکی نماز کا لکھتا ہی کہ مصلی نہ ہی کتی کی کہال مدبوغ کی ہین لے اور ایک چوتہائی جامہ مذکور کو نجاست مین آلودہ کرلی اور شاشہ

بول کا ہی اوس جامہ پر چھڑک دی اور نیند خراسی وضو کرکی بتکبیر احرام زبان فارسی مین کہی اور بجای سورہ فاتحہ وضم سورہ کی دو برگ سبز یا دو پانچ
سبز کہہ لے اور سجدہ کی بدلی دو مرتبہ بغیر فصل کے پیشانی زمین پر لگالی اور آخر تشہد مین ایک گوزماری نماز کو تمام کری تو نماز اوسکی صحیح ہے
اور بندہ کہتا ہی کہ کتب فقہ سنیہ سی واضح ہوتا ہی کہ اگر مصلی بلا استنجا از غایط بخر و کلوخ و دو آب اگرچہ مخرج برازا لودہ بغایط کثیر زیادہ
از یک مثقال ہوا و رسگ اہلی کو آغوش مین لے کر نماز پڑہی تو نماز اوس حنفی سنی کے پیچہلی صحیح ہے کما فی فتاوی درالمختار سبحان اللہ کیا نماز
ہی حنفی سنیون کے پیچہے موجہ شیطان کے حوالہ اور ہی غزالی مذکور لے اوسی متحول مین لکہا ہی کہ ابوحنیفہ فی عقوبات کو باطل کردیا مقصود شارع کا
عقوبات سی محافظت دماء و فروج و اموال خلق خدا ہی سو ابوحنیفہ فی مندم کردیا قاعدہ قصاص کو او مصور ہین کہ کوئی شخص کسی بیگناہ کو
ہمارہی چیز سی قتل کری اور اوسکی نزدیک ہمصور ہین قصاص نہین اور دربارہ فرع ابوحنیفہ فی سقوط حد کے لہی قاعدہ اجارہ کا نکالا و زعم
کیا کہ اجارہ منعقد ہی اور دربارہ عتق و طلاق و نسب کے بتہور سی تغیر حال منصوب ہین کردی تو وہ مال منصوب لک غاصب کے
ہوجاتا ہی جیسی کوئی گیہوں غاصب کے ہاتہ سی تلف کرلی تو یہ گیہوں منصوب لک و ملوک غاصب کے ہوگئی انتہی واہ ری ابوحنیفہ سگ طالب دنیای حنیفہ
خوب خونیون و زانیون و غاصبون کو دلیر کیا ﴿ حاشا باش از رحمت خدا کی آوزین ﴿ اور تالیف و تکالیف علمای سنیون کا کتب تواریخ و
سیر سی اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ شافعیہ نے حنفیہ کی کفر نامہ سلطان مغل مین کیے اور حنفیہ نے تکفیر شافعیہ کے بہر منابری و شام مین کی و در ایسے
مسایل عجیبہ و غریبہ سنیون کی جنکی استماع سی دل متحمل و شعور کو نفرت مذہب بلکہ کوسی ہوتی ہے الفصہ وہ اتنی ہین جیسے اسجگہ روما لا اختصار دو تین
مسئلہ مفتی بہا اوسکی و اہلی فقہیہ و الفاظ کون جرواوسکی اذناب اصحاب کے لکہتا ہی تفسیر کبیر مین امام رازی سنیون کا کہتا ہی کہ جو مرد مشرق مین ۵۳
ہو وہ نکاح کری اوس عورت کی سانتہ جو مغرب مین ہو اور اوس عورت کے اولاد پیدا ہو تو ابوحنیفہ کی نزدیک وہ اولاد اوسی مرد مشرقی کے ہی جاتا ہی صفحہ
بالیقین معلوم ہے کہ وہ اولاد اوس مرد کی نطفہ سی نہین ہے اور فتاوی کاضوری اور رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین ہے کہ کوئی مرد سفر کو جاوی اوہان بس
سفر مین رہے اور زوجہ اوسکی وہان سی کسی مرد سی نکاح کرلے اور ہر سال ایک بچہ جنی پس یہہ سب اولاد زوج اول کے ہی جو سفر مین تہا ابوحنیفہ کے نزدیک اوسی
پر فتوی ہے اور تفسیر کبیر و فتاوی قاضیخان و ہدایہ مین ہے کہ کوئی سنی اپنی ماہین بیٹی بہانجی بہتیجی بہو پہی خالہ محارم شرعیہ سی نکاح و مجامعت
کری تو اوسپر ابوحنیفہ کے نزدیک حد نہین اور تفسیر کبیر و رحمۃ الامۃ مین ہی کہ شافعی کے نزدیک اپنی بیٹی متولدہ من الزنا سی نکاح صحیح ہی اور تخالف
و تکالیف سنیہ کا مسائل ظہارت مین زیادہ از حد ہی ایک مسئلہ اوسکی یہی لکہتا ہون کہ سگ اہلی و بس جرزہ اوسکا نزدیک مالک و مالک امام سنیہ
سنیہ کے حلال و پاک ہے کما فی المرقاۃ شرح المشکوۃ ملا علی القاری و فی رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ و نزدیک ابوحنیفہ سگ طالب دنیای حنیفہ کی حرام
و نجس ہے اور مغی الیمان کے شافعی کے نزدیک پاک و ابوحنیفہ کے نزدیک نجس ہے کما فی الہدایہ و علی ہذا القیاس عدہا مسائل مختلف فیہا بین الائمہ الحنفیہ
السنیہ کتب سنیون مین موجود ہین انکی دیکہنی اور سنتی سی علم الیقین حاصل ہوتا ہی کہ مذہب ان بدینون کا باطل اور اوسکی راہ نجات کی مسدود ہے
بالکلیہ بسبب اسکے کہ کذب حقیقی اور تناقض تحقیقی سنیون کی مذہب مین اور اقوال انکی فقہا و محدثین مین باوصف ہونی تورید کی کثرت ہی اور صحاح
ستہ انکی مشتمل روایات نواصب کاذبین و خاطئین پر ہین تو کی اعتماد ہوئین اور مقام ٹہرین اور اختلاف اخبار مذہب شیعہ مین جو بسبب تقیہ کی پایا
جاتا ہی صحاح شیعہ کی اعتبار نہین ہوسکتین کون خرکلام ہی کہ اپنی شہدون ہم مشربان انکو بلواکر اپنی مقام اونسی پہروا ئی ﴿ من انچہ شرط

بلاغت مآبو میگویم ۞ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال قال صاحب السہم الثاقب وثانیا انکہ اسناد تکذیب سائر ناس کذب محض است چہ اکثر قائلین جواز
آں از عطای قدمای تابعین بودہ تصدیق او نمودہ اند واکثر تابعین او در تخصیص بودہ کما سیتضح عنقریب قال الناصب الکاسب وبحول اللہ
اقول اولا قول بعض کو کہ ملازمان نے قول اکثر قرار دیا کذب محض و افترا بر جہابی کما سیتضح عنقریب ۞ الا ذاک ان اللہ ہداک اور یہہ امر خود ظاہر ہے
کہ مراد اکثر سے عرفہ صحابہ و تابعین و من بعدہم من ائمۃ المجتہدین ہے اور جو فعل یا قول کہ اکثر افراد فرقہ یا اکثر اشخاص قوم سے صادر ہوتا ہے وہ
نسبت اوس فرقہ یا اوس قوم کی طرف متعارف لغت اور عرف ہی کیا ملازمان نے کتب عربیہ میں بتوتیم فعلوا کذا قالوا کذا نہیں پڑہا اس
ہنگام میں اسناد تکذیب لسائر ناس کہ امام صاحب ہی بہ نسبت نافع واقع ہوئی اصلا کذب و غیر نافع نہیں چہ جای کذب محض ۞ سخن شناس
نہ دلبرا خطا اینجاست ۞ و مقصد اوہ قول متضح خواہ قول بعض ہو خواہ قول اکثر ہر گاہ اپنی ظاہر پر نہیں بلکہ بشہادت جمہور کہ اوسکا مفصل ہے
کی مذہب کے جانب رجوع کرنا ہی اسناد تکذیب لسائر الناس بمعنی خطای فہم صدق محض ہوگا نہ کذب محض من بعد صدق کو کذب اور کذب کو صدق
سمجھنا ملازمان ہی کا کام ہی کوئی اس آپکی کذب کو صدق جانی گا ۞ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۞ این خیالست و محالست و خبطست اقول و
مردم اندر حسرت فہم درست ۞ کون حجر کو با وصف ایسی جلالت کی قدم میدان تالیف میں کہنا اور خواہ مخواہ جہالت اپنی ظاہر کرنا و تضییع وقت
و اوقات کیا ضرور تہا ارباب فہم منصف انصاف دیکہیں کہ اس عبارت سہم ثاقب کا مطلب یہی ہے کہ فخر رازی نے جو کہا ہی و سائر الناس کذبوا انا فعا
یعنی سائر ناس نے رویت جواز ادبار الازواج میں ابن عمر سے جو نافع نے نقل کی ہی تکذیب نافع کی ہی یہہ قول فخر رازی کا کذب محض ہے کیونکہ اکثر
۵۴ عطای قدمای صحابہ و تابعین نے تصدیق نافع کی رویت مذکورہ میں کے ہی نہ تکذیب او سکی بلکہ جیسہم ثاقب فی اسمای بعض مصدقین نافع کے
بشہادت کتب معتمدہ یقینہ کہدی ہیں کہ وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور سالم ابن عبد اللہ بن عمر اور ابو جہاب و مالک بن انس و مجاہد و ابو سعید خدری
و عبد اللہ بن علی بن سائب و محمد بن منکدر و عبد الرحمن بن قاسم و ابن ابی ملیکہ و یزید ابن رومان ہیں کہ یہہ سب کے سب بشہادت کتب معتمدہ
سنیہ مصدق نافع کے و مجوز اتیان فی ادبار الازواج کے بلکہ بعض ایمہ سے اوس فعل کے فاعل ہی ہیں و رای آں صاحب سہم الثاقب نے قول قسطلانی کے
قد نقل اباحۃ ذلک عن جماعۃ من السلف ہی نقل کیا ہی بصورتیں کہنا فخر رازی کا و سائر الناس کذبوا انا فعا کذب محض ہوا کون حجر جہابی
اس کذب فخر رازی کو صدق ثابت کرتا ہی بے وجہ محض ہے او سکو لازم تہا کہ موافق داب مناظرہ کے کتب معتمدہ امامیہ سے ولا اقل اپنی کتب معتمدہ
سے ثابت کرتا کہ یہہ مذکورین بلکہ نافع کی ہیں نہ مصدقین تو البتہ او بصورتیں صدق فخر رازی کا ثابت ہو سکتا تہا و انی لہ ذلک یہہ جو کون حجر نے
سخن سازی کے راہ سے کہا و بتوتیم فعلوا کذا و قالوا کذا یہہ قیاس مع الفارق و مغلطہ بازی کون حجر کی کس کام آتی ہی انتہی کہتا ہوں صدق رازی کا
ثابت نہیں ہوتا اور کون حجر قول ابن عمر و نافع و عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عمر و سالم و ابو جہاب و مالک بن انس و مجاہد و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن علی بن
سائب و عبد الرحمن بن قاسم و محمد ابن منکدر وغیرہ کو جو قول باطل کہتا ہی غلط کہتا ہی اقوال ان سب کی اپنی ظاہر پر ہیں تاویل کو اون اقوال
میں گنجایش نہیں ہے اون اقوال کو قول باطل کہنا سوای جنون کے کوئی محمل صحیح نہیں رکہتا اور شہادت جمہور کا جو کون حجر جمع و خرچ زبانی
کر رہا ہی وہ شہادت کہاں ہے اور اوس شہادت کو پیش کیوں نہیں کرتا بالجملہ کذب رازی کا بقول صاحب سہم ثاقب کی ثابت ہی کذب کو صدق اور
صدق کو کذب کہنا کام کون جز اوندہی سمجھہ کا ہی قال صاحب السہم الثاقب وثالثا انکہ تکذیب نافع درین روایت نافع مرای الملت نیست زیرا کہ

ان بچارہ متفرد دران روایت بنودہ چنانچہ نسائی اسنہ عود از یزید بن رومان واو از عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر کہ نبیرہ عمر ابن خطاب بودہ
واز پدرش ابن عمر روایت کردہ کہ او مضایقہ نمی نمود از وطی فی الدبر کما فی الدر المنثور و نیز سالم ابن عبد اللہ از ابن عمر مثل نافع روایت کردہ
و ایضاً ابو جناب مانند نافع از ابن عمر روایت کردہ و سیتضح ذلک فیما یاتی خلاصہ فتوی ابن عمر در اباحت وطی فی الدبر شصت از امام افتادہ است کہ
در میان سلف معروف و مشہور بودہ **قال** الناسب الکاسب منحنی نرہی کہ ملا رمان نے عبارت در منثور کے ترجمہ پر اکتفا کیا اسواسطے کہ تصرف مغوی
مقصود ہے عبارت کتاب مذکور کی یہ ہے کہ اخرج النسائی من طریق یزید ابن رومان عن عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر عن عبد اللہ ابن عمر
کان یرخص بما سمعت انہ یاتی الرجل المرأۃ فی دبرہا بائی کا ترجمہ کہ او مضایقہ نمیدید ہے او مضایقہ نمی نمود از شاد ہوا تا معلوم ہو کہ ابن عمر اس فعل
نہ تنہا قائل ہے تنہی کہ فاعل ہی تنہی حالانکہ اس تصرف پر ہی مدعا فوت ہی اسواسطے کہ برابر گوش گذار ہوتا آیا کہ ابن عمر کے محاورہ مین بمعنی ظرف ہی نہ
بمعنی ظرف اگر ملا رمان کو یاد نہ ہی بودہ کا کیا قصور ہان اگر فرمائین کہ مفہوم من الدبر و الا امر اوس مالی مین ما بہ النزاع تنہا تو اوسکا دفع یہہ
ہی کہ تحمیل کلام اوس زمانہ مین بعض اشخاص فی المقبل من الدبر کے وطی سمجھنے کا اندیشہ کرتے ہون او سیر ابن عمر نے نفی باس فرمایا ہو کیونکہ اس احتمال کے استحالہ پر کوئی دلیل
قایم نہین اور کیا عجب کہ بعضون نے انصار کے طرح سمجھا ہو کہ عورت کو روبرو پشت پر لٹانی کے طرح حلال نہین اور سلمنا کہ یہہ روایت وطی فی الدبر مین نص ہے
لاکن اخبار سابقہ کہ عبد اللہ بن عمر سے حرمت وطی مذکور مین مذکور ہوئین اور ہونا اس وطی کا لواطہ صغری اور منافی ایمان کما سبق ایضاً نصوص قطعیہ مین اوسکو
یہہ روایت رومان کے معارض ہوئے اور اسیطرح سالم ابن عبد اللہ کی روایت کو جسمین کذب العبد و خطاء واقع ہی یا روایت ابو جناب کو جسمین تخبیص کا ذکر ہے ۵۵
کما مر قبیل ہذا و نیز روایت پیدہ معارض نہین ہوسکتین اسواسطے کہ ان دونو روایت آیتہ مین مثل مافال نافع واقع ہی اور نافع کا حال باقرار
نافع معلوم ہو چکا کہ اوسنی یہہ نسبت ابن عمر مابت فتوی وطی فی الدبر کذبوا علی کہا پس تقدیر ہی کہ نافع اور نافع کی شرط کی روایتون مین انکار
وطی فی الادبار کما فی الادبار یعنی من الادبار ہو الثنیہ نافع اور نافع کی شرکا کی تکذیب بمعنی تخطیہ کہ جمہور کی روایات معمولہ مفتی بہا کی مخالف ہے
الیسف کے لئی نہایت مفید و نافع ہی اور مجوزین کے مرعوم کو مرتفع نہ غیر نافع و غیر نافع اور فتوی ابن عمر کا جو اس فعل شنیع کی نسبت مضیع مداد آلہ
اور مکلف عرج خامہ ہوا دعوی مجرد اور ادعای بعید ہی اسواسطے کہ علماء فتوی کہ یہ اخذ و بہ ناخذ و علیہ الفتوی و بہ یفتی و علیہ الاعتماد و ہو المعتمد و غیر ہا ہے
کس روایت مین مذکور ہی رشاد ہوئی و الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین نعم الانیس و بئس القرین ہے اب تامل اور اجتماع حواس ملاحظہ ہو کہ فتوی ابن عمر کا اباحت
وطی فی الدبر مین جلت از امام افتادہ ہی تکذیب خباب کا غوغا بین الانام مہنا دہ **اقول** کون خر نے یہہ جو کہا لایری ہاسا کا ترجمہ او مضایقہ نمیدید ہے
او مضایقہ نمی نمود از شاد ہوا یہہ نزاع لفظی ہے کہ شان مجلس سے بعید ہے و رای آن مایل بمیدید و نمی نمود کا ایک ہے نہی کیونکہ لایری ہاسا کا
اصل ترجمہ لفظی یہہ ہے کہ رای ابن عمر مین بالجملہ وطی فی دبر الازواج مین تنہا یعنی مذہب ابن عمر کا یہہ تہا اور ظاہر ہی جب رای و مسلک ابن عمر کا
یہہ ہوا کہ وطی مذکور مین مضایقہ نہین تو جاہین فعل مذکور کے کرین جاہین نکرین حلت فعل مذکور کے تردیک ثابت ہوئی اور اسیقدر دعوی صاحب سہم ثاقب نے کیا ہی
کا ہی کہ صدر رسالہ مذکورہ مین کہا ہی توضیح بمقال و تفصیل این اجمال اندا از جملہ قائلین بجواز آن عبد اللہ ابن عمر است آخرہ اور صاحب سہم ثاقب نے کہی یہہ
دعوی نہین کیا کہ عبد اللہ بن عمر فاعل ہی فعل مذکور کا ہی نہین معلوم کہ کون خر فضول باتین کسواسطے کرتا ہی اور کون خر بار بار جو کہتا ہی کہ برابر گوش
گذار ہوتا آیا کہ ابن عمر کے محاورہ مین فی بمعنی ظرف ہی نہ بمعنی ظرف آلخرہ کون خر عجب لوگی فی ناخنہ ہے کہ جو چاہتا ہی بی سمجھی بغیر پوچھا اپنی دانش

بحس سے مترجمات بعیری نکال رہا ہی انکمین ند کرلیں ہے اور موہمہ کھول دیا ہی سبحان اللہ برین مبلغ علم تالیف کتاب ارباب فہم ملاحظہ کرین کہ روایت
یزید بن رومان مین قول ابن عمر کا کہان ہے اور اوس روایت مین محاورہ ابن عمر کو کیا دخل روایت مذکور مین تو قول عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر کا ہے
نہ قول ابن عمر کا ورای آن ہم مکرر لکھ چکی وباشد ثبوت ثابت کرچکی کہ ابن عمر کے محاورہ مین ہیچ بمعنی من ہرگز نہین ہوسکتا اگر کون ہر کجا بخبط و خلل
دماغ یاد نہین رہتا یا دہ کا کیا قصور اس ہنگام مین کون حرکہ وسطی رفع نسیان اور دفع خلل دماغ کی استعمال شیاآت وحقن پر ضرور اور کون حرفی نہین
کہا کیا عجب کہ بعضون فی انصار کی طرح سمجھا ہو کہ عورکو روپوشت پر لٹانی کے طرح حلال نہین مغلظہ بحث ہے کیونکہ کسی شخص کے سمجھہ مین یہہ نہتا کہ وطی فی القبل
من الدبر حلال نہین بلکہ بعض انصار کو بتقلید یہود اگر وہم ہوا تھا تو سبقہ ہوا تھا کہ وطی فی القبل من الدبر باعث احولیت ہوتا ہی نہ یہود اوسکو حرام
کہتے ہین نہ کوئی انصار وطی مذکور کو حرام جانتا تھا اور کون حرفی اب بحث خرافی بصرہ یہہ جو کہا کہ سلمنا کہ یہہ روایت وطی فی الدبر مین نص ہے الخ ہا الحمد
للہ کہ کون حرکجر و وبجاز اب راہ پر آیا اب آیار اسی پر یہہ ہیولا ہے کہ روایت یزید ابن رومان کا نص ہونا وطی فی الدبر مین تسلیم کیا اور کون حرف
مغلطہ آرا جو فروش گندم نمائی جو کہا لاکن اخبار بمابقہ کہ عبد اللہ بن عمر سی حرمت وطی مذکور مین مذکور ہوئین اور ہونا اس وطی کا لواطہ صغری و منافی
ایمان کہا سبق ایضاً نصوص قطعیہ ہین انکو یہہ روایت یزید ابن رومان کے معارض ہونگی سراسر کذب و مغلطہ ہی آی گا کون حرفی کو سی خبر عبد اللہ بن عمر سی حرمت وطی مذکور مین
کا نص صریح حرمت وطی مذکور کے اصلا نہین بلکہ وہ تو سخن دوروبہی ہی وہ روایت جو کہ سابق مین مذکور ہوچکا کون حر کہتا ہی یہہ ہین ایک یہہ اخرج عبد الرزاق واحمد
ابی شیبہ وعبد بن حمید والبیہقی عن عبد اللہ بن عمر ان الذی یاتی المرءۃ فی دبرہا ھو اللواط الصغری یعنی ہمان فی دبر الزوجہ لواط صغری ہی اس روایت
وخبر مین ابن عمر نے یہہ نہین کہا کہ ہمان فی الدبر حرام ہے بلکہ اوسکو لواط صغری کہا ہی بطور توریہ کے اور معنی اوسکے اللہ کو معلوم قوم لوط کرتا ہی اور کتب فقہیہ مین
تفسیر لواط صغری کے اور پاداش اوسکی جس جگہہ ہو کون حرنشان دہی بالجملہ ہی روایت کو معارضہ روایت یزید ابن رومان کے نہین ہی کیونکہ روایت یزید ابن رومان کے
نص ہے وطی فی الدبر کے جواز مین اور روایت لواط صغری مین تصریح حرمت وطی مذکور کے ہین ثانیاً سابق قول مکرر کون حرکی کہ محاورہ ابن عمر مین فی بمعنی من
ہی ماحصل الذی یاتی المرءۃ فی دبرہا ہی اللواطۃ الصغری کا اور معنی یہہ ہوتی ہین کہ ہمان فی القبل من جانب الدبر لواط صغری ہی حالانکہ قائل حرمت جلی
الباحۃ کا مدلول سوء فہمی کون حرکی اس لواطہ صغری کا فاعل اور لوطی ظہر ہا ہی مذکر کا کلام یہہ ہی کہ روایت لواط صغری کی معارض روایت یزید ابن رومان کے
نہین ہوسکتی دوسرے روایت روایت مابقہ کون حرہے ہی اخرج عن سعید بن منصور ما قولک فی الجواد
یخمص ظہرہا او ما التخمیص فذکر الدبر فقال وھو یفعل ذلک احد من المسلمین کون خرد یکھو اس روایت مین ہی ابن عمر نے فعل مذکور کو حرام نہین
کہا کہ فعل مذکور منافی ایمان کی ہی بلکہ بطور توریہ کی گفتگو ابو جناب سے کی اور اوس سے پوچھا کہ اس فعل کو کوئی مسلمان کرتا ہی سہا کون حرتا وی تو ان دونو
خبرون مین حرمت وطی مذکور کے کہان مذکور و مصرح ہی اگر ابن عمر کی نزدیک فعل مذکور حرام ہوتا تو صریح اوسکی حرمت کی ضرور کرتی کہ امر بالمعروف
ونہی عن المنکر ہر مسلمان پر واجب ہی الا عند الامکان طرفہ بات ہی کہ والد ابن عمر تو تحریم حلال خدا مین اصرار کرکی عرباون ہنستا کا تماشہ بنین
فی عہد رسول اللہ والا خر منہما کا فی التفسیر الکبیر ومسند احمد حنبل اور فرزند ارشد عمر کے سائلین مسائل شرعیہ کو حرمت حرام سی آگاہ نکرین
اور سائلین کو بجز عدم علم کا کام فرماوین ان ہذا الشی عجاب واسی آن اس خبر تخمیص مین آثار وضع واختلاق کے ظاہر ہین کہ عبارت اوسکی جہل و
بلاہی ولا تخفی علیک ابن عمر عرب عرباسی تہا کیا وہ تخمیص کے معنی نہین جانتا تہا جو استفسار کی وما التخمیص کہا ثانیاً اسجگہ لفظ فذکر الدبر کا صریح غلط

حرمت وطی فی الدبر کی ابن عمر سی ثابت ہونا اور اوسکی روایت کا نص ہونا اوسکی حرمت مین اور اوسکا معارض ہونا روایت یزید ابن رومان کی

۵۶ روایت یزید ابن رومان کی ذکر کرنا معارضت کے لئے ہے

محل مذکرت ایمان بالدہر کا ہی نہ مذکر الدہر کا یہہ بھی عادت الٰہی تعالیٰ شانہ جاری ہی کہ ہر چند وہ جمیع اخبار بصر و تامل وضع اختیار کرتی ہیں لیکن مالک بالضرور ہی
قرینہ وضع و اختلاق کا اون موضوعات میں رہتا ہی بالجملہ یہہ خبر بھی معارض روایت یزید بن رومان کے نہیں ہو سکتی تیسری خبر روایت مذکورہ سابقہ
کون ہی کی یہہ ہی عن عبد اللہ بن الحسن انہ لقی سالم بن عبد اللہ فقال لہ یا ابا عمر ما تشتہی لعبدک ان یزنی او یسرق فکأنہ کبر ذلک فقال یا ابا
الرجال فما یمنعہ من ذلک الا دینہ او کما قال فقال سالم اما ما قال فی العبد فخطأ و اما قال فی فروجھن و ادبارھن فکذب یعنی یہہ خبر بھی معارض روایت یزید بن رومان
کی نہیں ہو سکتی اور نہ اس روایت سے کذب و خطا نافع کی ثابت ہوتی ہی سالم کا نافع کو جیسا کہنا ثابت کذب نافع نہیں ہو سکتا جانب مقابل کہنے
کہ سالم کاذب و خاطی ہے ورای آن نافع بھی اصحاب سولخذام سے ہے و کلیہ کلہم عدول میں داخل تکذیب اوسکی تکذیب کلیہ نہ کر سکے اور ابھی بانور تشبیہ
مارنا بھی علاوہ بران فقرہ روایت سالم کا اما ما قال لعبد اللہ یاتون فی فروجھن من ادبارھن مہمل ہے مقتضائے مقام درحق اس فقرہ کا یہہ تھا
کہ سالم جواب سوال عبد اللہ بن الحسن میں یوں کہتا کذب العبد و خطأ اما کان عبد اللہ لا یری باسا فی ایتان الفروج من الادبار تو معلوم ہوا
کہ روایت سالم کے جسکو کون خرقی سابق میں ذکر کیا ہی وضعی و جعلی ہے اور راوی اوسکا کاذب و خاطی ۵ سخن شناس دلبرا خطا اینست ٭ اور کون خرمغالطہ
نی یہہ جو کہا اور اسیطرح سالم ابن عبد اللہ کی روایت کو جسمیں کذب العبد و خطأ واقع ہی یا روایت ابوخباب کو جسمیں تخصیص کا ذکر ہی حکم قبیل ہذا دونوں روایت
ہیچدہ معارض نہیں ہو سکتیں اسواسطے کہ ان دونوں روایت آیتہ میں مثل ما قال نافع واقع ہی اور نافع کا حال باقرار نافع معلوم ہو چکا کہ اوسنے
نسبت ابن عمر بابت فتوی وطی فی الدبر کذبوا علی کہا جواب مفصل اسکا اوسکی جگہ پر جسجگہ دونو روایات آیتہ آویگی لکھا جاویگا یہاں مجملاً اسقدر لکھنا کافی ہی
کہ روایات آیتہ میں مثل ما قال نافع ہی قول اخبار نے نافع کذبوا علی مراد نہیں ہو سکتا بلکہ مثل ما قال نافع یعنی قول نافع کی جو اوسنے بلا اجبار و اکراہ کہی ہی ۵۷
اور اوس ہی مشہور ہیں مراد ہے اور بعض اون اقوال کا یہہ ہی نزلت فی ایتان النساء فی ادبارھن و علی ھذا القیاس اور اقوال مشہورہ نافع کی جو دلیل
وطی فی الدبر کے ہیں مراد میں بالجملہ سب اقوال و اہیہ بافتہ کون خر کی جہل و باطل و سقط و اوہن من نسج العنکبوت ہیں ہمکو تعین روایت یزید بن
رومان کے جسکا نص ہونا جواز وطی فی الدبر میں اوپر رد ابن عمر کی کون خر فی تسلیم کیا ہی اور یہی روایات تجویز ابن عمر کی وطی فی الادبار کے نسبت بلا
معارض و بلا مزاحم باقی رہے فثبت المطلوب علی رغم انف الجاحد المعاند المنکوب فقد جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور کون خر طعام مجہول الات
والاعمام نی جو یہہ کہا فتوی ابن عمر کا جو اس فعل شنیع کی نسبت سمع ہوا و مکلف خلاف ہو اوسکا دعوی سنہ ہی سو اسطے کہ علامت فتوی کے کہ یہ اخذ و بہ ناخذ
و علیہ الفتوی و بہ نفتی و علیہ الاعتماد و ہو المعتمد و غیر ہا ہی کس روایت میں مذکور ہی ارشاد ہو اولاً اس فعل کے حوالت رجلی الماجنۃ اور قائل الساعۃ علیت راسی منہ
کو فعل شنیع کہنا اپنی آپکو مرتکب فعل شنیع ٹھہرانا ہی ثانیاً یہہ کون خر ماشاء اللہ چشم بد دور خباثت و بیحیائی میں یگانہ بجہالت میں یکتائی زمانہ ہی اور مہمل و بی معنی
و مغلطہ بازی میں لاثانی ہی کیا اسقدر بھی نہیں جانتا کہ یہہ الفاظ فتوی کے ابو حنیفہ سنگ طالب دنیا یہ جیفہ اور اوسکی سکون سکان رذ برادران شغال سے پیدا ہوئے
ہیں ابن عمر کی وقت میں یہہ علامات فتوی کہاں تھی اور اوسوقت کی کتابیں کہاں ہیں اسطرح کے مغلطہ بازی دلیلی کہانی خوب نہیں قال صاحب الناقب
و مانند انس بن مالک تصدیق رواۃ آن و تکذیب نقاۃ آن نمودہ و سیاتی فیما یاتی قال الناصب الکاسب فیما یاتی کی یاتی میں کہ در منثور ہی منقول ہے لفظ
مالک ابن انس ابن مالک اگر سہو ایہہ قلب پیش آمدہ ہے علت شیخوخت عذر خواہ ایسی غفلت زبون و علت و اثر گوں سے حق تعالیٰ نجات بخشی ۵ انچنین بہ زندگانی
مردہ بہ ٭ و اگر قصد اس قلب کے ساتھ قصد متعلق ہوا تو ولد القلب تو نہیں کہہ سکتا مگر یہہ تو ہی کہ باپ کا بیٹا ہونا علی سبیل الانقلاب ممتنع ہی العیاذ باللہ

هذا القوم لا یمتنع الامکان وکیف لا کہ یہہ امکان صورت متعہ نسواں مین متحقق ہی اسطور پر کہ زیدنی مثلاً سفر مین متعہ کیا علوق رہا بعد انقضای مدت خالد پیدا ہوا پھر گاہ ابن حق اب ہی زید خالد کو لیکر راہی ہوا خالد بعد وفات زید جب سن شعور کو پہونچا اتفاقاً اوسی مقام مین آیا اپنی ماکو دیکھکر متمتع بہا سمجھکر متعہ کو لایا اسصورت مین خالد پسر زید پدر زید ٹھہرا اور زید پدر خالد پسر خالد پس بیٹا اپنی باپ کا باپ ہوا اور باپ اپنی بیٹی کا بیٹا وہل ہذا الا لاجعبۃ الصبیان ومضحکۃ الکتکان اور ہرگاہ مالک ابن انس متعہ کی قائل نہین بلکہ فاعل پر حد تجویز فرماتی ہین اونکا باپ اونکا بیٹا نہین ہوسکتا تجویز متعہ خصوصاً مالک نام جزشعبہ مین ایک مجتہد کمنام ہی جسکی اشتراک اسم سی صاحب ہدایۃ التباس مین پڑا البتہ اوسکا بیٹا اور اوسکا بیٹا اوسکا باپ ہوسکتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار ان کنتم تعقلون بیت انس کے باوصف اس ظرافت ومطایبہ کے یہہ بھی جولاہی کا تیر نہ چلا بالجملہ لازمان کے ما یانی کی راہ شرط تصدیق رواۃ مالک اگر اکی روایت مین فی الدبر کا لفظ ہی تو ہے ما بات فیما یاتی کے ترتیب یا ہی کی کہ فی بمعنی ظرف ہی بس السنت کی مدعا کو رواۃ مالک کے تصدیق منافی ہی نہ تکذیب مضر وسیعلم الذین عدا موا ای کذاب الاشراب مناسب ہی کہ متحمل اس شعر کا مضمون مورد زبان رہے ۵ نہ شستی گرد کین از خاطر پاک ۵ بگوہای گریہ کار سی چہ کرد کا قول سہو کاتب اور خطای ناسخ ہی اگر مالک ابن انس کے جگہ انس ابن مالک مرقوم ہوگیا تو یہہ سہو کاتب کسیطرح قابل مواخذہ کی نہین مگر اس تحریر کون خرسی مترشح ہوا کہ اس کون خرکی بھی کچھہ جہل پیدا ہوئی ہی کہ ہمو دانے ۵ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ۵ گفتہ آید در حدیث دیگران ۵ بیاد دادے جہل وعلت المشایخ وعلت وازگونی قائل حولت رحلی البارحۃ کی اپنی جہل بجہوا نا چاہتا ہے لبئس الشیطان الرجیم مبارک ہو ۵ مرا دل کہو لکہ اک کا در ہے ۵ مرا سنت حضرت عمر ہی ۵ اور کون خر طعام مجہول الاب والاعام فی نہج کہا کیف الا کہ یہہ امکان صورت متعہ نسواں مین متحقق ہی اسطور پر کہ زیدنی مثلاً سفر مین متعہ کیا علوق رہا تاریخ غالباً کون خر ہنگام تحریر استفام کی نشہ شراب محبت عمر مین چور تہا کہ بی ہوش کی کہی اور بی وقت کی سوجہی کسو سطی کہ جب خالد پسر زید فی اپنی ماکی ساتہہ متعہ کیا تو شوہر اپنی ماکا ہوا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ومذہب ابو حنیفہ کے نزدیک اسپر حد نہین کما فی الہدایۃ وفتاوی قاضیخان نہ باپ اپنی باپ پر حد کا اگر خالد اپنی دادی کے ساتہہ متعہ کرتا تو البتہ باپ اپنی باپ کا ہوسکتا نہین معلوم کون خر فی کیا سمجہکے یہہ لکہا ہے مری ذہن مین نہین آتا ہان یہہ مری سمجہہ مین آتا ہی کہ کون خر کو عمر بد گہر کی ساتہہ کچہہ عداوت ہی کہ بنا بر اوسکی مطاعن ومثالب کا یاد دہانی ہوتا ہے ۵ دشمن دانا کہ بی جان بود ۵ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ۵ بالجملہ موافق تحریر یمانیون وارباب تواریخ وسیر کے خطاب عمر کا باپ بہی ہی اور ماموں بہی اور نانا بہی اور خنثمہ مادر عمر بہی اور بہن بہی وسکی اور پہوپہی بہی اوسکی بہی بدین تفصیل کہ ضحاک کنیز ک حبشیہ عبد المطلب کی اونکی اونٹون کو چراتی تہی اکدن بغیل چراگاہ اونٹون مین گیا ضحاک کو دیکہکر اوسپر عاشق ہوا بالآخر اوس سے صحبت کے اوسکو حمل رہا خطاب بطن ضحاک سی پیدا ہوا پھر خطاب جب بالغ ہوا نظر اوسکی اپنی مادر ضحاک پر پڑی کی بالآخر خطاب نے بہی ضحاک سی صحبت کے ضحاک کو خطاب بہی حمل رہا اور خنثمہ مادر عمر پیدا ہوئی بعدہ خطاب نے جب خنثمہ کو دیکہا تو خطاب کو خنثمہ کے رغبت ہوئی اوسکی ساتہہ نکاح کیا حضرت عمر پیدا ہوئی اسصورت مین خطاب عمر کا باپ بہی ہوا اور جو کہ خطاب خنثمہ دونو بطن ضحاک سی پیدا ہوئی اور آپسمین بہن بہائی اخیافی ہین تو خطاب عمر کا ماموں بہی ہوا اور جو کہ خنثمہ مادر خطاب بطن ضحاک ونطفہ خطاب سی پیدا ہوئی ہی تو خطاب نانا بہی عمر کا ہوا وعلی ہذا القیاس خنثمہ مادہی عمر کی اور بہن بہی اور پہوپہی بہی ہوئی چنانچہ ابن ابی الحجاج شاعر نے بقول ابن خلکان کے شاعری مین ہم رتبہ امرء القیس کا ہی اسمضمون مین شعر ہی کہی ہین کہ مشہور ہین اور وہ یہہ ہین ۵ من جدہ خالد وہو الد ہ ۵ وامہ خنثمۃ وعمتہ ۵ احدان سبعین لو فی فان ۵ یجدہ یوم الفخر وبعتہ ۵ وای ا

جو محدود کون خرفی متعہ نسوان مین پیدا کیا ہی گو وہ سمجھ مین نہین آتا اور اوسکی تصویر و صورت تحریر کون خر مین نہین بتی تاکن بیقدر کیا ہاتا ہی کہ جو صورت متعہ
مین کون خر پیدا کریگا وہی بعینہ نکاح نسوان مین بھی نکلیگی بلا فرق بینہما غالبًا کون خر کو مانند اپنی اسلاف اعلاف کی اختراعات شریعت متعہ سے مغلوب ہے
جو کہ شریعت متعہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی حق و سراسر حکمت ہی کون خر یاد رکھی کہ او سے ہمرات شیاطین سے کوئی خنہ نہ پریگا اور کون خر طعام محجوب الا
والاعمام فی یہ جو کہا مجورین متعہ حضوصًا مالک نام جو شیعہ مین ایک مجتہد کمنام ہے جسکی اشتراک اسم سے صاحب ہدایہ التباس مین پڑا اللہ او سکا باپ او سکا بیٹا
اور او سکا بیٹا او سکا باپ ہو سکتا ہی انتہی یہہ کون خرفی ہمایہ کے بدشگونی کے لیئے اپنی مالک کا تابی ہی ہر کس و ناکس کو معلوم ہے کہ کتاب ہدایہ فقہ حنفیان کہ سنیو
نزدیک نہایت معتبر اور مصنف او سکا کمال تقوا و ارس معتمد بین السنیہ ہی او موافق معتمد محققین و غیر محققین سنیہ کی کتاب مذکو مسائل متعی بہار مشتمل اور معیار
مسائل سنیہ ہی کہ جو قول و روایت مخالف اقوال صاحب ہدایہ کی ہی وہ مردود و متروک ہی کتاب مذکور مین جو مالک امام سنیان کا مذہب متعی بہ حلت متعہ لکھا ہے
یہہ کون خر مقلید بلیدہ دہلوی اپنی پالو پر تشیہ مارتا ہی اور او سکی حقین لکھتا ہی کہ صاحب ہدایہ بسبب اشتراک نام مالک کے جو شیعہ مین ایک مجتہد کمنام ہی التباس
و غلطی مین پڑا اور او سنی غلط کہا سبحان اللہ جب صاحب ہدایہ کو مالک نام موثق و معتمد بین السنیہ کون خر غلط نویس لکھی اور اصابی حقیقت و جاہل ہے
کہ او سکو مذہب مالک امام سنیون اور مذہب مالک شیعہ مجتہد کمنام مین تمیز نہین حال انکہ مالک نام کوئی مجتہد زمانی یا کمنام مذہب شیعہ مین نہین ہی تو یہہ کون خر
خود غلط اور اغلط انشا غلط کی او سکی جہالت کے لیئے سجل کامل ہے اور بخرا و سکی جہالت کے اس تحریر کا کوئی محمل صحیح نہین ہو سکتا اور کون خر جو صاحب
کو نقل مذہب مالک امام سنیو مین بحلت متعہ غلط ٹھہراتا ہی صاحب ہدایہ غلط گو نہین ہو سکتا بلکہ کون خر خرفی دم خود کاذب و غلط گو ٹھہراتا ہی کیونکہ صاحب
ہدایہ متفرد نقل مذہب مالک مین بحلت متعہ نہین ہے بلکہ جم غفیر نے علما و فقہا سنیہ سے کہ بعض و ہمین سے صاحب ہدایہ ہر مقدم ہین مذہب مالک امام سنیون کا
حلت متعہ ہی لکھا ہے چنانچہ ملا سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد مین اور شمس الدین محمد قہستانی نے جامع الرموز مین اور قاضیخان نے اپنی فتاوی مین
اور صاحب کنز الدقایق نے اور ملا یوسف وسطی نے اپنی کتاب مین اور شمس الائمہ سرخسی نے اور صاحب فتاوی تاتارخانی نے اور شرح کنز الدقایق علمی مین
اور خزانۃ الروایات مین اور حدائق الازہار مین اور تبیان الحقایق مین اور انموذج اللبیب سیوطی مین اور شارح مختصر وقایہ نے اور ملا یوسف اغوذ وسطی
فی پس لا تفاق ان علمائے اعلام و اکابر سنیہ کا غلطی پر ٹھہرانا بیچ کسی مذہب سنیہ کی کرنی ہی ع انہا رتوا ید و چنین باتو کنی ۔ بالجملہ صاحب ہدایہ کو التباس مین
ہوا کون خر او سکی خراب و اذناب مرض التباس و غلطی مین مبتلا ہین فہم فی رہیم تیرہ دون اور جب مالک نام مالک امام سنیون کی مذہب متعہ کا اعتراف و
شہادت اس جم غفیر و جمع کثیر اکابر و اسلاف سنیہ کی حلت متعہ ثابت ہوئی تو یہہ کون خر بیٹا ہونا باپ کا اور باپ ہونا بیٹی کا اور ولد لقلب ہونا
جو کچھہ تجویز کری مذہب سنیہ مین پا جاگا اپنی حلت واثر گونی کو سمجھہ لے **قال** صاحب اسہم الثاقب و ابن عبد البر مالکی گفتہ الزواعن ابن عمر ہذا
المعنی صحیحۃ معروفۃ مشہورۃ **قال** الناصب الکاسب مشار الیہ ہذا کا وہنی فی الدر بمعنی طرفی نہ طرفی ہی پس صحیحۃ معروفۃ مشہورۃ سے مقصود یہہ
معنی مین نہ وہ یا یون کہتی کہ مشار الیہ شان نزول ہی کیونکہ آیہ کریمہ نساؤکم الآیہ کی شان نزول مین یہی امر معروف و مشہور ہی کہ یہود اوضاع مختلفہ اور
اشکال جداگانہ وطی پر استہزا کرتی تہی اور قریش جو اوضاع و اشکال کی معتاد تہی تاتان انصار او سکو پسند نہ کرتین او پر اس آیہ نے نزول پایا
پس ابن عمر سے یہی معنی مشہور مین یہہ کہان سے معلوم ہوا کہ ابن عمر نے کہا کہ اس آیہ سے وطی فی الدبر بمعنی من الدبر ثابت ہی پس ملازمان کا یہہ استدلال
خام خیال یا مخترعات وہمیہ کاذبان الاغوال **اقول** کون خر کو ظاہر اخلل واضح نہی کہ وضاع یہود یکہاتا ہی و خیال باطل یا یہہ ہاتا ہی ہر تقدیری کہ مشار الیہ

فی الدبر موافق زعم باطل کون حرث کے ٹھہرا تو تقدیر عبارت ابن عبد البر کی یہہ ہوئی الروایۃ عن ابن عمر معنی فی الدبر صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ اور
محمل ہونا اس عبارت کا ظاہر ہی ورنے آن کو نہی روایت ابن عمر سے اس معنی میں کہ ذکر شان نزول آیہ نساءکم الآیہ میں لفظ فی الدبر معنی من الدبر ہی اسوقت
تک نہ دیکھی میں آئی نہ سنی نہ کون حرفی بیان کے نہ کسی اور فی صحت و شہرت کہا علاوہ بران حقیر اس ادعای کون حرث کو کہ محاورہ ابن عمر میں فی بمعنی من
ہی بدلایل عقلیہ و نقلیہ بکرر باطل کر چکا ہی اور کون حرث ہیدیم فی دوسرے تاویل علیل جو کی یا یوں کہیی کہ شار الیہ ہذا کا شان نزول ہی تو ہسصور نہیں
تقدیر عبارت ابن عبد البر کے یہہ ہوئی الروایۃ عن ابن عمر معنی شان النزول صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ اور محمل ہونا اس عبارت کا ہی واضح ہی الغرض کون حرث
محمل ہووے الغرق یتشبث بکل حشیش ڈوبنے کا سا سوار پکڑتا ہی لاکون کچھ فایدہ اوسکو نہیں ہوتا وہ بہر حال خائب و خاسر و غرق لجہ نا کامی رہتا ہی
بالجملہ روایات شان نزول آیہ نساءکم الآیہ کے ابن عمر سے ہی معروف و مشہور و احادیث قصاص سنیہ میں ہی مذکور ہیں کہ بعض رجال انصار نے اپنی انواج
ساتھہ اتیان فی الدبر کیا تہا اور لوگوں نے اوسپر انکار کیا تہا سب یہہ آیہ نازل ہوا پس عبارت ابن عبد البر کی صحت و شہرت اسی روایت کو ابن عمر سے ما علمی صعوبت کار
رہی ہی اور واسطی رکون نفس سامع کی فقرات بعض روایات کی کتب معتمدہ سنیہ سے جو ستم ثاقب میں مذکور ہو چکی ہیں اعادہ کہی جاتی ہیں تا کہ ہر کس و ناکس کو
ہو جاوے کہ شان و نزول آیہ کا ابن عمر کی نزدیک اتیان فی الدبر ہی اور یہی ابن عمر سے مشہور و معروف ہی اور کون حرث سمجہ سازی کرتا ہی کاذب ہے

معہ ۶۰

احرث لکم اسحاق بن راھویہ فی مسندہ والبخاری وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر
اتدری فیم انزلت ھذہ الآیۃ قلت لا قال انزلت فی اتیان النساء فی ادبارھن واخرج ابن جریر والطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ
وابن النجار بسند حسن عن ابن عمر ان رجلا اتی امرأتہ فی دبرھا فی زمن رسول اللہ فانکر ذلک الناس وقالوا انزلہا ما نزل اللہ
نساءکم حرث لکم واخرج النسائی وابن جریر من طریق زید بن اسلم عن ابن عمر ان رجلا اتی امرأتہ فی دبرھا فوجد فی نفسہ من ذلک وجدا
شدیدا فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ وعن نافع قال قراء ابن عمر ھذہ الآیۃ فقال اتدری فیما نزلت ھذہ الآیۃ فیما نزلت ھذہ الآیۃ
قلت لا قال کانوا یاتون النساء فی ادبارھن واخرج الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی عن نافع قال
قال لی ابن عمر امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اذا علی نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال تدری یا نافع فیم نزلت ھذہ
الآیۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار اتی امرأتہ فی دبرھا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من بعدھا
فی قبلھا قال لا الا فی دبرھا اب کون حرف بدیہ بصیرت اگر اوسکی ہون دیکھی اور بگوش حق نیوش سنی کہ ان سب روایات بیاد یگر سے واضح ہی کہ شان
نزول آیہ مذکورہ کا ابن عمر کی نزدیک اتیان النساء فی ادبارہن ہی ہی لاغیر اور یہی شان نزول اوس سے معروف و مشہور و یہی روایت اوس سے صحیح ہے
اور روایت اخیر نص ہی اس امر میں ہی کہ لفظ فی کا روایات فی الدبر میں بمعنی من نہیں ہی بلکہ بمعنی ظرفی ہی ہی نہ بمعنی ظرفی پس جملہ تاویلات بعیدہ
بارده غیر سدیدہ کون حرغول بیابان ضلالت کی خام خیال و مخترعات وہمیہ کا نیاب الاغوال ہیں کون حرفی یہہ جو کہا کہا سنی معلوم ہوا کہ ابن عمر
فی کہا کہ اس آیہ سے وطی فی الدبر لا بمعنی من الدبر برآوے کون حرکان کہو لکر سن لے کہ قول ابن عمر سے لا الا فی دبرھا معلوم ہوا کہ آیہ مذکورہ سے وطی
فی الدبر لا بمعنی من الدبر برآوے ہذا ولا یمکن من الجاہلین قال صاحب لسہم الثاقب واخرج ابن راھویہ والدارمی وابو داؤد وابن جریر
وابن المنذر والطبرانی والحاکم وصححہ البیہقی فی سننہ من طریق مجاہد عن ابن عباس قال ان ابن عمر اللہ یغفر لہ وھم انما کان ھذا الحی من الانصار

للاخر ابو داؤد

الی آخر الروایۃ وزاد الطبرانی فی آخرھا قال ابن عباس فی ذلک ابن عمر فی بیرھا قال وھم ابن عمر اللہ یغفر لہ انما کان الحدیث علی
ھذا **قال** الناسب لکلام ابن عباس الذی روایت ہمارے اموی کا وہ مغفور ہیں بعد اس کا کہ ان کا یہ کلام جو ان سے نقل کیا گیا ہے
الی من یشاء وھم کلام کا نوازیدن قسم فضلا علیھم فی الرزق فما الذین فضلوا برادی رزقھم علی ما ملکت ایمانھم فھم فیہ سواء
افبنعمۃ اللہ یجحدون وجعل لکم من انفسکم ازواجا وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ ورزقکم من الطیبات افبالباطل یؤمنون وبنعمۃ اللہ
ھم یکفرون ویعبدون من دون اللہ ما لا یملک لھم رزقا من السموات والارض شیئا ولا یستطیعون فلا تضربوا للہ الامثال ان اللہ یعلم
وانتم لا تعلمون ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فھو ینفق منہ سرا وجھرا ھل یستوون
الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون وضرب اللہ مثلا رجلین احدھما ابکم لا یقدر علی شیء وھو کل علی مولاہ اینما یوجھہ لا یأت بخیر
ھل یستوی ھو ومن یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی
یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو
علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم
ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا
الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل
وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط
مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا یستوی ھذا الذی یأمر بالعدل وھو علی صراط مستقیم ولا

خواہد بود قال ابن عبد البر الرواۃ عن ابن عمر بھذا اللفظ معنی صحیحہ معروفۃ عنہ مشہورۃ قال ابن الکلبی اہل السنت فی نسبت ابن عمر کہ ان
وہم کا جزم کیا کہ خلاف جزم ہوا یہ سارا طلازمان کے غلط فہمی کا منشا ہی ہو بسطیکہ روایت مذکورہ بالا کہ اوسکو طلازمان والا فی اسے آخرہ کہکر ٹالا اوسمین لفظ
فاوہم ابن عمر واقع ہی بصیغہ متعدی من الایہام نہ فوہم بصیغہ لازمی الوہم اور اس فاوہم کا ترجمہ یا ین عبارت حوالہ خامہ حذیفت خاتمہ ہوا کہ یعنی مجاہد از ابن عباس
روایت کردہ کہ او گفت کہ ابن عمر خطا انجید اور اوہم کردہ انتہی پس معلوم نہین کہ یہ خطا ولادی یا خطای اجتہادی ہر حال اس خطا کی عطا بخشیش ہو چکی رہی طلب مغفرت
پس طاخلہ ہوئی کہ وہ ابن عمر ہی منتقل ہو کر کسکی جانب متوہم ہوتی ہے کہ اللہ یغفر لہذا المجتہد الخاطی المخطی الذی خطا خطاہ افہو یخطار فانہ یخطی بسطور تین
توہم وہم کردو تو جانب یعنی ابن عباس اور ابن عمر کیطرف متوہم ہوا توہم محض او وہم محض تو ہم ہی ہر گز اونکی جہالو مین خطا کا احتمال نہین یہہ احتمال طلازمان
کی خطای اجتہادی اور فہم کے فساد کی جانب راہ پاتا ہی ورنا لفرض اگر اوہم کی مقام مین وہم ہی ہوتا تو بھی جانتین مین توہم وہم کی گنجایش نہی ہو بسطیکہ
زیادہ برین یہ ہے کہ اس ہنگام مین خطاب ابن عمر ہی باحت وطی فی الدبر مفہوم ہوتی وہ پایہ اعتبار ہی ساقط ہی کیونکہ فریقین مین عند اشہرت
اور ما اتفق علیہ جمہور الملت معتبر ہی چنانچہ خباب جلد کتاب ہی حدیقہ سلطانیہ مین اسکی تصدیق فرمارہی ہین حیث قال کہ ودر روایتی از اتہذیب امدہ
کہ آنحضرت بیچ حاجت سبب سہو بجا اورد و ہرگاہ مردم آنحضرت را تنبیہ ساختند تکبیر دو سجدہ سہو بجا آورد مزمودہ کہ ہیزار عثمان میکویند و امثال ہین
روایات مستند صدق ہست و چنین اخبار اگرچہ مسند ہست لاکن مخالف مشہور ہست و معارض آن کہ موافق مشہور ہست نہر روایت چنانکہ شیخ باسناد خود از
زرارہ نقل کردہ کہ گفت از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام پرسیدم کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سجدہ سہو بجا اورد آنحضرت فرمود نہ انتہی بقدیر الحاجہ
پس پہلی طلازمان اپنی گمرہی خبر لین پھر اہلسنت پر الزام دہی ۞ جیف ہجای را رضی بدگہر ۞ اپنی گمرہی ہی نہین جگکو خبر اقول کون خبر کو ناقلت الاستعداد ٦٢
کیا ضرور تہا کہ غلط فہمی اپنی ظاہر کی اور خواہ مخواہ آیکو رسوا کیا کہ مطلب عبارت فارسی عام فہم کو نسمجہا مردم قلیل الاستعداد یہی جو اندک فارسی
عبارت سمجہتی ہین مخفی نہو گا کہ صاحب سہم ثاقب نے فقرہ کہا ہی کہ ابن عباس نے جو نسبت وہم کی ابن عمر کیطرف کی خلاف جزم ہی کون جزم اپنی بلند پروازی سے
یہہ سمجہا کہ صاحب سہم ثاقب کہتے ہین کہ اہلسنت نے جو نسبت وہم کی ابن عمر کے طرف کے خلاف جزم ہی و ابن ہذا من ذاک سبحان اللہ چہ خوش
۞ برین فہم خود رشک باید کرست بظاہر اینہہ کون جزم کی خطای ولادی ہی اور کون جزم ظاہر مجہول الذات والاعیان فی یہہ جو کہا کہ روایت مذکورہ بالا ابن
لفظ فاوہم ابن عمر واقع ہی بصیغہ متعدی من الایہام نہ فوہم بصیغہ لازمی من الوہم آئی جزم ہذیانہ یہہ کون جزم کی جہان فراموشی ہی کیونکہ صاحب سہم ثاقب
نے ترجمہ لفظ مذکور مین مانند صاحبہ کہ کی اور اوہم کو بمعنی وہم للہ کے ابن عمر پر جہان لیا ہی کیونکہ لغت مین معنی ایہام کی در غلط امد خش و در شک
افکندن ہے کما فی المنتخب واللغات اور لوگون کو غلطی و شک مین ضلال کار شیطان ہی کہ اشد ضلال و ابعد غلطی مین پڑنی سمجہی اور ایسا تعرض کرنا
کون جزم کا خطای اجتہادی ہی امور پیشکش ان خطا اون ولادی و اجتہادی کا یہہ ہی لا یغفر اللہ لہذا المخطی المخطی الذی خطاہ خطا ہی اور کون جزم ظاہر
مجہول الذات والاعیان فی یہہ جو کہا کہ اگر روایت مذکورین بالفرض فوہم ہی ہوتا تو زیادہ برین یہ ہے کہ اوس ہنگام مین ابن عمر ہی باحت وطی فی الدبر مفہوم
ہوتی اور وہ پایہ اعتبار ہی ساقط ہی کیونکہ فریقین مین عند اشہرت اور ما اتفق علیہ جمہور الملت معتبر ہی چنانچہ الخزہ حضرت کون جزجب بقول مخبر فرزانہ
امام سیالکوٹی نقل زن عن ابن عمر انہ کان یقول المراد من الایۃ یجوز اتیان النساء فی ادبارہن او جزجب بقول وشہادت ابن عبد البر کہ الروایۃ عن ابن عمر
بہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ شہرت جواز وطی فی الدبر کے ابن عمر کے نزدیک ثابت ہی کہ کون جزا کی جواب ہین ملک بل کالملکوت ہو گیا ہی تو وہ

شہرت

شہرت تو پایہ اعتبار ہی نہ باعث سقوط از پایہ اعتبار انکار کرنا کون حرکا اس شہرت کو کہ بقول شاہدین عدلین عند السنیہ ثابت ہی اپنی بانو بتشبیہ بازنا ہے
اور منتفی نہ ہی کہ ما اتفق علیہ جمہور الملت کوئی مسئلہ سنیوں کے محلت میں نہیں ہی اگر ہوں تو دس بیس دکھائی اور قیاس کرنا کون حرکا قول مشہور ابن عمر کو
تا باحت وطی فی ادبار النساء روایت سجدہ سہو بغیر خدا پر قیاس مع الفارق ہی کسواسطی کہ جمیع ما فی الامامیہ من روایات مشہورہ بغیر خدا دونوں طرح
روایات وارد ہیں مگر ملت امامیہ میں مشہور و متفق علیہ سجدہ سہو ہی ہی بخلاف اباحت وطی فی ادبار النساء نزد ابن عمر کے کہ جمیع سنیہ میں کوئی روایت
حرمت وطی کے نزدیک ابن عمر کے ابن عمر ہی مروی نہیں ابن عمر ہی تو روایات اباحت ہی مروی ہیں اور اس مقام میں ذکر خاص اسی امر کا ہے
کہ ابن عمر کے نزدیک وطی فی ادبار الحلائل جائز ہی تو لکھنا کون حرکا عبارت حدیقہ سلطانیہ کو بجگہ صرف تسوید کاغذ بلکہ تسوید روو دل اپنے کالے

قال الناصب الکاسب اور تجویز شاذ ہوا کیف ما کان تجویز ابن عمر ثابت ہے آخرہ پس بملاحظہ لفظ فی دبرہا اصلا تجویز ابن عمر کی ثابت نہیں بلکہ

اقول کون حرظہ بغیر و تفہم وہم نہ بجودت فہم دعوا اس تجویز کا تحکم بحت متولد با کل اموال الناس بالسحت ہی حد اتوفیق منہم عطا فرماوی
معجون ہے کہ اپنی پیچھی کے خبر نہیں رکھتا سہم ثاقب سی اپنی دیکھ چکا اور آپ ہی اوسکا اعادہ کر چکا کہ وزاد الطبرانی فی خبرہا فقال قال ابن عباس قال ابن عمر
فی دبرہا فاوہم ابن عمر اللہ یغفرلہ جب بملاحظہ لفظ فی دبرہا کی ابن عباس کو تجویز ابن عمر کی با باحت وطی فی الدبر ثابت ہوئی کہ اوسنے
لفظ فاوہم ابن عمر اللہ یغفرلہ فرمایا کہ وہ محاورہ دان تھی تو بصورت میں کہنا کون حرکا کہ بملاحظہ لفظ فی دبرہا کی تجویز ابن عمر ثابت نہیں تکذیب ابن
عباس کے اور تحکم بحت و مغلطہ بحت ہے کہ قابل اصغا کے نہیں ۵ اذان مرغی جو دلوی کب سنتے ہے اور اکل اموال الناس بالسحت وہ تہا جو اوسکی

۶۳

شیخین نے فدک موہوب و مقبوض بتاب سیدہ فاطمہ سولخدا کا بجملہ حدیث جعلی جہین لیکر اپنا ملک خاص کر لیا تہا جیسا کہ تاریخ الخلفا سیوطی وغیرہ میں

قال الناصب الکاسب اکر من بعد علمہ ان

اور بھی اکل اموال الناس بالسحت وہ تہا جو جہور نسا کو جہین لینی کا قصد تہا خدا تعالے توفیق فہم عطا کرے
اس تحکم پر اصرار فرمانیں کے الزام لازم غیر منتقد ہے اوٹھائیں گے کیونکہ بعینہ بین تعزیرات یافتہ تحریر بلزم کہیگا کہ بنابر افادہ حدیقہ روایت زرارہ کہ موافق جہور
ہی اور مشہور اگرچہ معارض روایات مستندہ صدوق یعنی کہ وضوء حقیقی ہی لاکن کیف ما کان تجویز صدوق ثابت ہی خواہ بسبب شہرت ہو خواہ بسبب عدم شہرت

اقول قول شاذ صدوق علیہ الرحمہ کا معارض و مقابل اقوال جہور و مشہور نہیں کر سکتا تو ہم قول شاذ صدوق سی کیون الزام اوٹھائی گئی کون حرخود
بہی کہہ چکا ہی کہ اعتبار شہرت و ما اتفق علیہ جمہور الملت کا ہی ہان کون حرکہ دعوی بلا دلیل و تحکم بحت کر رہا ہی کہ ابن عمر کی نزدیک وطی فی ادبار الحلائل حلال
نہیں اور قول نافع کا قلت لابن عمر فی قبلہا اور اوسکی جواب میں قول ابن عمر لا الا فی دبرہا اور نزول آیہ کا اسی متعلق میں بیان کرنا ابن عمر کا بلا رد و
نکیر اور نزول آیہ کا تسلیہ مرتکبین فعل مذکور میں بلا عتاب سن چکا ہی اور دیکھ چکا ہی اور دیکھ دیگا دیکھیگا سی جو اکبر الزام اوٹھائی سی بری سمجھتا ہی اس سے
کیا ہوتا ہی لاکن کیف ما کان کون حرزار بقتیل ۱۲ میں دبا ہوا ہی اور زیر مشق اقلام فحول امامیہ کا بنا ہوا

قال الناصب الکاسب پہر علاوہ اسکی اس کا

بہت جزئیہ مستنبط ہوگی مثلا خلاف خلفا اور اقتدای جناب مرتضوی پس اسیطرح از تزویج کلثوم بنت حمید صفحہ بجناب امیر المومنین عمر و غیرہا علی ما یقتضی
کہ باجماع اہلبیت یہ امور باستحقاق اور بلا تقیہ و نفاق اور برضا اور اتفاق واقع ہی اور باجماع شیعہ بغضب و نفاق اور اکراہ و شقاق پیش آئی فاعل کہہ سکتا
کہ ہمارا علی عمر افکلم کیفما کان خلاف ثابت ہوئی خواہ بغضب خواہ بلا غضب اور جناب شیر خدا کی اقتدا کی کہنہ میں آئی تو سہی خواہ بتقیہ اور حضرت عمر جناب حیدر
اور بتول اطہر کے داماد ہوئی تو خواہ بالکراہ خواہ بدی اکراہ قطع نظر ان الزامات صریحہ صحیحہ غیر منتقضہ بنابر علاوہ مصاہرت فیما بین جنابین مدعیان ولائی دونوں

خسرانی کو جناب فاروقی کے نسبت ناثار شتہ بہم پہونچنا ہی تباہی کیا ہی فی البدیہہ اسکا جواب دینا ہی اگر غیرت کی جا ہی والا شتی کہ معجز جنگ یا دآید بر کلہ خود
باید زد جو اور کی بد شکونی کو اپنی ناک کا ٹی تا اوسکی یہی سزا ہی **اقول** جواب خلاف خلفا اور اقتدای جناب تصوف کا پہلے اپنا مجملا گذر چکا ہی اور مفصلا آگے
چلکی آتا ہی فانتظر اور جواب ترجیح کلثوم کا مفصل گذر چکا کہ یہہ ترجیح جابر روایات سنیہ کے بی اصل ہی فلنتظر ثمہ اور معاذ اللہ کہ مدعیان ولای اہلبیت علیہم السلام
سیما جناب سلالہ اولاد آدم ظلمہ کو عمر بد گہر کی ساتھہ کوئی ناثار شتہ بہم پہونچنا ہو کہاں مصداق ع من جانب خالد و والد ہ + امہ اختہ وعمتہ +
اجدان یبغض ابا حفص وان + یحمد فی الفین وبیعتہ + وکہاں عترت رسول مقبول و فرزندان بتول ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + الحمد للہ تجویز
اس ترجیح بے اصل کے سب وشتم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے طرف منجر ہوتی ہی فلیحذر منہ المسلمون **قال** اما صاحب الکاسب اور یہہ جو فرمایا کہ ابن عمر بزعم خود گناہ
نمودہ التجاء فی الواقع ابن عمر بگناہ بود اسواسطے طالب مغفرت ہوئی دعوای طلب مغفرت اوپر برہان ہی کسی کہا کہ وہ طالب مغفرت ہوئی ہاں اونکی محاورہ میں
جو بعضوں فی البحر دسماع تو ہم پیدا کیا کہ بصورت خطا تہا اوسپر ابن عباس نے بدون طلب مغفرت اللہ اللہ یغفر لہ فرمایا ہمکو تعین اون عمر مطلوب المغفرت پر ہی نہ
طالب المغفرت اور معہذا اطلب مغفرت لنفسہ ولغیرہ یا توبہ کیا ضرور کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی کہوئی خود مصنف حدیقہ سلطانیہ توبہ و استغفار کی حق میں
لکھتا ہی کہ آن تذللی ہست تر د حق تعالے کہ بآن حق تعالے را بلطف میاورد اگرچہ دران گناہی نباشد چنانچہ در احادیث عامہ و خاصہ وارد شدہ کہ رسول خدا
روزی ہفتاد مرتبہ استغفار میکرد بیگناہی انتہی پس طلب مغفرت ابن عباس بمقابل معصیت یا عیب ہی بلکہ بجرد شفقت و رحمت بالاسابق جو زرارہ کا
قول مذکور ہوا کہ بنسبت امام باقر رحم اللہ اجعفر کہا شیعہ کے طور پر منافی عصمت ہوگا و بعد اللتیا و التی اگر بالفرض ابن عمر سے بمقدمہ میں خطا ہی واقع ہوئی
محل اعتراض ہوتا اسواسطے بنا بر قرار داد اہلسنت ابن عمر ائمہ اطہر کی طرح معصوم نہیں کیونکہ بشہادت صحیح البخاری جناب ائمہ اربعہ خصوصا امام اعظم حنفی فی الجملہ کی ہی بنسبت
معترف ہیں چہ جای ائمہ دیگر حیث قال ایہ لا تکلفوا عن مقالۃ بحق او مشورۃ بعدل فانی لست افوق ان اخطی ولا امن ذلک من فعلی یعنی اے
لوگو مجھکو حق کہنی اور نیک مشورہ دینی سی باز نرہو کہ میں خطا سی محفوظ اور اپنی فعل سی مامون نہیں اس ارشاد صریح کی موجب روافض جو سوائے
انبیا کے اورون میں عصمت کا پنجہ لگاتی ہی وہ بہی نہ جا و بالجملہ دونو صورت خطا اور عدم خطای ابن عمر میں ابن عباس کے دعا فضولی نہ ٹہہری اور ابن
عبد البر کے شہرت قائلہ کا جواب مذکور اور متردد ہیں کے کانونسی بنیہ غفلت دور ہوچکا اعادہ کی حاجت نہیں **اقول** اس تطویل لاطایل کا کچہہ حاصل
معلوم نہیں ہوتا صاحب سہم ثاقب نے نہیں کہا کہ ابن عمر طالب مغفرت ہوئی جسکو کوں حرکہتا ہی دعوای طلب مغفرت اوپر برہان ہی وفی الواقع طلب مغفرت
لنفسہ ولغیرہ یا توبہ ضرور نہیں کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی کے ہو یہہ مضمون حق ہے اور صاحب سہم ثاقب نے یہہ جو کہا ہی کہ ابن عمر بزعم خود گناہی نمودہ تا
طالب مغفرت الہی بودہ باشد پس دعای ابن عباس بقول خود اللہ یغفر لہ دعای فضولی خواہد بود یہہ مضمون بہی حق ہی فی الحقیقت ابن عمر فی الدیر کا لفظ
بولنی میں نہ کوئی گناہ کیا تہا بلکہ مانع کی تقلیم مسئلہ کی کی تہی اور نہ ابن عباس نے جو اللہ یغفر لہ کہا بلاشبہہ دعای فضولی ہے اور قول زرارہ رحم اللہ ابا
جعفر مثبت عدم عصمت نہیں ہوسکتا محاورہ عرب میں براہ شفقت و رحمت رحم اللہ فلان و عفا اللہ عنک و اللہ یغفر لہ شایع ہی اور فقرہ صحیح البلاغہ
جو کون جنری نقل کیا غالبا سہمی اوسنی موافق اپنی عادت کے کچہہ نہ کچہہ خیانت فی النقل کے ہوگی لاکن میں قبل تصحیح اصل کے کہتا ہوں کہ بر تقدیر یکہ یہہ فقرہ
کتاب صحیح البلاغہ میں اپنی ہو وہی جیسا کون جنری نقل کیا ہی تب بہی اوسمیں عیب جناب امیر علیہ السلام کا نکلتا ہی فی الجملہ ہرگز نہیں کیونکہ فقرہ لا تکفوا عن مقالۃ
بحق او مشورۃ بعدل صحیح ہے **اشارہ** میں کہ مسنون و مامور بہی ہی اور فقرہ فانی لست افوق ہمعنا لنفسہ ارشاد ہوا ہی مثل قل انما انا بشر مثلکم

اسکو سمجھنا چاہئے ہر حال اسمیں خطای نے انحلہ کا اعتراف خطا نہیں ہی تجویز کرنا خطا کا معصوم کے حق میں مادر بخطا کا کام ہی انبیا و اوصیا علیہم السلام
موافق تعلیم علام الغیوب کے ہمضمون لفظ واسطی تعلیم وارشاد خلق کے اکثر ارشاد فرمایا کرتی ہیں آیہ استعارہ حد تفسیر جلالین و
تعلیم وارشاد کون خر کی لکھتا ہوں اگرچہ یقین معلوم ہے کہ کون خر شقی ازلی خدا کی سنتا ہی قرآن کو مانتا ہی جیسی وسکی پیر بے ایمان نے بظاہر اگرچہ جسنا
کتاب اللہ لوگون کے دہو کا دینی کو کہا تھا یا ائمہ او سکو کتاب خدا سی کچھ کام تھا اور کتاب خدا کو پڑھتا بھی تھا اور کتاب خدا او سکو یاد بھی تھی عرصہ بارہ
برس مین صرف ایک سورہ مقدار بھی یاد کی تھی او جسنا کتاب اللہ کہہ کی مانع تحریر وصیت پیغمبر خدا کہ مانع ضلال و گمراہی خلق کی بھی ہوا تھا ویسی ہی ہے
شقی پیر و پچھ لگو واوس اشقی الاولین والآخرین کا کب خدا سنتا ہی اور کب قرآن کو مانتا ہی وشاورهم اسخر اراهم في الامر لعلك شاملك من الخبر
وغيره تطييبا لقلوبهم وليس ذلك مكان صلى الله عليه وسلم كثير المشاورة لهم فاذا عزمت على امضاء ما تريد بعد
المشاورة فتوكل على الله ثق به لا بالمشاورة ان الله يحب المتوكلين جناب امیر علیہ السلام فی کہ امام برحق و معصوم مطلق تھی واسطی خوش کرنے
قلوب مخاطبین کے ارشاد فرمایا کہ تم تمکو مشورہ دینی سی بازتر ہو اگرچہ مجکو وثوق و توکل رب قدیر پر ہی اور اس فقرہ سی پایا نہین جاتا کہ جناب امیر علیہ السلام
فی اپنی خطا کا معاذ اللہ اعتراف کیا ہو ۞ غافل خبر نہ کہ جان را چہ علوہ ماست ✤ ای بی بصر بمور خدا را ندیدہ ✤ اور کون خر فی بہہ جو کہا ہے
عبد البر کے شہرت قائلہ کا جواب مذکور ہو چکا یہہ صرف قال و قول ہے سابق مین دو تاویل علیل قول ابن عبد البر کے جو کون خر فی کے ہین و ہان ہم اوسکی
بکر فکر کو ٹور چکی ہین خاطر نمہ اسمصور تعین شہرت قول ابن عمر کے جیسی تھی ویسی ہی باقی ہی صرف ماشکور کون خر معصوم کے سبب اشتہار ہو ہی کون خر معصوم کو ملازم ہے ٦٥
کہ اس شعر کو ورد زبان و دل کری ۞ صرف العمر في كنسوكيد ✤ فاها ثم اها ثم آها ثم آها قال صاحب اسنم الثاقب فی مجیب و
ترفیع غریب در ہیمقام تشنیع از پائین جا لامیر و دو از حضیض ماوج اعلی مترقی میشود دیدانش اگہ غالبا خلیفہ زادہ نتیجہ استفادہ از والد ماجد خود نش لوذ
باشد قال ان صب اکلکا سب جھوٹی پر لعنت کہو پیش بات جنات ہو اکہ جھوٹ اور ان عمر اور حضرت جناب عمر کا مر غیر مرار و سیجی نہ قائل اس فعل شنیع کے
ہین نہ فاعل اس ہنگامہ مین البتہ کے نسبت تشنیع پائین سی ماہا اور حضیض سی اوج اعلی کے طرف کیونکر خر تھی ہی اور استفادہ ابن عمر کا افادہ جناب عمر
کیونکر نتیجہ دیتا ہی مان شرط انصاف دور از اعتساف دینی قائل اور کتب بینی سی واضح ہوتا ہی کہ جانب نفس استبصار اور تصریحات فرقہ شہر از معاذ اللہ
اس فعل کے فاعل اور اس عمل کے قائل حضرت امام صادق اور امام حق ہوتی آہی کہ اعتراف شیخ الطائفہ علی ابو الطوائف جعفر طوسی وغیرہ احتمال یقینی
اور تزویر کا ہی انکی نسبت منتفی و منتفی ہی جیسا تم تفصیل صدر رسالہ مین مصدر ہوا اس تقدیر پر البتہ تشنیع شنیع پائین مامومی بالا و حضیض
معصوم سے اوج اعلی کو ہو پہنچتی ہے کہ نعوذ باللہ علی سبیل التعاقب بل علی سبیل التضایف والتطابق ان دونو امامون فی ابی ابای کرام کی افادہ
سی اس نتیجہ کا استفادہ کیا معصور تعین یہہ تشنیع شنیع اور تفضیع وقبیح شنیع پر منطبق ہے نہ اہلسنت پر کہ اصلا اس فعل بد کی گرد نہین جاتے اور
فاعل و قائل پر تعزیر تجویز فرماتی ہین فاولئك لا يعقلون ۞ اقول جھوٹی پر لعنت خدا و ملائکہ و ناس اجمعین الا ملعون
کہو پیش یاد باجملہ باوجود مرور دوایات کثیرہ متکثرہ جواز وطی فی ادبار انسا کی ابن عمر وغیرہ سی مذہب بیسون مین اور ملحوظ و مشحون ہر فی صحاح ستہ
وکتب معتمدہ او کی اون روایات سی جیسا کہ چند روایات اونمین سی رسالہ مسمی ثاقب مین سی دیدہ ہو اعتساف دیدہ کون خر
گمدہ جگین ہر ہی جسم انصاف او سکا کور و دل نفاق منزل او سکا بی نور کا بی نور رہا اور باوصف باطل جو تمکا مدد و جہل ہوتی فی کی بمعنی مین محرم

ابن عمر مین بی اصل محض ہے و بی سند بدلیل قول ابن عمر کی لاالا فی دبر ہا جواب قول نافع من دبر ہا فی قبلہا مین کون خرمسود الوجہ فی الدارین کا روی دل اور دل رو
کا سیاہ ہے رہا جو کہا ہی کہ ثابت ہوا کہ جمہور اور ابن عمر اور حود جناب عمر نہ قائل اس فعل شنیع کی نہین فاعل خدا تعالے بچاوے ہیچ ہٹ دہرمی سی پناہ دی اور ایسی بیحیائی
سی نجات بخشی خدا کہ کلام یہہ ہی کہ جب روایات متعددہ ابن عمر سی باسانید متکثرہ کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہین باحت و جواز وطی فی ادبار النساء لکھا ہے
و کما سبجی تو بالیقین افادہ خلیفہ زادہ نتیجہ استفادہ از خلیفہ ہوا ہان البتہ جہت المخالفت و الجنس المابین سبب سنیون کا اس فعل کا فاعل نہوگا کیونکہ وہ حود
تو مفعول افلح فاعل کا تہا کما سیجی مفصلا انشاء اللہ تعالے اور کون خرخر بدیم فی یہہ جو کہا کہ جمہور سنیہ مین نہ قائل اس فعل شنیع کی ہین نہ فاعل رو
بفروع ہی علاوہ ابن عمر کی ابو سعید خدرے صحابے جلیل القدر اور عبد اللہ بن علی بن سابط و محمد بن عکندر اور عبد الرحمن بن قاسم اور ابن ملکہ اور نافع
مولے ابن عمر اور مالک ملک امام سنیون کا کہ یہہ سب کے سب جمہم اباحت وطی فی الادبار کے قائل بلکہ بعض انمین سی اس فعل کے فاعل بہی ہین چنانکہ ابن ملکیہ
سی استعانت بروغن اور مالک ملک امام سنیان سی الساعہ غسلت رہی منہ کتب معتمدہ سنیہ مین موجود و عوام و خواص کو مشہود اور اسنادوسکی رسالہ سہم
ثاقب مین معدود ہین اور یہان ترقے عجیب یہہ ہی کہ مالک ملک امام سنیان علاوہ اباحت وطی فی ادبار الاحرار کی اباحت کا بہی قائل ہی منظومہ مالک سے
منقول ہے ۵ وجاز نیک الغلام الامرد ✤ وجزو الاقل الحر ✤ ہذا اذا کان وجدا فی السفر ✤ ولم یجد غیرہ
تفضی الذکر ✤ اور کتاب تذکرالادبا مین علی بن عراق مصری شافعی نے قاضی ابو الحکم مالکی بن مرا حل کے طرف اس رباعی کو منصوب کیا ہے
۵ مذہبی تقبیل خد مذہبہ ✤ سیدی ما ذا تری فی مذہبہ ✤ لا خلاف بیننا فی ذاتہ ✤ فیہ یاخذ اہل المغرب ۶۶
اور شیخ فرید الدین اوحدی کرمانی مثنوی جام جم مین کہتا ہی ۵ کن بخواجہ بر غلامان جور ✤ کہ بدین شکل و شان نماند دور ✤ زور بر زیر دست
خویش مکن ✤ دل اور العضہ ریش مکن ✤ آبروی غلام خویش مبر ✤ دفتر بدنام خویش مدر ✤ نتوان زد بتہمت لک ✤ غوطہ در ورطہ چنین
چنین ملک ✤ اور کون خرطغام مجہول الاب والاعمام فی یہہ جو کہا ہان بشرط انصاف ورا ز اعتساف ادنی قائل و کتب بنی سی واضح ہوتا ہی کہ نہایت نص استبعاد
اور تصریحات فرقہ اشرار معاذ اللہ اس فعل کے فاعل اور اس عمل کے قائل حضرت امام صادق اور امام رضا ہوتی انہی کہ باعتراف شیخ الطائفہ بل
ابو الطوائف جعفر طوسی وغیرہ اجماع تقیہ اور تزویر کا ہی انکی نسبت منفی و منتفی ہی جیسا باتم تفصیل صدر رسالہ مین مصدر ہوا الحجۃ لعنۃ اللہ علی المنتقم
کون خرطغام مجہول الاب والاعمام دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ الہی امامیہ ایدہم اللہ تعالے بالطافہ الخفیہ والجلیہ کے دیکھہ کر مبہوت ہو گیا فبہت الذی
کفر اور دست پاچہ ہو کر کسیا گیا اور مانند جلاب بازاریون کے گالی خواری بلکہ کفر و کافری پر اگیا کما حکوا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالی نہی کہ یہہ کون ہے
پس گیر و بچہہ لگو جہت المخالفت و الجنس المابین و مرشد الطوائف کا سہو اسر غلط کہتا ہی اور مصنفین آل طہر طاہا و یقین پر افترا کرتا ہی گروہ سگ و خوک کا
مدتان بجنس مقتری بدین کے نص استبعاد و تصریحات فرقہ اشرار سی اصلا و مطلقا شائبہ اسکا پایا نہین جاتا کہ معاذ اللہ عترت پیغمبر و ائمہ اطہر اوس فعل کے
فاعل تہی نص مذکور مین جو کون خرطغام مجہول الاب والاعمام فی صدر اپنی رسالہ مزخرفہ مین بنقل کے ہی سوال مضمون راوی حدیث کا امام رضا علیہ السلام
سی قال قلت لہ وانت تفعل ذلک اور جواب امام عالیمقام علیہ السلام کا کانا لا نفعل موجود ہی ما وجود اس انکار مکرر موکد مصرح کی کون خر
معلول بعلت عمری و اژگونی و اژگون کہتا ہی کہ اس نص سی ثابت ہی کہ یہہ معصومین معاذ اللہ اس فعل کے فاعل تہی فض اللہ فاہ و قطع لسانہ و
واخزاہ و جعل النار مثواہ اور حقیر صدر رسالہ مین اس حوالہ بتفصیل لکہ چکا ہی فضیحۃ ثمہ قال انا منصب الکاسب و کیف لا عاقل کو اندک تعیق سی بطریق

مقابلہ و تمثیل یہ تصور ہو سکتا ہی بیان اسکا یہہ ہی کہ ملاز ان کس کس وقاحت اور سوء تعبیر پر خاک ڈالین گے اس قسم کے بوچیات سی جہ در عبادات اوجہ
در عادات معتمدہ شیعہ مشحون ہین **اقول** وہ دلاور ہست کز دے کہ کف جری داد ہ و خلعت و بجیا ہی و سواہ و رسوا ہی بلید دہلوی سارق
مصداق من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی و اضل سبیلا گے اگرچہ حد سی گذر گئی تھی لاکن یہہ کون خر طغام مجہول الاب و الاعمام اوسکی تفوق
لی کیا اوس اندہی بے ایمان نوبہی کے بی ہوئی جنیل اور نقول محرمین و مخنثین کے حیا و مروت کے جگہ انکہہ مین انسان کے ہی بہلاوہ کوری ایمان لعین ابن لعین
بجیا ہی کری تو اوسکو زیبا ہی یہہ کون خر طغام مجہول الاب و الاعمام کہ نظاہر انکہہ ناک ماتہہ بانون مثل انسان کے کہتا ہی کیون اندہو نگی سی بجیا ہی کرتا ہی اور
مثل مادہ عنقا کی کیون اندہیری کالیون جہالت مین بہرا ہی اپنی انکہہ کا سینٹر نہ دیکہنا اور دوسرے کی انکہہ کے بیلی دیکہنا کمال وقاحت و بجیا ہی ہی مثل
مشہور ہے سوپ بولے تو بولے چلنی کیا بولی جسمین بہتر ہزار جید کتب معتمدہ سنیہ اور مذہب سنیان بدین جہ در عبادات اوجہ در عادات بالکلیہ بوچیات
و خرافات و ترہات و اباطیل سے محلو ہین سنیان بجیا و بدین کس کس وقاحت اور سواہ تسن پر خاک ڈالین گے **قال** الناصب الکاسب مثلا اس قوم
من خمر ظاہرہے بعض علیہ ابن بابویہ و الجعفی و ابن عقیل **اقول** بجا ہے و افترا پردازی کون خر مفتری کے قابل دیدہ ہی کہ یہہ مجمو خمر بجیا ہی کہتا ہے
کہ اس قوم مین خمر ظاہر ہے یعنی تردیک فرقہ حقہ امامیہ کے باجمعہم خمر ظاہر ہے کسواسطی کہ قوم کی لفظ سی اسجگہ متبادر تمامی ہے فرقہ حقہ ہوتا ہی حال انکہ یہہ قول
کون خر مفتری کا ہزار بحث و کذب محض ہے حاشا کہ فرقہ حقہ امامیہ طہارت خمر کا قائل ہو حقیقت حال یہہ ہی کہ فرقہ حقہ امامیہ مین صرف شیخ صدوق ابن بابویہ
علیہ الرحمہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین ایک روایت کہ جس سے طہارت یا معذوبیت خمر مستنبط ہوتی ہے البتہ بنقل کے ہے پس تو قول طہارت یا معذوبیت خمر
مین شیخ صدوق ابن بابویہ علیہ الرحمہ متفرد ہین اور قول انکا کہ مخالف منصوص و مجمع علیہ کی ہے متروک و مہجور ہی اور حنفی و ابن عقیل کا قائل ہونا طہارت خمر
کتب متداولہ مین مانند شرایع الاسلام و شرح لمعہ کے پایا نہ گیا غالبا افترای مفتری ہی بالکلیہ سواد اعظم و اکثر علمای فرقہ حقہ متفق نجاست خمر پر ہین اور لطف یہہ ہے
کہ کون خر کو اپنی گہر کے خبر نہین یہہ کسیکی خانگی مسائل سے جاہل ہے ۵ تو براوج فلک جہد نے چیست ✦ چون خدائی نہ در سرائے تو کیست ✦ علمای سنیہ
داود و اصحابہ و ربیعہ و امام شافعی علی احد قولیہ طہارت خمر کے قائل ہین میزان شعرانی مین ہی ما ما اختلفوا فیہ فمن ذلک قول الائمۃ الاربعۃ ان الخمر
نجس مع قول داود بطہارتھا یعنی ایمہ اربعہ خمر کو نجس کہتی ہین اور داود اوسکو طاہر کہتا ہی اور یہہ داود وہ ہی جسکی حقین تاج الدین سبکی نے طبقات
شافعیہ مین لکہا ہی داود بن علی بن خلف بن سلیمان بغدادی اصفہانی امام اہل ظاہر ہی اور کہا ابو بکر خطیب نے کہ وہ تہا امام پرہیزگار عابد و زاہد اور قول
ربیعہ و شافعی کا بطہارت خمر علامہ علیہ الرحمہ نے تذکرہ مین لکہا ہی اور بڑا لطیفہ جس سے کون خر محمو رحمت عمر کی منشی ہرن ہو جاوی یہہ ہی کہ طہارت
و نجاست خمر تو یکطرف سنیون کی مذہب مین شراب کا پینا تشنگی مین مرخص و علیہ الفتوی ہی فی الدر المختار رخص الخمر للعطشان و علیہ الفتوی اور یہی شراب انگور
کی جبتک کہ پہین نہ لاوی اگرچہ نشہ لاوی حلال ہے فی الہدایہ فحسم لعب المسکر لیس بحرام لا یفسق بالزبد عند ابی حنیفہ و ان اسکر اور یہی
بورہ ابو حنیفہ کی تردیک حلال ہے فی رحمۃ الامۃ و الفقاع حلال یجوز شربہ و فی الہدایہ یباح من الحنطۃ و الشعیر و العسل و الذرۃ حلال عند ابی حنیفہ و لا یحد شاربہ
عندہ و ان اسکر اور یہی سب مسکرات سوای عصیر انگور کے امام اعظم سنیون کے نزدیک حلال ہین فی المرقاۃ شرح مشکوۃ ملا علی قاری قال النووی و اختلفوا
فی من شرب النبیذ و ہو ما سوی عصیر العنب من انبذۃ المسکرۃ فقال مالک و الشافعی و الجمہور ہو حرام و قال ابو حنیفہ و الکوفیون
لا یحد مراب کون خر طغام مجہول الاب و الاعمام و اوسکی اذناب و اصراب کو لازم ہی کہ نشہ محبت ابو حنیفہ مین مخمور اور مسکر شراب انگور و بورہ وغیرہ مین چور رہکر

اس شعر کو ورد کریں ۵ مہ میدان روسپوی کعبہ چون آیم چون ۵ روسپوی خانہ خمار دارد پیرہا ۵ مثل مشہور ہی سیان ہی کو توال اب ذرا لسکا

قال الناصب الکاسب اور پیپ لہو مذی ودی کے نکلنی سی وضو نہیں جاتا فی من لا یحضر کما خرج من الطرفین من دم وقیح ومدی وودی وغیرذلک

فلا وضوء فیہ ولا استنجاء اقول اس کون خر کسی کو اپنی روایات خانگی سی عقلت مناسب نہیں کہ اوسکی امام مالک کے نزدیک سلس البول

واستحاضہ مذی ناقض وضو نہیں اور اوسکی امام شافعی کے نزدیک مثی بھی ناقض وضو نہیں فی رحمہ الامہ سلسل البول والاستحاضۃ والمذی لا ینقض الوضوء

عند الشافعی اور اوسکی امام اعظم ابو حنیفہ کی نزدیک پوچھنا یاد ہونا بول وبراز کا مخرج سی ضرور نہیں بلکہ ہر ذکر پر بول اور دبر پر براز کثیر اگر ہو نماز صحیح ہے

فی الدر المختار لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولہذا لا یکرہ الصلوٰۃ معہ قال الناصب الکاسب غلام امارد سی غسل لازم

نہیں آتا فی خلاصۃ المذہب وفی وجوب الغسل لوطی الغلام تردد اقول عبارت خلاصۃ المذہب وفی وجوب الغسل بوطی الغلام تردد کی یہہ معنے

نہیں کہ غسل لازم نہیں آتا کما قال الناصب الکاسب کون خر کسی اپنی خانگی مسائل بھی دیکھی اور سرمائی سنیوں کے یہاں وطی چاریا یہ یعنی گدہا گھوڑا کیا سوئے

وغیرہ اور عورت مردہ اور صغیرہ سے جماع کرنی سی بلا انزال غسل واجب نہیں اور وضو بھی نہیں جاتا فی الدر المختار ولا عند وطی البہیمۃ او میتۃ او صغیرۃ

غیر مشتہاۃ بان تعیر مقطعۃ بالوطی وان غاب الحشفۃ ولا ینقض الوضوء بلا انزال فلا یلزم الا غسل الذکر اور رحمہ الامہ میں ہے

وقال ابو حنیفۃ لا یجب الغسل من وطی البہیمۃ الا بالانزال کون خر طعام مجہول الاب والاعمام دیکھی کہ ابو حنیفہ طالب دنیا فی حیفہ

کی نزدیک صورتوں مذکورہ میں غسل ہے جہاں تردد ۵ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا قال الناصب الکاسب لو اطرد نا سی اگر

انزال ہو مرد پر غسل ہے والا نہیں اور زن پر دونو صورتوں غسل نہیں فی الاستبصار اذا اتی الرجل المرأۃ فی دبرہا ولم ینزل ٦٨

فلا غسل وان انزل فعلیہ الغسل لا علیہا اقول اگا یصحیح لیقل اسکی بسبب موجود نہونی استبصار کے نہو سکی تعجب نہیں کہ

اسمیں بھی کون خر نی موافق اپنی عادت کے خیانت فی النقل کے ہو ثانیاً بر تقدیر تسلیم وبر فرض موجودگی حدیث مذبور کی کتاب استبصار میں قطع نظر

وثوق وغیر وثوق اوسکی راویونکی حدیث مذکور مانند حدیث کتب ستہ خلق اللہ آدم علی صورتہ کی کہ صحیح مسلم میں موجود ہی اور شیخ عبد الحق نے

ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہی کہ حدیث میں آیا ہی پیدا کیا گیا آدم اوپر صورت خدای رحمان کے اور مانند دیگر احادیث تشبیہ وتجسیم کی وجہ التاویل ہی کسواسطے

کہ مذہب حق امامیہ میں غائب ہونا حشفہ کا قبل یا دبر میں غسل کو وجب کرتا ہی شرح لمعہ میں ہی وفی وجوب الخامۃ ثلثۃ اقوال احدہا الانزال للمنی

یقظۃ ونوما والثانی غیبوبۃ الحشفۃ وما فی حکمہا کقدرہا من مقطوعہا قبلا او دبرا من آدمی وغیرہ حیا وميتا فاعلا او

قابلا انزل الماء او لم ینزل اور شرایع الاسلام میں ہی واذا جامع امرأتہ فی دبرہا ولم ینزل وجب الغسل علی الاصح ثالثا سنیوں کے

مذہب میں جب وطی بہیمہ اور زن صغیرہ اور زن بلیہ سی بلا انزال غسل واجب نہیں ہوتا کما مر من فتاوی الدر المختار اور وطی دبر سی اور وطی بہیمہ سے

بلا انزال وبلا انزال حج فاسد نہیں ہوتا کما فی فتاوی قاضی خان ہمصورتہن اگر عدم وجوب غسل وطی فی دبر النساء سی بغیر انزال بعض رواۃ امامیہ

میں اگر پایا جاوی تو صورت وطن نہیں ہو سکتا دانیا اگا داود واکثر صحابہ سنیونکی نزدیک تو اس سی بڑہ کر ہی کہ دخول سی دبر میں ہو یا قبل میں بغیر انزال

غسل واجب نہیں ہوتا رحمہ الامہ میں ہے وحکی عن داود وھو قول جلۃ من الصحابۃ ان الغسل لا یجب الا بالانزال خامسا الا حشفۃ

او قدرہا

کو بکر بیت کر عورت سی جماع کری اگر لذت جماع بنا وی تو سنیوں کے مذہب میں غسل واجب نہیں ہوتا علی الاصح در مختار میں ہی او قدر حشفۃ

اوقدرها ملفوفة بخرقة ان وجد لذته وجب الغسل والا لا على الاصح ساده ساگا داخل کرنی انگلی اور داخل کرنی ذکر حیوان اور ذکر خصی مشکل
سی اور ذکر میت سی اور ذکر صبی سی دبر و قبل مین سنیو کی مذہب مین غسل واجب نہین فی الدر المختار لا غسل عند ابی حنیفة خلافا لهما اصبع ونحوه کذکر غیر آدمی
وذکر الخنثی المشکل وميت وصبي لا يشتهى وما يوضع من لحم خشبة في الدبر او القبل على المفتى اسطرتین اگر کوئی عرصہ تک عمر کرکے مرجاوے یا کدہی سے ادخال فی الدبر کرالی تو ثواب سنت عمر بھر جلبی کا حاصل اور مشقت غسل کرنی کے زائل رہی رہا باب انصاف وخود کون عمر انصاف کری کہ موجود ہے
۵ کلیخ اندار رباد ہش سنگ است ۵ کہ کیت قلم حقیر کا جلانی پر آتا ہی یہہ کہنہ مقام شکوہ وشکایت و برا ماننی کا نہین ہی اور جو کہ ایسی تحریر دیتا ہی
مین ہتک اسلام ہوتا ہی اور مخالفان اسلام کی اذہان موجہ مین باعث کسر شوکت اسلام ہو کا صاحب قبقاب کو چاہئی کہ آیندہ کو ایسی تحریر نہ لیوے
دست کش ہو اور یقین دریافت کری کہ حقیر نی یہہ کلام براہ عجز نہین کہا بلکہ براہ خلوص نا موس اسلام وحمایت غرہ دین مبین دست بستہ عرض کرتا ہے
کہ ایسین مناظرہ بعض مسائل اسلامیہ مین اظہار الحق والصواب خالیا عن الجدل والاعتساف کرنا مہت مناسب ہے خدای قدیم دین قویم کو تا قیام آل محمد قائم
ودائم رکہی آمین ثم امین اور حقیر پہر عرض کرتا ہی کہ حقیر کے اسکام کو عجز حقیر پر حواب ایسی تحریر سی حمل نفرماوین بندہ ہرگز عاجز نہین اگر عاجز ہین تو صاحب قبقاب
یا شخص دیگر پہر ایسی ہے تحریر کریگا جواب دندان شکن پاویگا بندہ عاجز ۵ ہین میدان ہمین جو کان ہمین گوے ۵ قال المصنف الکاسب تارہ زمین ستر
عورت صرف حقیہ اور قضیب ہے اگر کوئی تمام بدنسی برہنہ ہو کر نی ضرورت تنہا خصیہ و قضیب مین مٹی لگا کر نماز پڑہی درست ہی فی ارشاد الاذہان عورة
الرجل قبله ودبر يجب سترهما مع القدرة ولو بالورق والطين والمراد بالقبل القضيب والانثيان ذكره الشيخ الشهيد
خوف کے کہ نی اور قضیب کے دہوکنی پر گل حکمت تجویز ہوئی بتا کیا جی گا کاش حلقہ دبر مین روئی کا بہایا جایا ہوتا یا خالی چوڑتی کہ ہوا آتی جاتی
اقول عبارت ارشاد الاذہان مین باوجودیکہ لفظ مع القدرة موجود ہی کون حر کہا نسی کہتا ہی اگر کوئی تمام بدنسی برہنہ ہو کر بضرورت
الحرة غالبا ہنگام تحریر بہ مقام کے دیدہ دبر کون حر کا دیکہنی لفظ مع القدرة سی اذہا کنوان ہو گیا اور کون حر فی یہہ مسئلہ تحفہ مسروقہ سارق دہکہو
سی سرقہ درہم قیمتی کیا ہی اور یہہ امر فرای محض ہے کیونکہ نماز مین ستر عورتین مٹی سے کرنا بی ضرورت کے مذہب حق امامیہ مین ہرگز جائز نہین ہان
حسوف مین مصلی کپڑا ستر عورت کے لئی پاوی تو اوسوقت نظر بقاعدہ الضرورت تبیح المحظورات کی جسطرح ستر عورت کر سکی کری صاحب تزہہ عشریہ
علیہ الرحمہ فی ہکی جواب مین ارقام فرمایا ہے کہ عبارت مذکورہ ارشاد الاذہا نسی مطالب بہارق مغتری کا نہین نکلتا کسواسطی کہ عبارت مذکور مین لفظ
مع القدرة ولو بالورق والطين کا نقص ہے اس مطلب پر کہ جبتک مصلی کو ستر عورتین کی قدرت ہو اور ساتر اختیاری یا ساتر اضطراری سی ستر کر
سکتا ہو تو برہنہ نماز نہین کر سکتا اور اگر قدرت ساتر اختیاری پر کہ جامہ ہی نر کہتا ہو تو ساترہ اضطراری سی کہ برگ درخت ہی ستر عورت کری اور اگر
قدرت برگ درخت پر بہی نہو تو مٹی سی ستر عورت کری اور نماز پڑہی باجماع جمہور امامیہ کا اجماع ہی کہ ستر عورت نماز مین واجب ہی اگر قادر ہو تو ساتر
اختیاری سی کہ جامہ ہی ورنہ ساتر اضطراری سی ستر عورت کری جامع عباسی مین فرماتی ہین چہپانا عورت کا نماز مین واجب ہی خواہ کوئی
دیکہنی والا ہو یا نہو اور خواہ دیکہنی والا محرم ہو مثل روجہ و کنیز کے یا غیر محرم پس اگر کوئی خانہ تاریک مین اور خانہ خالی مین نماز برہنہ ہو کر
پڑہی نماز اوسکی باطل ہے اور ابن خاتون نے حاشیہ مین لکہا ہی کہ اگر جامہ نہو جس سے ستر عورت کر سکی تو جس چیز سی ممکن ہو ستر عورت کری اگرچہ
برگ درخت ہو اور اگر برگ علف ہم نہ ہو سکی اور مٹی میسر ہو تو واجب ہی کہ مٹی سی ستر عورت کری اور غایة المرام شرح شرائع الاسلام مین بہی مصلی

اگر سوا ی منہی کی کچھ بتا وی تو اوسکو وجب ہی کہ عورتین کو مٹی سی چھپا وی اور وجب ہی مٹی سی چھپانی مین لون وحجم کا چھپانا اگر ضرورت ہو الحاصل کہ
مٹی سے چھپانا صورت اضطراری مین ہے بصورتین بھی کہنا کہ امامیہ کے نزدیک بے ضرورت عورتین پر مٹی لگا کر نماز پڑہنا جائز ہی کذب بحت و
دروغ بیفروغ ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین ثانیاً ای کون جز کسبی اپنی خانگی روایات و مسائل دیکھہ اور شرما اگر تجھہ بیجا کو شرم کہان دیکھہ تیری یہان تو بغیر
ضرورت و بی اضطرار کے ستر عورت مٹی سی کرکے نماز پڑہنا صحیح ہے خلاصہ کیدا نہین ہی الی ما مس ستر العورۃ ولو بالماء او ورق الشجر والطین
اور فتاوی برہنہ مین ہے بدانکہ ستر عورت شرط نماز ہست اگرچہ بآب او راق یا گل باشد نہ بظلمت ثالثاً اس سی بھی بڑہ کر یہ ہی کہ مالک امام سنیون کے
نزدیک برہنہ ہوکر نماز صحیح ہی وہ کہتا ہی کہ ستر عورت نماز کی لئی واجب ہی لاکن شرط صحت نماز کی نہین اگر کوئی برہنہ ہوکر نماز پڑہی اگرچہ اوسنی ترک واجب
کیا لاکن نماز اوسکی صحیح ہی کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین کہتا ہی ستر العورۃ عن العیون واجب بالاجماع وھو شرط فی صحۃ الصلوۃ
عند مالک فانہ قال ھو واجب الصلوۃ ولیس بشرط فی صحتھا قال ارتباب الکاسب نماز مین حضور نکا اوجالنا قصب سے کھیلنا جو
بھلا مانا منافی نماز نہین فی الاستبصار سألت ابا عبد اللہ عن الرجل یلعب بذکرہ فی الصلوۃ للکوبۃ قال لا باس استغفر اللہ کیا نماز
کی نیاز و کیا لعب خصیہ کلان و ذکر دراز اقول اسوقت تصحیح النقل بسبب موجود نہونی استبصار کے عمل مین نہ آئی اگرچہ احتمال خیانت فی النقل
کا ہی لاکن مین بر تقدیر تسلیم ہونے حدیث مذکور کے کتاب مسطور مین بھین الفاظ عرض کرتا ہون کہ حرمت ہرمذکور کے گو ثابت نہو مگر اوسکی مکروہ ہونے
مین کسیطرحکا شبہہ نہین کسواسطی کہ کھیلنا علی الخصوص قصب و حضیو لسی نماز مین بلکہ خارج نماز مین بھی فعل عبث ہی اور ارتکاب فعل عبث کا سوا
نماز مین مکروہ ہی بلکہ شعار مومنین کا نہین ہے شرح لمعہ مین فرماتی ہین ویکرہ الالتفات بمیتا و شمالا و التمطی والعبث الی آخرہ اقول
اور یہہ امر تو حد ظاہر ہی کہ حرام یا مکروہ نہونا یا لاباس ہونا کسی شی کا نماز مین مستلزم اوسکی ایقاع کو نماز مین نہین ہی کون جز بتقلید بلید دہلوے
علیہ ما علیہ کی فائدہ و عبث ایسی امور کا متعرض و معرض ہوا کہ مثل اسکی بلکہ اسنع اس سی حوذا و سس کسبی کے یہان اوسکی خانگی روایات مین موجود
ہلا استبصار مین تو بر تقدیر تسلیم اگر لکھا ہی تو اپنی ذکر و حضیہ سی کھیلنا لاباس یہ لکھا ہے کسبیون کی یہان تو عین نماز مین رنج اجنبیہ کا دیکھنا کہ
اشنع و افحش کھیلنی اپنے قضیب و حضیہ سے ہی جایز ہی فتاوی فاضیخان مین ہے ان نظر المصلی الی فرج امراۃ تشتھی حرمت علیہ امھا
وبنتھا ولو نظر الی فرج امہ حرمت علیہ امراتہ ولو نظر الی فرج امراتہ التی طلقھا طلاقا رجعیا یصیر مراجعا
ولا یفسد صلوتہ فی الوجوہ کلھا فی قول ابی حنیفہ انتھی سبحان اللہ کیا خوب مصلی ہے اور کیا خوب نماز ہی اور کیا اچھا وقف فرج اجنبیہ
کی دیکھنی کا سینوکی امام و ماموم کے نامہ ہ رہی دین و ہے رہی دیندار ہ رہی دونو پر لعنت کردگار قال الناصب الکاسب الا
کسی زن خوبصورت کو عین نماز مین ہم آغوش کیا اور نعوظ پیدا ہوا پھر سر ذکر کو محاذی سوراخ فرج رکھا اور مذی سائل ہوئی ولولی الساق نماز
فاسد نہین ذکرہ ابو جعفر الطوسی اقول کون جز خری بتقلید مقتدے بلید دہلوے کی ہدا فترای محض کیا ہی حاشا و کلا کہ مذہب جن امامیہ مین ایسے
لغویات و مزخرفات ہون صاحب نزہہ اثنا عشریہ علیہ الرحمہ نی ارقام فرمایا ہی کہ یہہ مسئلہ افترای محض و بہتان بحت ہی کسی کتاب امامیہ مین
اثر نہین عجب ہی کہ ناصب معتری کذاب نے پردہ حیا و شرم کا اپنی موہنہ سی اوٹھا کی اس مسئلہ کو شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کی طرف بسبب
کیا کتب امامیہ اطراف عالم مین خصوصاً ہند و ستا مین موجود و متداول ہین جسکا جی چاہی دیکھہ لے کہ مسئلہ مذکورہ کا نشان و پتہ کہین نہین اور عجب

ترجمہ ہی کہ علامت ہیں مفتری ناصب کذاب کے خلل نہیں آتا باوجودیکہ اپنی کتاب کو ایسی کذب و افترا سے بھر دیا ہی کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے

۵ این علامت باوجود این صفات ✤ ہست دایم برقرار و بر ثبات ✤ بر سرش داغل کمر دولا یعس ✤ اینعلامت ہست کہ ہو قیس ✤ معنی

اجمال اینچہ چیز ✤ چون وضوی محکم لبی تمیز ✤ خلاصہ کلام یہ ہی کہ کون چیز لبی مفتر کو نام کتاب شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ کا اور نشان بالکل نہیں

یہ مسئلہ بقول کذوب دہلوی کے مرقوم ہی لکہ کر تصحیح النقل کرا نا اور روسیاہ اوس نامہ سیاہ مفتری کے مٹانا واجب تہا نہ کہ بی تحقیق اوس مفتر

کذاب کے پیچہی ہولینا اور تقلید اوس نامہ سیاہ کے اپنا نامہ اعمال بہی کذب و افترا سی مانند اپنی دل و رو کی سیاہ کرنا تہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ✤

قال انا صب الکلام غلام سی صوم باطل نہیں ہوتا نہ فاعل کا نہ مفعول فیہ کما فی خلاصۃ المذہب فمنا القول بوطی الغلام تردد وکذا

اقول فی الوطی کون جرسنگ ناپاک نے ذکران مسائل مین بتقلید بلید دہلوی ناحق خامہ فرسائی کی اور جہالت اپنی مانند بلید دہلوی کے

ظاہر کی صفحوں کے جہان اشیع اور مدتراس سے بہت مسائل موجود ہین کون چیز دیکہی کہ فعل مذکور سی مذہب حق امامیہ مین وجوب غسل اور فساد صوم

مین تردد ہی سینکڑے مذہب مین اوس سے اشیع مین کچہ تردد نہین کیا اونکی جہان بینی تردد وجوب غسل و فساد صوم نہین ہوتا ۵ بین تفاوت رہ از

کجاست تا بکجا ✤ سوپ بولی تو بولی جلتی کیا بولی جسمین بہتر ہزار چید جو خوشون ہو اوسکو طمن کرنا عنبر بر کمال نادانی ہی تفصیل اس اجمال کی

یہ ہی کہ سینون کے مذہب مین زن صغیرہ اور بہائم و میتہ کی غلان کرنی مین صوم ہی باطل نہین ہوتا غسل ہی واجب نہین ہوتا حج ہی فاسد نہین ہوتا

اور اغلام سی ہی حج فاسد نہین ہوتا فتاوے قاضیخان مین ہی والایلاج فی البہائم لا یوجب الغسل ما لم ینزل والایلاج فی المیتۃ عند ابی

الایلاج فی البہائم وکذا الایلاج فی الصغائر التی لا تجامع مثلہا لا یوجب الغسل فی قول محمد بلا انزال اور ہی فتاوی مذکور ہین ہے

وان اولج بہیمۃ او میتۃ ولم ینزل لا یفسد صومہ ویلزمہ الغسل اور ہی اوسی فتاوے مین ہے وفی روایۃ ابی حنیفۃ الوطی فی الدبر لا

یفسد الحج واذا وطئ البہیمۃ وانزل کان علیہ دم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل لا شئ اور ہدایہ و شرح وقایہ مین بحث صوم مین ہے

اذا وطئ البہیمۃ بلا انزال یعنی وطی بہایم اور وطی میتہ اور وطی صغیرہ بلا انزال موجب غسل نہین اور وطی فی الدبر مفسد حج نہین اور وطی بہیمہ

یا انزال بلا انزال مفسد حج نہین اور ہی وطی بہیمہ بلا انزال مفسد صوم ہذہ کانت من الجاہلین وکن من الشاکرین **قال** الناصب الکاب

اگر حرام مین زنا کری حج مین نقصان نہین کتاب التحفہ حیف کہ وطی حلال سی حج باطل ہوتی اور وطی حرام سی کچہ ضرر نہین یہ ثمرہ دیانت و حیا ہے

اذا لم تستحی فاصنع ما شئت **اقول** ہاں صاحب تحفہ سرقہ اور اوسکی متعلقون جرکی خرطات بعیری ہین ان مفتریون کو وکذبون لائق تہا

کہ مذہب مذکورہ کی کتاب معتمد امامیہ سے لکہتے والی لہا ذلک مسئلہ مذکورہ افترای محض بلید دہلوی و کون جرکا ہی امامیہ پر لعنۃ اللہ علی المفترین

کیا یہ مفتریان بعید ین مذہب حق امامیہ کو مانند اپنی مذہب ناحق و نحلہ باطلہ کی سمجہی ہین کہ اونکی کتب معتمدہ ایسی مسائل واہیہ پوچ پر دہوا سی بہروسی

ہوتی ہین اور ایسی مسائل نالایقہ اونہین نالایقون کی کے مذہب مین مفتی یہ ہین فتاوی قاضی خان مین ہی فی روایۃ عن ابی حنیفۃ الوطی

فی الدبر لا یفسد الحج واذا وطئ البہیمۃ وانزل کان علیہ دم ولا یفسد حجہ وان لم ینزل لا شئ علیہ وان جامع الحاج او

المعتمر فیما دون الفرج وانزل او لم ینزل لا یفسد احرامہ ولا حجہ وعلیہ شاۃ انتہی حیف ہزار حیف ہی کہ وطی حلال سی حج

اور اغلام سی اور وطی بہائم سی حج باطل ہو و فاسد ہو اور بغیر انزال کے وطی بہایم و اغلام مین کچہ ضرر نہین اور اگر حاج یا معتمر مادون فرج مین

جماع کرنی یعنی وطی فی دبر النساء کرنی مترتل ہو یا ہو بصورتین نہ حرام فاسد ہوتا ہی نہ حج فاسد ہوتا ہی ایک شاۃ دینی پڑتی ہی موہنہ اس دمانت و
حیا پر اذا لم تستحی فاصنع ما شئت **قول** الناصب الکاسب خلاصۃ المنہج میں ہی کہ متعہ کی بہت فضائل ہین ایکبار متعہ کرنی مین امام حسین کا درجہ
ملتا ہی دو بار مین امام حسن کا تین بار مین امام الائمہ جناب امیر کا چار بار مین خاتم الانبیا حضرت بشیر و نذیر کا کمبخت روسیاہ بھولا ناصبی مین
بار مین خدا ہی کا درجہ کیون نہ دیا کہ متمتع بجای خود بہشتی جو چاہتا کرتا ہر اسی فتح اللہ کی خاندان اور ابن بابویہ وغیرہ کی کیسہ مین ہے کہ متمتع
کو بوسہ مین حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہی اور غسل کے قطرہ سی فرشتہ پیدا ہوتا ہی کہ اوسکی تسبیح کا ثواب فاعل و مفعول کو پہونچتا ہی اور ساعی کو ثواب
ان دونو کی برابر **اقول** اور مخفی نہین کہ ایسی مضامین احادیث ترغیب و ترہیب مین شایع ہین العزیقین ہین سینو کی بیان فضائل اعمال مستحبہ
مین کیا کمی ہی کہ فعل قلیل پر ثواب کثیر موعود ہی کون حرج ہی اپنی خانگی روایات پر کیون اعتراض نہین کرتا وہان دم چراتا اور دم دباتا ہی خود فضیحت دیگرون کی
نصیحت کارجاہلون کا ہی کون حر دیکھی کہ عبد القادر جیلانی غنیا مشخص للطالبین فی طریق الحق مین لکھا ہی کہ جو کوئی جمعہ کی دن اپنی عورو سی جماع کری اور نہا کر
نماز جمعہ کو جاوی تو اوسکو ہر قدم پر ثواب سال بھر کا روزو نکا اور تمام سال کے قیام کا ہوگا اور ہی اوسی کتاب مین ہی کہ جو شخص ماہ رجب مین نو
روزی رکھی تو وہ جسوقت قبر سی نکلی گا تو نور اوسکی موہنہ کا تمام اہل محشر کو روشن کردیگا اہل محشر کہین گے یہ پیغمبر پر گزیدہ ہی اور جو کوئی ماہ رجب
مین دس روزہ رکھی گا تو وہ مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اونکی قبہ مین کریگا کون حر اگر بٹ دہرے کو چھوڑی اور انصاف سی موہنہ نہ موڑی
تو دیکھی کہ ماہ رجب مین نو روزہ رکھی سی کہ اکثر تارکان صلوۃ و صیام رکھتی ہین مثل پیغمبر پر گزیدہ کے ہونا اور دس روزہ رکھنی سی حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کی قبہ کو چھین لینی کا قصد کرنا ثواب متعہ سی بہت بڑتا ہوا ہی اور مشکوۃ سینو مین انس سی مروی ہی کہ جو کوئی خدا سی ملاقات کری پاک و پاکیزہ ۷۲
گی ہو تبھی تو حوائر سی نکاح کری اور یہی اوسی کتابین ہی کہ جب دو مسلمان ملتی ہین اور مصافحہ کرتی ہین تو قبل جدا ہونی کے مغفور ہو جاتی ہین
کون حر دیکھی کہ ترویج حرائر کا کہ حظ نفس شہوت رانی ہی و علی ہذا القیاس جمعہ کی جماع اپنی عورو سی کرنی کا ثواب کہان تبی اور متعہ کہ متعہ و ج
مرتبہ اعلی مین نکاح کرنی کی ساتھہ کبائر و صغایر سی پاک و پاکیزہ ہو گیا اور مجامع جماع کرنی سی ثواب سال بھر کی روزون اور سال بھر کی قیام کا پاتا
اور مصلح کیا ہی گہنگار و بتہ کار ہونا تہ کی ملانی سی مغفور ہو گیا بالجملہ کون حر جیسا حال اپنی ان روایات کا سمجھتا ہو ویسا ہی حال متعہ کی فضائل کا
سمجھی اور کون حر کمبخت روسیاہ ازلی نی یہہ جو کہا کہ کمبخت روسیاہ بھولا ناصبی بار مین خدا ہی کا درجہ کیون نہ دیا کہ متمتع بجای خود بہشتی جو
جاہتا سو کرتا کون حر کو لازم ہی کہ اپنی گریبان مین موہنہ ڈالکر دیکھی اور شرماتی کہ اوسکی مذہب ناحق مین جب بیچرون و زنانون مین داخل
ہونی اور ڈہولک بجانی ناچنی گانی پیرنی مین اور اغلام کرانی مین خدا کا مرتبہ ملتا ہی کہ لیس فی جنتی سوی اللہ اور انا الحق فاعبدونی کہنی کی
لایق و سزاوار ہو جاتی ہین اگر ناحق امامیہ ناچنی کی سنت متعہ کہ ایک مخنث مردہ دل نے اپنی رای ناقص سی بمقول عمران بن الحصین صحابی
عادل سینو کی ثم قال رجل برایہ ما شاء فی عشاشۃ خدا و رسول خدا امر مشروع کو حرام کیا تہا کہ متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا
احرمہما و استحق ثواب کثیر کی ہون تو کون حر کی رای ناقص بلید دہلوی کے زعم باطل مین قابل اعتراض و تعریض کے ہوئی سبحان اللہ کیا دین و دیانت
کون حر و اوسکی اسلاف اخلاف کی و ای آن مشایخ صوفیہ غیر صافیہ کا کہ پیران طریقت سینو کی ہین حال لانا اور ڈہولک کے گت پر ناچنا اور سرود و غنا
کو کہ محرمات شرعیہ سی ہی افضل العبادات و ذریعہ وصول الی اللہ اور فنا فی اللہ ٹہرانا کہ راندکی سی ساندنی ہوئی بجای خود بہشتی کہنی کی جو چاہتی ہین سو کرتی ہین

کون حر

کون حر کیون بھول گیا کہ اوسی کے طریق میں ڈھونڈھ کے گت پر ناچنی اور ہجڑو نہیں ملنی اور اعلام کرانی میں خدا نہی کا درجہ ملتا ہی اور یہہ امر مخفی نہیں ہے
معلوم ہے کہ اکثر غوث و قطب سینوں کی ہجڑوں و زناخوں و چکاروں میں ہوتی ہیں اور بسبب ترک صوم و صلوٰۃ کی اور مخالفت شریعت مقدسہ نبوی کے
واصل بخدا و فنا فی اللہ ہو جاتی ہیں واہ ری فہم و فہمیت و دین و دیانت کون حر و اوسکی اسلاف اخلاف کا کہ اونکی نزدیک ثواب مخالفت
شریعت مقدسہ و ثواب ترک صوم و صلوٰۃ تو بجا ہی اور ثواب احیای سنت متعہ بجا لعنۃ اللہ علی ھذا الفھم والوھم قال الناصب الکاذب
معلوم نہیں کہ ملا رمان کیون اس سنت سے محروم ہیں دین دلاوی تا ہسکا ثواب موعود پائیں ایکبار غمگسار غربت ہیں گر فقار اس سعی کا امید وار ہی اظہار
ما فی الضمیر ہی جا کی ماری لاچار ؎ شرم سی کہہ نہیں سکتا ہی جو کچھ مطلب ہے ؎ عاشق تازہ ہی اور وصل کے پہلی شب ہے ؎ خدا کی فضل سی فہم رسا ہی سمجھ
جا ہی ہسکا مرد دولونا ہہ سمیت لانہی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اقول و بہ نستعین بود اے شعر مشہور ؎ بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش ؎
من انداز قدت را می شناسم ؎ طرز بیان و انداز تحریر کون حر طعام مجہول الاب والاعمام سی زدالت ولادی و جہالت عنادی اوسکی اگرچہ بخوبی
ہویدا ہی کہ روز مرہ سوقیانہ بی باکانہ اوسکا محاورہ شہر فاسی نہیں ملتا لاکن حقیر کو تحقیق حقیقت اوس بے حقیقت کے نہی کہ فی الحال ناگاہ یک بیک
بیان بعضی ثقات سی معلوم ہوا کہ مادات شریف کا قوم حلاقون و حجامون و دہات غازیپور سی تہا من بعد غلام قاضی احمد علی کا اور مادر اوسکے
دولاری کنیز حکیم سیف علیخانی غازیپوری ساکن محلہ بربینہ تہی علی ہذا القیاس باپ بہی اسکا غلام مجہول الاب والاعمام تہا نام کون حر کا سد ہوا ہے
کہ بمعد و بیدین ہے اور لکھنؤ میں اکثر علمای فرنگی محل سے کچھ بڑہ کر اپنی دانست میں شریف بن گیا اور نام اپنا سد ہوا سی بدلکر جو شرفا کا سا رکہا
وہ بمعد و ابن معاویہ و بمعد و یزید ہی الحق بمقتضای کل شیء یرجع الی اصلہ کی لکھنی پڑہنی سی اصالت نسل نہیں بدلتی کمینہ شریف نہیں ہو جاتا ۷۳
اور خاصہ طبیعی نسل بد اصل کا فرع سی منفک نہیں ہوتا ؎ خار و نکاخ از نہ ہو تو عزت نہیں ملتی ؎ پرنہی سے کمینہ کو شرافت نہیں ملتی ؎
کمینہ اپنی اصل کے ہے طرف رجوع کرتا ہی نار علیہ اس کون حر کمینہ فی بمقتضای ذالت اصلی و نسلی کے زبان ڈاری بیجا حد سی زیادہ اور اوازار سی باہر
اور ماحی علمای متقدمین متاخرین الحق کے خدمتین کہ مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہین کستا خان یہان تک کین کہ ہمکو اوسکا جواب
ہین کوئی چارہ سوائے درشتیون کے بحق خلقای جور نہو اور ہمکو بنا جاری بمودے ؎ گلوخ انداز را پاداش سنگ است ؎ اور بقضای حواب ترکے کا مرتکب
تقلید روز مرہ سوقیان بی باک کر نا پڑا بالجملہ حواب سوال کون حر کا یہہ ہی کہ اگر وہ اپنی رفع غربت چاہتا ہی تو عطا بن ابی رباح قرم ساقی سی
کہ ممدوح ابو حنیفہ طالب دنیای حنیفہ کا ہی ابو حنیفہ اوسکی حقین کہتا ہی ما رایت فیمن لقیت افضل من عطا بن ابی رباح کہ پایا ہین نے اپنی
ملاقاتیون میں کوئی شخص افضل عطا ابن ابی رباح سی کافی رجال المکوۃ الدہلوی اور اوس عطا کا کردار قرم ساقی تہا کہ اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون کے
پاس وطی کے لئے بہیجتا تہا کما فی طبقات التابعین سمجہ جا ہی کہ وہ کوئی اپنی لونڈی کون حر زادہ کنیز کی پاس بہیجکر پوند میں ملاوی گا اور ایک تدبیر رفع غربت
کون حر طعام مجہول الاب والاعمام کی یہہ ہی ہی کہ وہ موافق اپنی مذہب تسنن حنفی کے اپنی مایا بہن یا بیٹی یا پہوپہی یا خالہ یا بہانجی کے ساتھہ رفع غربت
کرلی کہ ابو حنیفہ طالب دنیای حنیفہ کے نزدیک جو کوئی اپنی محرمات نسبیہ کی ساتھہ نکاح و جماع کری اگرچہ اوسکی حرمت کا بہی علم رکھتا ہو حد نہیں ہی جا کے
الہدایہ و فتاوی قاضیخان اور جو کہ کون حر فدایان خاص و جان نثاران باختصاص حضرت عمر سی ہی اور سنت عمر پر اوسکو چلنہار سمجہ سعادت ہی سمجھتے
ہین اوسکو اپنی رفع غربت کی لئی تلاش کسی قایم مقام اخلاق کی ہی ؎ من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم ؎ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ؎

قال المصنف الکاسب ہرا مکی بیان متعہ دوریہ کہ مجمع علیہ شیعہ ہے اسپر طرہ یہی اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین متعہ دوریہ مذہب امامیہ مین ہرگز جائز نہین جہ جاکہ اوسکا مجمع علیہ ہونا بلید دہلوی علیہ ما یستحقہ نے اپنی تحفہ مسروقہ مین اپنی جہالت جبلی وبلادت فطری سے افترا کیا ہی کہ مذہب امامیہ مین متعہ دوریہ جائز ہے کہ دس بیس آدمی ملکر ایک عورت سی متعہ کرین اور اپنی اپنی باری اوسکی ساتھ رہین اور اس کون حرظلنام مجہول الآباء والاعمام نے سرقہ در سرقہ کرکی اوسکو بلا تحقیق لکہدیا اور اپنی دست مین امامیہ پر بڑا طعن کیا اور یہہ نہ سمجہا کہ وہ خود بسبب اس کذب وافترا کی ملعون خلق وملعون خالق ہوا بالجملہ متعہ دوریہ بمعنی مذکور مذہب حق امامیہ مین ہرگز ہرگز کسیطرح جائز نہین بلید دہلوی کون حرکو سند اوسکی کتاب متعہ امامیہ سے لکہنے تہی ورنہ باین افترا مانند رووں کے اپنی کالسیاہ کرنا مناسب نتہا تعجب نظر انیا معلوم ہوتا ہے کہ مبنای عقل وفطنت بلید دہلوی کی یہہ ہے کہ مذہب حق امامیہ مین زن آئسہ یعنی جس عورت کا حیض منقطع ہوچکا ہو اوسپر عدت نکاح ومتعہ کے نہین کیونکہ وہ سن یاس کو پہونچی اور رحم اوسکی احتمال علوق اور خلط انساب سے محفوظ ہوئی اگر ایسی عورت بی انتظار عدت کے نکاح یا متعہ کرے تو نہ شرعاً ممنوع ہے اور نہ باعث طعن کسیطرح کا ہوسکتا ہی کیونکہ انتظار عدت تو شرعاً اسی واسطے مشروع ہوا ہے کہ رحم عورت کے اختلاط میاہ رجال سے محفوظ رہی ورجب سن یاس مین علوق نطفہ غیر ممکن ہوا تو احتمال اختلاط میاہ رجال وخلط انساب کا باقی نرہا اور جب یہہ احتمال باقی نرہا تو انتظار عدت ضرور نہوا بلکہ بفایدہ وعبث ٹہہری تو زن آئسہ یہی کہ علوق نطفہ وحمل اوسکا محال ہے عدت ساقط ہی تو زن آئسہ بسبب سقوط عدت کے اگر دوسرا متعہ بعد گذرنے مدت متعہ اولی کے بی انتظار عدت کے کرلی تو اسمین کوئی قبح وشناعت شرعی وعرفی نہین اور یہہ دونو متعی علیحدہ علیحدہ ہوئی دو متعہ ہونیکا ملکر ایک متعہ دوریہ ہونا جو کوئی ان دونو متعون حدا حدا کو متعہ دوری سمجہی وہ خود ہی انصاف نہین بلید دہلوی اور کون حرظلنام اور جملہ سینہ سینہ کان کہولکر سن لیوین اور آنکہہ کہولکر دیکہہ لیوین کہ متعہ دوریہ مذہب حق مین ہرگز جائز نہین لاکن مذہب سنیہ مین نکاح دوری جائز ہی اوس عورت کا کہ جسکا حیض ہی منقطع ہوچکا ہو اور وہ قابل حمل وعلوق نطفہ ہو اور رحم اوسکی احتمال حمل اور اختلاط میاہ رجال اور خلط انساب سے محفوظ ہو اور وہ عورت سن یاس کو ہی نہ پہونچی ہو اور یہہ نکاح دوری شنیع وفحش متعہ دوریہ مخالفہ بلید دہلوی کی ہے عقلاً ونقلاً وعرفاً وشرعاً فکہ کلام یہہ ہے کہ سنی لوگ اپنی خدمت کے نکاح دوری کو کہ ساتھہ عورت ممکن العلوق والحمل کے صحیح ہے دیکہین اور تفاوت اوسکا متعہ دوریہ سے کہ ساتھہ عورت آئسہ غیر ممکن العلوق والحمل کے بلید دہلوی کون خرفی نکالا ہی میزان عقل مین وزن کرین اور اپنی مذہب ناحق پر نفرین کرین ہم بین تفاوت رہ از کجا تا بکجا بہ بالجملہ مشاہ سنی لزوم متعہ کا مذہب حق امامیہ مین بلید دہلوی اور اوسکی اوتار کے نزدیک سقوط عدت کے زن آئسہ سے وعلی ہذا القیاس مشاہ وجہی لزوم نکاح کا مذہب سنیہ مین یہی ہے سقوط عدت ہمیشہ زن آئسہ قابل الحمل وقابل العلوق سی اور جب عدت اوس عورت غیر آئسہ قابل الحمل سی ساقط ہوئی تو دس بیس مرد سنی بلکہ مین عورت مذکورہ سی نکاح کرسکتے ہین اور رحم عورت مذکورہ مین اختلاط میاہ رجال ہوکر ایک بچہ سنی نوخیز صحیح البدن پیدا ہوسکتا ہے اور مین سب حسینوں سی استفتا کرتا ہون کہ وہ بچہ ابن کثیر ہوگا یا ابن واحد اور موافق مذہب سنیوں کی اوس مرد کی طرف منسوب ہوگا اور اوسکا بیٹا ٹہہرگا اور اوسکا وارث ومورث ہوگا یا نہوا تو جرو اکون حرظلنام مجہول الآباء والاعمام ودیگر اوتاب بلید دہلوی جواب اسکا ہو اب اس مستفتا کا بعلت تمام لکہیں اور اب کون حرظلنام مجہول الآباء والاعمام صورت سقوط عدت کے زن سنیہ قابل الحمل ولایق العلوق سے موافق مذہب حنفی کے اور تصویر لزوم نکاح دوری کی سنی اور خوش ہوا اور شکریہ مین اوسکی کچہہ بخشو دی جانا چاہئے کہ جب کوئی سنی اپنی جورو کو طلاق بائن دیوے اور بائن دیوی اور بائن عدت کے پہر اوسی عورت مطلقہ سے وہی زوج مطلق نکاح کرلے اور اوس نکاح دوسرے مین قبلی وبعدی کے طلاق تو ہی تمام زفر کے نزدیک شاگرد رشید ابوحنیفہ نعمان بن ثابت جنیفہ کا ہی اوس عورتسی عدت بالکلیہ ساقط ہوگئی وہ عورت فوراً دوسری مرد کی ساتھہ نکاح کرسکتی ہے

اور اس دوسری زوج کو فوراً وطی اوس عورت کے جائز ہے مثلاً بکر نے اپنی جورو کو طلاق بائن دی اور پھر بائین عدت کی خواہ بروز طلاق
خواہ بعد از ان قبل انقضاے عدت طلاق کے اوس عورت مطلقہ سے پھر نکاح کیا اور اس نکاح دوسرے میں قبل از وطی اوسکو طلاق دیدیا تو اوسے
وقت عمر کو نکاح و وطی مطلقہ بکر کے ساتھ صحیح ہے اور عمر نے جماع کر کے اوسیوقت اوسکو طلاق بائن دی اور بائین العدت پھر اوس سے نکاح کر کے
قبل از وطی کے طلاق بائن دی اوسیوقت خالد کو نکاح و وطی اوس عورت سے صحیح ہے اور بعد ایک ساعت کی خالد نے صحبہ جماع کی اوسکو طلاق
بائن دی اور پھر بین العدہ اوس عورت سے نکاح کر کے قبل از وطی کے طلاق بائن دی تو زید کو اوسیوقت نکاح و وطی اوسکی موافق مذہب سنیوں کے
صحیح ہے و ہلم جرا کہ بقول امام زفر کے اوس عورت سے عدت ساقط ہو گئی اور جب عدت ساقط ہو گئی تو نکاح اوسکا ہر طرح صحیح ہوا کیا اور حقیر جائز
مزید توضیح کے مثال اوسکی لکھتا ہے کہ بکر نے مثلاً اپنے جورو مسماۃ حفصہ غیر آئسہ کو غرہ ماہ کو بعد نماز صبح کے طلاق بائن دی اور پھر بکر مذکور نے
اوسی روز پہر دن چڑھے اوسے حفصہ سے پھر نکاح کیا اور اوسیوقت قبل از وطی حفصہ کو طلاق دی تو بقول امام زفر کے عدت حفصہ سے ساقط
ہو گئی تو اوسیوقت پہر دن چڑھے اوسی غرہ ماہ کو عمر نے حفصہ سے نکاح و وطی کر کے طلاق دیا اور بعد ایک ساعت کے پھر حفصہ سے نکاح کر کے قبل از
وطی طلاق دیا تو حفصہ سے عدت ساقط ہو گئی و علی ہذا القیاس اوسیوقت خالد نے حفصہ سے نکاح و وطی کر کے طلاق دیا اور بعد ایک ساعت کے پھر حفصہ سے
نکاح کر کے خالد نے قبل از وطی حفصہ کو طلاق دیا تو حفصہ سے عدت ساقط ہو گئی و ہلم جرا بکلمہ حقیر کون جرو دگر جراب کون خر سے پوچھتا ہے کہ رحم
حفصہ میں جو مایہ و رجال مذکورہ ملکر حمل رہے تو وہ بچہ کسکا ہوگا اور وہ متعہ زن آئسہ کا جسکو ملیبہ دہلوی اور مقلید ملیبہ دہلوی کون جراحی اصطلاح
میں متعہ اور یہ کہتے ہیں اور وہان حمل غیر ممکن ہے افحش و اشنع ہے یا یہہ نکاح دوسرے زن غیر آئسہ قابل الحمل کا افحش و اشنع ہے ۷۵
اور عقلاً و نقلاً وہ متعہ قابل بطس کے ہے یا یہہ نکاح قابل وطی کے ہی سوئی مونہہ سے کہہ تو بولو مگر یقین کامل ہے کہ کون خر طعام مجہول لاتب الا علام
اب ہونے زبولی کا مر سے کیلے کا فی شرح النوایہ و لو تزوج معتدۃ من بائن و طلق قبل الوطی فلہ ان یتزوج اختہا و عشر مواضع مستقلۃ عند ابی
حنیفۃ و ابی یوسف ان اثر الوطی فی النکاح کاثر الطلاق و ھو الاقل فصار کان الوطی حصل فی ھذا النکاح و عند محمد یجب علیہ نصف
المھر و علیہا اتمام العدۃ و کذا لو خلا بھا و کذا عدۃ للطلاق لانہ لا اثر للوطی فیہ و عند زفر لا عدۃ علیہا اصلا انتہی
اور فصول عمادی میں ہے ان ما کان لابی حنیفۃ یقولون ان کل قول فی ابی حنیفۃ فقد کان قولا لابی حنیفۃ انتہی اور عامہ عبارتوں سے جب
تو یہی ہے جو دو کو طلاق بائن دیدی ہو اب قبل از اتمام عدت کی اوس سے نکاح کر کے اور اس نکاح دوسرے میں قبل وطی کے طلاق دیدی تو امام
زفر کے نزدیک کوئی عدت اوس عورت پر نہیں اور صاحب ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ قول ابو حنیفہ کا ہی ہے صورتین قول
امام زفر امام سنیوں کا بسوا عدت قول ابو حنیفہ ہے کا ہے اور رشید الاجمالی جو بعض رسائل میں بحمل یا تجاہل انکار لزوم نکاح
دوسرے کا اس عبارت شرح وقایہ سے کیا اسکو سے خباثت و ولادت کے کوئی محل نہیں کہتا کسو اسطی کہ مرغی و ذکی عبارت مذکورہ شرح وقایہ
ہوا جاتا ہے کہ صورت مذکورہ میں امام زفر کے نزدیک عورت سے عدت ساقط ہی اور یہہ ہر سہ واضح ہی کہ منشاء لزوم نکاح دوسری کا محض سقوط عدت ہی اور جب
عدت موافق مذہب امام زفر کے پائی گیا تو نکاح دوسرے کا بحالہ اوسکی مذہب کے صواب پایا جاتا ہے و ھذا ما ظہر لی العبد الاحمد المحمد الاواہ و ھذا ظاہر الکلام
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و الیہ المرجع و المآل و عندی فی جواب الکتاب سلمہ اللہ تعالیٰ ان ما عد الکتاب سلمہ اللہ تعالیٰ من امام موسیٰ منقول ہے کہ عورت کا جو مفاد ساقط ہو جاتا ہے کہ اوس سے شوہر حلال ہو جاتا ہے اور اوسکا

چھپتا جاتا ہی اقول کون حرطعام مجہول الاب والاعمام مغتری وشایان لعنت ہی حلیۃ المتقین میں جاٹنا نہیں لکھا ہی حلیۃ المتقین کتاب
نایاب نہیں جسکا جی چاہی دیکھ لے اور مخفی نہیں کہ جاٹنا فرج کا عادت کتون کے ہی تو جولوگ کتون کا گوشت کہاتی ہونگی اور کتونکا دودہ وپس خوردہ
پیتی ہونگی اور نہیں خرو بولو کتونکی بسبب پینی دودہ وکہانی گوشت وپس خوردہ کتون کے ضرور اثر کرتی ہوگی تو یہہ جاٹنا فرج کا سینونکی عادت
ہوسکتی ہی اور اہل ظاہر کے مالک نا مالک کے سینونکی مذہب میں سگ ملی بے لعنتکی حلال وطیب ہے جیسا کہ رحمۃ الامۃ اور مرقات شرح مشکوۃ
میں ہے اور حنفیون سینونکو بھی بتقلید مالک نا مالک کے کہانا وپینا اور طہارت میں استعمال کرنا سوء سگ ملی جائز ہی کمافی فتاوی خیریہ لنفع البریہ
بالجملہ حلیۃ المتقین میں بوسہ لینا فرج کا جائز لکھا ہی سو مخفی نہیں کہ جایز ہونا بوسہ کا مستلزم بوسہ لینی کو نہیں ہے کسواسطی کہ لازم نہیں ہے
کہ جو امر جایز ہو وہ خواہ مخواہ عمل میں بھی آوی اور عیان ہے کہ عورت اور سب بدن وجملہ اعضا عورت کی بالطبع محبوب انسان ہیں اور جملہ احوال
جنکی رجولیت کامل ہے اور تانث وتخنث سی پاک ہیں مجبول ہیں محبت نساپر چونکہ رجال سی ہنگام اختلاط کی نساکی ساتھہ اکثر حرکات
اضطراری واقع ہوتی ہیں شارع نی کمال رحمت وشفقت سی صورت مسئلہ کی تبادی لاکن اوسکا اتباع اور عمل میں لانا ضرور نہیں اگر کون حرطعام
مجہول الاب والاعمام کی نزدیک جواز کسی امر کا مستلزم اوسکی اتباع وعمل میں لانی کو بھی تو معلوم ہوتا ہی کہ اسکا ابوحنیفہ طالب دنیای جیفہ اور کون حر اور سب
مقلدین ابوحنیفہ وضو کرکی فرج وذکر اجانب کے چھوا کرتی ہونگی کتاب رحمۃ الامۃ میں ہی مس فرج غیر قال ابوحنیفہ لا ینقض وضوء الماس و
الملموس علی کل حال یعنی چھونا فرج وذکر غیر کا حالت وضو میں سینونکو درست ہی ناقض وضو کا نہیں نچھونی والی کے وضو کا نہ خسکا چھوا ارباب انصاف
دیکھیں کہ حلیۃ المتقین میں تو بوسہ لینا فرج اپنی منکوحہ کا وکنیز کا کہ یہہ دونو بالاتفاق محرم ہیں اور امر مذکور رغبت نسا اور کمال رجولیت پر دال ہی ہنگام ۷۶
اختلاط کی جائز لکھا ہی کہ سینونکی مذہب میں بڑا اندھیر ہی کہ وضو کرکی چھونا فرج وذکر اجنبی وجنبیہ کا کہ بالاتفاق حرام اور شعاجرام کاروں اور سحر وں
اور بولسیون کا ہی ہنگام تہیہ وآمادگی غارت کی درست لکھا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہاں شیطان کی بھی کان کٹ گئی ہے بین تفاوت رہ از کجا تا بکجا
اور جس صورت میں کہ کون حرطعام مجہول الاب والاعمام کی دقت نظر میں جواز کسی امر کا مستلزم اوسکی اتباع کو بھی تو ابوحنیفہ طالب دنیای جیفہ اور کون
حر اور سب مقلدین ابوحنیفہ مسخری اور بولسی ٹھہری کہ ضرور وضو کرکے ذکر وفرج اجانب چھوا کرتی ہونگی قال الناصب الکاسب کلینی میں امام صادق سی
مروی ہے کہ عورت کو مرد نہ کرکر اوسکی ستر مغلظہ کو دیکھنا بہترین لذاید ہی اقول کون حرطعام مجہول الاب والاعمام سخت جاہل ہی اور اپنی جاہلی
حالات سی بھی بیخبر ہی ہے تو براوج فلک حمقہ ذانی چیست ✣ چون ندانی کہ درسرای تو کیست ✣ اگر اپنی خانگی حالات سی باخبر ہوتا تو یہہ مسئلہ مقام طعن
واعتراض میں ذکر نکرتا اوسکی چاروں اماموں کی نزدیک عورتکی عورتکا دیکھنا دیکھنا جایز ہی فی رحمۃ الامۃ والامر فی مذہب الشافعی جواز النظر
فرج الزوجۃ والامۃ وعکسہ وبذلک قال مالک وابوحنیفۃ واحمد یعنی دیکھنا فرج زوجہ وکنیز کا شافعی وابوحنیفہ واحمد ومالک کی نزدیک بالطبع
جایز ہی اور زوجہ وکنیز کو بھی دیکھنا ذکر زوج کا چارونکی نزدیک جائز ہی وجہ کہ نساء محبوب رجال ہیں اوسکی اعضا کو برہنہ کرکی دیکھنا اگر بہترین لذاید ہو
تو باعث طعن نہیں ہوسکتا باعث طعن کا دیکھنا اوس چیز کا جو قبح دیکھتا تھا اور دیکھا نا ہی البتہ ہی کون خرسوجی اور سرمائی یہاں تو بی تکلف
کون حرطعام فی اور کی بدشگونی کی لمی اپنی ناک کاٹی اور حقیر تی اور حقیر تی خطای لفظی ومعنوی کون حرطعام سی بالکلیہ غض نصر کیا ہی اگر یہاں
لفظ ستر مغلظہ کو پوچھتا ہون کہ ستر مغلظہ کس عضو کا نام ہی اور وہ کیا چیز ہی قال الناصب الکاسب تخیل فروج اس قسم شنایع ہی جاہل

جامع عباسی میں بفخر و مباہات تمام بیان کیا کہ یہہ منجملہ خواص فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ ہی اقول کون خر طغام مجہول الاب والاعمام فی ان مسائل
تحفہ مسروقہ ہی سرقہ کیا ہی بلا بلید دہلوی مصداق من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا گئے تو ہی کے ہی ہوتی نہی اوسکی
بشیری و بچایئی بچا ہی اس کون خر طغام مجہول الاب والاعمام کی تو دیدہ دانستہ اغماض و دیدہ ظاہری کہ جگہ جا و مروت کی ہوتی ہین ظاہر موجود ہین اسنے
ایسی بچایئی کیون کے جو تعریض و طعن کے طور پر ان مسائل کو لکھا کون خر کسی کی مذہب مین اگر خامکی اوسکی مسائل اشنع و افحش مسائل مذکورہ سی موجود
ہین کیا کون خری مثل مشہور نہین سنی کہ کل اناء یرشح بما فیہ من الخبث باجملہ حلال کرنا اپنی لونڈی کا کسی پر کہ اسکو تحلیل کہتی
ہین اور ایک طریق ہے طرق اربعہ حلت وطی سے مذہب حق امامیہ مین بچند شروط جایز ہی کہ منجملہ اون شروط کی ایجاب و قبول ہی اور بغیر ایجاب و
قبول کے مذہب حنفی مین تحلیل نہین ہوتی بخلاف اکابر سنیونکی کہ اونکی نزدیک تحلیل جواری بغیر ایجاب و قبول کے جائز بلکہ معمول و مروج ہی چنانچہ
عطا ابن ابی رباح کہ جملہ تابعین اور مشائخ و اساتذہ اور ممدوحین امام اعظم سنیون سی ہی کہ امام اعظم اوسکو افضل اپنی ملاقاتیون مین کہتا ہی سو وہ
عطا اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون کے پاس مباشرت کی لیی بہیجتا تہا شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکہا ہی کہ ابو حنیفہ نی عطا کی حقین کہا
ما رایت فیمن لقیت افضل من عطا ابن ابی رباح اور شیخ محمد کورنی رجال مشکوۃ مین ترجمہ عطا ابن ابی رباح مین یہہ بہی لکہا ہی کان احد الاعلام
من اجلاء الفقہاء وکان ثقۃ فقیہا عالما کثیر الحدیث اور طبقات تابعین مین اوسکی احوال مین مرقوم ہی کہ منصب افتاء و فقاہت کا مکہ مین
منحصر مجاہد و عطا مین تہا اور یہی طبقات تابعین مین یہہ بہی مسطور ہی کہ از عطاء دو حکم غریب فقہ مرویست حکم دوم تجویز وطی جواری ارباب
ارباب و صاحبان شان و کویندوی کنیزان خود او جہانان میفرستاد تا بہ فعل کہ خواہند با ایشان بجا آرند و ابن خلکان نی وفیات الاعیان ۷۷
مین لکہا ہی نقل اصحابنا عن مذہبہ کذا کذا وطی الجوی جواری ان ربابتہن وحکی ابو الفرج الجلی ان عطا کان یبعث بجواریہ
الی اضیافہ اب مصنف لوگ دیکہین کہ عطا سا فقیہ بلکہ معظم و ممدوح امام اعظم سنیان اور ثقہ اور احد الاعلام جب اپنی لونڈیون کو اپنی مہمانون
کی پاس وطی کے لیی بغیر ایجاب و قبول کے بہیجتا ہو تو کون خر طغام مجہول الاب والاعمام کو امامیہ پر تحلیل جواری مین کہ ایجاب و قبول منجملہ اوسکی
شرطہی کی ہی طعنہ کرنا دا بچایئی دینا ہی اور طعن ممدوح الی حنیفہ پر بلکہ خود ابو حنیفہ طالب دنیای حنیفہ پر کرنا ہی سو واسطی کہ ابو حنیفہ عطا کو ما وصف
ارتکاب ایسی افعال شنیعہ کے جب سب فقہا سی افضل کہتا ہی تو ہ محالہ اوسکی اس فعل شنیع کو بہی اچہا جانتا ہی کیونکہ اگر اوسکو برا جانتا تو اوسکی اقتدا
مدح کرتا بلکہ شمیز از خاطر اپنا اوس سے اور اوسکی اس فعل شنیع سی ظاہر کرتا و ادیس فلیس باجملہ تحلیل مع الایجاب والقبول مین کوئی شناعت شرعی
و عرفی نہین ہی اور تحلیل مین کنیز و ام الولد و مدبرہ سب یکسان ہین اور اثر الطیفہ یہہ ہی کہ مرغی و ابن جریر طبری کی نزدیک کہ علمای سنیہ سی ہین قرض
دینا کنیز کا اور مقترض کو اوس سی وطی کرنا جائز نہی رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ مین ہی قال المزنی و ابن جریر الطبری یجوز قرض الاماء
اللواتی یجوز للمقترض وطیھن قال الناصب الکاسب عاریت دینا فرج کا روا ہے فی الاستبصار سألت ابا عبد اللہ عن عاریۃ الفرج
قال لا بأس بہ اقول یہہ افترای بحت اور بہتان محض ہے حاشا و کلا کہ مذہب حق امامیہ مین عاریت دینا فرج کا روا ہو جامع عباسی مین فرمانے
ہین و عاریت گرفتن کنیز جہت تمتع از و بغیر انکہ لفظ تحلیل یا اباحت گوید جایز نیست او شیخ شہید ثانی علیہ الرحمہ شرح شرایع الاسلام مین فرماتے
ہین و اما استعارتہا فی الجاریۃ للاستمتاع فغیر جائز اجماعا باجملہ استعارہ و اعارہ فرج کا مذہب حق امامیہ مین باجماع غیر جایز ہے

عطا فقیہ سنیان و ممدوح ابو حنیفہ
ملکہ معظمہ و محمد ابو حنیفہ کی نزدیک
لونڈیون کو اپنی مہمانون کی پاس
وطی کی لیی بہیجتا تہا

حتی کہ تحلیل ہی بلفظ عاریت جائز نہیں صاحب بحرالرائق علیہ الرحمہ فرماتی ہیں فی کافی بلفظ العاریۃ بخلاف سنیوں کی اوسکی یہاں کرخی کی نزدیک کہ شارح
اعظم امام اعظم کا بھی نکاح بلفظ عاریت منعقد ہوتا ہے ۵ بین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا ❊ فی شرح الکنز ولا ینعقد النکاح بلفظ الاجارۃ و
الاجارۃ فی التحلیل خلافا للکرخی انتہی ایسا ہی فادہ فرمایا ہے صاحب نہر علیہ الرحمہ نیز اور کون خرطمام مجہول الاب والاعمام فی استبصار کا
حوالہ جو کیا ہی تصحیح النقول اوسکی بیسیب موجود نہوئی کتاب مذکور کے کہ مین ایک ویران دہ مین وارد ہوں موسکی غالباً یہ عبارت استبصار ہی خیانت سی
خالی نہوگی اور برتقدیر تنزل وتسلیم اولاً کلام کو اوسکی روا نکی وثوق وعدالت وجرح وتعدیل مین گنجایش ہے ثانیاً قطع نظر اس امور کی حال اس روایت کا
مثل روایات تجسیم وتشبیہ کے کہ سنیونکی یہان وارد ہین سمجھا جاہئی فلیحرر الجواب قال انا اصاب الکاسب اور ما جماع شیعہ وقف فرج جاریہ ایک چیز
جاری ہی اور اوسکی خرچی کہانی حلال طیب آفرین بر ین مذہب کثرت جہلا ین کا لکھنو مین ہی سبب ہی اور افراط طرایف چہ نامکہ چہ نوچی کا بھی باعث
اور ہرگاہ ہر شخص خلوک سی زیادہ اپنی نفس پر اختیار رکھتا ہی پس وہ محذورات تنق چاوغیرت کو بحال خود مختار ہین بیشک وبی شناعت اپنی فرج کو
تحلیل اور وقف وعاریت مین دی سکتا ہین اس فرقہ کی مستورات مین یہہ عیب ہر ہی حضور صاحب محل مین برمحل ہو پنچیان بعض کتاب کے کہ
انہین فروج کی صدقہ مین زیارت کربلا نصیب ہوئی تمامی سکنہ لکھنو پر ہویدا ہی کہ آجتک وہ کتا اوس کیتا سی پہناسی ہر شب آوینہ اوسکی جانبون کا
کاہینہ ہی ۵ ہر گماہی کہ کنی در شب آوینہ کس ❊ تا بک ارضد نشینان جہنم باشی جملہ غرض اس تفصیل کا لاحال سی اتضاح حال ہوا کہ اس قسم کے
افعال شنیعہ اور اعمال فظیعہ اسی فرقہ مین مروج اور انہین کی کتب معتبرہ مین مندرج ہین اب اگر کوئی ہٹ دہرمی بیحیا وبی شرمی اپنی عیب پوشی
کو جناب عمر وابن عمر پر تہمت باندہی سفسطی صاف ہی اور دشمن جان انصاف پر اندیشہ ہی کہ ملامان والا باندیشہ کثت ام بعض ان مسئلونکا اگر انکار
کرسکین گے تو بمصالح شتی ضعیف ہی بتائین کے اس ہنگام ارشاد شریف کیفما کان الخ سی الزام اوٹہائی گے کہ یہہ مسائل ضعیف ہی سہی تو ثابت تو
ہوی فالحمد للہ اقول اور کون خرطمام مجہول الاب والاعمام فی باقتضای مقتضای بلیدہ دہلوی علیہ مایستحقہ کی یہہ مسئلہ وقف فرج جاریہ کا ہے
بی تحقیق بی سند لکھدیا اور اوسپر طرہ یہہ ہی کہ مانند اوس کور باطن کون خرنی اوسکو باجماع شیعہ لکھدیا حسبما تعلمون سوای العصبۃ
علی الکاذبین کے اوسکی جواب مین کیا کہی بالجملہ وقف کرنا فرج جاریہ کا مذہب حق امامیہ مین ہر گز کسی کی نزدیک جائز نہین چہ جائیکہ اجماع شیعہ کا
اوسپر البتہ وقف کرنا جواری وعبید کا مذہب امامیہ مین مصالح مومنین کے لئی مانند مذہب سنیون کی جائز ہی فتاوی عالمگیری مین ہی وقف الجواری
والغلمان علی مصالح الوطی یجوز اور خرچی نوشجان کرنا کام ابوحنیفہ طالب دنیای حنیفہ اور اوسکی ماموحنونکا ہی جب ابوحنیفہ طالب دنیای حنیفہ
کی نزدیک اجارہ فروج کا جائز ہی تو جرات اوسکی کہ خرچی اوس سے عبارت ہی خواہ مخواہ نوشجان اونکی ہوئی غزالی امام سنیان مشغول ہین مطاعن
ابوحنیفہ مین للکتاب فاما الفروج فانہ محمد فیہا عن اسقط الحد عامتہم لا یحاشون ولا یتحاشون یعنی ابوحنیفہ فی قواعد شرعیہ کو جو شائع
فی حفظ فروج کے لئی مقرر کئی ہین معدوم کردیا اور اسقاط حد کے لئی قواعد بنائی مانند اجارہ فروج کو سقوط حد کی لئی جائز جانا اور اوسکو صحیح وسائغ زعم کیا
بحسب تعین کہ امام اعظم سنیونکی نزدیک حرمت اس اجارہ فروج کی اور خرچی ہی سنیون کے لئی حلال طیب ونوشجان وگوارا ہوئی اثنیاً وعرضاً اور یہہ خرچی
وحرمت اجارہ فروج کی مانند اوس مہر کے ہی جو وجب ہوتا ہی ابوحنیفہ کی نزدیک اوس سنی پر جو اپنی ماوبہن وبیٹی وبہانجی وبھتیجی بیوپی وخالہ
سی نکاح کرلی فی الہدایۃ ومن تزوج امرأۃ لا یحل لہ نکاحہا بان کانت من ذوی محارمہ بنیۃ کامۃ وبنتہ فوطیہا فلہا مہر مثل الحد عند

ابوحنیفہ

لی حنیفہ و سفیان الثوری و زفر وان قال علمت انہما علی حرام ولکن یحب المہر یعنے جو شخص اپنی ماں بہن کے ساتھ نکاح کرے اور اوس سے
وطی بھی کرے اور اوسکو حرام بھی جانتا ہو تو اوسپر حد نہیں ہے ابو حنیفہ و سفیان ثوری و زفر کے نزدیک اور مہر واجب ہے اخرین بر خلاف اور ہمنے سابقین
ازین لکھ چکا ہوں کہ کتا کیا وہی لوگ ہونگے جو کتی کا گوشت کھاتے اور اوس جزدہ اونکا نوش کرتے ہیں الحق تو کتی کو حرام و نجس اور اوسکی بیض جزدہ
کو اور کتی اور اوسکی بیض جزدہ کھانے والوں کو حلال خور و انجس جانتی ہیں اور کون جز طعام مجہول الاب والاعمام جو لکھنؤ میں گرمشر غا میں حل کرنے
لگا اور اور از اہل لکھنؤ کا کہا کر خواہ مخواہ شریف بنگیا لکھنؤ و اہل لکھنؤ کی مذمت و غیبت کرنا کورنمکی و شعبہ ہی کورنمکی اور بدیسیوں کا جھنون فی الحال
پیغمبر پر ظلم کہی و کور نمکیان کہیں اور اس اجمال کا التفصیل سنکہ اندکی از بسیار و مشتی نمونہ از خروار ہی واضح ہوا کہ خرچی نوشجان کرنا اور اجارہ پر
کا دینا اور ماں بہن کے ساتھ نکاح و مجامعت کرنا وغیرہ اس قسم کی افعال شنیعہ اور اعمال قبیحہ فرقہ سنیہ میں معمول و مروج اور انہیں کے کتب معتبرہ ہی مندرج ہیں اب اگر
کوئی بہت ڈھرم بیحیا و بی شرم اپنی عیب پوشی کو علمای الحق امامیہ پر تہمت باندہی تو وہ سفسطی جہاف اور دشمن جان انصاف ہی قال اللہ تعالی یوفکون اور حقیر
فی ہذہ مسائل شنیعہ اس قوم کی ہدایہ و منہاج اونکی کتب معتمدہ متداولہ سے لکھی ہیں کون جز طعام مجہول الاب والاعمام نہ اونکا انکار کر سکتا ہے اونکو ضعیف
بنا سکتا ہے معہذا تہمت سے ہو امو نہ مار و کفارہ کا پتہ پڑگیا ہند اگلی میں رشتہ زنار کا قال صاحب السہم الثاقب جو روایات مستندہ
و کتب سنیہ سے بمضمون ایراد شدہ کہ ابن عباس گفت جاء عمر الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ہلکت قال وما اہلکک قال حولت رحلی
اللیلۃ فلم یرد علیہ شیئا فاوحی الی رسول اللہ ہذہ الآیۃ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یقول اقبل وادبر
واتق الدبر والحیضۃ قال الناصب الکاسب بلا زمان کو بعلت شیخوخت اور کبارت سن اس روایت کی معنی ادا کرنی میں چند جا غلطی کا اتفاق ۷۹
ہوا ایک جا کہ حولت کا ترجمہ برگردانیدم فرمایا یہ صحیح ہی لاکن بہر بلا ضرورت یعنی واژگوں ساختم اوس سی مراد بتایا یہ خطا ہی کیونکہ برگردانیدن اور چیز ہے
اور واژگوں ساختن اور چیز ہمارے عجم وغیرہ میں موجود ہی کہ واژگوں بمعنی سرنگوں و معکوس ہے ہوتے ہیں برگردانیدن کی تفسیر واژگوں ساختن محض بیجا یا جہل مرکب
اور جہل بسیط سراسر یا ہی ہندی میں برگردانیدن پہرنی کو کہتی ہیں اور واژگوں اولٹا کرنی کو اس واسطے پہیر میں فہم رسا کا پہیر نظر آتا ہی دوسری یہہ کہ رحل
کی معنی پالان ارشاد ہوئی حالانکہ پالان جہول کے قسم ہوتا ہی غیاث اللغات میں ہی پالان پلاسی کہ بر پشت شتر اندازند یہہ معنی اسمقام میں چسپان نہیں اسلئے
رحل بمعنی کجاوہ بھی برہان میں ہے کہ کجاوہ بالفتح آنچہ بر پشت شتر بندند و دو شخص دران مقابل یکدیگر نشینند یہی معنی مناسب مقام ہی کیونکہ عرف میں
کجاوی کو پہیرنا بولتی ہیں نہ پالان کو اور پالان کو ڈالنا اور اوتارنا کہتی ہیں نہ کجاوی کو تیسری یہہ کہ یقول کے ترجمہ میں فرمایا راوی گوید حالانکہ
یہہ مقولہ حضرت کا ہی فلم یرد شیئا سی پر قرینہ ہی کیونکہ لم یرد سی ظاہر ہی کہ آنحضرت نے عمر کی عرض شکر قبل وحی کچھ نفرمایا پھر جب وحی آئی فرمایا اقبل و
ادبر واتق الدبر والحیضۃ والا لازم آئی کا کہ قبل وحی اور بعد وحی کا حال یکساں ہو وہو لا یناسب المقام کما لا یخفی علی ذوی الافہام اب علمای انصاف
خیال کریں یہہ استدلال ناتمام ہی اور حال خام سوا اسکے کہ حولت حلی کنایہ ہی وطی فی الدبر سے نہ وطی فی الدبر سی اور سابق مذکور ہو چکا اور خازن وغیرہ تفاسیر میں
ہی مسطور ہے کہ قریش اگرچہ وطی کے باب میں اوضاع مختلفہ کے عادی تھی پھر موضع معتاد اور مقرری سی تجاوز نکرتی جناب فاروق کہ منجملہ ممتازان اور
سرآمد قریش ہیں انکو بھی کیا ممتاز اوضاع معلومہ سی اتفاق ہوا کہ وطی فی القبل من الدبر فرمایا اور ہر گاہ حلت اس فعل کے اسطور پر ہنوز نوحی معلوم نہ تھی اور
ہنوز دو حکم شد تھا کہ یہہ فعل نوبت میں حرام ہی انکو بنا بر احتیاط اور کمال خوف و خشیت کہ لازمہ ایمان ہے اندیشہ ہوا کہ مجھسی ہیچ وضع خلاف نوبت کہ کلام الٰہی ہی

ہوی حضرت کی حضور میں عرض کرنی لگی یا رسول اللہ بات حضرت بعد دریافت ماجرا ساکت رہی کہ تا گاہ وحی نازل ہوئی نساؤکم حرث لکم الآیہ حضرت نے فرمایا کہ تم ہو اور ہر طریق الدبر یعنی باستلقاء واستدبار واستقبال وطی کیا کرجیسا تو چاہے پر وطی فی الدبر بحالت حیض میں اجتناب لازم ہی پس منجملہ اختلاف شان نزول یہ بھی قصہ فاروق کا مورد نزول ہوا اور اوازگون ساختن بالان مرکوب جو ذرا خلاف لغت کے ایجاد فقیر ہی اسکی وہی مثل ہے کہ شیر برنج بارو غن چراغ اگرچہ گندہ ولیکن ایجاد بندہ **اقول** اوازگون خرطعام مجہول الاب والاعمام کو قطع نظر کرامات عالیہ کی علم لغت میں بھی خوب دخل ہے اوس جو ذغلط انما غلط الا غلط فی جو کہا کہ برگردانیدن اور چیز ہی اور اوازگون ساختن اور چیز یہہ جملہ ترک اور جعل بسیط کون خرکا اور الٹ پھیر تہم تار سائی اوسکی ہی کیونکہ از روی لغت کے برگردانیدن اوازگون ساختن ایک ہی معنی میں معلوم ہوتا ہے برہان قاطع میں ہی اوازگونہ بروزن ومعنی بازگونہ ہست کہ برگشتہ ومعکوس ومقلوب ومنا مبارک باشد وفیہ واؤون بازای فارسی بروزن ومعنی واروں ہست کہ برگردیدہ ومعکوس ومقلب باشد وفیہ وارونہ بازای فارسی مخفف واز گونہ ہست کہ بمعنی برگشتہ ومعکوس ومقلوب ومنا مبارک باشد وفی المنتخب عکس بالفتح بازگونہ کردن وبرگردانیدن سخن وفیہ قلب برگردانیدن وبازگونہ کردن وفی القاموس قلبہ یقلبہ حولہ عن وجہہ وفیہ العکس کالصرف قلب الکلام ونحوہ وورد آخر الشیء الی اوّلہ ان عبارتوں صریح معلوم ہوتا ہے کہ تحویل عکس وقلب بمعنی برگردانیدن ہیں اور برگردانیدن واوازگون ساختن مترادف ہیں اور پھیرنا اور الٹا کرنا بھی ایک معنی میں ہیں البتہ تحقیق نظر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ الٹا کرنا خاص ہی پھیرنی سی کہ یہہ عام ہی الٹا کرنا سی پھیرنی ہی مطلب ہمارا حاصل ہی اور کون خرطعام مجہول الاب والاعمام فی یہہ جو کہا کہ ہمجگہ رحل بمعنی کجاوہ ہی کون خرخلاق معانی فہیم معلوم کہ یہہ معنی اوسنی کہا سنی کہی منتخب وقاموس وبرہان وغیاث وغیاث سے معلوم ہوتا ہی کہ کجاوہ کو ہودج کہتی ہیں نہ رحل بلکہ معنی رحل کے بالان شتر ہی ہی نہ کجاوہ اور کون خرفنی یہہ جو کہا کہ حولت رحلی اللیلۃ ہیں معنے بالان کی چپان نہیں بلکہ معنی کجاوہ کے مناسب مقام ہی جسمیں دو مرد مقابل یکدیگر بیٹھیں سندہ عرض کرتا ہی کہ عمر کی جورو کی پشت پر دو مرد کا بیٹھنا کون خر کہی ہم نہیں کہہ سکتی ورای آن اگر کون خر کی نزدیک یہاں بالان چپان ہیں ہی تو یہہ عنر اض اوسکا عمر پر ہی کہ وہ رحلی بولا ہی ہودجی نہیں بولا مرحم تو ترجمہ اوسی لفظ کا کریگا جو عبارتیں ہوگا مترجم کو چپان اور غیر چپان اور مناسب مقام سی کیا کام اور کون خرطعام مجہول الاب والاعمام فی یہہ جو کہا کہ حولت رحلی کنایہ ہی وطی فی الدبر سی اور وطی فی الدبر سی یہہ اوسکا خام خیال واندیشہ محال ہے اگر حولت رحلی کنایہ وطی فی الدبر سی ہوتا تو وہ پیر نابالغ ہلاک کیوں کہا کہ وطی من الدبر کونسی فعل حرام نہانہ فی نفسہ بقول یہود کی کسواسطی کہ یہود وطی من الدبر کو حرام نہیں کہتی ہی کہ جو کوئی وطی من الدبر کریگا تو فرزند اوسکا احول پیدا ہوگا فرزند کا احول ہونا کسیطرح باعث ہلاک اوس پیر نابالغ کا تھا کہ وہ خود ہی احول تھا جیسا کہ کتاب تجنیس حسین بن حسن الدیاربکری میں صفت عمر میں ہی اور تاریخ بخاری میں ترجمہ یحیی بن اکثم میں ہی مذکور ہی کہ مامون رشید نی عمر کو احول کہا ہی اور کون خرطعام مجہول الاب والاعمام فی یہہ جو کہا کہ جناب فاروق بجملہ ممتازان وسرامد قریش ہیں کما حقہ ولا قوۃ الا باللہ روایت کلبی سی کہ سنی و منجملہ نسابان ہے ظاہر ہوتا ہے کہ عمر قریش کے نسل میں نہیں ہی اور حال مختصر اوس بے نسب کا ہم سابق میں کہ چکی ہیں اور حال اوسکی ممتاز ہونے کا یہہ ہی کہ وہ قریش میں اذل الارذال وہر ایک کی نظر میں ذلیل خوار تھا اوسنی بنیاد قریش میں کہا سنی پایا حال اوسکی ممتاز وسرآمد قریش ہونے کا کہ قبل از عضب خلافت کی فقیر مصلوک تھا یہہ ہی نہایہ ابن اثیر میں لغت یمین ولغت ہبد میں مرقوم ہی کہ ایام جاہلیت میں عمر اور بہن اوسکی اوس جوا کھیلتی ہی اور عمر نی کہا کہ میری بہن کو ارادہ بی بیفہ یہہ میں نی کو اور تحم خطل مقطوع بہالی کو دیتی ہی اور ابن عبد ربہ نے کتاب عقد

علی ما نقل

علی ما نقل عنہ لکھا ہی کہ عمرو عاص نی کہا قسم بخدا مین جانتا ہون کہ خطاب پر ایک گٹھا لکڑیون کا ہوتا تہا اور ایک گٹھا یعنی بشتہ ہیزم اوسکی بیٹی عمر پر اور اونٹون کی پاس ایک ایک جامہ صوف کا تہا کہ اونکی بند دست تک نہین پہونچتا تہا اور نہایہ اور قاموس مین لغت برطش مین ہی کہ عمر جاہلیت مین دلالے کرتا تہا اور ابن طاوس نے فرحہ الغری مین لکہا ہی کہ عمر قبل اسلام کے دلال گہوڑون کا تہا اور فرائد فخشری مین ہی کہ عمر گدر اصبہان کے پاس کی وہ ایک بہاڑ ہی قریب مکہ معظمہ کے وہان عمر نے کہا کہ مین اس بہاڑ مین کبہی لکڑیان چنتا تہا اور کبہی برگ درختون کی جہاڑ کر اونٹ کی لیجاتا تہا اور ابن عبد ربہ نی کتاب عقد مین لکہا ہی کہ ایک زن قرشیہ نی عمر سی کہا کہ تو بہلی عمیر مشہور تہا بعدہ عمر ہوا بعد امیر المومنین ہوگیا خدا سی خوف کر اور شرح نہج البلاغہ ابن الحدید اور نہایہ ابن اثیر مین لغت غبر و لغت مالی مین ہی کہ جب عمرو عاص عمر کے طرف سی حاکم مصر کا تہا عمر کی پاس مصر سی آیا عمر نی اوس سی پوچہا کہ تو کی دن مین آیا عمرو عاص نے کہا بیس دن مین عمر نی کہا لقد سرت سیر غاسق یعنی تو جلد آیا عمرو عاص نے کہا مین نہ ارادہ کنیز ہون نہ حیضی تہا بچہ عمر نے کہا قسم بخدا کہ یہہ تیرا کلام مبہم سوال کا جواب نہین اور مایکان حاک مین لوٹتی ہی اور خاکی انڈا دیتی ہی وہ انڈا خاک کی طرف منسوب ہوتا ہی کہ خاکی انڈا کہلاتا ہی اور یہہ کہکر عمر متغیر اللون ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا خلاصہ یہہ ہی کہ عمرو عاص نے عمر کو اوسکی ماکا طعنہ دیا عمر نی اوسکی جواب مین کہا تو فخر باپ کی طرف سی ہوتا ہی نہ ماکی طرف سی اور یہی ابن ابی الحدید نے ابی احمد عسکری سی نقل کیا ہی کہ عمر جب اٹہارہ برس کا تہا مزدور ولید بن مغیرہ کا ہوکر شام کو گیا تہا ولید کی اونٹو نکو چراتا تہا یہہ ہین روایات اندکی انبیاء و متقی مومنون نازخوار ممتاز و سرآمد قریش ہونی عمر کی اور کون خرطغام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا کہ یہود و نکا شعور تہا کہ یہہ فعل توریت مین حرام ہی دروغ بیفروغ ہی یہودی اس فعل کو کبہو حرام نہین بتایا بلکہ یہی کہا ہی کہ یہہ فعل باعث خجالت ہوتا ہی بالجملہ حولت رحلی اللیلہ کی معنی موافق لغت عرب کے یہی ہین کہ وارگون ساختم یا لان مرکوب خود را و کون خرطغام معانی جواوسکو معنی بہناتا ہی کہ پہر مین نے کجاوہ مرکوب اپنی کو خلاف لغت و عرف و محاورہ ہی اور ایجاد غیر اوسکی وہی مثل ہی کہ الناس بالباء و اگرچہ گندہ لاکن ایجاد بندہ سمجہکا پہیرے ہر چند بات سیدہی ہے **قال** صاحب السہم الثاقب و این فقرہ ظاہر از ابن عباس است کہ راوی روایت بودہ نہ از کلام عمر چہ او اختصار بہ بیان خلاف نمودہ و اکتفا بر تحویل رحل فرمودہ **قال** ناصب الکاسب فیہ کی تحت مین لفظ عمر کا بجای پیغمبر ظاہر اسہو قلم ہی یا شاید خطای فہم کہ کہ جناب عمر اس شان نزول کے محکی ہین نہ حاکی حاکی ابن عباس ہین لاکن فقرہ اقبل و ادبر و اتق الدبر و الحیضۃ اونکا الحاق نہین اونکی نسبت دعوا ظہور کا غایت خفا مین ہی بلکہ خطا کہ بسبب ارجاع ضمیر بقول بجانب ابن عباس یہہ وسوسہ خناس خیال شریف مین آیا ولیس کذلک یہہ ضمیر راجع بطرف حضرت ہی مردود لیل ایک یہہ ہی کہ ترمذی کی روایت لفظ بقول کا نہین انی شئتم کے بعد متصلا ملا تکلم بقول اقبل و ادبر الخ ہ واقع ہی دوسری یہہ کہ امام احمد وغیرہ کے روایت مین بقول کے جگہ فقال علیہ السلام مروی ہی مظہری مین فقال علیہ السلام اقبل و ادبر کی تحت مین مذکور ہی کہ بھذا اظہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر ہذہ الآیۃ بقولہ اقبل و ادبر و اتق الحیضۃ کما فسر قولہ تعالی فاعتزلوا النساء فی المحیض بقولہ اصنعوا کل شیء الا النکاح و کان ظاہر تلک الآیۃ تدل علی جواز مخالطۃ النساء فی المآکل و المشارب یعنی حضرت نی اقبل و ادبر کو تفسیر نساء کم کی فرمائی جیسی آیہ فاعتزلوا النساء فی المحیض کے تفسیر اصنعوا کل شیء الا النکاح سنایا اگرچہ ظاہر آیہ جواز مخالطت نساء پر دلالت نہین کرتی اب بنا بر اس تحقیق منقول معقول حقیق یا خذ و قبول کے ملاذان کی ظاہر اکو گنجایش نرہی اہلسنت کی سلمات ہی الزام لاہی تا تمام تقریب مین الزام نہ اوٹہا ہی والا ہر عرض کناں اپنی کوچہ مین شیر غراں ہین **اقول** و کون خرطغام مجہول الاب والاعمام کو عبارت فارسی سلیس عام فہم کا توسلیقہ نہین اور تالیف جواب

ا اور اوسکی جواب کو اوسکی ماکا طعنہ دینا اور اوسکی جواب مین کہنا

۸۱

۱۰ الدر المنثور

سہم ثاقب کہم الحواب کا حوصلہ کون جز اس جواب کے لکھنے سے سوای طہور جہالت کی کوئی ثمر علاکون جز نی جو کہا کہ بسبب ارجاع ضمیر بقول کی بجانب ابن عباس
یہہ وسواس خناس خیال شریف میں آیا ارے خناس موسوس فی صدور الناس صاحب سہم ثاقب نے ضمیر بقول کے ابن عباس کیطرف کہان پھیر دی ہی تم تو اس
عقل و فہم پر تالیف کتاب حضرت من صاحب سہم ثاقب نے تو ضمیر بقول کے خدا کی طرف پھیر دی ہے عبارت سہم ثاقب کے یہہ ہی راوی کو یہ کہ حق تعالے
میفرماید کہ از پیش یا از پس وطی در قبل نما و بہ پرہیز از وطی دبر در حالت حیض و این فقرہ یعنی بقول اقبل وادبر الخ ظاہرا از بیانات ابن عباس
فی الجملہ مذکورہ نساءکم الآیہ کی تفسیر کے ہی اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ اور یہہ تفسیر کرنا ابن عباس کا بقول خود اقبل وادبر الخ یعنی بقول
صاحبہ کے ہی نہ قول پیغمبر کا ظاہرا ابن عباس نے اپنی رای سی یہہ تفسیر کی ہی یہہ ہی مطلب عبارت سہم ثاقب کا جسکی فہم ستور بلید فہم کون جز ہی
کمبخت ڈال دیا اور کون جز نی یہہ جو کہا یہہ ضمیر بقول کے راجع بطرف حضرت ہی مدعا و دلیل ایک یہہ کہ ترمذی کے روایت میں لفظ بقول کا نہیں
الخ یہہ دلیل ہیچ پا در ہوا ہے شاید ترمذی نے اپنی دانست میں مدانست کون جز کی خدای علام کو العیاذ باللہ منہ اصلاح دی اور اپنی قول اقبل
وادبر کو قرآن میں ملا دیا تو بقول کون جز کی روایت ترمذی کے یوں ہی چاہیے عمر نے رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ھلکت قال وما اھلکک
قال حولت رحلی اللیلۃ فلم یرد علیہ شیئا فاوحی الی رسول اللہ ھذہ الآیۃ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم اقبل
وادبر واتق الدبر والحیضۃ اب کون جز بتا ہی کہ فقرہ اقبل وادبر کسکا قول ہی خدا کا یا قول پیغمبر کا یا قول ابن عباس کا یا قول ترمذی کا اور
جسکا قول ثابت ہی اوسکی تعیین کے وجہ موجہ بایکبری اور ظاہر ایہہ روایت کذای ترمذی کے مہمل ہے اور کون جز جس امر کی دلیل میں لایا ہی وہ اس سے ۸۲
ثابت نہیں ہوتا اور دلیل کون جز کی اوسکی مدعا پر منطبق نہیں ہوتی ۵ مردم ادر حسرت فہم درست بذا اور کون جز شوت ارجاع ضمیر بقول
نبی طرف پیغمبر خدا کی دلیل دوم جو لایا ہی اور کہا ہی دوسری یہہ کہ امام احمد وغیرہ کی روایت میں یقول کے جگہ فقال علیہ السلام اقبل وادبر کے
تحت میں مذکور ہی کہ بھذا اظہر انہ صلی اللہ علیہ وسلم فسر ھذہ الآیۃ بقولہ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ کما فسرہ تعالی فاعتزلوا
النساء فی المحیض بقولہ اصنعوا کل شیء الا النکاح الخ یہہ دلیل ہی کون جز کی مہمل اور قول مظہری کا ہی مہمل اور قیاس مظہری کا
اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ کو تفسیر نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم میں اوپر اصنعوا کل شیء الا النکاح کے تفسیر فاعتزلوا
النساء فی المحیض میں قیاس مع الفارق ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ جسطرح پیغمبر خدا نی تفسیر فاعتزلوا میں اصنعوا فرمایا ویسی ہی چاہیے تھا کہ تفسیر
حرثکم انی شئتم میں اقبلوا وادبروا واتقوا الدبر والحیضۃ فرماتی کسواسطی کہ احکامات شرعیہ عام ہیں اسی واسطی ملک علام نی فاتوا حرثکم انی شئتم ارشاد کیا
پیغمبر خدا اس امر آیتی میں عمر کو کیوں خاص کر دیتی امور فرماتی اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ بالجملہ یہہ فقرہ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ نہ قول خدا
علام کا ہی نہ قول پیغمبر انام کا تو لا محالہ یا قول ابن عباس کا ہی یا امام احمد یا ترمذی کا یا کسی اور کا اور بہر حال جس کسی کا ہو اس روایت میں بے
جوڑ ہی بلکہ مہمل اور کون جز کی یہہ تطویل بلا طائل وسواس خناس ہے پس قال الناصب لکاسب جناب والا اس قسم کی خصوصات کو الحاق والی نہیں کہتی
الحاق وہ ہی کہ مارون نے قرآن کو حاشیہ لگایا الم نشرح میں ورفعنا لک ذکرک کی تفسیر میں وجعلنا علیا اھمل بتایا اور کتاب روضۃ میں
باسناد ابن ابویعلی اھمل کا لفظ بڑھایا حالانکہ اس لحق کے جبین میں سی آثار وضع و الحاق کی نمایان ہیں پھر روایت کی بموجب مفصولیت
جناب رسالت اور افضلیت شاہ ولایت متوہم ہی اور معہذا اس مغاضرت کا سبب ہنوز ظاہر نہیں حضرت عثمان ہی داماد رسول الثقلین ہی بلکہ ذی النورین

انکی صہریت کی ساتھہ آپ کیون مخاطب ہوئی اقول سبب عثمان باحیا وبا ایمان قرانون منزل من اللہ کو جلا دیا حاشیہ قرانکی ماتھہ بھی یہ دلیل عثمان کی ماتھہ بھی کب بچ سکتی اور بادنے تامل واضح ہوتا ہی کہ یہہ فقرہ یعنی وجعلنا علیا صھرک الحاق حاشیہ یا رونکا نہین کیونکہ فقرہ مذکورہ موید ومعاضد ہوا صحیحہ سنیان ہی جب روایات سنیہ اوسکی معاضد موجود ہین توکون حرظطام کا اوسکو الحاق کہنا وحاشیہ بتانا اپنی صحاح کو سقام بتانا اور اپنی مانپر تشنیع مارنا ہی صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی کہ روایت کی طبرانی فی ابن مسعود سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ امر کیا خدا تعالے نی مجکو کہ مین تزویج کرون فاطمہ کو علی سی اور یہی صواعق مین ہی انس سے کہ وہ کہتا ہی کہ ہم پیغمبر خدا کی پاس تہی کہ نزول وحی ہوا آنحضرت نی بعد نزول وحی کی فرمایا کہ پروردگار میری نی مجکو امر کیا کہ تزویج کرون مین فاطمہ کو علی سی تو اسصورت مین فقرہ وجعلنا علیا صھرک کہ ہم مضمون روایات مذکورہ کا ومعاضد روایات مسطورہ سی الحاق وحاشیہ نہین ہوسکتا اور معلوم نہین ہوتا کہ فقرہ مذکورہ ہو ہم مفضولیت جناب رسالت اور افضلیت شاہ ولایت کیونکر ہوتا ہی کون حرظطام مجہول الاب والاعمام کو مضمون مجہول کہنا کیا ضرور تہا اور معاویہ چلیبان کا کیا مقام تہا کہ اوس مفضولیت وافضلیت کی تقریر وتصویر بیان کرتی ہی اور اصل یہہ ہی کہ کون حرمغلطہ مار کو تغلیط دیہو کا دینا عوام کالانعام کو حاضر حاظر مظاہر ہی نہ اس مغلطہ بی اصل سی کیا حاصل اور کون حرظطام مجہول الاب والاعمام کو جو اس مخاصرت کا سبب بیرہ درونے کی ظاہر ہوا اور نہین روایات سنیہ کو جو صواعق سی ہم نی نقل کیں ہین سبب ازالہ عناد وغضب کا کہی سبب مخاصرت کہ خود سمجہی کیونکہ ظاہر ہی کہ جس امر کا بانی خود خدای جلیل ہوا ہوا اور وہ امر بحکم رب جلیل صورت پذیر ہوا ہو وہ امر بالبداہت قابل مخاصرت ہی اور جب مبین اس مخاصرت کا خود وحی خدای جلیل ہو تو کون حرظطام کو اوسکا سبب بوچنا خدا تعالے پر اعتراض کرنا ہی ۵ ایہاز توآید وچنین ہا تو کنی فلعنۃ اللہ علی المعترض علی اللہ اور جو کہ صہریت عثمان باحیا وبا ایمان کی تحکم رب جلیل نہی بلکہ بطور تعامل کے نہی وہ کسیطرح سبب مخاصرت کی نہین ہوسکتی پہر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ مخاطب اوس صہریت کی ساتھہ کیونکر ہوتی ورای آن کون حرظطام مجہول الاب والاعمام کو کیا معلوم نہین کہ ارباب کساء واصحاب عبا مین جناب امیر وجناب سیدہ علیہما السلام ہی داخل ہین نہ عثمان نہ بنی عثمان ازواج عثمان اور ہی آیہ مباہلہ مین انفسنا مین جناب امیر ونساءنا مین جناب سیدہ ہی شامل ہین نہ عثمان نہ ازواج عثمان اسصورت مین کہ صہریت عثمان کہ بوجوہ مذکورہ جنب صہریت جناب امیر علیہ السلام مین گویا کہ لایعبا یہ ہی اور سبب مخاصرت کا اور لایق تخاطب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکور ہو نہین ہی اعتراض کون حرظطام مجہول الاب والاعمام کہ خدای تبارک وتعالے پر اعاذنا اللہ من ذلک ایک شعبہ ہی شعب اعتراضات اور فرد عیبہ کون کی علاوہ بلال مقابل جناب امیر وجناب سیدہ علیہما السلام کی کتب معتمدہ وصحاح ستہ وتفاسیر سنیہ مین اب بہی موجود ہین بیدہ رد اعتساف دیدہ کون حرظطام کا اوسکی دیکہنی سی معذور ہی اور گوش باطل نیوش اوسکا بہرک عناد وجہالت سی معذور حقیر تمنا ایک حدیث فضیلت جناب سیدہ علیہا السلام کی اور ایک حدیث فضیلت جناب امیر علیہ السلام کی کتب سنیہ سی لکہکر اوسی پر بہان اکتفا کرتا ہی عاقل کو کافی ہی اور جاہل معاند کو ہزار کتاب غیر واف تفسیر بیضاوی مین ہی فرمایا پیغمبر خدا نی کامل ہوئی مرد ونسی بہت لوگ اور کامل نہوئی عورتون سی مگر چار عورتین آسیہ بنت مزاحم جو اور مریم بنت عمران مادر عیسی علیہ السلام اور خدیجہ بنت خویلد مادر جناب سیدہ علیہا السلام اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی کہا احمد نی کہ جو فضائل علی کی واسطی آئی ہین وہ اور کسی کی واسطی نہین آئی قال الناصب الکاسب اور دوسری اوور کی موافق حضرت کا رفع ذکر جناب مرتضوی سی کس زمانہ مین ہوا یا اعتراف قوم اجمعہم حضور حاشا وکلا شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا موجود ہی کہ

حضرت امیر اور انکی شیعہ شتر یا اپنی دین کو مستتر اور دین مخالف کے بر دیمین بسر کرتی رہی امن کامل اور عدم خوف کبھی انکو حاصل نہین ہوا ایدا شیعہ
مثل شام مصر مغرب وغیرہ انکی امامت کے منکر رہی انکی عالمون کو فوج شام سی ہمیشہ ہراس غالب ماہس یہہ سارا امور رفع ذکر کی موجب ہین یا
ذکر کو مستلزم اس سے معلوم ہوا کہ یہہ فقرہ ملحق ہے داخل قرآن نہین اقول کون حرطعام مجہول الاب والاعمام نی بجد جو اپنا ذہن بخس سی انکی کہ عبارت
قوم باجمعہم حضرت امیر اور انکی شیعہ شتر یا اپنی دین کو مستتر اور دین مخالف کے بر دیمین بسر کرتی رہی اقول استتار جناب امیر کا اپنی دین اسلام کو اور بسر کرنا
دین اسلام کا دین مخالف کے بر دیمین کسی سی اعتراف کیا ہی فضلا عن اعتراف القوم باجمعہم اور مخفی نہین کہ دین ابوبکر وعمر کا بظاہر مخالف دین حضرت امیر کے
کہ دین اسلام تھا مین تھا اور شریک رہنا جناب امیر علیہ السلام کا ابوبکر وعمر کی ساتھہ مشورہ نشر احکام اسلام وتقسیم غنایم وغیرہ دیگر امور متعلقہ بصلاح
معاش ومعاد مومنین مین یا کٹہرا ہو جانا نماز مین پشت سر متغلبین کے اگر فرض کیا جاوے اور نماز اپنی بنیت منفرد ادا کرنا یہہ امور ماشا رہا استتار
دین اسلام اور بسر کرنا اپنی دین اسلام کا دین مخالف کے بر دیمین کسے عاقل وجاہل کے نزدیک ہوگا کون حرجو اپنی کج فہمی سی سمجھا ہی غیر معقول ہے
ثانیا شیعہ علی کے حقین پیغمبر خدا نی فرمایا ہی یا علی انت وشیعتک تاتون یوم القیمۃ راضین مرضیین وباتی عدوک غضبانا مقمحین کما فی صواعق
المحرقہ مین ہی اخرج احمد فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انک ومعک فی الجنۃ والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا
وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایمانا وشمائلنا اور ہی صواعق مین ہے اخرج ابن سعد عن علی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول من یدخل الجنۃ انا وانت وفاطمۃ والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فجمیعنا قال من وراءکم اور کون حرطعام
شیعہ علی کو کہ ممدوح پیغمبر خدا ومبشر اولیت دخول ہشت عنبر سرشت موافق روایات معتمدہ سنیہ کی ہین متصف بشر یکہ یہہ مشاقت کون حرشریر کی ۸۴
ساتھہ جناب بشیر ونذیر علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات کی فخر اراہ اللہ شر النحر اور کون حرشریر تعریف شیعہ کے اپنی اسلاف کے کی ہوئی ہی سن لے کہ عقل مارہا
ہو سکی اپنی نہکانی پر آمادہ ہی فی القاموس مشیعۃ الرجل بالکسر اتباعہ وانصارہ والفرقۃ علی حدۃ وقع علی الواحد والاثنین والجمع
والمذکر والمونث وقد غلب ہذا الاسم علی کل من یتولی علیا واہل بیتہ حتی صار اسما لہم خاصا وتشیع الرجل ادعی
دعوی الشیعۃ انتہی وفی الصراح تشیع دعوی شیعیت کردن خود را شیعی نمودن وشیعہ الرجل بالکسر اتباع وانصار وہواداران اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہم
انتہی فی المنجد شیعہ بالکسر اتباع وانصار وگروہ علیحدہ وسرخود غالب شدہ ہست در عرف این اسم رجمعی کہ دوستدار ند علی ابن ابیطالب وفرزندان اورا وہ متابعت و
متابعت انتہی بالجملہ ان تصریحات ارباب لغت سی کہ یہہ سب کے سب سنی ہین واضح ہوا کہ شیعہ علی جنکی مدح اور اولیت دخول ہشت وغیر ہشت مین خطاب
ہوا یہ مذکورہ ناطق ہی کہ فرقہ حقہ ناجیہ امامیہ ہی ہی بینمان بدین قدر کلام یہہ ہی کہ کون حرشریر نے جو کہا کہ پیغمبر خدا کا رفع ذکر جناب ہر تضوی سی کمی ہے
ہوا اعتراف قوم باجمعہم حضرت امیر اور انکی شیعہ اپنی دین کو دین مخالف کے بسر کرتی رہی لغت اللہ علی الکاذبین اعتراف شیعہ باجمعہم کا عدم کمی شیعہ ہی اصلا
مطلقا کہین نہین کہ جناب حیدر کرار اور انکی شیعہ اور انکے حیات پیغمبر خدا مین کہو اپنی دین کو دین مخالف کے بر دیمین بسر کیا ہو ۵ نہین انصاف کہہ نسبت من
تیری ۵ نہین تہمت سو مشرب مین تیری ۵ چاہیی کہ کون حرطعام مجہول الاب والاعمام اپنی گوش باطل نیوش سی چرکہ خبابت وعناد کا دور کرکی ہستی کہ
رفع ذکر پیغمبر خدا کا جناب ہر تضوی سی ہر زمانہ مین ہوا کیونکہ جناب پیغمبر خدا مین تو رفع ذکر جناب نبوی کا جناب ہر تضوی سی ظہر من الشمس وہ بین من الامس ہے
کہ اصحاب ثلثہ سنیون کی تو دائما فرار از زحف وتولی ادبار برخلاف آیہ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوہم

الادبار

الکفار کرتی رہی ومصداق ومن یلھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جھنم
وبئس المصیر کا بنتی رہی ۵ معنی روز خیبر وجنگ احد کا ۔ تواریخوں میں ہی احوال مذکور ہیں ۔ اور برخلاف عادات زمانہ اور باکمال کون جز کے
مگر کون کہ جناب امیر علیہ السلام حیات پیغمبر خدا میں وبعد وفات آنحضرت مدحی اور کارہای نمایاں معارک جہاد میں فرما کر سورہ بشر قبیل وھل یستوی الفضل من عباد
الثقلین مصداق لاتطیش الرایۃ الا کرار غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ہوکر مکافی احادیث السبعۃ ونوار الحیم دفع کفار اشرار الطرفین
ورفع ذکر جناب سید المرسلین وحمایت دین مبین فرمائی ہی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے وشھد مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سائر المشاھد
الا تبوک فانہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلفہ علی المدینۃ وقال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی کما مر ولہ
وفی جمیع المشاھد الآثار المشھورۃ واما بدر فواحدۃ عشرۃ مرۃ واعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم اللواء فی مواطن کثیرۃ سیما یوم خیبر
واخبر صلی اللہ علیہ وسلم ان الفتح یکون علی یدیہ کما فی الصحیحین وحمل یوم بدر باب حصنھا علی ظھر لاحتی صور المسلمون علیہ ففتحوھا
والھم حرمہ بعد ذلک علم یحملہ الا ارسون رجلا وفی روایتنا نہ نزع من باب الحصن عن نفسہ فلم یزل یقاتل وھو فی یدہ حتی فتح اللہ
علیہ ثم القاہ لما راد ثمانیۃ ان یقلبوہ فما استطاعوا یعنی حاضر رہی جناب امیر علیہ السلام ساتھ پیغمبر خدا کی سب غزوات میں سوای تبوک کے
اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے آنحضرت کو خلیفہ اپنا کیا تھا مدینہ پر اور اوسوقت میں فرمایا تھا انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی یعنی مرتبہ تیرا
مجھسی مرتبہ ہارون کا ہی اوسی کے اوجناب امیر نے جملہ غزوات میں کارہای نمایاں کیے ہی اور ہر واحد اوس حضرت کی سولہ زخم لگی تھی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی آنحضرت کو بہت غزوات میں اپنا لوا دیا ہی خصوصاً روز خیبر اور خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ فتح خیبر آنحضرت کے ہاتھ سی ہوگی جیسا کہ صحیحین ۸۵
میں ہی اور اوٹھایا آنحضرت نی روز خیبر دروازہ قلعہ خیبر کا اپنی پشت مبارک پر تا کہ مسلمانون نی اوسپر چڑھکر اوس قلعہ کو کھولا اور بعد اوسکی مسلمانون نی جو اوس دروازہ
کا اوٹھانا چاہا تو اوسکو اوٹھا نہ سکی اگرچہ الیسی دس ہی اور ایک روایت میں ہی کہ اوس حضرت نی اوس دروازہ کو اپنی سپر بنایا اور خندق پر ڈالی رہے
اوسکو اپنی ساتھ میں لی رہی یہان تک کہ خدا تعالی نی آنحضرت کو ظفر دی تب آنحضرت نی اوسکو ڈال دیا پھر اوٹھا دس سو نی اوسکا پھرنا چاہا پھر نہ سکی یہ ہی حال مجمل
رفع ذکر جناب نبوی کا جناب مرتضوی سی حیات پیغمبر خدا میں اور بعد وفات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کی کہ غاصبین ہیں مقتضائے کبر وحسد
کی غضب حقوق وجہ حضرت بتول زہرا الضعیہ ہو لھذا کرکی ہو وای من اغضبھا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ کی مغضوب خدا اور رسول ہوئے
اور اون پر لعنت خدا ہے بیشمار عترت رسول مقبول پر کرکی جہنم کو اپنا مقرر وماوا کیا اوس زمانہ میں اگرچہ جناب امیر علیہ السلام خلافت ظاہری سی معزول
محض تھے لاکن اوس زمانہ میں ہی باب مدینہ علم سی رفع ذکر نبوی ہوتا رہا سائلین مسائل غامضہ جو اون بستاسون مدعیون خلافت کی پاس آتے
تھی ولیکن اوس اوسی طالبین کو حضرت کی سے خدمت سراپا برکت میں بھیجکر اپنا پیچھا چھڑاتی اور عیب اپنی جہالت کا چھپاتی اور رونق اپنی خلافت مغصوبہ
کو دیتی تھی قول خلیفہ اول کا اقیلونی اقیلونی فلست بخیرکم وعلی فیکم کما فی تاریخ الطبری والصواعق المحرقہ لابن الحجر وھو اغاصب
نا فی کلا عالم الفلات عمن وشاہد عدل اس امر کی ہیں بمصور تمیں جناب امیر علیہ السلام ہر حال میں موجب رفع ذکر جناب نبوی کے ہر زمانہ میں ہے
اور روایت ودرایت اوسکو بعلی وجہ اصح اور بجا ہوئی اور کون خیر غیر رغبت بھی کہ صحابہ ثلثہ سگی کون خیر غیر کی ہر زمانہ میں موجب خفض ذکر
جناب نبوی کے رہی حال حیات پیغمبر خدا جہاد سی دنیا کا گئی اور بعد وفات پیغمبر خدا کی باوصف جہاد کے خلیفہ نبی بلا حجت وبرہان بن بیٹھی سہی اور باوصف دعائے

خلافت ہی سائلین مسائل کے جواب میں تھیک رہی سہی خالصہ اول ابا وکلا کہ کی معنی سہی جاہل نما کشاف وغیرہ میں تفاسیر اسنیہ اور غاصب ثانی آیہ قنطار
وآیہ تیمم سہی جاہل نما جیسا تفاسیر سنیہ وصحاح ستہ میں ہی وبفضل بے رحم عاملہ کا کیا کہا فی صحیح البخاری اور اسطرح کی صدہا مسائل حال اونکی حمالت کی صحاح ستہ وتفاسیر
سنیہ وتواریخ ودیگر کتب معتمدہ میں موجود ہے حقیر فی بطور نمونہ درج کیے ایکدو مثال کہدی کون خرمغز پر بتادی فوکہ یہہ ساری اموان نشاسعہ کی موجب تخفیف ذکر نیری میں ہے
یا رفع ذکر کو مستلزم اور واسطی کون بفضل جامع کی چند روایات فراشیوخ ثلثہ سنیو کی حذف سہی اور قولہ اوما اون ماکسون کون ہر کی کہانی کے کتب معتمدہ سنیہ سہی نقل کرتا
ہوں کون خرمغز ہیراور اوسکی اذناب اشرار ذوی الاذناب والا الیاب بچشم عبرت دیکھیں اور بگوش ہوش سنیں شرح جدید تجرید میں ہی علی ما نقل عمر وعثمان
حنین انھزم المسلمون باجمعھم ولم یثبت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا علی وعم اللہ وجھہ والعباس وابنہ الفضل یعنی غزوہ حنین میں سب مسلمان بھاگی اور پیغمبر خدا
کی پاس سوای جناب امیر وعباس وفضل بن عباس کے کوئی باقی نرہا اور کنز العمال میں ہے کہ عائشہ کہتی ہی جب ابوبکر روز احد کو یاد کرتا تھا روتا تھا اور ازالۃ الخفا
عن اللہ دہلوی بدر بلید دہلوی میں ہے عن عائشۃ قال ابوبکر لما جال الناس عن رسول اللہ یوم احد کنت اول من جاء من بعد فاذا انا بانسان
اعتنقہ من خلفہ یرید سول اللہ عنہ الحاکم یعنی ابوبکر کہتا ہی جب روز احد کو پیغمبر خدا کی پاس سے لوگ بھاگی تو بھاگنی والوں میں سی پہلی میں آیا پس پیغمبر
خدا نی میری گردن میں پیچھی سے ہاتھہ ڈالی ہی وتفسیر کبیر میں ہے ان من المنھزمین عمر وعثمان ھزم ھو مع اولئک یعنی بھاگنی والوں
میں سی عمر وعثمان ہیں اور استیعاب میں ترجمہ عثمان بن عفان میں ہے قال ابن عمر انت عثمان وما عظمھما ولقی الجمعان احد یعنی ابن عمر نی کہا کہ تو
عظیم کیا عثمان نی روز احد اور سہی استیعاب میں ترجمہ عقبہ بن عثمان میں ہے وفر عثمان بن عفان وعقبہ بن عثمان وسعد بن عثمان حتی بلغوا الجبل فما
یلی الاعوص فاقاموا ثلثا ثم قدموا علی رسول اللہ یعنی بھاگی عثمان بن عفان وعقبہ بن عثمان وسعد بن عثمان تاکہ پہونچی پہاڑ پر قریب عرض کی اور ٨٦
وہان تین دن ٹہر کر پیغمبر کی پاس آئی اور مدارج النبوۃ میں ہے دیگر وہی گرنجبۃ دمروایا وشعاب جبل مختفی گشتند وبعضی مشہور فقہ قرار گرفتند وعثمان بن
عفان از انجملہ بود اور روضۃ الاحباب میں ہی وبعجب پیوستہ کہ مرد مصر کے نزد عبداللہ بن عمر آمدہ گفت از تو سوال دارم ملتمس انکہ سوال مرا جوابی شافی
فرمائی پسر سیدہ کہ ابن عفان در حرب احد صفوف مومنان درہم جہاد با کفار فرار اختیار کردہ بود وسیہ ابرا یعنی احمد مختار را در میان اعدا گذاشت
ابن عمر گفت آری ہمچنین بود اور روضۃ الصفا میں فرار اصحاب ثلثہ سنیو کا احد کی دن مسطور ہی اور در منثور سیوطی میں ہی حکایۃ عن عمر قال لما کان
یوم احد ھزمت فقررت حتی صعدت الجبل ولقد اتیت کانی ارویۃ یعنی کہ عمر کہتا ہی میں روز احد جنگ ہزیمت کہا کر بھاگا اور پہاڑ پر چڑہ گیا اور میں
ایسی حیث وخیز کرتا تھا گویا کہ میں بزماده کوہی ہوں قاموس وصراح میں ہے ارویہ بالضم والکسر بزماده کوہی بھیڑ نہیں کہ بملاحظہ روایت دز منثور کی کہ مشعر اقرار خصت
عمر ہی بفرار خود ایک لطیفہ خاطر میں گذرا اگر کثرت خندہ سہی پشت دوتا کرتا ہی وذکر اوسکا باعث اہتزاز طبع جناب موجب انبساط وسرت جواطراولی الالباب
ہوگا یہاں لکھنا اوسکا مناسب سمجھا وہ یہہ ہے جو کہ حضرت خلیفہ مانوں وسہیل مخشان بون تانت نظری وتخت جبلی رکھتی ہی تشبیہ اپنی بماده
بزکوہی کرکے کانی ارویۃ فرمایا وکانی وعل حضرت مابونکی زبان مبارک سے نہ نکلا یہاں پر وہ مثل اوس شاہزادہ بدبخت کے ٹھیک بیٹھی کہ ایک
شاہزادہ کمبختی کا مارا اسطرح تانت بجہا باپ کو اوسکی اہل مرسی بیحد کراہت تہی پادشاہ نی بسفارش وصوابدید عقلای شاہزادہ مذکور کو حکم تیاری
شاہنامہ کا دیا کہ مشتمل حکایات جنگ وجدل ہو وقصص مردانگی ودلیری پر ہی تاکہ اوسکی طبیعت سے اور مزاولت حکایات جنگ وجدل اسنے
شاہزادہ تانت کو جھوڑی وہیں خاطر اوسکا مردانگی کطرف ہو جب وہ بدبخت شاہنامہ پڑہ چکا تب حضور پادشاہ میں معروض ہوا کہ شاہزادہ شاہنامہ تمام

لطیفہ

بادشاہ نی اوسکو بولاکر پوچھا کہ تم شاہنامہ پڑہ چکی شہزادہ نی عرض کیا ہان پڑہ چکا بادشاہ نی کہا کونسی مقام شاہنامہ کا پڑہ ہو اوس بدبخت
از لی نی کہ تخت جبلے مثابت فطری رکھتا تھا یہہ شعر پڑہا ۵ منیرہ منہم بخت افراسیاب ۵ پرہنہ ندیدہ تنم آفتاب ۵ ماتحمہ خلیفہ مامون یا دیگار
اوس بدبخت ذلتوں کے ہیں کہ ذات شریف لے نہی اپنی اوسوقت سیاہ میں سوای کلمہ کافی اروپہ کے اپنی زبان خباثت ترجمان کو شناکیا ولنعم ما قیل ۵ مات
رنرم وکوتر سفید نتوان کرد ۵ گلیم بخت کسی کہ سیاہ ۵ یارب مگر یہہ کہ خلیفہ مامون لے بتغیر اپنی مادہ برکو ہی سے اشارہ عذر اپنی بھاگنی کا جہاد سے کیا ہو یعنی عمر کو
وہیر مثل مادہ برکو ہی کے ہی بآ ثبات وقرار معرکہ کارزار میں نہیں رکھتا مخنثوں کو جنگ سی کیا کام عمر زار کا کام ہی ہو تو اوسکا یہہ ہے کہ ہر حال اوسکی لیی اصلح واقع ہے
ادم مطلب کہ کون چیز طعام خوب سوچ سمجھ کر جو ابدیوی نہ بھاگنا جہاد سے کہ گناہ کبیرہ وحرام ہے اوسکی سگون کا مستلزم رفع ذکر نبوی کو ہی یا خفض ذکر نبوی کے اور یہہ
بھاگنا اون باکنوں کا مستلزم اطاعت حکم خدا ورسول خدا کی ہے یا مشاقت حکم خدا ورسول کی اور باعث ثواب ہے یا سبب نکال وعذاب خدا تعالے فرماتا ہے
وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا صاحب بیضاوی کہتا ہے وانما قال تعالے فیقتل او یغلب تنبیہا علی ان
المجاہد ینبغی ان یثبت فی المعرکۃ حتی یعز نفسہ بالشہادۃ او الدین بالظفر والغلبۃ یعنی خدا تعالے نی جو فرمایا فیقتل او یغلب تنبیہ مجاہد
کو ہی یعنی مجاہد کو چاہیی جہاد سی نہ بھاگی بلکہ یا مارا جاوے یا غالب ہووے کفار پر اور امام حسین فخر رازی نی تفسیر کبیر میں تصریح کی ہی کہ فرار وتولی ادبار صحابہ کبار سنیوں کا جہاد سے
کبیرہ وسبب بھاگی مسلمانوں کا وسبب قتل ہونے جمع عظیم کا انکار سے ہو احیث قال اعلم ان ھذا الذنب لا شک انہ کبیرۃ لانہم خالفوا صریح نص
الرسول وصاروا سببا لاھلاک المسلمین وقتل جمع عظیم من کبارھم ومعلوم ان کل ذلک من باب ایذاء الرسول وقد قال تعالے ومن یؤذون رسول اللہ لھم عذاب
الیم یدل علی کونہ کبیرۃ انتہی اما الحملہ کتب احادیث وتفاسیر وتواریخ سنیان کے ایمان حملہ میں اس امر سے کہ صحابہ کبار سنیان خصوصا کون جنگی سگی غزوات لیہا
علی الخصوص غزوہ حنین وجمعہ خیبر میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو میدان کارزار میں درمیان لشکر کے بیشمار کے اکیلا چھوڑ کر بھاگنی ومصداق وعید فقد باء بغضب ۸۷
مِنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ کے ہوا کی ہیں اور باعترف فخر رازی امام سنیان کے بسبب بھاگنی دیگر مسلمانوں کے وباعث قتل جمع کثیر عظیم کا بر کے
ہو کر مصداق حدیث صحیح من سن سنۃ سیئۃ فلہ وزرھا ووزر من عمل بھا کی حال اور ارباب بھاگنی والوں کے بھی ہو ہی اب کون جز بادی کہ بہہ افعال شنیعہ
اوسکی سگوں کے باعث رفع ذکر نبوی کے ہیں یا خفض ذکر نبوی کے اور یہہ ناحباب امیر علیہ السلام کا باعث رفع ذکر جناب نبوی کی حیات پیغمبر خدا میں اور بعد وفات
اوس سرور کائنات کے ہم ماشد ثبوت ثابت کر چکی کون جز کہ مرض ضد میں گرفتار ہی اوسکو جا ہیی کہ خدا سی تبرا کری اور اسکے اہل بیت پر اوی ۵
من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم ۵ تو خواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال قال الناصب الکاسب اسی طرح انکی حدیثوں میں ہزاروں الحاق موجود ہیں مثلا
جناب مرتضوی سی منقول ہے کہ فرمایا بینما انا اماشی مع النبی فی بعض طرق المدینۃ اذ لقینا شیخ طویل کث اللحیۃ ما بین المنکبین فسلم
علی النبی ودخل فی التعت الی فقال السلام علیک یا رابع الخلفاء ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الیس قد ھو یا رسول اللہ قال بلی ثم مضی
ہر گاہ یہہ حدیث صحیح وفضل کے مسکت اور بالغ وجوہ خلاف خلفا ثلثہ کی ثابت ہی اسطور پر کہ قبل خلافت جناب امیر اور ہی متن شخص اس امر جلیل کے مستحق اور جدیر ہیں
والا اطلاق رابع الخلفا کا صحیح ہوگا اسکی دفیعہ کے لیی صدوق قوم کو فی الحقیقت کہ نوب موجب اللوم ہے صیانۃ للمذہب کتاب عیون اخبار الرضا میں بعد تمام قصہ
یہہ فقرہ بڑہا ہی کہ فقال علی قلت یا رسول اللہ ما ھذا الا الحق ھذا الشیخ وتصدیقک لہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ انک لکذلک
الحمد للہ ان اللہ عز وجل قال فی کتابہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ فالخلیفۃ المجعول فیھا آدم وھو الاول وقال یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی

الارض فهو اتباعی وقال حکایۃ عن موسیٰ حین قال لهارون اخلفنی فی قومی واصلح فهو هارونی وافا استخلف موسیٰ فی قومه وهو انما
وقال ان امی وهارون اخی اشدد به ازری واشرکه فی امری فکنت انت المبلغ عن الله ورسوله وصیی وناصری فبعد لهارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی
فانت رابع الخلفاء کما سلم الشیخ او کما قال هو اذا حضر انتهی پس الفاظ اس فقرہ سی صاف وضع اور الحاقیت پیدا
ہوا سطی کہ ماحصل اس فقرہ ملحقہ کا یہہ ہے کہ خلافت منصوصہ کلام الہیہ جاری ہی اور جامی خلافت حضرت امیر کی ہی اور کتاب کشف الیقین اور طرائف شیعہ سی اسا اور صاف
ہوتا ہی کہ خلافت منصوصہ کلام آلہیہ مین ہین دو حضرت آدم کی وحضرت داؤد کی اور تیسری حضرت امیر کی بدلیل کریمہ عظیمہ وعد الله الذین آمنوا وعملوا الصالحات
لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون اس تقدیر پر موجب طرائف اہ تاویل رابع الخلفا مسدود ہی اور حکم مصنوع عیون راہ تاویل
ثالث الخلفا مانود بنا راعلی ہذا جناب امیر جیسی خلیفہ اول وثانی نہین وسابہی خلیفہ ثالث ورابع بہی نہین ہوسکتی فاعتبروا یا اولی الابصار ان ہذا لہوالشی یدمغ الاشرار

اقول وبالله التوفیق مضمون عبارت مشحون اس طویل حمل کا بسیط ہے کہ حدیث مرتضوی مین جو صدوق علیہ الرحمۃ نے عیون مین فقرہ پڑہا یا ہی کہ انتہی
قلت یا رسول الله ما هذا الذی ذکرت هذا الشیخ الی موضوع وملحق ہے کہ کتاب کشف الیقین اور طرائف شیعہ مثبت اوس فقرہ کی الحاق ووضع کی ہین اسوا سطے
کہ ماحصل اس فقرہ ملحقہ کا یہہ ہے کہ خلافت منصوصہ کلام الہی چار ہین اور جناب امیر خلیفہ چارم ہین اور کشف الیقین اور طرائف شیعہ سی واضح ہوتا ہے کہ خلافت
منصوصہ کلام الہی تین ہین اور جناب امیر خلیفہ سیوم ہین جو کہ دونو کلام باہم متعارض ہین پس بموجب اذا تعارضا تساقطا کی حضرت امیر خلیفہ چارم ہوسکتی ہین نہ خلیفہ
سیوم اور اسی سی کشف الیقین وطرائف سی ثابت ہوتا ہے کہ فقرہ پڑہا یا ہوا عیون کا موضوع وملحق ہے حیدر اسکی جواب مین کہتا ہے کہ مضمون کشف الیقین وطرائف کو ۸۸
معارض مضمون عیون کے سمجھنا اور اپنی سوء فہمی سے فقرہ عیون کو موضوع وملحق کہنا وماغ بیہودہ پکانا وخیال باطل یاد نہانا ہی کسوا سطے کہ مضمون کشف الیقین
وطرائف کا یہی ہے کہ خلافت فی الارض محمولہ اس منجعل الله تین ہی ایک حضرت آدم کی بدلیل انی جاعل فی الارض خلیفۃ دوسرے حضرت داؤد کی بدلیل یا داؤد انا
جعلناک خلیفۃ فی الارض تیسرے جناب امیر علیہ السلام کی بدلیل وعد الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض الآیہ کے اور مختلف
نہین کہ یہہ تینون خلافتین من قبل الله ہین اور جناب امیر علیہ السلام بلاشبہہ خلیفہ سیوم ہین اور فقرہ عیون مین اوس خلافت منصوصہ قرآن کا ذکر ہے جو
عام ہی استخلاف من قبل الله اور استخلاف من قبل الانبیا سی اور استخلاف فی الارض سے اور استخلاف فی بعض الامور المخصوصہ سی کیونکہ خلافت حضرت آدم وحضرت داؤد کی
من قبل الله اور فی الارض ہے اور خلافت حضرت ہارون کی من قبل موسیٰ قوم پر ہی نہ فی الارض بدلیل اخلفنی فی قومی اور خلافت جناب امیر علیہ السلام کی
بحکم ہذا من قبل الرسول ہے وسطی پڑہنی آیات سورہ برأت کی موسم مین اور اس حالسی جناب امیر بلاشبہہ رابع الخلفا ہین اسصورت مین دونو مضمون عیون و
کشف الیقین کے صحیح ہین وباہم متعارض وتناقض نہین کہ وحدتین شروط تناقض یہان نہین ہین اور حضرت خضر علیہ السلام کی جو ملحق نے خلافت ثالثہ کے جناب
امیر پر بسلام کیا اور رابع الخلفا کہا وہ اسکی ظاہر ہی کہ ہنگام ملاقات حضرت خضر وحضرت امیر کے یہہ خلافت رابعہ وقوع مین آچکی تہی اور خلافت ثالثہ موجودہ کے
وجود مین نہ آئی تہی اور جو کہ بیان خلافت محمولہ اس من قبل الله ومن قبل الانبیا کا مذکور ہے اور خلافت سلمان سگانہ کون سی خلافت ہے من قبل الله تہی نہ من قبل من الرسول
تو حدیث مذکور مثبت اوسی خلافت کے کیونکر ہوسکتی ہی تو کہنا کون سی طرح مظام محمول الاب والاعمام کا یہہ کہ ہر گاہ یہہ حدیث صحیح بالبغ وجوہ خلافت خلفا ثلثہ کے
مثبت ہے اسطور پر کہ قبل خلافت جناب امیر اور بہی تین شخص اس امر جلیل کے مستحق اور حیدر مین تو الا اطلاع رابع الخلفا کا صحیح نہوگا یہہ کون جزو اوسکی اخبار

ذوی الارحام کا خیال خام و سودائے ناتمام ہی ورنہ آن عند اللہ اہل استحقاق کون نہ کی سکوں کا ہر جلیل حق خلافت نہ تھی کہ نبی موجب مسلک سنیوں کی جس
جاتا چہ جائکہ مذہب حق امامیہ کے تفصیل دلائل اجمالی کے بیان کہ سنیوں کے مذہب میں مجتہد شرط خلافت و امامت کی نہ جائے ہی نہ کافی بلکہ اس کے
شجاعت کوئی حرکی سکوں میں بالکلیہ مفقود تھی کہ جہاد میں ہمیشہ تولی ادبار کیا کرتی تھی اور بھاگا کرتے تھی فاذا فات الشرط فات المشروط اور حیرانات
فرار ثلثہ کے قول سابق میں کتب معتمدہ سنیہ سے کہ چکا ہے اور یہی منجملہ شروط امامت کے نزدیک سنیوں کے جہاد ہے اصول و فروع دین میں کافی شرح المواقف
اور مخفی نہیں کہ مدار اجتہاد کا علم پر ہے جاہل و فاقد العلم مجتہد نہیں ہو سکتی جہالت خالفہ اول کے ظاہر ہے کہ وہ اباؤ کلالہ کے معنی سے جاہل تھا کافی اللبیب
و معالم التنزیل و نہایہ ابن اثیر و شرح المشکوۃ للشیخ عبد الحق الدہلوی اور یہی خالفہ اول نے خود کہا ہی فان زغت فقومونی کما فی نہج البلاغہ و تاریخ
ہی کہ ربع کا مختار جہالت ہی ہے اور جہالت خلیفہ ثانی لمبی عنی کے ظاہر ہے کہ منتہای تحصیل اوسکی علم کے صرف ایکسورہ بقرہی اور وہ بھی بارہ برس میں
فی الدر المنثور اور یہی جاہل ہونا اوسکا آیہ تیمم سے وحکم کرنا اوسکا فاقد الماء کو بسقوط نماز کما فی صحاح البخاری و المسلم و ابو داؤد و النسائی اور یہی جاہل
ہونا اوسکا آیہ مظہرات سے اور ایک عورت ہی الزام کہا کر کہنا کل الناس افقہ من عمر حتی الحدرات فی الحجال اکل فی التفسیر الکبیر و الکشاف و غیرہما
حکم کرنا اوسکا برجم مجنونہ کما فی صحیح البخاری و الفقیہ اوسکی جہالت کے ہونا اور جہالت ثانی بالخیر عثمان یا حیا و با ایمان کے
حامل کو حکم رجم دیا اور بحالت حمل اوسکو رجم کیا حتی قال لولا ان یقال عمر زاد فی کتاب اللہ لکتبتہا اور مروان طرید رسول ثمان کو وزیر بنانا و حاکم مدینہ کا کر دینا اور قرآنوں منزل من اللہ کو
جلوانا اور ابن مسعود وغیرہ اصحاب پیغمبر خدا کو مارنا و علی ہذا القیاس دیگر بدعات بیشمار دین خدا ہی میں احداث کی تو ان قبیحوں کو خرکی سکوں کو بسبب جہالت
و فقدان اجتہاد کی ہی استحقاق خلافت نبی و امامت کا نہیں اور یہی منجملہ شروط خلافت و امامت کے نزدیک سنیوں کے عدالت ہی حکم وجوب اوسکا متفق علیہ نحلہ ۸۹
سنیہ کا ہی شرح مواقف میں ہے نعم یجب ان یکون عدلا لئلا یجوز تعمد ما یقطع نظر بہا فاصیل جو حملہ احادیث کے کہ کتب احادیث و تفاسیر و تواریخ معتمدہ سنیہ میں
مصرح ہے ہمکو مختصر کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ متکلم جائر اول کلام صدق انجام اقیلونی اقیلونی فلست بخیرکم و علی ایکم کما فی تاریخ الطبری و الصواعق
المحرقہ لابن حجر اور تقول اوسکا بقول ان لی شیطانا یعترینی فان استقمت فاعینونی وان زغت فقومونی کما ذکرہ عبد الجبار فی المغنی و غیرہ
فی غیرہ اور تفوہ جائر ثانی کا بکلام حقیقت انجام کل الناس افقہ من عمر حتی الحدرات فی الحجال اور تخاطب اوسکا جناب امیر علیہ السلام اور حضرت
عباس عم رسول مقبول سے دانیقم نے وابابکر کاذبا غادرا خائنا کما فی الصحیحین شہود عدول ہیں انکی فقدان عدالت پر کیونکہ وہ دونوا اگر ان اقوال میں بنظر
بمفاد الکذوب قد یصدق صادق ہیں تو اوسنوں نے خود انہی فقدان عدالت کا اقرار کیا اور اگر وہ دونوا انہی ان کلموں میں کاذب ہیں تو بھی کذب انکا سبب فقدان
انکی عدالت کا ہوا اور حوالہ ثالث بالخیر عثمان یا حیا و با ایمان کے اوپر عمار یاسر و ابوذر و ابن مسعود صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی کسی پر پوشیدہ نہیں ہیں
نویہ سنگان سنگانہ بسبب فقدان شجاعت و علم و اجتہاد و عدالت و وجود جہالت کے سنیوں کے اصول پر بھی خلیفہ و امام نہیں ہو سکتی کون خرطغام محجول الآلاف
والاعمام کس راہ سے ان قبیحوں بعید یوں کو مستحق اور جدیر اس امر جلیل کا تمہا ہی ورنہ ان نص صریح واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن قال انی جاعلک
للناس اماما قال و من ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین تفسیر جلالین میں ہے دل علی انہ لا ینال غیر الظالمین یعنی یہہ آیہ دلالت کرتا ہی اس امر
کہ غیر ظالم ہے امامت کو پہونچی گا علاوہ بران کتاب الامامہ لابن قتیبہ میں ذیل خلافت جناب امیر میں حدیث خشعی میں موجود ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے
کی حقیق فرمایا اماما قائما عاملا بالجور اور ابن قتیبہ کے مدح و تعدیل نہایہ ابن اثیر و کتاب منتخب میں موجود ہی اور یہی خطبہ شقشقیہ علویہ

صلوٰۃ کی بھی محل ہے حقیقت حال یہ ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ چالیس آیات اول سورہ برأت کی ابوبکر کو دیکر روانہ کیا کہ موسم حج میں مشرکان و بت
پرست بھی بعد جانے ابوبکر کے پہنچے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور پیغام رب جلیل کا لائے کہ حضرت سید السلام کی فرماتے ہیں کہ آیات مذکورہ کو نہ پہنچا سکتا ہے
جو تجھی ہو حضرت سید المرسلین نے جناب امیر کو بلوا کر اپنی ناقہ غضبا پر سوار کر کے عقب ابوبکر کے بھیجا اور حکم کیا کہ آیات کو ابوبکر سے لیکر اہل موسم پر پڑھنا
ابوبکر کو خبر ہوئی تو وہ خواہ مخواہ موسم میں جلوہ گر خواہ بلٹ آئے چنانچہ جناب امیر علیہ السلام نے پہونچکر آیات ابوبکر سے لیں اور روز عید جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر
فرمایا ایہا الناس میں رسول رسول خدا کا ہوں تمہارے طرف لوگوں نے کہا کیا پیغام ہے حضرت نے یہ آیہ پڑھا برأۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاہدتم من المشرکین اور کون حرطعام مجہول الاب والاعمام
نی یہ جو کہا سورہ مذکورہ میں فضیلت صدیق مثل رفاقت فی الغار اور مصاحبت باسید الابرار و معیت الٰہی وغیرہ کا ذکر تہا اہ سورہ رفاقت فی الغار کے جواب میں یہ شعر
کافی ہے ؎ بس کن حدیث غار کہ عارست نزد عقل ✤ آن حزن و بیقراری شیخ معظم ✤ مخفی نہیں کہ حزن و بیقراری و واویلا پر خوف کے
غار میں عرف اسیواطی تہی کہ مشرکین اوسکی آواز سنکر پیغمبر خدا کی غار میں ہونی سمجھ آگاہ ہو کر پیغمبر خدا کو ضرر وایذا پہونچاویں چنانچہ پیغمبر خدا نے اوس پر جبل کے
تنبیہ لے لئی فرمایا ان اللہ معنا یعنی اے پیر جلیخور خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہمارا ہے ہی تیرا آگاہ کرنا مشرکین کو اور براہ جلیخوری کے تجکو فنا ہی راہ ہمارا کرنا فی سوئے
اور کون حزانی دلیل سمجھ لیوے کہ جسطرح خدا تعالیٰ نے ذروازہ غار پر عنکبوت کو حکم فرمایا تہا کہ جالا تن دے اور کبوتر کو حکم فرمایا تہا کہ دروازہ غار میں بیضہ گنبدی بنا کر
مانکہ مشرکین اوس تنیدہ عنکبوت و بیضہ کبوتر کو دیکھ کر پیغمبر خدا کا ہونا اوس غار میں توہم بھی کریں جو ہمارے تمام علی الاطلاق نے کافرون مشرکین کو سنی آواز
حزن و بیقراری و واویلا جلیخور سے بہرا کر دیا ورنہ اوس جلیخور نے تو اپنی دانست میں کام پیغمبر کا تمام ہی کر دیا تہا ارباب انصاف خیال فرماویں کہ یہ حزن و بیقراری
و واویلا جلیخور کے فضیلت و خیر خواہی ہے یا رذیلت و بدخواہی فضیلت وہ ہی جو جناب امیر علیہ السلام شب غار کو مستر جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ پر سوئے
اور اپنی جانکی کچھ پروا نکی چنانچہ جناب الیغیرت نبی بایحرکت بابرکت جناب امیر کے مدایکہ پر فخر و مباہات کی ما یحملہ باتفاق فریقین مبلغ من اللہ و من الرسول
م الحج الاکبر جناب امیر ہی ہیں نہ ابوبکر اور مبلغ ہونا جناب امیر ہے کا واقعی کون حر غیر واقعی کہی سے کیا ہوتا ہی ؎ اوان مرغی جو دیوی کب سنہ ہے
قال الناصب الکاسب دوسری محل سوا سطی کہ موقعات کا دعوی محض ادعا ہے فاضل استرآبادی بتاسی مسلک شیعہ بکمال سرور منہج المقال میں افادہ فرماتا ہے
رجال الکشی ذکر بعض اہل العلم ان محمد بن سنان کان یہودیا فاسلم و الی العباسیۃ وکان یقول علی یہودیۃ فی یوشع انہ وصی
موسیٰ بالغلو فقال فی اسلامہ بعد فی رسول اللہ فی علی مثل ذلک وکان اول من شہر القول بفرضیۃ امامۃ علی و اظہر
البراءۃ من اعدائہ و الکفر بہم فمن ہہنا التشیع و الرفض ماخوذ من الیہودیۃ انتہی انجد فی بعض الالفاظ اقول کون حرطعام
مجہول الاب و الاعمام بچہ لگوا ئیں غادرین کا دین کا خیانت سہی نہیں جو کتا نقل عبارت منہج المقال میں جو اوسنی خیانت کی اور فقرہ فمن ہہنا
قال من خالف التشیع اصل التشیع و الرفض ماخوذ من الیہودیۃ سی قال من خالف تشیعہ کا لفظ اور ادیا اس سی کیا ہوتا ہی عجب بیحیا ہی یہ نسخہا کہ بنکا
تصحیح النقل کے چوری اوس حائن مقلد خائنین کی ظاہر ہو جاوی گی اور طرفہ بات یہہ ہی کہ باوجود اس خیانت شنیع کی بھی مطلب اوسکا حاصل نہوا کسواسطی کہ
دعوی کون حر کا یہہ ہی کہ وصایت جناب امیر علیہ السلام کی ثابت نہیں اور واسطی اثبات ہی دعوی کی عبارت منہج المقال سے استدلال کیا حالانکہ عبارت مذکورہ
سی باوجود خیانت فی النقل کے بھی نہیں ثابت ہوتا کہ جناب امیر علیہ السلام نبی کے وصی نہیں ؎ مردم اندر حسرت و ہم در دست ✤ اور کون حر طعام مجہول
الاب و الاعمام نی ترجمہ عبارت منہج المقال میں جو کہا ہی کہ ویسا ہی اسلام میں جھگڑا نکالا یہ کس لفظ کا ترجمہ ہی کون حر اوس لفظ کا نشان دہی و رای آن بر فیاس

فی فرمایا کہ میں وہ شخص ہوں جسکو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نی خدا تعالیٰ سی طلب کیا تھا اور زوکی تھی حضار صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیفیت طلب حضرت ابراہیم
کی ہی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ حضرت ابراہیم نی حقتعالے سی سوال کیا کہ یا رخدایا میری نسل سے کوئی ہیا ہوگا کہ مرتبہ امامت کا پاوی حقتعالے نی فرمایا کہ میں عہد امامت کا ظالموں
کو نہ دونگا جو کوئی تیری نسل سی ظالم ہوگا امامت سی محروم ہی قولہ تعالے لا ینال عہدی الظالمین جب ابراہیم
علیہ السلام نی یہہ کلمہ سنا تب واجبتنی وبنی ان نعبد الاصنام کا مضمون زبان مبارک پر جاری فرمایا پس حقتعالے نی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میری حسنین اور علی ابن
ابیطالب کے شامین قبول فرمائی اور محکوا اور علی کو ثابت برسی سی محفوظ رکھا فاتخذنی بنیا وعلیا ووصیا یعنی حقتعالے نی محکو اپنا نبی کیا اور علی کو وصی میرا اور وزیر دو
الاظہار و مسود است علے احد نے ابن بریدہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی نبی کے لئی وارث ہوتا ہی تحقیق کہ علی وصی میرا اور وارث میرا ہی اور تفسیر کبیر و مناقب ابن
مردویہ میں حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا نی علی سی کہا ای برادر دیندار بستی کہ میں نی خدا تعالے سی درخواست کی کہ درمیان میری اور تیری محبت ڈالی خدا تعالے
نی میری خواہش کے موافق کیا اور میں نی خدا تعالے سی سوال کیا کہ درمیان میری اور تیری مواخات کری اسکو بھی قبول فرمایا اور میں نی خدا تعالے سی التماس کیا کہ تجکو
وصی میرا کری خدا تعالے نی ایسا ہی کیا پس ایک منافق نی تیری غیبت میں کہا واللہ یکصاع خرما کہ مسک کہنہ میں ہو بہتر ہی اوس چیز سی جو محمد نی خدا سے سوال کیا
محمد نی خدا سی کیوں درخواست فرستادہ نی کی کہ وہ معاونت محمد کے دشمن پر کرتا اور کیوں درخواست گنج کے نہ کی کہ فقر و شدت احتیاج میں کام آتا خدا تعالے
نی آیہ فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک وضائق بہ صدرک ان یقولوا لولا انزل علیہ کنز او جاء معہ ملک انما انت نذیر واللہ علی کل
شئ وکیل نازل فرمایا اور ابن معاذ مالکی نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ایک گروہ جوانان قریش کا حضور میں پیغمبر خدا کی بیٹھا تھا کہ ایک ستارہ گرا پیغمبر خدا نی
فرمایا کہ ہریت اوجسکی گھر میں پڑی گا وہ ہی میرا وصی ہی وہ گروہ اوٹھہ کر دیکھنی کو گئی دیکھا کہ ستارہ مذکور خانہ ہدہیت کا شانہ جناب امیر علیہ السلام میں گرا تھا اور ۹۳
گروہ نی بفرط جہالت پیغمبر خدا سی کہا کہ تم بسبب محبت علی کے گمراہ ہو گئی ہو اوسوقت آیہ والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی نازل ہوا اور شافعی
امام سینوئی رماجی کہ مصرح ہی وصی ہونی جناب امیر علیہ السلام میں مشہور ہی ۵ علی حبہ قسیم النار والجنۃ وصی المصطفی حقا
امام کالنار والجنۃ اور یہی ثبوت وصایت جناب امیر علیہ السلام کی لئی روشن ہے ایک دلیل روشن ہے جلیلی یوشع بن نون وصی حضرت موسی علی نبینا
وآلہ وعلیہ السلام کی لئی شمس بیرانا ویسی ہے جناب امیر علیہ السلام کی لئی بیرا ہے صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے وممن کرامتہ الباہرۃ رد الشمس لہ علیہ
اور یہی ثبوت وصایت جناب امیر علیہ السلام کی لئی اول دلایل یہہ ہے کہ تفسیر ثعلبی میں سورہ مومن میں ہے عن ابی الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لیلۃ اسری بی رایت علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ
یہ یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا شب معراج کو میں نی دیکھا کہ ساق اسیر عرش پر مکتوب ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ یہ اور اس روایت کی مولوی
فضل حق سنی خیر آبادی نی بھی جو کالی پانی میں مرا اپنی رسالہ تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی میں جو رد وہابیان نابکار میں لکھا ہی رسالہ سے اخرج اور معجم میں ہے
کون حرظغام مجہول الاب والاعمام یہہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ما قرار ابو بکر بد کہر وادناب اوسکی کے وصی سید المرسلین ہیں کون حر جو اپنی تیرہ دروں سی ایسی امر
واضح و روشن کا انکار کرتا ہی اپنی صدق کو کذب بناتا ہی ۵ دشمن دانا کہ بی جان بود ۞ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ۞ صحیح ہی کہ دوستی بغیر حود
دشمنی است معارج النبوۃ میں ہے کہ بعد وفات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک شخص نی مجمع اصحاب میں کہ در مسجد نبوی میں تھا آکر پوچھا کہ وصی تمہارے پیغمبر کا
ہی ابو بکر ہی جناب امیر کو وصی پیغمبر بنایا اور یہہ واقعہ اگرچہ طرفانی ہے لاکن جو کہ خالی لطف سی نہیں لکھنا اوسکا بعینہ حسبطرح معارج النبوۃ میں ہی مناقب

مومنین بروی کہا ہی کہ زہرۃ الریاض مین ہے کہ بعد گذرنے دس دن کے وفات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات سبی ایک مسافر تازیانہ دردست نقاب بر روبیا مانتی کردروازہ مسجد پر کھڑا ہوا اور کہا السلام علیکم یا اصحاب رسول اللہ اگر محمد نی وفات پائی خدا تعالے حی لایموت ہی ہمیشہ زندہ رہی گا عظم اللہ اجورکم وغفر ذنوبکم ما اعظم مصیبتکم بموت نبیکم صلوات اللہ علیہ اور بعد اس تعزیت کی پوچھا کہ وصی تمہاری پیغمبر کا کون ہے ابوبکر نے علی کیطرف اشارہ کیا تب اعرابی نے علی کیطرف متوجہ ہوکر سلام کیا اور کہا السلام علیک یا فتی علی نے کہا وعلیک السلام یا مضر یا صاحب البیر ابوبکر اور سب اصحاب حاضرین جواب علی سے متحیر ہوئے اعرابی نے کہا ای جوان تو نی نام میرا کیونکر جانا اور مجکو صاحب البیر کیون کہا ہیرنی فرمایا مجکو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے خبر دی ہی اور کیفیت تیری حال کے مجھسے کہی ہے اگر تو کہنی تو مین بیان کروں جو مین نی پیغمبر سے سنا ہی اعرابی نی کہا نام تمہارا کیا ہے امیر نے کہا علی ابن ابیطالب عم رسول اعرابی نی کہا الحمد للہ بعدہ امیر نے فرمایا کہ نام تیرا مضر ہی اور نام تیری باپ کا لام ہی اور تین سو ساٹھہ برس کے تیری عمری ہے ابتک کہ جب سو برس کے تیری عمر تھی تو نی اپنی قوم کو غضب خدا سی ڈرایا اور بعثت حضرت رسالت سی بشارت دی ہی اور اوصاف حضرت کے اپنی قوم سی یہہ کہی تھے کہ تہامہ سی باہر آئین گے بارجہار آزماہ نورانی تر و باشخصی اشد شیرین تر جو کوئی تمسک اوس جناب سی نجات دارین کیلے یا وی پدر یتیمون و مسکینون کا ہوگا اور صاحب شمشیر اور دراز گوش پر سوار ہوگا اور کفش اپنی پیوند کریگا و شراب ترنا کو حرام کریگا خاتم انبیا و سید اولیا ہوگا اوسکی امت پانچ وقت نماز پڑہتی ہے ماہ رمضان روزہ رہی گے حج بیت اللہ کرینگے یا قوم میری اوس حضرت پر ایمان لانا جب تو نی اونکو یہہ ہدایت کی اونہون نی تجکو ضرب و شتم کرکی تیرے مارنی مین کوشش کی اور تجکو چاہ عمیق مین گرا دیا تو ابتک اوس چاہ مین محبوس تھا اب جو پیغمبر خدا نی جل کے خدا تعالے نی تیری قوم کو ہلاک کیا اور تجکو اوس محبس سے نجات ہوئی لعدہ تجکو عالم غیب سے ندا ہوئی کہ کسی ہاتف نے کہا ای مضر بدستیکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نی رحلت کی اور تو نرہ اصحاب انحضرت سی مدینہ کو جاو قبر حضرت کے زیارت کر تو قطع منازل کرتا ہوا آیا کہ بشرف زیارت مشرف ہووی مضر یہہ سنکر گریہ مین آیا اور کہا یا علی یہہ قصہ تجکو کیونکر معلوم ہوا حضرت نی کہا مجکو پیغمبر خدا نی خبر دی ہی کہ مضر فعہ میری وفات کی بابتک مدت اویگا میرا سلام اوسکو پہونچانا مضر نی جو یہہ سلام سید المرسلین کے سنی و سعادت پیغام سی مشرف ہوا اٹہا و بوسہ سر مبارک علی پر دیا اور اگی حضرت کی بیٹہا حضرت ہیرنی کی برقع موہنہ سی اوٹہا و اوسنی برقع اوٹہایا اوسکی جبین سی ایسا نور ساطع ہوا کہ تمام مسجد منور ہوگئی بعدہ مضر نی کہا ای علی مین چند سوال تمسی کرتا ہون کہ اونکی جواب پر اطلاع نہین ہوتی اگر پیغمبر ما وصی پیغمبر کو جناب ہیرنی کہا پوچھو اوسنی کہا ای علی بتا و مجکو اوس ترسی کہ پدر و مادر نہین رکھتا اور اوس ماوہ سی کہ بی پدر و مادر پیدا ہوئے اور اوس برسی کہ بی پدر موجود ہوا اور اوس رسول سی کہ نہ جن ہی نہ انس ہے نہ ملایکہ سی نہ بہایم سی نہ سباع سے اور بتا و مجکو وہ قبر جسنی اپنی ساتھہ صاحب قبر کو سیر کرایا اور بتا و اوس حیوان کو کہ اوسنی اپنی اصحاب کو ڈرایا اور بتا و اوس جسم کو جسنی کہایا لاکن کچھہ پایا نہین اور وہ نقطہ کو کہ ابتدے خلق سی سوای ایکبار کے افاقت و سبر نہین چکا اور قیامت تک پہر نہ چکیگا اور وہ تمام جسنی زندہ کو جلا اور وہ زن کہ تین ساعت مین فرزند اوس سے متولد ہوا اور وہ دو ساکن کہ حرکت نہین کرتی اور وہ دو متحرک کہ ساکن نہین ہوتے اور وہ دو دشمن کہ ہرگز دوست نہونگی اور بتا و مجکو شی لاشی اور بہترین اشیا و زشت ترین اشیا جب مضر نی یہہ بیس سوال کیا و حضرت مرتضی سی پوچھی حضرت نی جواب ہر ایک کا بتفصیل بتایا کہ وہ نر کہ پدر و مادر نہین رکھتا آدم علیہ السلام ہے اور وہ مادہ کہ بی پدر و مادر موجود ہوئی حضرت ہوا ہی اور وہ نر کہ بی پدر موجود ہوا حضرت عیسی علیہ السلام اور وہ رسول کہ نہ جن ہی نہ انس ہی نہ ملایکہ ہی نہ بہایم ہی نہ سباع ہے عرب ہی کہ حقتعالے نی تعلیم جابل کو بہیجا تہا فبعث اللہ عز ایا بعث فی الامیین اور وہ قبر کہ جسنی اپنی صاحب کو سیر کرایا ہی یونس تہی کہ تین دن تک اطراف و جوانب بحر مین سیر کرتی رہی اور وہ حیوان جسنی اپنی اصحاب کو

ذرا یا مور تھا کہ بطلب رزق اپنی قوم کی ساتھ ماہر آیا تھا اور پر اوس ستون کے جاتا تھا کہ ہالائے سر سلیمان تھا اوس مور نے اپنی قوم کو کہا تم بھی چلو
سلیمان علیہ السلام کے سر پر نہ گری اور وہ جسم کہ جنی کہلایا اور کچھ نہ بنیا اور پھر قیامت تک نہ کھائی گا عصای موسی علیہ السلام تھا کہ سحر ساحروں کو کہلایا کہ تلقف ما
یأفکون اور وہ بقعہ کہ آفتاب اوسپر ایکبار سے زیادہ بچکا وہ قصر دریا تھا کہ حضرت یونس کی قوم موسی کے بعد اوسکو شگافتہ کیا اور آفتاب اوسپر چمکا جانچہ گردنک دریا سے
دیکھتے ہوتے قوم کے پھر دریا اپنی حال اول پر آگیا اور وہ حمار جنی حیوان متولد ہوا وہ سنگ تھا جس سے ناقہ صالح علیہ السلام نکلا اور وہ دو ساکن کہ متحرک
نہیں ہوتے آسمان و زمین ہیں اور مراد متحرک سے ایک مکان سے دوسرے مکان پر اور وہ دو متحرک کہ ساکن نہیں ہوتے آفتاب و ماہتاب ہیں اور وہ فرق کہ تین
ساعت ہیں جنی یعنی ایکساعت میں حامل ہوتی اور ایکساعت حامل رہتی اور ایکساعت میں بردہ حضرت عیسی کو جنی بریم ہی اور وہ دو دوست کہ ہرگز دشمن نہیں ہوتے
حقتعالے اور حبیب اوسکی حضرت رسالت پناہ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ اور وہ دو دشمن کہ ہرگز دوست نہیں ہوتے موت و حیات ہیں اور شی مومن اور لاشی کافر اور
احسن اشیا صورت بنی آدم ہے اور اقبح اشیا مثل میرای مصر یہ ہی جواب تیری بیسوں سوال کا جب مصر نے جواب اپنے سوالوں کے سنی اوٹھا و توسہ سر و پیشانی
مبارک جناب امیر علیہ السلام پر دیا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جو اوس مجلس میں حاضر تھے بسوں نی سر مبارک حضرت امیر کی بوسی لی اور تحضرت کو وارث علم رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ جانکر بفضایل و مفاخر حضرت بسوں نی زبان ثنا کھولے بعد مصر نے کہا یا علی محکو قبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے بتاؤ تاکہ میں وہاں
گریہ کروں حضرت امیر نے قبر حضرت سید المرسلین کے اوسکو بتا ہی مصر نے روضہ جو زہ میں اگر قبر حضرت کو نعل میں لیا و سینہ کو اوسپر رکھا جناب امیر نے فرمایا اوسکو ایکساعت
اوسکی حال پر چھوڑ دو کہ اوسکا وقت مفارقت دنیا کا ہی بعد ساعت کے دیکھا کہ سر قبر مطہر پر رکھی ہوئی جان بحق تسلیم کر چکا اصحاب نے تجہیز و تکفین کر کے
اوسکو نزدیک قبر سید الشہدا حضرت حمزہ کی مدفون کیا انہی کون خرطام مجہول الاب والاعمام دیکھی کہ اس روایت سنیہ سے کالشمس علی شاہق الطور روشن ہے
کہ صدوق بسنون فی تصدیق وصایت و وصی برحق حضرت امیر علیہ السلام کی کے اور گو ہی حضرت کی وصایت کی دی اور اقرار معتبر بحالت صحت نفس و ثبات عقل
جناب امیر علیہ السلام کی تو صاحب کا علی روس الاشہاد کیا اور جملہ اصحاب حاضرین مسجد نے بھی اقرار تقریری وصایت وصی برحق کا کیا کسی نے اصحاب حاضرین مسجد سے
اوسمیں ردو نکیر نہیں کی اس سے زیادہ کونسا ثبوت ہوسکتا ہی بالجملہ روایات مذکورہ سنیہ سے وصایت جناب امیر علیہ السلام کی بخوبی ثابت ہی اسصورت تمیں انکار کون جو
مقلد عمر منکر ہووے اگر بگس چہ خفتہ چہ بیدار کیا ہوتا ہے ع چراغی را کہ ایزد بر فروزد ✤ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد **اقول** قال الناصب الکاذب اس بعض
جلی سی دو فائدی منجلی ہوتے ہیں ایک یہہ کہ یہودیت ماخذ ہی شیعیت کا اور شیعیت اوس سے ماخوذ ہی **اقول** قول سابق میں ہم لکھ چکی ہیں کہ کون خرطام مجہول الاب
والاعمام فی عبارت منہج المقال میں جسکو یہاں بعض جلی تفسیر آپ جہالت فی النقل کے ہی اسصورت میں اوس بعض جلی سی یہہ فائدہ منجلی نہیں ہوتا کہ یہودیت
ماخذ ہی شیعیت کا کون خرطام مجہول الاب والاعمام اس قول میں سراسر کاذب و مصداق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ہی اور مخفی نرہی کہ شیعیت کا کلام جدا اور اہلحدیث
سنیہ ہیں کون خرطام اور اوسکی اخراب دیدہ و رد عناد وہ ہے ہی عناد وہ جہل و عناد کو پاک کر کی بچشم انصاف دیکھیں اور گوش باطل نیوش سے کو
بیرک سوء فہمی ولا اوسی صاف کر کی سنیں کہ حقیر جگہ جگہ دو ایک آیات و روایات لکھتا ہے کہ بسبب عزم سفر کی ضیق وقت و قلت فرصت اگرچہ مانع استقصا
کلام ہی لاکن موجب ملالت نہیں کہ لا یترک کلہ لا یترک کلہ بجا نظر اقول الامام ہے **آیہ اولی** خدا تعالے اپنے کو نواصب الصاقین سیوطی نے در منثور میں کہا ہی کہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیہ کونوا مع الصادقین سی مراد ہے کہ ساتھ علی ابن ابیطالب کے رہو اور ابن عساکر نے روایت کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا کہ مراد آیہ مذکورہ سے یہہ ہے کہ ساتھ علی ابن ابیطالب کے رہو اور حافظ ابونعیم نی روایت کی کہ آیہ مذکورہ در شان علی ابن ابیطالب میں نازل ہوا اور مراد صادقین

ابابکر و عمر صادقین ماخذ شیعیت

سی علی ابن ابیطالب اولاد اجداد آنحضرت کی ہین اور یہی ابن مردویہ و خطب خطبای خوارزم فی مناقب مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مراد کونوا مع الصادقین
سی کونوا مع علی و اصحابہ ہین کہ بحکم حدیث نبوی مراد صادقین سی جناب امیر و انکی صحاب ہین آیہ دوسرا انما انت منذر و لکل قوم ہاد فردوس الاخبار و مناقب
ابن مردویہ مین ابن عباس سے مروی ہی کہ منذر پیغمبر خدا ہین و لکل قوم ہاد جناب امیر ہین آیہ تیسرا و انی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اہتدی
صواعق محرقہ ابن حجر مین حضرت امام صادق علیہ السلام و ثعابت شیبانی سی مروی ہے کہ مراد ثم اہتدی سی پیروی اہلبیت ہے آیہ رابعہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربی تفسیر ادارک مین و فصول المحمد و ہدایت السعد امین ہے کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے لوگون نے پیغمبر خدا سی پوچھا کہ وہ لوگ جنکی محبت خلایق پر واجب ہوی
کون ہین پیغمبر خدا نی تین مرتبہ فرمایا علی فاطمہ و حسنین آیہ خامسہ و ممن خلقنا امۃ یہدون بالحق و بہ یعدلون بحر المناقب مین و مناقب ابن مردویہ
مین زاذان سی روایت ہی کہ امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ یہ امت متفرق ہوگی ستر فرقون پر اونمین ستر فرقی دوزخ کو جاوینگی اور ایکفرقہ جنت کو اور یہہ فرقہ
جنتی وہ لوگ ہین کہ خدا تعالی نے اونکی شانمین فرمایا ہی و ممن خلقنا امۃ یہدون بالحق و بہ یعدلون اور یہہ فرقہ من ہون اور میری شیعہ آیہ سادسہ
یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم مناقب ابن مردویہ مین امام صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ اولوالامر بالاصالت علی علیہ السلام
ہین اور باقی حکام بالتبعیت اور تفسیر کبیر مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ مراد ہمہ اثنا عشر علیہم السلام ہین و فخر رازی نے اسی قول کو قوت
دی ہے آیہ ثامنہ و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے کہ ثعلبی اپنی تفسیر مین جناب صادق علیہ السلام سی روایت کیا ہے
کہ آنحضرت نی فرمایا کہ ہم ہین حبل خدا تعالی کے جو فرمایا و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا آیہ تاسعہ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات
اولئک ہم خیر البریۃ صواعق محرقہ مین ہی کہ روایت کی حافظ جمال الدین زندی نے ابن عباس سے کہ یہہ آیہ جب ازل ہوا پیغمبر خدا نی جناب امیر سے ۹۶
فرمایا کہ وہ تو ہی اور تیری شیعہ ہین انتہی حقیر نہیان بسبب قلت فرصت کے انہین چند آیات پر کہ ماخذ شیعیت ہے اقتصار کیا اور اب چند روایات
و احادیث سنیہ و اقوال علماء معتمدین سنیہ کہ جو مثبت حقیت مذہب حق امامیہ و ماخذ شیعیت ہین لکھتا ہے فخر رازی نے تفسیر کبیر مین تفسیر بسم اللہ
الرحمن الرحیم مین کہا من اقتدی فی دینہ بمتابعۃ علی ابن ابیطالب کان علی الحق و الدلیل علیہ اللہم ادر الحق مع علی حیث مار ای یعنی جو
کوئی پیروی کریگا اپنی دین مین بمتابعت علی ابن ابیطالب کے وہ حق پر ہی دلیل اسکی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہے یا اللہ پھیر حق کو ساتھہ علی کے جدہر کو وہ پھرے
اور یہی اوسی رازی نی اوسی تفسیر مین لکھا ہے من اتخذ علیا اماما لدینہ فقد تمسک بالعروۃ الوثقی فی دینہ و نفسہ یعنے جس کسی نے علی کو
اپنا امام دین مین کیا تحقیق پکڑی اوسنی دست آویز محکم اپنی دین و نفس مین اور حافظ محمد بن موسی شیرازی نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا نے
جناب امیر سی فرمایا جبکہ جناب امیر نے پوچھا تھا کہ ناجی کونسا فرقہ ہی التمسک بما انت علیہ و اصحابک یعنی ناجی وہ فرقہ ہی کہ جو تمسک کریگا ساتھہ
و تیری اصحاب سے اور حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے روایت کیا ہی کہ ابوذر و مقداد بن الاسود و سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم سب پیغمبر خدا کی حضور
مین بیٹھے تھے کہ تین گروہ مہاجرین بدیین کے دکھائین دیے پیغمبر خدا نی فرمایا میری امت کی تین فرقی ہونگی ایک فرقہ اہلحق کا کہ اونمین شائبہ باطل کا
نہوگا مثل اونکی مثل رزو طلا کے ہی جسقدر اوسکو آگ مین تاہی اجاہے ہوتا جاویگا اور امام اوسکا ایک تینون کا ہی اور وہ امام ہی جسکو خدا تعالے
نی قرانمین فرمایا ہے امام رحمت دوسرا فرقہ اہل باطل کا کہ اونمین سائبہ حق کا نہوگا مثل اونکی مثل خبث الحدید کے ہی جسقدر اوسکو آگ مین صاف
کرو پکڑتا ہی جاہے امام اوسکا ایک تینون کا ہی تیسرا فرقہ اہل ضلالت کا ہی مذبذبین ذلک لا الی ہؤلاء و لا الی ہؤلاء امام اوسکا ایک تینون کا ہے

ابوذر وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم نے پیغمبر خدا سے الحق کو پوچھا فرمایا کہ وہ فرقہ اتباع علی ابن ابیطالب امام المتقین ہی اور باقی دو نو فرقون کو نہ بتایا
ہر چند پوچھا اس حدیث کو خطب خوارزم نے بھی روایت کیا ہی اور صواعق محرقہ ابن حجر میں ہی واخرج احمد فی مناقبہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت
ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین ذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایمانہا وشمائلنا اور یہی صواعق میں ہے
واخرج الدیلمی عن علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولوالدیک ولاہلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک الاقرع الاطن
اور یہی صواعق میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا یا علی انت وشیعتک ہم الفائزون اور یہی صواعق میں ہی اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمۃ والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ فجوعنا قال من والاکم انتہے کون خرطمام
مجہول الاب والاعمام اور اوسکی اخراب دیکھیں کہ ان آیات واحادیث میں کہ امد کے ازسیار ومشتی نمونہ از خروار مذکور ہوئے ہیں اور یہی وہ آیات واحادیث ماخذ تشیعت
ہیں کیسی مناقب ومفاخر شیعہ علی کے وحقیت وبشارت اولیت ودخول بہشت عنبر سرشت مصرح ہیں اور کون خرطمام ہی اس کے کہ مراد شیعہ سے فرقہ امامیہ ہے
لغۃً وعرفاً کما مر من عبارۃ القاموس والصراح والمنتخب فانظر ثمہ اور یہی عبارت صراط علی حق نمسکہ کہ جمع مقطعات قرآنیہ وسقاط مکررات سے حاصل ہے
ہی دلیل ہے اس امر کے کہ تشیعت ماخوذ قرآنسے ہی اور قرآن ہے ماخذ تشیعت ہے اور یہی دلیل حقیت مذہب شیعہ ہی اور کون خرطمام مجہول الاب والاعمام کان کہولکر
سن لے کہ یہودیت ماخذ تشیعت کا تو ہو نہیں سکتا کما فصلنا بلکہ یہودیت ماخذ سنیت کا البتہ بلکہ ضرور ہی اولاً مذہب سنیونکا کہ منحصر چار فرقون حنفی شافعی
مالکی حنبلی میں ہے کما قر ذلک الطمام فی اوایل ہذہ الرسالۃ المردودۃ مبتدع ومستحدث ہی بعد انقراض زمانہ پیغمبر خدا اور صحابہ ثلثہ کی نکلا ہی تو ماخذ اسکا
اسلام نہیں ہو سکتا ثانیاً سنی لوگ بچپنہ لگوعمر کی ہیں اور اوسکی سنت پر چلتی ہیں اور اوس بدنصیب کو یہودسی رغبت اور شوق پڑہنی تو اوسکا تہا جانچہ
وہ بدمذہب وبدنصیب کچھ کلام تورات کا یہودسی بکمال اشتیاق لایا اور حضور پیغمبر خدا میں اوسکی مدح کرکی اوسکو بکمال شوق پڑہنی لگا پیغمبر خدا کو نہایت
ناگوار ہوا اور چہرہ مبارک حضرت کا اوسکی اس حرکت نامناسب اور اس فعل شنیع اوسکی سے متغیر ہو گیا اور حضرت اوس پر بنہایت غضبناک ہوئی تو ابوبکر
یہ حال دیکھکر اوسکو براہ زجر وتوبیخ کہا ثکلتک امک ماتوے بوجہ رسول اللہ سکوت میں ہی ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ بنسخۃ من التوراۃ
فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقراء وجہ رسول اللہ یتغیر فقال ابوبکر ثکلتک الثواکل ماتوے بوجہ رسول اللہ
فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ
والذی نفس محمد بیدہ لو بداء لکم موسی فاتبعتموہ اور یہی مشکوۃ ہے عن جابر عن ابنتی حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود
یعجبنا افترے ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری بعد ما جئتکم ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا
اتباعی انتہے قال الناصب الکاسب دوسری یہ کہ جناب مرتضوی کو اوسی نے یعنی عبداللہ بن سبا نے وصی بنایا ہی وصی کرنا حضرت کا ثابت نہیں

اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہم نے بطلان تمامی کتب معتمدہ سنیہ سے بروایات کثیرہ ثابت کر چکی ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کو خدا و پیغمبر خدا نے
وصی بنایا ہی نہ عبداللہ بن سبا نے فانظر ثمہ وانبتہ عن اقدام الغافلین **قال** الناصب الکاسب اس ہنگام میں غدیر کا قصہ فصیل ہوا

اقول کون خرطمام مجہول الاب والاعمام کے موہنہ میں لگام نہیں وہ شتر بی مہار جو چاہتا ہی سو بلا خوف خدا اور رسول کے بک جاتا ہی قصہ غدیر خم غدیر
کا بعد نزول آیہ وافی ہدایہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ کی جو حکم جناب جلیل سے ہوا تھا بنی غیل صورت پذیر ہوا ہے اسکی کیا طاقت کہ

اوسکو فیصل کردی گو ابوبکر مدگھر و عمر منکر اظہار اپنی نفاق درونی کا کرکی مبادا قہ خدا و رسول خدا نقض عہد و نکث بیعت خم غدیر کی حیات
مستعار چند روزہ اپنی ریاست و امارت غصبی مین بسر کرین و مصداق ستحرضون علی الاکماۃ و ستکون علیکم ندامۃ یوم القیمۃ جیسا کہ
صحاح ستہ مین ہے تھوڑین دنیا روز چند و آخر کار با خدا و مذہبی و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور انجام کار بکر بن کاہہ ہوا کثر العوال
بتوبیب جمع الجوامع سیوطی مین ہے عن ابی صالح عن علی قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی منامی فشکوت الیہ ما لقیت من امتہ من
التکذیب و الاذی فقال لی لا یہتم یا علی والتفت فاذا رجلان مصفدان فاذا جبرئیل یرضخ رءوسہما بالصخر ثم یعود الحدیث
رواہ ابو یعلی فی مسندہ یعنی جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ مین نے پیغمبر خدا کو خواب مین دیکھا مین نی حضرت سی شکایت کی ایذاؤن و تکذیب کے جو امت سے مجکو ہوپہنچی تہی
اور مین رو با پیغمبر خدا نی فرمایا ای علی گریہ نکرو پہر کر دیکھو مین نے متوجہ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہون کہ دو شخص بندہی ہوئی ہین اور پتہر دونی سر اونکی پہوڑی جاتی ہین اور زخمہ
زخمہ کی جاتی ہین یہانتک کہ خوب پتہر لگتا ہی پہر سر اونکی درست کی جاتی ہین اور توڑی جاتی ہین انہی بقدر الجاحۃ کون جراون دونو فریقون کو جبکی سر پہروں
سی پہوڑ تی ہین اپنی دل مین سمجھ لے اور مضمون حدیث صحیح بن دانی فقد دانی الحق کو خیال مین لیکر یہ بہی سمجھ لے کہ یہہ خواب رحمانی حقانی ہے خواب و خیال شیطانی

کجا بودم اکنون کجا آمدم ۔ زجا رفتم اما بجا آمدم ۔ آمدم مطلب کہ علی بن احمد واحدی نی اپنی تفسیر مسمی باسباب النزول مین لکہا ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول
بلغ الآیہ شان عالیشان علی ابن ابیطالب مین غدیر خم مین نازل ہوا اور ثعلبی نی اپنی تفسیر مین کہا ہی کہ براء ابن عازب نے روایت کیا کہ جب ہمنی رسول خدا کے ساتھہ
حجۃ الوداع سے مراجعت کے وقت غدیر خم مین پہونچی اوسدن گرمی بہت تہی سو لحد اسایہ مین دو درخت کی کہ دونان تہی بیٹہی تہی اور سب مہاجرین و انصار کو کہ اوس منزل
مین تہی جمع کیا اور ہاتہہ علی ابن ابیطالب کا پکڑا اور کہا ہی حاضرین ایا مین اولی نہین ہون تمکو نفسون تمہاری سی سہون نے کہا کہ آپ اولی ہین ہمکو ہماری نفسون سے پہر
پس حضرت نی فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون علی اوسکا مولی ہے بارخدایا دوست رکہہ اوسکو جو علی کو دوست رکہی اور دشمن رکہہ اوسکو جو علی کو دشمن رکہے
عمر اوٹہہ کہڑا ہوا اور کہا ہی پسر ابوطالب مبارک ہو تجکو یہہ منصب عالی و سلطنت و سروری اوپر سب مومن و مومنہ کی اور روایت مین ثابت ہوا ہے کہ حاضرین اوس
روز ستر ہزار تہی بعدد قوم موسی علیہ السلام کے کہ بفرمودہ خدا تعالے حضرت موسی نے اپنی بہائی ہارون کے لئی بیعت لیے تہی اور یہہ لوگ نی بیعت قبول کیے تہی اور آخر
کو نقض بیعت کیا تہا اور یہان بہی ایسی ہی صورت واقع ہوئی اور ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین کہا کہ عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ ہم حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ مین اس آیہ کو یون پڑہتی تہی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین و ان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ اور یہہ ثعلبی نے روایت کی ہے کہ جب حکایت نصب کرنی جناب امیر کی مشہور ہوئی حارث بن نعمان فہری ناقہ پر سوار ہو کر مدینہ مین آیا و پیغمبر خدا سے
مخاصمت شروع کی اور کہا ای محمد ہمکو تمنی کلمہ شہادت بتایا ہمنی قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم کیا ہمنی قبول کیا زکوۃ و حج و روزہ و جہاد کا حکم دیا ہمنی قبول
کیا اور جو کچہہ کہا ہمنی اسکا مخالفت اوسکی نہ کی تم ان امور پر راضی ہوئی اور اب کچہہ باقی نرہا تو ہاتہہ پسر عم اپنی کا پکڑا اور اوسکو اوٹہایا اور سب لوگون پر
برا اوسکو ہیر کیا اور حکم اوسکی اقتدا کا کیا ایما ہذا من امر اللہ تعالے تو نی کیا ہی یا اپنی رای سی حضرت نی فرمایا قسم اوس خدا کے جسکی سوا کوئی اور پروردگار نہین ہے
جو کچہہ مین نے مارہ علی مین کہا ہے بحکم خدای تعالے کیا ہی یہ اپنی رای سی حارث تیرہ درون حضرت کی باس سے اوٹہہ کہڑا ہوا اور راہ مین کہتا جاتا تہا خدایا اگر
جو کچہہ محمد نی علی کے حق مین کہا ہی اگر درست و درست ہی تو مجہپر پتہر اسمانی برسا یا مجکو بعذاب دردناک گرفتار کر فی الحال ایک پتہر اسمانی اوسکی سر پر گرا
اور اوسکی دبر سی نکل گیا اور وہ واصل جہنم ہوا اور یہہ آیہ نازل ہوا سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج

اور تفسیر کبیر میں یوں ہے العاشر نزلت هذه الآية في فضل علي لما نزلت هذه الآية اخذ بيده وقال من كنت مولاه فعلي مولاه و
اللهم والِ من والاه وعاد من عاداه فلقيه عمر فقال هنيئا لك يا ابن ابيطالب اصبحت مولاي ومولى كل مؤمن ومؤمنة
وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علي یعنی یہ آیہ فضیلت علی میں نازل ہوا ہے جب نازل ہوا یہہ آیہ پکڑا ہاتھہ علی کا پیغمبر خدا نے اور کہا
جسکا میں مولے ہوں پس علے اسکا مولے ہے بار خدایا دوست رکھہ اوسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھہ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے پس ملا علے
عمر اور کہا مبارک ہو تجکو اے پسر ابوطالب کے ہوا تو مولی میرا اور مولی ہر مومن و مومنہ کا اور صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے بیانہ صحیح ملا متہ فیہ وقد
اخرجہ عنہما کالترمذی والنسائی واحمد وفی طرقہ کثیرۃ جدا روا ہستۃ عشر صحابیا وفی روایۃ احمد ثلثون صحابیا واکثر من اسانیدھا
صحاح وحسان بعضہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث حدیث صحیح ہی ہیں سے کئی اوس میں اور روایت کیا ہی اوسکو جماعت نے مانند ترمذی
ونسائی واحمد کی وطرق اوسکی بہت ہیں روایت کیا ہی اوسکو سولہ صحابیوں نے اور بیچ روایت احمد کے تیس صحابیوں نے اور اکثر سند ہیں اوسکی صحیح وحسن ہیں
اور ایسا ہے موہب لدنیہ میں بسعد اوسمیں زیادہ ہے کہ اوسکی طرقہ کثیرہ کو بسیط کیا ہی ابن عقدہ نے ایک کتاب بر ہمہ علیحدہ میں اور حدیث مذکور کو کنز العمال
سیوطی میں وشرح دیوان شہدی میں ہے وشرح عزیزی جامع صغیر سیوطی میں لکھا ہی کہ حدیث مذکور متواتر ہے اور احمد بن حنبل نے حدیث غدیر خم کو براء بن
عازب وزید بن ارقم وابی طفیل وخطبہ جوفی ورباح بن حرث وابو مریم وابو ایوب وزادان ابن عمر وسعد بن وقاص وابی لیلی سے روایت کیا ہی کہ الفصول المختار
میں بھی ہی اور ثعلبی نے تفسیر سال سائل واتاہا الرسول بلغ میں براء بن عازب سے کیا ہی وابو داود وبجستانی وترمذی نے بھی براء بن عازب سے اور ابن مغازلی
شافعی نے نیسان زید ابن ارقم وابو ہریرہ وزید ابن ارقم وجابر بن عبداللہ وعمیر بن سعد وابن ابی اوفی وعبداللہ بن مسعود وعمر بن الخطاب ورباح ٩٩
بن حرث سے اور بیہقی نے براء بن عازب سے وخطب خطابی خوارزمی نے ابی طفیل وبراء بن عازب وابو سعید خدری سے وابن ابی لیلی وابن عباس وثعلبی
بن اسحاق وسعید بن وہب وابو ہریرہ وزاذان بن اباس واصبغ بن نباتہ وعامر بن واثلہ سے وابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابو عبداللہ مرزبانی وامام
واقدی وزہری نے وحافظ ابو نعیم اصفہانی وحافظ ابو الفتح محمد مالکی وابو القاسم عبداللہ حسکانی وعلامہ نیشاپوری ومحمد ابن طلحہ شامی وحافظ ابو نعیم
وصاحب کتاب وسیلۃ المتعبدین وابن اثیر جزری وصاحب روضۃ الاحباب وابن ابی الحدید وطبرانی ودنانیری وذہبی وابن مغازلی وابو العباس وشیخ ابن کثیر
شامی شافعی وابن جوزی نے حدیث مذکور کو کتب احادیث وتفاسیر وتواریخ میں ذکر کیا ہی اور کتاب المودۃ فی القربی سید علی علوی ہمدانی شافعی کے
مودت خامسہ میں یوں ہی عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال
من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شہید علیہم فقال عمر فکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح
فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ عقدا لا یحلہ الا منافق فاخذ انی فحلہ قال قلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی
علی ما قلت فی علی شنا الوجہ طیب الریح فقال کذا وکذا قال یغیر یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبرئیل وادان یولد علیکم
ما قلتہ فی علی یعنی عمر بن الخطاب نے کہا نصب کیا رسول خدا نے علی کو پیشوا وامام پس کہا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل
من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شہید علیہم پس کہا عمر نے کہ تھا میری پہلو میں ایک جوان خوشرو وخوشبو اوسی مجھسے کہا ہی عمر بیشک ماند ہا رسول خدا نے
مند ہیں نہ کہولی گا اوسکو مگر منافق پس تو پرہیز کر اوسکی کھولنی سے اور یہہ حال میں تجھسے پیغمبر خدا سے کہا حضرت نے فرمایا ہی عمر وہ اولاد آدم سے نہیں ہی بلکہ وہ جبرئیل

تھا اور سنی و سطی تاکید اس بات کی ہو بن نے علی کے شان میں کہی ہے تحسین کہی کہا کہ تو صدر کرتا اوس عقد کی کھولنی سے اور مسند احمد بن حنبل میں یوں ہے عن البرآء
بن عازب و زید بن ارقم قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما تریٰ بعد یرخم اخذ علی فقال الستم تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسہ
قالوا بلی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ والعن عالا
من ظلمہ وغصب حقہ خلقیہ عمر فقال ھنیئاً لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ اور امام غزالی فی
العالمین میں لکھا ہی کہ بعد نصب کرنی رسولخدا کی علی کو بخلافت اول جس کسی نے مبارکباد کہا عمر بن خطاب تھا کہا بخ بخ یا علی قد اصبحت مولای
مولی کل مومن و مومنہ ایک شخص کہتا ہی کہ جسوقت عمر علیہ ہوا اوسنے کہا ای امیر المومنین میں روز غدیر خم حاضر تھا پہلی تم نی علی سی مبارکباد کہا تھا اب پھر
کیا ہی عمر نے کہا سچ ہی لاکن لوگوں نے مجکو تکلیف خلافت کی دی میں نے بجبر قبول کیا انتہی بالجملہ قصہ غدیر خم کا بسبب کثرت رواۃ کی اوس مرتبہ کو
پہونچا ہی کہ شک و شبہہ اوسکی وقوع صحت میں نہیں ہوسکتا اور موافق فرمودہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بیان مبدء میں ہی کہ سوای منافق کے کوئی اوسکو کھول
نہیں سکتا اور بقول صاحب صواعق کے تیس صحابہ پیغمبر خدا نی اوسکو روایت کیا ہی اور موافق مذہب سنیوں کی اصحاب کلھم عدول ہیں و قدوۂ اوں کی اقتدا
اور یہی مطابق قول صاحب صواعق محرقہ کی اکثر سندیں اوسکی صحیح ہیں اور یہی قصہ مذکورہ صحیح ترمذی و صحیح نسائی و مسند احمد حنبل میں موجود ہی چنانچہ
بوجوہ مذکورہ صاحب صواعق نے کہا ہی انہ حدیث صحیح لامریۃ فیہ مقام حیرت ہی کہ کون خر طغام مجہول الاب والاعمام ایسی قصہ کو کہ حد تواتر و شیاع
کو پہونچا ہی خصوص سمجھا ہی اور مخفی نرہی کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صریح ہی خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام میں کئی وجہ سے
ایک یہہ کہ لفظ مولی کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں بمعنی اولی بالتصرف ہی بدلیل سباق حدیث کی کہ پیغمبر خدا نی حضار کو خطاب فرمایا الستم تعلمون انی اولی بکم
من انفسکم قالوا بلی سبوں نے جواب میں کہا بلی تب پیغمبر خدا نی فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ چنانچہ شارح مقاصد نی بحث خامس میں حدیث مذکور
میں مولی بہ معنی اولی بالتصرف کی ترجیح دی ہی دوسرے یہہ کہ کتب لغت سی معلوم ہوتا ہی کہ لفظ مولی کا مشترک ہی چند معانی میں فی القاموس المولی
المالک والسید والمعتق والمعتق والصہر والقریب کابن العم ونحوہ الحلیف والجار والابن والعم والنزیل والشریک وابن الاخت
والمولی والجار والناصر والمنعم والمنعم علیہ والمحب والتابع والصہر انتہی اور منتخب اللغات میں یوں ہے مولی بالفتح آزاد کنندہ و آزاد کردہ شدہ
و منزاوار تر و سیر عم و یار و دوست و ہمسایہ و ہم عہد و فی الصراح مولی خداوند و آزاد کنندہ و آزاد کردہ شدہ عم پسر عم و یاری کنندہ و دوست و ہمسایہ
و ہم سوگند و فی اللغات مولی بفتح میم و فتح لام آزاد کنندہ و غلام و یاری دہندہ و بمعنی خداوند و مہتر و ہمسایہ و یار و غلام آزاد کردہ شدہ انتہی پس
سمجھنا چاہی کہ حدیث مذکور میں کونسی معنی معانی مذکورہ سے سوای مالک کے یا سزاوار تر کی کہ ترجمہ اولی بالتصرف کا ہی یا خداوندی کا ہی یا مہتر کے کہ مآل
ان سب کا خلافت بلافصل ہے نہیں بنتی کیونکہ حدیث مذکور میں مولی بمعنی عبد و معتق و معتق کے ہو ہی نہیں سکتا و علی ہذا القیاس بمعنی حلیف جار
یار کی و ابن العم کی و ہمسایہ کے و ہم سوگند کی و ابن عم کی و نزیل کے و شریک کے و ابن الاخت کے و منعم علیہ کے و محب کے و تابع کی و صہر کی بھی نہیں ہوسکتا
کسواسطی کہ یہہ امور تو سبکو معلوم تھی ان امور کے تبلیغ کی کچھ حاجت نتھی ان امور کا اعلام تو لغو و عبث محض تھا قیل ؎ حبشان توز یرابر وان اند
و مدان تو حملہ ور دہان اند ؎ اور اس اعلام و تبلیغ لغو و عبث محض کے لئی یہہ شد و مد کہ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اگر یہہ تبلیغ تو نکریگا تو
نی تبلیغ رسالت کی بالمرہ نہ کی خدای علیم و خبیر سی یہہ حال مستبعد بلکہ غیر مستحسن ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا تو معین ہوا

اعلام

یہ ہے تو کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ میں مولی بمعنی مالک و متولی امور کے یا معتبر کے یا سزاوار تر کے ہی ہے اور مال ان معانی کا خلاف ملا فضل ہی ہے
اور لفظ مولی کا کلام مجید میں بھی بمعنی متولی امور و بمعنی سید و بمعنی اولی امر و بمعنی مالک و بمعنی اولی کے مستعمل ہوا ہے حضرت سدین ان معانی کی تفسیر جلالین
سی لکھتا ہے کون حر تصحیح النقل کرلی خدا تعالے فرماتا ہی فاعلموا ان اللہ مولیکم نام کہ و متولی امور کہ اور فرماتا ہی انت مولینا سیدنا و متولی امورنا
اور فرماتا ہی ثم ردوا الی اللہ مولیھم ما لکھم اور فرماتا ہی وھو کل علی مولیکم و الی امرا اور فرماتا ہی ما ویکم النار ھی مولیکم اولی بکم کون حر
جو جواب استفتا میں اور صاحب صواعق فی بحث اسی حدیث میں لکھا ہی کہ کلام عرب میں مولی بمعنی اولی نہیں آیا دلیل اونکی جناب کے ہی تیسری یہ ہے کہ حدے
عزاسمہ نے جو پیغمبر خدا کو ہنگام معاودت کے حجۃ الوداع سی راہ میں حکم کیا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک یعنی ای رسول تبلیغ کر تو ما انزل الیک کے
راہ ہی میں بہر تاکید فرمایا و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یعنی اگر تو تبلیغ ما انزل الیک کے نکریگا تو تونی تبلیغ رسالت کی بالمرہ نہ کی پھر تاکیداً
علی التاکید فرمایا واللہ یعصمک من الناس یعنے تبلیغ اوس حکم میں تو کسی کا خوف نکر کہ خدا تعالے تو تا نیز انہیں ہے اشرناس سی اس تاکید سی و صحیح ہوا
کہ وہ امر جسکی تبلیغ کا حکم مابین شد و مد و مابین تاکید علی التاکید ہوا ہے کونسی بڑا امر مہتم بالشان ہی کہ خدا تعالے نی مبالغہ و اصرار و اہتمامات بسیار اوسکی
کا حکم فرمایا ہی اور پیغمبر خدا نی بھی ایسا اہتمام کیا کہ راہ ہی میں بمقام خم غدیر جہاں سوای دو درخت کی کچھ سایہ نہ تھا اور دن و موسم بھی بہت گرم تھا آدمیوں کو
جمع کر کی تبلیغ حکم خدائی کی فرمائی یہ اہتمامات خدا اور رسول کے اولہ قویہ ہیں کہ وہ امر تبلیغ کا حکم مابین شد و مد و مضا و سکا راہ ہے میں مابین اہتمام ہوا کونسے
امر سہل سر سے تھا بلکہ امر عظیم مہتم بالشان تھا اور وہ نہیں ہی مگر استخلاف جناب امیر علیہ السلام کا ان ادلہ قویہ سے قرائن جلیہ سی بھی مبین ہوا کہ حدیث من کنت
مولاہ فعلی مولاہ میں مولی بمعنی اولی بالتصرف یا مالک یا خداوند یا معتبر یا سزاوار تر ہی کے ہی کہ مال مرجع ان سب معانی کا طرف خلافت بلافصل ہی کی ہے ۱۰۱
چوتھی یہ ہے کہ صواعق ابن حجر میں اسی حدیث کی بحث میں ہی و دانیھا اسلمنا انہ تعالی بایمانہ ما علم انہ لم یمت الا کافرا بھو کما مع وجوہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و ہی کون حر طعام مجہول الاب و الاعمام فی جواب ما صوب استفتای الحق میں جو بطور دنبالہ کی اپنی قسطب میں لکھا یا ہی لکھا ہی کہ حدیث مذکور
میں مولی بمعنی محب ہے نہ بمعنی متصرف تا مضمون خلافت کی جانب منصرف ہو والا تین مستقلین کا اجتماع زمان واحد میں لازم آتی کا کیونکہ
لفظ بعدی کے ساتھ یہ فقرہ مفید نہیں اول اسکا جواب یہ ہی کہ نبی اور وصی و امام کا نبی کا ہی جمع ہونا ممنوع نہیں ہے ولایت تسلط و حکومت
نبی کے بنبوت و الا بالاصالت ہی اور ولایت و تسلط امام و وصی کے بالتبعیت و النیابت ہی جماع منوب عنہ و نائب کا زمان واحد میں کونسی دلیل
سی ابن حجر کو ممنوع جانتی ہیں حضرت ادریس علیہ السلام وصی کی اور حضرت ہارون یوشع بن نون وصی حضرت موسی علیہما السلام کی اور شمعون الصفا حضرت آدم ۲
وصی حضرت عیسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کا تھی اور یہ حضرات اپنی اپنی زمانہ میں مجتمع تھی و علی ہذا القیاس اکثر انبیا و اوصیا اونکی مجتمع رہی ہیں
تا نیا کون حر طعام مجہول الاب و الاعمام فی اسی رسالہ قسطب میں لکھا ہی کہ جیسی القرآن یفسر بعضہ بعضا معلوم ہے ویسا ہی الحدیث یفسر بعضہ بعضا مفہوم
تو موافق قول کون حر کی روایت بریدہ کے کہ صواعق محرقہ ابن حجر میں اسی حدیث کی بحث میں ہی کہ لا تقع یا بریدۃ فی علی فان علیا منی و انا من علی
و ھو ولیکم بعدی اور یہی واہ حدیث جو استیعاب میں ہی کہ پیغمبر خدا نی جناب امیر سی فرمایا انت ولی کل مومن بعدی مفسر حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی ہی یعنے
علی مولی ہر مومن کے ہیں بعد مرے پانچوین یہ ہے کہ حجۃ الوداع او ہر سنہ دس ہجری میں تھا اور نزول ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ کا واقعہ
غدیر خم و فرمانا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ کا من کنت مولاہ فعلی مولاہ بمقام خم غدیر ہنگام مراجعت کی حجۃ الوداع سی دو ماہ قبل رحلت آنحضرت کے

واقع ہوا تو یہہ خبر دینا امامت و خلافت بلافصل علی کا اوسوقت کہ ایام زندگی کا و قرب رحلت کا تھا بقرینہ مقام و بزبان حال صریح ہین اسمین کہ آنحضرت نے بزبان حال فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون بعد میرے کہ عنقریب سفر آخرت کا کیا جاتا ہون علی اوسکا مولا ہی چھٹی یہہ کہ روایت صحیح طبرانی کی کہ صواعق محرقہ ابن حجر مین اسی بحث مین ہے صریح ہی اسی معنی مین صاحب صواعق کہتا ہی و لفظہ عند الطبرانی و غیرہ بسند صحیح انہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوم غدیر خم تحت شجرات فقال ایھا الناس انہ قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ و انی لاظن انی یوشک ان ادعی فاجیب و انی مسئول و انکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت و جھدت و نصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و ان جنتہ حق و ان نارہ حق و ان الموت حق و ان البعث حق بعد الموت و ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیھا و ان اللہ یبعث من فی القبور قالوا بلی نشھد بذلک قال اللھم اشھد ثم قال یا ایھا الناس ان اللہ مولای و انا مولی المؤمنین و انا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فھذا مولاہ یعنی علیا اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ ثم قال یا ایھا الناس انی فرطکم و انتم واردون علی الحوض حوضا اعرض مما بین بصری الی صنعاء فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ و انی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیھما الثقل الاکبر کتاب اللہ عز و جل سبب طرفہ بید اللہ و طرف بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا و لا تبدلوا و عترتی اھل بیتی فانہ قد نبانی اللطیف الخبیر انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض اس روایت مین صریح ہے کہ پیغمبر خدا نے اپنی رحلت خبر دی اور بعد اوسکی فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی مین عنقریب دنیا سے جایا چاہتا ہون بعد میری علی اوسکی مولا ہین جسکا مین مولا ہون بالکل حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو بعد لفظ بعدی مقید نہین ہی لاکن بعد ای تفسیر بعضہا کی حدیث بریدہ و روایت طبرانی اوسکی مفسر ہین کون خر طعام محمول الا علی الاعمام دیکھی کہ قصہ غدیر کا تو فیصل ہونا محال ہے البتہ قصہ سقیفہ بنی ساعدہ کا فیصل ہوگیا و السلام علی من اتبع الھدی **قال** الناصب الکاسب تیسری یہہ کہ منزلت ہارونی نبی مانحن فیہ مین خلافت عامہ مراد نہین ہے بلکہ اوسکی حقیقت یہہ ہی کہ جب حضرت غزوہ تبوک کو چلی مدینہ سکینہ مین محمد ابن مسلمہ کو صوبہ دار مقرر فرمایا اور سباع ابن عرفطہ کو کوتوال اور ابن ام مکتوم کو پیشنماز مسجد نبوی اور ہر گاہ امور خانگی اور خبرداری مثل محرمیت اور اطلاع امور مستورہ پر موقوف ہین کہ مثبتا داماد اس کام کے سزاوار ہوتا ہی حضرت امیر کو اوپر خلیفہ کیا چنانچہ حضرت امیر نے فرمایا اتخلفنی فی النساء و الصبیان آپ نے فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی پس یہہ خلافت عامہ اور زعامت کبری کہان ٹہری بلکہ تشبیہ ہارونی سے معلوم ہی کہ یہہ خلافت مقید تا بمدت رجوع نبی بعد انقضای مدت رجوع نبی بعد انقضای مدت رجوع منقضی ہوگئی باقی نہین رہی ابن جریر جب موسی نے طور سے رجوع کیا ہارون کی خلافت باقی نہ رہی ویسا ہی جب حضرت نبی تبوک سے رجوع فرمایا جناب امیر کی خلافت باقی نہ رہی اور جب بعد وفات موسی ہارون خلیفہ نہ ہوسکی یہہ منصب یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا کو ہوسکتا ہے یا بعد انتقال حضرت حضرت امیر خلیفہ ہوسکی یہہ منصب ابوبکر و عمر کو نصیب ہوا اذا ہو مذہب المومنین و الخارج عنہا اللہ بس معلوم ہوا کہ مقصود اس تشبیہ سے تشبیہ فی القدر یہ ہی نہ تشبیہ فی الامامۃ و الخلافۃ بمصور تیکہ جناب امیر کو استحقاق خلافت ولو فی وقت من الاوقات ثابت و متحقق ہی و ہو عین مذہبنا معاشر اہل السنۃ و الجماعۃ **اقول** کون خر طعام و لد الحمام و ہاتی کہ سوای موئی دم و تر تہی و ہاتین کے کچھ نہین جانتا حق دخل در معقول کرتا ہی ارباب عقل و دانش کون خر کی جہالت کو دیکھین کہ کیسا کلام متناقض کر رہا ہی یہہ فقرہ کون خر کا تیسری یہہ کہ منزلت ہارونی من موسی سی مانحن فیہ مین خلافت عامہ مراد نہین صریح ہے تسلیم منزلت ہارونی مین کیونکر اس فقرہ سی واضح ہی کہ کون خر کو کلام ہے تو اوسکی معنی و مراد مین ہی نہ ثبوت منزلت ہارونی مین بلکہ ہی قول مین آگی چلکی منزلت ہارونی کی

ثبوت کا اقرار صریح کیا ہی بایں عبارت کہ بلکہ تشبیہ ہارونی سے بھی معلوم ہوا کہ بعد خلافت مقیدہ بامدت رجوع نہی بعد انقضای مدت رجوع منقضی ہوجاتی ہی پس نہیں ہے جسکے حضرت نے ثبوت سے رجوع فرمایا جناب امیر کے خلاف باقی رہی آہ اور سابق ہی قول میں منزلت ہارونی کا انکار محض کیا ہی بایں عبارت و معذا اصحت عبارت ملخص موقوف ہے تبلیغ اور وصایت اور منزلت ہارونی کی تسلیم پر حالانکہ یہ تینوں امور غیر واقعی ہیں انتہی کون جرکو بایں فہم و استعداد کذائی تصنیع مداد و تسوید قرطاس کیا ضرور تھا اور آن یہ لہو الحدیث کہنے کی جز طعام کا کہ محمد بن اسحاق کو صوبہ دار اور سماع بن عرفطہ کو کوتوال اور ابن ام مکتوم کو پیشنماز مسجد ہونے مقرر کیا کچھ بکار آمد نہیں کیونکہ کون جز طعام جب خود بعد اس توده طوفان کے لکھتا ہے کہ امور خانگی پر حضرت امیر کو خلیفہ کیا چنانچہ حضرت امیر نے فرمایا اتخلفنی فی النساء والصبیان پیغمبر خدا نے فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی تو باعتراف کون جر کی منزلت ہارونی ثابت ہوئی جسکا وہ انکار کرتا ہی اور امر غیر واقعی کہتا ہی یا کچھ حقیقت حال اس ماجرا کی کون ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عزم غزای تبوک کیا منافقون نے خیال ماند ہا کہ جب پیغمبر خدا معہ اصحاب اس جہاد کو جاویں گے مدینہ خالی رہی گا ہم گھر و ختن رسول و اصحاب رسول کی گھس کر لوٹ میں گی اور زنان و اطفال کو لونڈی غلام بنا ویں گے تعالی نے بوساطت جبرئیل علیہ السلام کی پیغمبر کو منافقون کی نیت سی مطلع کیا پیغمبر خدا نی تدبیر پوچھی حضرت جبرئیل نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہی اس غزوہ میں اسیاح تیغ زنی کی ہوگی انجام جسم بصلاح ہو جاوے علی کو اپنا قایم مقام کر کی اہلبیت و مسترو غیرہ اونکو سونپو کہ آپکی نیابت اور مدینہ کی حفاظت کریں اور یہی لوگ جانیں کہ جب علی تمہاری زندگی میں نیابت کے رکھتا ہی تو بعد وفات آپکی یہی اولی بہ نیابت و ہی ہے پیغمبر خدا امو جب مشورہ جبرئیل و حکم رب جلیل کے عمل میں لائی اور مدینہ میں جناب امیر کو خلیفہ کر کے تشریف لی گئی جب پیغمبر خدا ایک منزل پہونچی تب منافقون نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ محمد نی علی کو دشمن جانا کہ لڑکوں اور عورتوں میں چھوڑ گئی حضرت امیر کو یہہ بات منافقون کے شاق و ناگوار ہوئی اسلحہ پہن کر پیغمبر خدا کی خدمت میں پہونچی پیغمبر خدا نی پوچھا کیا باعث ہوا کہ تم مدینہ سی چلی آئی جناب امیر نی عرض کیا طعن منافقون کا باعث میری آنی کا ہوا پیغمبر خدا نی فرمایا ای علی کیا تو راضی نہیں کہ میرا وزیر و وصی و خلیفہ اور قاضی دین میرا اور وفا کنندہ وعدہ میرا ہو وے تو جان کہ گوشت تیرا گوشت میرا ہے و خون تیرا خون میرا ہے اور جسم تیرا جسم میرا ہے اور تو مجھی بمنزلہ ہارون کی ہے موسی سے مگر یہہ کہ بعد میری کوئی پیغمبر نہ ہوگا جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا راضی ہوا میں راضی ہوا میں اور کون جز طعام نی یہہ جو کہا بس یہہ خلافت عامہ و زعامت کبری کہاں ہی بلکہ تشبیہ ہارونی سی معلوم ہی کہ یہہ خلافت مقیدہ بامدت رجوع تھی آخر کون جز بتاوی کہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی میں حرف تشبیہ کا کہاں ہی یہاں تو منزلت ہارونی ہی جسکا حال خدا تعالی نے قرآن مجید میں فرماتا ہی حکایۃ عن موسیٰ علیہ السلام واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری اور وزارت حضرت ہارون کی مقیدہ بامدت رجوع تھی اور بعد رجوع موسی کی بمقتضای منقضی ہوئی تھی ویسی ہی وزارت و منزلت ہارونی جناب امیر علیہ السلام کی مقیدہ بامدت رجوع تھی اور بعد رجوع سید المرسلین کی منقضی ہوئی تھی اور جو کہ حضرت ہارون نی حیات موسی میں انتقال کیا تھا بعد موسی کے زندہ رہے تھے اس سبب سے یوشع بن نون و طالب بن یوفنا کو خلافت نہ پہنچی اور یہاں تو جناب امیر جو باشارہ جبرئیل و بحکم رب جلیل خلیفہ نبی ہوئی تھی بعد رحلت سید المرسلین کے زندہ و باقی تھی یہاں تو ابوبکر و عمر کا تقمص بخلافت بجبر تکلف و تعدی و جبر کے کوئی محل صحیح نہیں رکھتا اور وزارت و خلافت جناب امیر کی کہ باشارہ جبرئیل و حکم رب جلیل تھی بالشبہہ خلافت عامہ و زعامت کبری تھی کون جز کی انکار سی کیا ہوتا ہی خذ اللہ و اخزاہ اور کون جز طعام نی یہہ جو کہا کہ پس معلوم ہوا کہ مقصود اس تشبیہ سے تشبیہ فی القرابۃ ہی نہ تشبیہ فی الاتباع و الخلافۃ یہہ بھی جہل یا تجاہل سی خالی نہیں ورنہ ظاہر ہی کہ یہاں تشبیہ کہاں ہی اور بر تقدیر فرض و تسلیم تشبیہ فی القرابۃ جب ٹھہری کہ حضرت ہارون ابن العم و اما حضرت موسی کے ہوئی و رہے آن لفظ الا انہ لا نبی بعدی کا دال ہی کہ تشبیہ فی القرابۃ مراد نہیں ہی ہذا و کون من ابا کرین قال المصنف الکاتب یہہیں خدشہ عبارت ملخصہ عیون انوار

کہ اسی وضع اور الحاق بالغ وجوہ وضوح واضح ہی **اقول** کون حرظنام مجہول الاب والاعمام فی انکار تبلیغ و وصایت و منزلت ماروی جناب امیرالمومنین علیہ السلام
کرکے جو حدشے اپنی دل لفاف منزل میں کی تھی سو بحمداللہ بمعنی بمرہم روایات کتب معتمدہ سینہ اوسکا علاج کردیا کہ اوس سے باوضح وجوہ وضوح ظاہر ہوگیا کہ عبارت
عیون کے ملحق و موضوع نہیں ہے اور مضمون صدقت مشحون عبارت مذکورہ کا سراسر حق و صحیح ہی البتہ جو اوسکی اعتقاد سراپا مفاد میں خراشہائے شیطانی بانکار عداوت
وبغض جناب امیر مصادق من احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ جلیا کہ
مواغی محرقہ ابن حجر میں ہورہے ہیں اوس خراش و فساد کی اصلاح ہمارے بدبیر سی ممکن نہیں خدا کے غراسمہ فرماتا ہی ومن یضللہ فلا ھادی لہ **قال** الناصب
اسہ اول
الکاسب سے عبارت ملحقہ طریف وغیرہ بیل اوسکی وضع و الحاق کا یہہ بیان ہے کہ فیود کریمہ مذکورہ یعنی خلافت ارض اور تسلط مثل خلافت اور تسلط خلفای نبی
کی اور پسندیدگی دین اور رواج اور استقرار اور بدل خوف امن کلی وغیرہا کہ مجموع وعدہ الہی میں داخل ہیں اور سند نے سوای زمانہ خلفا ثلثہ کی حضرت امیر کے
زمانہ پر صلا منطبق نہیں اسواسطی کہ بشہادت شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا کما مضی یہہ سب امور حضرت امیر میں مفقود ہیں پس یہہ کریمہ عظیمہ آپ کے خلافت کے
دلیل کیونکر ہوسکتی ہی و معہذا کریمہ مذکورہ میں الفاظ جمع مستعمل ہیں اور جناب امیر کیفرد ہیں اون جماعت سی نبابر اصول شیعہ جمع کی نہی نہیں فرد چاہی پس
معلوم ہوا کہ اس آیہ کو تنہا اثبات خلافت جناب شیر خدا میں صرف کرنا سراسر بیصرفہ ہی اور وضع اور الحاق محرقہ ہی و ہوالمدعا اب مطلع صاف ہی کہ فقرہ
اقبل و ادبر ابن عباس کا الحاق نہیں فقرات الحاقیہ یہہ ہیں جو عیون اور طریف کے لفظ اور معنی کے ہیں واللہ وہو الہادی والنصیر **اقول** کون حرظنام
مجہول الاب والاعمام کو خلل و مانع و احتمال حرا س لاحق ہے جو کہتا ہی کہ خلافت و تسلط مثل خلافت و تسلط خلفای نبی اسرائیل کے اور پسندیدگی دین اور بدل ۱۰۴
خوف امن کلی زمانہ میں خلفا ثلثہ ہی میں تمامی زمانہ جناب امیر میں غالبا فہم کون حرظنام میں پسندیدگی دین کے وہ ہی جو مثلا خالد ابن ولید فی زمانہ
ابوبکر بدگہر میں بجارہ مالک بن نویرہ مسلم کو بلاوجہ قتل بعزت کیا اور اوس کے زوجہ مسلمہ کو بلا انتظار عدت و بستر استعرف ہوا کما فی کتب السیر و
التواریخ اور پسندیدگی دین کے زمانہ عمر منکر میں مثلا وہ ہوئی کہ عمر نی خافد المار کو حکم سقوط نماز کا کیا اور خاقدین مار کو بذریعہ حکم و اجتہاد عمر کی تکلیف
مشقت پڑھنی نماز سی اقطاع و اسود کے حاصل ہوئے اور زمان پردہ نشین بدل امن کے خوف جبن جانی مہر میں مبتلا ہوئیں اور حضرت خلیفہ زن پردہ نشین سے
الزام کیا کہ منفوہ ہوئی کل الناس فقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کما فی تفاسیر السیوطی اور زن مجنونہ اور زن حاملہ بدل امن کلی کے خوف رجم میں گرفتار
ہوئیں بلکہ مرحوم ہوگئیں کما فی صحاح ستہ اور پسندیدگی دین کی زمانہ عثمان بیحیا ولی ایمان میں یہہ ہوئی کہ مثلا قرآن منزل من اللہ جلا دی گئی اور ابن مسعود و عمار
وغیرہ صحابہ ابرار رسول مختار ماری نثاری گئی اور مروان طرید رسول مقبول بولایا اور وزیر بنایا گیا اور حرا محوران نبی امیہ امت مرحومہ پیغمبر خدا
پر مسلط کئی گئی بھلا کون حرظنام مجہول الاب والاعمام بتادی تو آیہ والی ہدایہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلھم الآیہ جسکا بیان و ایضاح حدیث صحیح کا ینزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ میں ہی خلافت عصبیہ
کون حرکی سگوں پر کیونکر صادق آتا ہی اور کون حرظنام مجہول الاب والاعمام یہہ ہی بتادی کہ آیہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا اوسکی سگوں
پر کیونکر صادق آئی گا اوسکی سگوں کا خوف کب تھا جسکی بدل میں اونکو امن حاصل ہوا بالجملہ مخفی نہیں کہ مصادیق آیہ مذکورہ کے نہیں ہیں مگر یہہ
اثنا عشر جناب امیر علیہ السلام سی لیکر تا جناب صاحب الامر علیہ السلام کہ خلافت مثل خلفا و نقبای نبی اسرائیل کے اور پسندیدگی دین کی کہ صرف تمسک
کو یہہ عبارت جمع و ساقط کرنی مکررات مقطعات قرآنیہ سی حاصل ہوئی تو اوسکی خبر دیتی ہی اور امن بدل خوف انہیں ایمہ اثنا عشر علیہم السلام میں جمع ہوئی ہیں اور
ہونا

منصوص

نقط

Checked
1987

تبدیل رسنصاب از حضرت حیدری

طاہر ہی امیہ علیہم السلام کا بسبب اظہار نفاق مصمر منافقون و مکر اون ناکسون کے اونکی خلافت حقہ من قبل اللہ مین نقصان نہین ہو پہنچا تا منافقان و کافران امت حضرت نوح کو ہر روز دکہا گئی فرعونیون نے حضرت موسی کو مغلوب کیا حضرت زکریا اره سے دوبارہ کیے گئی حضرت جرجیس بعد تعذیب بسیار ہاتی گوناگون جلادی کے حضرت عیسی کو سوے آسمان کے کوئی چارہ نہوا اور علی ہذا القیاس اکثر انبیا تسلط ظاہری ناپاکی اور تسلط ظاہری نہ پانی سی اونکی نبوت و خلافت مین کچہہ نقصان نہوا ہر ادعیا کے تسلط ظاہری پانی سی کچہہ اونکی وصایت و امامت مین کیون نقصان ہو پہنچی گا اور اس بیان شافی سی جواب اس مغلطہ کون جز کا ہی واضح ہو گیا جو اوسی کا ہے معہذا اگر یہہ مذکورہ مین الفاظ جمع مستعمل مین اور جناب امیر الکبیر ذہین اور اس بیان شافی سی یہہ بہی کالنور علی شاہق الطور روشن ہو گیا کہ قیود یہہ مذکورہ یعنی خلافت ارض اور تسلط مثل خلافت اور تسلط خلفا کے بنی اسرائیل او ریسہ ید کے دین اور رواج اور استقرار اور بدل خوف امن کلی و غیرہا کہ مجموع وعدہ اسے مین داخل ہین اور شدنی زمانہ کون خر کی سگون پر صلا منطبق نہین کہ یہہ سب امور زمانہ اصحاب تلثہ مین ہا بلکہ مفقود ہین اور جواب عبارت تنزیہ الانبیا امیر مرتضی علیہ الرحمہ کا سابق گذرا فتذکر اور بیان مذکور سی یہہ بہی ثابت ہو گیا کہ مضامین عیون و طرائف کی سب کے سب حق احق بالاتباع ہین اور یہہ بہی عیان ہو گیا کہ فقرہ منسوبہ ابن عباس سے نہ کلام پیغمبر خدا بلکہ کلام یہہ ہی کہ کون خر نظام مجہول الاب والاعمام فی نفاق مصمر بنا ظاہر کرکی جو انکار تبلیغ و وصایت و نصرت ہا روی جناب امیر علیہ السلام کا کیا تہا سو حقیر نی متنون امر شہادت کتب معتمدہ سنیہ ثابت کر دیا اور کون خر مغلوب و مغلوب ہی ہا للہ الحمد کہ کیا خوب مطلب بنا ہے الحق کا فریدین بر غالب ہے قال صاحب السہم الثالث و ظاہر آنست کہ مراد از ارتکاب فعل رکوب جمل رہان باشد کہ خلیفہ را دہ خود افادہ مرقومہ فان الولد سر ابیہ و پدرش بی راہ نرفتہ جمعا بین القولین و توفیقا بین السبیلین و ہذا ہو المختار من تری الخلیفۃ المذکور علی الرجل المعلوم و المعلوم اما تذکیر ما حکی عن حاشیۃ القاموس من عکس القضیۃ فلا یخلو عن اساءۃ الادب و اضاعۃ الناموس فلا علی انا معشر اعتصمنا بہا الکثیر عن افشاء سرہ ۱۰۵ قال الناصب الکلام سبطان کے یہہ حقا ثانی ہے کہ جیسا سابق تحویل کے مضمون ارکون سے ہمقام مین بمعنی رکوب عرفانی ہو پس یہہ ظاہر بدتر از بہتان بلکہ تیرہ درونان کو باطن کے طرح ظلمت افشان ہے نہ جناب عمر کا حوالت رحلی سے فصل بدمرا دہے نہ یہہ فعل جہانیان نا الفنار و فرا دہ مین ابن عمر کا ارشاد لغتہ اللہ علی انکاذبین ہمقام مین ماجرے اسید لنجے ہے اور تماشای دیدنی کہ جب ملازمان نے خلافت مصمون ہیچ لم اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ولا تسبوا لناس فتکسبوا العداوۃ بینہم علی ما فی الکلینی سب و شتم تا نجانہ ہو پہنچا ہی لب اپنی جل مٹانی کو چہ لے یہ آہی ہمارا کیا نقصان آپہی کا موہنہ ہی چڑانی دیتی دیتی گالیان صاحب زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجی دہن بگڑا ۞ نسبت بجناب عمر داماد داماد خیر البشر یعنی جناب سید صفدر زوج متوحل الطہر بنا بر رشتہ نسبتی او علاقہ خسرانی اور قرابتی رسم و راہ ہندوستان جنت نشان بل رواج بواج جا لیس و نصیر آباد دیا آبا یہان تک مضایقہ نہین بلکہ مقام شکر ہی کہ اس قوم مین اگر دشمنون کے یہہ عزت ہی تو اونکی باتون حور و بیٹی دینے کو ہا گت ہی وہان اگر شکایت ہو فا ہی بجا ہے یہان حرکات رسوائے مرتشیہ کی بیا ضو یعنی وے اہر گاہ انکو اپنی نا در حقیقی سی یہہ سلوک بید یغ نکا رہی اور کیا شما مصنف اخبار المصرین کہ منجملہ آبای شیعہ معتبرین سے اپنی کتاب کے اغاز مین افادہ فرمایا ہی کہ فقیر حقیر کثیر التقصیر عبد الوہاب ابن عبد الرحمن سہی ابن لحیم ملجای جہنم علیہ ما علیہ اور دوسرے مقام مین لکہتا ہے ادعائے زنا نہایت عایشہ نام متعصب تر از معاویہ ان ولد الحرام بیش زوجہ معونہ خود ہمقابلے دکذا او کذا اور اسیطرح اکثر جا اوسنی ماباب کے رسوائے اور بجائے مین روسیاہ کیا ہمقام مین اوسی لعین بلید کے تقلید ملازمان عنید کو خوش آئی کہ بسبب نجانی روق یہہ مزہت اور ہنسی فہا سی یہہ نسبتی کہ نبو کو تا نا جی لیسی ذا بل مین کرتے کہ لوگ کیا کہین گے کیون نہ برسین فلک سے انکا رہی ۞ بیٹی دیگر داماد کو ہاری ۞ ملازمان اپنی دروغ بیفرو

29752

ملاحظہ فرمائیں کہ ہمارے نسبت کسقدر بیجا ہی اور ہمارے رہبت بی کم وکاست کو مطالعہ میں لائیں کہ انکی نسبت کتنا بجا ہی حمام والی بات یاد کیجئی حامی کو
دوچار روپی اور دیجئی ع لاستیما یوم مدرۃ جلل کسکی حال کا مصداق اور مقال ہے اگر یہہ ہو بیجا ہیں جناب سیدی عبوس گر فتار بلای فرسیموس ہوگا
میں کس مرض کے دوا ہیں کہیں ہی تفضیل المفضول علی الفاضل اور تقدیم المفعول علی الفاعل میسر فورت روا ہے اولاد امجاد اور احفاد متعہ زاد خصوصاً
منہم السابقون الصادق الدا ثر کے حرکات اور سکنات تمامی اہالیان لکھنؤ پر بی مقال اور بی گفتگو ہیں کہ وہ نظر وکی تی رہتی ہی اوکی در واری کہلی ع
باھم مفتق للداخلین ۔ رحمہم عقو للقاعلین ۔ یہہ استفادی مجتہد زادوں کی افعادوں سی ہیں اگر پاس ناموس اور پاس بوس نہوتا
جمعاً لاخواہ الانام وطمعاً فی الجاہ والاکرام فقیر تو یہی کہتا کہ یہہ حرکات مسنون نتیجہ برکات ملازمان ہی استدلالاً بقولکم البنیہ الولد سر لابیہ یہہ حاشیہ فاسد
کہاں ہے دکھائی اس مہتان آموختہ شیطان کا نشان بتائی نواب معتمد الدولہ کے حضور میں جناب کا فراری نے اس قسم کے دیوانگی اور ہرزہ جانکی کا دعوا کیا تھا
آخر بموجب بعض علمائے اہلسنت حاشیہ مذکورہ لائقی نواب ممدوح کے خطاب میں ہے ملازمان شرمندہ ومہر بگریبان نہیں ہوتی اپنی حقیقیں بس ہوتی ہیں ولیس ہذا
اول بہفتہ اشیخہ کسرت تحت اقدام اہل السنۃ اب بر موقوف کیا جناب جملہ کرت ہے اسی قسم کی باتیں ہذیانیہ اپنی حدیقہ سلطانیہ میں لکھتی ہیں یا عبارت امام
در حکم تغییر است در ہمہ این احکام وتعرض ذکر جمہ اتہامات وشبہ باوصف انکہ برارت نبی والمام ازان مستغنی عن البیان است کویا تعریض است ثانی الشیخین انتہی بعبارتہ
ملعونۃ علیہ وعلیہا عرض یہہ ہے تبرکو سی اپنی اور اپنی اولاد کے عیب پوشی ہی وبالجملہ بتحقیق مقام یہہ ہی کہ جس بابتکا شمار اطلاقان فی مذکر میں فرمایا اوسی کے
شبابہ معاد الدہ نسبت بجناب سر تضوی عبد المجید ناصبی معترضہ غیرہ کی کتب اور رسائل میں موجود ہی اس سی گمان جاتا ہی کہ نواصب فی علی الرغم وروافض ان
پوچھیات کے نسبت بجناب امیر بتایا اور روافض ان پوچھیات علی الرغم نواصب اون پوچھیات کے اضافت بجناب فاروق جمایا لاکن الحمد للہ کہ اہلسنت کے ۱۰۶
نزدیک یہہ دونو بزرگ دینی عزت اور صاحب شرف ہیں اور وہ دونو گرگ مورد لعنت چار حرف اقول کون حرطظام مجہول الاب والاعمام
نی یہہ جو کہا ملازمان کے یہہ خطای ثانی ہی کہ جیسا سابق تحویل کے معنی واگون سمجھی ہیں مقام میں بمعنی رکوب حرفاتی ہیں الی آخر ہذیانیہ ہم سابق میں قاموس
غیرہ وکتب لغت سی ثابت کر چکی ہیں کہ تحویل کے معنی واگون صحیح ہے اور یہاں رکوب جو کہا وہ حاصل ومآل تحویل ہی ہے صورتمین نہ پہلی
معنی میں خطا ہوئی نہ معنی ثانی میں اسکو خطا سمجھنا مادر بخطا کا کام ہی اور کون حرفی یہہ جو کہا نہ جناب عمر کا حوت رحلے سی فعل بد مراد ہے کون حرطظام کو
انا لیقی آنا لیق پیغمبر کے مناسب ہیں کیونکہ مخفی نہیں کہ مراد عمر کے حوت رحلے سی فعل بد ہی مراد ہے خطا سرزد ہوا تھا دلیل او حی ارتکاب فعل بد کے
قول اوسکا ہلاک ہے کیونکہ ایتیان نے افضل من جانب اللہ بدین ہلاک کیسطرح سے ہتی نہ بقول اہل اسلام نہ بقول یہود یا یہود کہ یہود فعل بد مذکور کو
حرام نہیں کہتی ہی صرف اولیت مولود کا باعث بتاتی ہی اور اولیت مولود میں ہلاک اوس بدکار کے کیا ہی جو پیغمبر خدا کی حضور میں اگر ہلاکت کہا اور
انکیو فاعل فضل شنیع وہالک بیان کیا اور کون حرظطام فی یہہ جو کہا نہ یہہ فعل بد بتیان النسار فی الادبار میں ابن عمر کا ارشاد عجب الو کا پٹھا ہی یہہ کوسے ہزار
بار سن چکا کہ جب ابن عمر فی نافع سی شان نزول آیہ میں کہا کہ یہہ آیہ اون لوگوں کے حقمیں نازل ہوا جو بتیان فی ادبار النسار کرتی ہی نافع فی پوچھا کہ وہ کونسی
قبل ہی میں از جانب دبر کرتی ہی ابن عمر فی ملازم دیکیر کہا لا لا فی دبر ہا یعنی قبل میں من جانب اللہ بر کرتی ہی کون حرفی ایسا شیر خوارہ اوندہی موہنہ دودہ پیتا ہے
جو قول ابن عمر لا لا فی دبر ہا کو نہیں سمجھا اب حرامی اپنی مجتمع کرکی سمجھ لی ارشاد ابن عمر کا اس فعل بد بتیان النسار فی الادبار ہی میں ہے اور حقیر غمان
اپنی حواد قلم کو حتی الوسع روکتا ہی لاکن یہہ کون حرفاری یہاں کا جاتی اپنی اصل پر آکر جو کالی خواری پر آجاتا ہی غمان کمیت قلم کی ہماری ناہمہ سی جھوٹ

جاتی ہی وہ ہماری روکنی سی نہیں رکتا چنانچہ یہاں بھی موافق طریقہ پاجیانہ اپنی کے کون جرطعام فی جوطول عمل بیفایدہ بعبارت مہملہ والفاظ
نادرست ومضامین سست کیا اوس سے سوا کے گالی خواری وسب وشتم کی کوئی مضمون بکار آمد سمجھ میں نہیں آتا خدا جانی کیا بکا ہی اور کیا پیار کہا ہی
البتہ بقرائن معلوم ہوتا ہے کہ بمودے فبھت الذی کفر کی مضامین حقہ وبراہین قاطعہ رسالہ سہم الثاقب کے دیکھکر مبہوت ہوگیا اور بلاوجہ وجیہ بادا
رفیع الدرجات واجب التعظیم والاکرام کی جہ جیا وجہ اموات کی حد تمیں ہر خلاف فرمان واجب الاذعان نبوی کی اکرموا موتاکم الی الصالحین واللہ والطالحین لے
کی سب وشتم وافترا پردازان کین ہیں ومصداق سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون کا ہوا ہے اور ذکر داماد عمر مابون کا نسبت بجناب
سیدہ علیہا السلام کہ منجر بسب وشتم رسو خدا ہے اور امر مذکور موافق روایات سنیہ مذکورہ کے بی اصل ہے کہ ہرگز وقوع میں نہیں آیا کما اوضحنا مفصلا فی مامر
کون جرطعام جو بار بار بے باکانہ زبان قلم پر لاتا ہی اپنی اسلام ظاہری کو بھی جواب صاف دیتا ہی کوئی فرقہ تہتر فرقون اسلامیہ سی جرات سب وشتم کی بجناب
پاک صاحب لولاک دیدہ ودانستہ نہیں کرسکتا سوای اس بے اصل وبد مذہب کے اور کون جرطعام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا تفضیل المفضول علی
الفاضل اور تقدیم المفعول علی الفاعل بضرورت کہین بھی روا ہے غالبا تقدیم عمر مفعول کے فلجے فاعل پر بدانست کون جرشاید کسی ضرورت سی ہوگی اور غالبا
وہ ضرورت بھی ہوگی کہ کان بحراعما کان واسد الاماء الزنجا کون جرطعام مجہول الاب والاعمام بجیا وبی شرم شرمندہ اور سربگریبان نہین ہوتا
ولیس ھذا اول بضیۃ اھل السنۃ العمر تکرت تحت قدم الشیعۃ العلیۃ العلویۃ عرض یہہ سب طول عمل وتدبیر کونسی خلیفہ مابون کے
عیب پوشی کی لی ہی سو وہ تو غیر ممکن ہے صاحب مجمع الامثال وغیرہ نی کہا ہی انہ کان معروفا اور کون جرطعام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا حاشیہ فاموس
کہان ہی دکھائے اس بہتان آموختہ شیطان کا نشان بتا نہی الی آخر ہذا یا تاتہ اسکا جواب کلمہ سکن یہہ ہی کہ صاحب قاموس مجد الدین فیروزآبادی اور محشی اوسکا ۱۰۷
جلال الدین سیوطی دونو سنی ہین کتاب سنی کی الحق امامیہ سے طلب کرنا ظرفہ حکایت ہی سنی لوگ اپنی کتابین لائین تو اہل حق وہ مضمون اونکو کہو لکر دکھا
اگر مضمون معلوم کون جرطعام کی نزدیک بہتان آموختہ شیطان ہے تو سیوطی بہتان کرنی والا تلمیذ شیطان ہی ٥ مارا جزاین قصہ کہ گاؤ آمد وخر فرفت ٥
بالجملہ حاشیہ فاموس وقانون تو بھکو دستیاب نہین ہو اگر بخاطر کون جرطعام مجہول الاب والاعمام چند مویدات ومعاضدت مضمون حاشیہ فاموس کے لکھنا ہون
کون جرو مہراج سکی بمیدہ دبر دیکھین اور شرمندہ وسربگریبان ہووین اور ہٹ دہرمی کو جوڑ دین اور انصاف خیر الاوصاف سی ماتھہ نہ اوٹھاوین شیخ عبد الحق
دہلوی ترجمہ مشکوۃ مین وجہ کہڑی ہوکر بول کرنی عمر کی لکھتا ہی بول کردن استادہ یا از بقایای عادت جاہلیت بود یا بجہت عذری کہ اورا عارض شدہ ودر عذر
عمر وجہی دیگر گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ استادہ بول کردن کاہلا رندہ ترست دبر را پس تواند بود کہ در آنوقت اورا علتی عارض بود کہ بدان ملزم داشت کہ جز
از طرف دیگر مدرآید باوجود انکہ نہی کردا ران حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائما اور سیوطی کنز العمال مین
کہتا ہی عن عمر قال البول قائما من الدبر والبول جالسا من الدبر یعنی عمری کہا کہری ہوکر پیشاب کرنا پشت دبر کی ہے اور بیٹھکر پیشاب کرنا
چاکی دبر کے ہی اور مرید نے بیشا پوری مجمع الامثال مین مطاوی معنے مثل مشہور اخت من مصفر استہ مین لکھتا ہی وقد یضرب اھل مکۃ المثل
قبل الاسلام فی التحنث بجبل حرا من مشرکی مکہ کما ذکرہ وزعموا انہ کان معروفا یعنی اہل مکہ مثل مذکور کو کہا کرتی تہی تحنث مین
ایک جہل کے مشرکین مکہ سی کہ اوسکا ذکر کرنا محکو اچھا نہین لگتا اور اہل مکہ کو زعم تہا کہ وہ رجل مشہور بالتحنث ہی کون جرطعام مجہول الاب والاعمام
اور اوسکی جراب لفام لفظ لاجب ذکرہ کو سمجھین اور بعض حواشی اقسرائے مین ہی ذکر المسیح وبعض شراح القانون ان بعض الصحابۃ قد اتبلے

بعد الدواء وشاع ذلك الخبر فقال له معالج ليس عليك شئ لان الاطباء والشايع قد جوزوا الشافة والحقنة عاجز مثلهما
هذا وانكان مذكورا مفصلا لكن استحيت من ذكر اسمه لبعض سيجي وبعض شارحين قانون نے ذکر کیا ہی کہ بعض صحابہ مبتلا مرض ابنہ مین تھے اور بابون ہونا
اولکا شایع ہوگیا تھا پس اونکی معالج نی کہا نہین ہے کوئی چیز تمیر کسوہطی کہ طبیبون نی اور شارع نے شافہ و حقنہ جایز رکھا ہی اور علاج ابنہ کا مثل شافہ اور حقنہ کی ہے
اور یہہ اگرچہ مذکور مفصل ہے لاکن مجکو شرم آتی ہی ذکر کرنی نام اوس معالج کی سی کون طعام مجہول الاب والاعمام لفظ لاکن استحی من ذکر اسمہ کو سمجھی اور نہایہ ابن اثیر
مین لغت تکس مین ہے فی حدیث جعفر الصادق لا یجتاز دونہ حتی نکون ہو الذی یستقبلہ ہو لا نقلا شہوا نتہی یعنی حدیث جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا دوست نہین رکہتا ہمکو بابون اور حال دوست کہ کہی خلیفہ بابون کا اہلبیت نبوت کو مستغنی عن البیان ہے اور وصیت کرنا جناب سیدہ نساء عالمیان کا
کہ ابوبکر و عمر میری جنازہ پر بہی نہ آوین صحاح ستہ سنیہ مین منصوص ہے اور کون سے طعام مجہول الاب والاعمام نے یہہ جو کہا کہ روافض نی بہیر یات کو اضافت بجناب فاروق
جمایا یہہ اوسکی سخن عادی ہی ورنہ ظاہر ہے کہ شیخ عبد الحق و سیوطی و ابن اثیر وغیرہ یہہ سب کے سب سنی ہین اونہون ہی نی نسبت کیا ہی اور کون سے طعام نے
یہہ جو کہا کہ بتحقیق مقام یہہ ہے کہ جس بات کا ہمارہ علمان نے تذکرہ مین فرمایا اوسکے منافی یہہ بات جناب مرتضوی عبد الحمید ناصبی معزلی شقی اور اوسکی کتب و رسایل
مین موجود ہی اسکا جواب دندان شکن یہہ ہی کہ بتحقیق مقام یہہ ہی کہ عبد الحمید ناصبی معزلی شقی اور اوسکی کتب و رسایل اسماء لا مسمی ہین اگر کوئی کتاب و رسالہ اوس ناصبی
ہو یا مضمون مذکور اوسمین ہو تو کون سے طعام مجہول الاب والاعمام اوسکو پیش کری و جواب دندان شکن و سکاسنی اور اگر بالفرض اوسکا وجود بہی فرض کیا جاوے
تو لکہنا عبد الحمید وغیرہ ناصبون ملاعنہ اشقیا دشمنان جناب امیر علیہ السلام کا بحق جناب امیر کسیطرح کسی عاقل و جاہل کے نزدیک قابل اعتنا و اعتنا کے نہین ہے
انچہ مدعی کوید مثل مشہور و معروف ہی بخلاف اقوال جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء کے سنان جان نثاران کون خبر کی مگون کے کہ اونکی اقوال بحق عمر اوسدرجہ قابل
اعتبار کے ہین کہ زیادہ بران متصور نہین ہوسکتا مصور نہین قیاس کرنا کون خر طعام کا قول سیوطی وغیرہ کو قول عبد الحمید ناصبی شقی پر وبالعکس قیاس مع الفارق
ہی اور کون خر طعام نی عبارت حدیقہ سلطانیہ کی جو نقل کرکے کچہہ اوسکا مال اوراوسکی نقل کرنے کے وجہ سمجہہ مین نہین آتی حقیر وارد دہات ہی کہ کوئی کتاب میسر
ہمراہ نہین ہے اور یہان کوئی کتاب میسر نہین ہوتی بعد تصحیح النقل کے اوسکا حال لکہا جاویگا اور کون خر طعام مجہول الاب والاعمام نے عمر کو جناب فاروق جو لکہا ہے
اوس سے اور سب سنیان عالم سے پوچہتا ہون کہ ابوبکر کا لقب صدیق اور عمر منکر کا لقب فاروق کہانسی ہی اور کسطرح سے ہے اور ان القاب کا دینی والا کون ہی حضرت
شیطان رجیم یا کوئی سنی لئیم کیونکہ کہ خدا و پیغمبر خدا نی تو یہہ القاب نہین دیئی کسوہطی کہ کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت ہی کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم القاب جناب امیر
علیہ السلام کی ہین بخشی ہوئی خدا اور رسول کے شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین فی فضایل العشرہ روایت کی ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ انہ قال فی علی انہ
الصدیق الاکبر وانہ الفاروق الاعظم یعنی پیغمبر خدا نی فرمایا بتحقیق کہ علی صدیق اکبر و فاروق اعظم ہے اور جمال الدین محدث نی روضۃ الاحباب مین لکہا ہی عن سعد
بن الکاتب بالواقدی عن الزہری انہ قال بلغنا ان الیہود سمیہ فاروقا فتابعہم المسلمون ولم نبلغنا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
فی ذلک شئ یعنی واقدی نی زہری سے روایت کی ہے کہ یہود نی عمر کا نام فاروق رکہا اور مسلمانون نے اتباع یہود کا کیا اور پیغمبر خدا سی اس نسبت کے ہمکو کوئی روایت
نہین پہونچی اور ابن عبد البر نی استیعاب مین باسنادہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ لکہا ہی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لعلی انہ فاروق یفرق بہ بین الحق والباطل
ذلک من الاحادیث التی تدل علی ان الفاروق ہو علی لا غیر یعنی پیغمبر خدا نی علی کو فرمایا کہ وہ ہی فاروق اس امت کا ہی نہ کوئی دوسرا اور صواعق محرقہ
ابن حجر مین ہے اخرج ابو نعیم وابن عساکر عن ابی لیلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار مومن آل یس

قال اتقولون رجلا ان يقول ربي الله وعلي ابن ابي طالب وهو افضلهم اور رسيده بود
تفسير كبير مين بهي ہے يعني صديق از ابتداي عالم تا ابد دم تين ہي ہين كسواسطي كه سكوت في معرض البيان مفيد حصر ہي اور وہ تينون صديق يہ ہين حبيب نجار مومن آل يٰسين
اور حزقيل مومن آل فرعون اور علي ابن ابيطالب كه تينون مين افضل ہے بالجمله كون جرخطا م مجهول الاب والاعمام و ديگر سفيان لئام بدليل مقبول بحضم ملقب ہونا
ابوبكر بدكهر كا بصديق اكبر وملقب ہونا عمر كا بفاروق اعظم خدايا رسول خدا كے كلمه فصلي ثابت كرين ورنه بولقلان القاب كا چهوڑ دين ٥ من انچه خود
ملاغت ما تو ميگويم ٭ تو خواه از سخنم پند گير خواه ملال قال صاحب الكشاف بالقاب يا تمهيد تاويل تحويل حمل بحمل آن بر دخول في الاجمل من قبيل الدر بالعين
اين تاويل عليل پيش نمرود مين توجيه غير وجيه راست نمي آيد دو وجه يكي آنكه خلاف بناه اگر چنين حركتي ميبود از پس پيش توجيه ميفرمود نميفرمود كه ہلكت
چه بمقدر خدا نخواسته جاہل ہو كه حركت پشين را از پسين باعث ہلاك خود شمرد حاشا و كلا شان خلافت نشان ارفع از ان بوده كه تردد ي دران ميبود وجه
گنجايش پيش و انديشه ہلاك در خصوص دخول در موضع مخصوص ہو اگر جاي تردد ے بود در جاي غير مخصوص بدخل بود قال الناصب الكاتب غفر
تصريحات اہلسنت حوالت رحمي كے تحقيق حق اور ملكت كي وجه وجيه سابق واضح ہوئي كه اس قسم كي تعبيرات كمال ايمان كا نشان ہے گو قبل وقوف حقيقت حال
كه بباعث اعتقاد اہلسنت جناب فاروق كو نه علم ما كان تها نه علم ما يكون بسبب شهرت ہوا كه اس فعل ايمان البشارين الاوما ركو كلام الهي نوبت سي انصار
بنا تي تهي انديشه پيدا ہوا حضرت كي حضور مين جو جاي تحقيق آئي كه صاد اجمعي خلاف فرمان الهي تو صدور ريا يا آخر بعد وقوع ما وقع جب يهود كي غلطي ثابت
ہوئي دلكو طمانيت آيا يه جاے تحسين ہے نه مقام توہين در اانكه كهولي سونه سي حق نبولي ايمه اطهار كه عند بقوم عصمت مين همتاي انبياي عالميقدار بين انكے
ارشادات فدكلب كثرة ذنوبي واذهب غيظ ما وجي علي ما في خلاصة اعمال الشيعة و مثال ملك كس چيز پر مجهول ہونگي باوجود يكه بحكم علم ما كان وما يكون
خدا نخواسته وه سعد جاہل تهي كه عصمت اور معصيت مين امتياز نكرتي ہون يا دانسته معصيت كو ذنب عظيم اور ذہاب ما روجه موكد بلفظ قد كه منجر
ہلاك يقيني ہے اپني ہلاك كا سبب جانين حاشا و كلا شان ايمه عصمت و غفران ارفع سي ہے كه اپني عصمت و طہارت مين تردد كرين سواسطي كه گنجايش
تردد و انديشه ہلاك بخصوص مرتبه عصمت مخصوص مين تهي اگر مقام تردد تها تو معصيت مين ہے حز اس مقام مين تهيك كرين ارشاد ہونيگا جو خيال جعل كيسو
في حديقه شيطانيه مين فرمايا كه چون بسبب كمالات و علو درجات ائمه و كثرت فهم پر ايشان مكروہات بلكه مباحات بلكه متوجه شدن بجناب اقدس الهي عظيم است لهذا
حقتعالے اين عبارت يعني معصيت وغيرہا را بر اعمال ايشان اطلاق فرموده و خود ايشان در مقام تذلل و تضرع مثال اين عبارات را نيز استعمال مي نمايند
انتهي بعبارته البالغة الي حد الملاحة پس جبايه عليهم السلام تذلل و تضرع كي مقام مين عصمت كو معصيت بولين اور جاي موجده و تشنيع نهين ہوا ہي اگر جناب
فاروق خوف اور خشيت كے جگه شهرت ہود كو باعث ہلاك فرمايين كيا محل موجده اور تشنيع ہي يه ہمارا قصور عدم كتب بيني اور نا خدا ترسي اور كور دلي ہے
كه بگمان ہلكت لفظ خوف كو صارفه بالكنايه اپني جهل في الدين پر استعمال فرماتي ہين و ہو يلزم المفهم و يستلزم الوهم ٥ عالمكي كها و كشف سوء مخترعات
بجا چه كور را ہنر شناختن تهان ملل است ٭ طرفه يه ہي كه ملا زان ملا اوغان لفظ حاشا و كلا كه بسبب تاكيد عرف محال مين قسم كي جگه استعمال پاتا ہے
ان مخترعات فاسده پر جهوٹي سوگند كها رہي ہين اور كمال جسارت اور بيباكي سے كردن ديانت كي سفاكي فرما رہي ہے كلمه كي فكر فرما ہي حانث ہو چكي جهوٹي
اجتهادي جهوٹي جيلي نه لائي كيا عجب كه يه دروغ بيفروغ بتقيه ہو يا زبان نه دل يا بنا بر مصلحت كسي غرض پر مشتمل كيونكه ان ايمان ثلثه مين بمارا علي ما في
حق اليقين و من لا يحضره الفقيه و الاستبصار نه كفاره ہي نه گناه نه حنث ہو تمين اس قوم مرجوع قوم كے قول و قرار عهد و پيمان شهادت روايت كا يكقلم اعتبار

اقوال وکون خرقانی ہیدا سے

اوٹھہ گیا فاحفظہ و اعلم فانہ یجد بہ نفع الاہتم فی رد مذہب القوم الاظلم انتہی بحذف الزوائد کلامہ ولا منتہی ملامہ

راہ مغلطہ بازی کی نکیلی ہے اوسکو نہیں چھوڑتا مخفی نہیں کہ اتیان فی القبل من جانب الدبر کو کسی نے حرام نہیں کہا تہا نہ انصاری نہ یہودی اسیقدر کہتی تہی کہ جو وطی فی القبل من الدبر کریگا اوسکا فرزند جوا پیدا ہوگا اور ظاہر ہی کہ ایسا اکثر کسطرح نہیں ہوسکتی نہ عقلاً نہ نقلاً شرعاً نہ عرفاً مصور تہیں عرفی جو حضور مغیر خدا میں اکثر

فرزند کے باعث ہلاکت پدر کی ہے

کہا ہلاکت اور مغیر خدا نے سبب اوسکی ہلاکت پوچہا وما اہلکک تو حضرت عالیوں نے فرمایا حولت رحلی اللیلہ تو حولت رحلی اللیلہ یہاں سوا اسکی کوئی امر متبادر نہیں ہی کہ خلیفہ جی فعل بد اتیان فی الدبر کے ہی مرتکب ہوئی تہی اگر اتیان فی القبل من الدبر کیا تہا کہ وہ بقول یہود کے باعث اولیت فرزند ہوتا تہا اس اولیت فرزند سی ہلاکت خلیفہ جی کے یعنی تلف ایمان کا ہرگز متصور نہتا اور کون خرطعام مجہول الاب والاعمام جو سخن سازی کرتا ہی کہ جو بایں تحقیق انی آری الوبہی بعد ارتکاب فعل بد کے جو بایں تحقیق ہونا یعنی جدا گر جو بایں تحقیق تہا تو قبل ارتکاب اوس فعل بد کی تحقیق کر لیتا تہا کہ یہ فعل مجوز ہی یا ممنوع حرام ہے یا حلال مصور نہیں یہہ فعل شنیع اوس خرما شخص کا اور تحقیق و جو بایں تحقیق ہونا بعد الارتکاب قبل علم حلت و حرمت کے کسیطرح جای تحسین و آفرین نہیں بلکہ سراسر توبیخ و تعجیز و تنفیر ہے کہ بلا دریافت حلت و حرمت کسی فعل کے اوسکا مرتکب ہونا دلیل کمال دلیری اور جہارت کی کے ہی نہ دلیل خوف و خشیت خدا کی اور قیاس کرنا کون خرطعام کا ہلکت قول اوس خرما شخص کو اور ارشادات ایمہ اطہار علیہم السلام قد کلب کساکۃ دنوبی واذہب عنی عامۃ وجہی کی اگر بسبب سفر کی تصحیح بنقل اوسکی ہو سکی لاکن حقیر علی سبیل التسلیم کہتا ہی کہ یہہ قیاس کون خرناس مقلد اول من قاس کا مع الفارق ہی کسواسطے کہ ہلکت قول اوس خرما شخص کا بعد وقوع و ارتکاب اوس فعل بد کے تہا جسکا اقرار پیغمبر خدا کی حضور میں کیا اور ارشادات ایمہ علیہم السلام اگر بایں جاوین تو واسطی تعلیم امت وارشاد خلق کے بلا ارتکاب ذنوب کے ہی جسطرح اوس خرما شخص نے ہلکت کہا اور بعد استغسار پیغمبر خدا کی وما اہلکت حولت رحلی اللیلہ کہا کہ اپنی لوس فعل بد کا اقرار کیا یہاں کس امام کی کسکی سامنی کس ذنب کا اقرار کیا جو کون خرمقیس مقیس علیہ ٹہراتا ہی وری آن جیسی پیغمبر خدا نی کہ بالاتفاق معصوم ہیں جو فرمایا ہے انی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ صرف واسطی تعلیم امت کی فرماتی ہی ویسی ہی ایمہ اطہار علیہم السلام نی بہی کہ اوصیائے و خلفای رسول ہیں واسطی تعلیم امت کی اوسطرحکی ارشادات فرماتی حال اللہ تعالی واستغفر لذنبک تفسیر جلالین میں ہے قیل لہ ذلک مع عصمتہ لیستن بہ امتہ وقد فعلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ انتہی اور کون خرطعام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا کہ حاشا و کلا عرف حالیں قسم کی جگہ استعمال پاتا ہی ان مخترعات و ہیہ پر بہوتی سوگند کہا رہی ہیں حانث ہوچکی دروغ بیفروغ ہی کیونکہ عرف میں یہہ کلمہ حاشا و کلا انکار کے جگہ مستعمل ہوتی ہیں یعنی ایسا نہیں کے ہی جگہ بولتی ہیں نہ قسم کی جگہ اور موجب سہم ثاقب نی انکار جہالت عمر کیا تہا سو کون خرموجب سہم ثاقب کو اس قول میں جہوٹا کہتا ہی اور اپنی عمر کو جاہل ٹہراتا ہی ۵ مرحبا شاباش ای رحمت خدا کی آفرین ۵ ہنار تو آید و چنین ہا تو کنی ۵ ولنعم ما قیل ۵ دشمن دانا کہ پی جان بود ۵ بہتر از ان دوست کہ نادان بود ۵ اور کون خرطعام مجہول الاب والاعمام نی یہہ جو کہا کہ مصور تہیں المقوم مرجع یوم کی قول و قرار عہد و پیمان شہادت و روایت کا یکقلم اعتبار اٹہہ گیا طرفہ حکایت ہی کہ بعض عہد و شکن بیعت خم غدیر وغیرہ سی اعتبار ناکثین بیعت و ناقضین عہد اصحاب سقیفہ بنی ساعدہ و ارباب جنگ جمل و متوجہ سگان حواب کا تو نہ اوٹہی لفظ حاشا و کلا کی بولنی سہی و قسم لغو پر غیر مواخذہ ہونی سے کہ خدای علیم خود فرماتا ہی لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم اور جان و مال و عرض کے محافظت کرنی سی تقیہ کہ خدای تعالی فرماتا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ الملحق امامیہ کا اعتبار اوٹہہ جاوی ان ہذا لشی عجاب اور اس قول میں کون خرفی جو بہت دربدہ دہیان کی ہیں اور کہا ہی مرض لوطالبی اخترت النار بالعار اور ہذیانات مجانین اور

جہل کب

جلمرک عسلہ شیطانیہ وعلی ہذا القیاس اوسکی جواب میں جو حکمت علم خیبر کا کچھ حوالہ کرکیا ہی کون خرطغام اور اوسکی جناب میں ہرزہ سرائی میں قال
صاحب السہم الثاقب دام ظلہ اگرچہ ہمیں بودی زادہ خلیفہ نہاں نبودی چہ عرد حانہ اعرف بمقدمات خانگی میباشد و ہرگاہ مولایش نافع گفتہ بود کہ من قبلہا فی دبرہا
بیاسخن چنین افادہ نمیفرمود کہ لاالافی دبرہا این حصر و قصر و این اہتمام تمام در تاکید و تکریر بجا نمیبود و کیفما کان اگر در بیان شان نزول باہم
اتفاق میشد فنعم الوفاق و اگر باہم اختلاف بود پس یکے محق و دیگری مبطل خواہد بود و ہذا القدر لنا کاف لکما پس بخاف ہر طرف ناگشتہ شود سود اسلام مارا در دین باطل
ہر دو رفتن ضرور نیست ۵ مارا حاجت باین قصہ نگاوا آمد و رفت قال اذا صاحب الکاشف سابق مذکور ہوا کہ بات اتنی ہی ہی فی قبلہا من دبرہا و ہہنا
ابن عمر پر منحصر نہی اور نافع فی من قبلہا فی دبرہا کہاں کہا تہا کہ اوسکی جواب میں ابن عمر نے لاالافی دبرہا فرمایا در و غگویم بر روی تو غربت بالک میں ماخوذ
واز فضل ملازمان نافع کہ زبانی بیشتر ہی حوالہ علم کیا کہ قلت من قبلہا قال لاالافی دبرہا اسمقام میں قبل کے جگہ دبر رکہنا کیا معنی اور باش مردم دنبل ہافتہ
ہی ایسی دبر معکوس محسوس پر نہیں ہوسکتی جہاں تفاوت اور حقیر و فقیر کا جواب بیچی دیکھی تکرار کی حاجت نہیں اور یہہ جواب شاد ہوا کہ اگر در بیان شان نزول
آنحضرت میبیک بیان شان نزول کہ اتیان النساء من ادبارہن کے حرمت میں ہے اتفاق ہے فنعم الوفاق اور ہرگز باہم اختلاف نہیں تا ایک محق اور دوسرا مبطل ہو غرض اشراف
قوم ہس قسم کی ایرادات امام اور امام زادہ پر البتہ جا بجا وارد ہیں مصداق الیقین میں ہے کہ آزار کردہ علی ابن الحسین را آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمتی است
مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود کہ ہر دو کافر بودند و ہر کہ اورا دوست دارد کافر است انتہی اور علل الشرایع میں ہی کہ ابو حنیفہ امام صادق سے
پوچہا کہ کوفی لاالیوفی کہتی ہیں کہ آپ نے حلفای ثلثہ پر تبرا کرنی کے اجازت دی ہے فرمایا لم یکن ہذا معاذ اللہ یعنی معاذ اللہ ہرگز یہہ بات صحت نہیں پس
اولی اگر محمول بر تقیہ ہی فنعم الوفاق والا اتفاق و اگر محمول بر تقیہ نہیں فبئس الاختلاف والنفاق اس تقدیر پر ان دونوا ما مومنین کہ علاقہ ابوہ ۱-۱۱
ونبوۃ متحقق ہی ایک محق ہوگا دوسرا مبطل فما جوابکم ہہنا فہو جوابنا ثمہ اور احتمال تقیہ کا روایت ثانیہ میں باطل ہی ہوسکیکہ قاضی سوشتری فی مجالس میں
لکھا ہی کہ یہہ جو مشہور ہی کہ شیعہ شیخین کو کافر جانتی ہیں غلط ہی اور محض افترا کیونکہ شیعہ جناب امیر المومنین کے محاربین کو کافر کہتی ہیں و شیخین نے اصلا جناب صدوح
سہی محاربہ نہیں کیا انتہی مضمونہ اور لاعب السندسہ اور اوسکی اتباع محاربین کو کافر نہیں کہتی بلکہ فاسقین میں داخل کرتی ہیں و بالجملہ جلیسی یہہ دونو
امام عدم کفر شیخین پر اتفاق رکہتی ہیں اور اصلا اوسمیں اختلاف نہیں بسطح جناب عمر اور ابن عمر عدم حلت وطی فی الدبر پر متفق ہیں و قطعا اوسمیں اختلاف
نہیں پس دونو حق پر ہیں اور تمسک انکی باطل جناب من الاخرین اگر اپنی سودے خام پکایا کریں کیا اعتبار ہگ رزد براد شغال ۵ چشم و گوش خویش
بہر خرمنی کہ نہم اقول ۵ ناسخ بالکلک طباع سی رسالہ سہم ثاقب میں جو غلطی ہوگئی کہ قلت من دبرہا فی قبلہا کی جگہ من قبلہا فی دبرہا لکہ گیا کون خرطغام
ولد الحجام کہ سوائے سوی رہا زر ہیچی دہا قین کے اور کچہ نہیں جانتا غلطی ناسخ بالطباع پر متفطن ہوگیا او سی پر اعتراض اور زبانی کلام کرنی لگا اور یہہ نسمجہا
کہ صاحب سہم ثاقب تو عرب بالک سے باخراج دار قطنی اسکو صحیح لکہ چکی ہیں یہاں غلطی طباع یا سہو کاتب ہے ہی سبحان اللہ کجا و لد الحجام و کجا خرمغاربین
۵ اگر تو قرآن بدین نمط خوانی ۵ ببری رونق مسلمانی ۵ بالجملہ قبل کے جگہ دبر رکہنا کام خبث الخائنین ہی کا ہی گو سوی افسح کے کوئی اور باش ہی اوس دبر
معکوس میں نہ ہوگی اور کون خرطغام محمول الا و الاعمام ہے یہہ جو کہا بیشک شان نزول کہ اتیان النساء من ادبارہن کے اباحت اور اتیانہن فی ادبارہن کے
حرمت میں اتفاق عمر و ابن عمر کا ہی یہہ دروغ گویم بر روی تو ہی کسوا سطی کہ جب عمر بدگہر نے پیغمبر خدا کی حضور میں اقرار حولت حلی الیلہ کا کیا اور ابن عمر فی جواب نافع
میں لاالافی دبرہا بلا رد و نکیر کہا تو اتفاق بدر و بسر کا حلت اتیان فی ادبارہن ظاہر ہی کون خراوند ہی سمجہ کا اتفاق بدر و بسر کا اوسکی حرمت میں کہاں سے

نکاحنا ہی اور کون حرخی دہ کونسی کو کہ فی ابن عمر کی نزدیک اور اوسکی محاورہ مین بمعنی من ہے ابن عمر نی خود باطل کر دیا جو نافع سی لا الا فی دبر ہا کہا اور کون حرخ
عام مجہول الاب الاعام جو اپنی سوء فہمی سی مضمون عبارت علل الشرایع کو معارض عبارت حق الیقین کے خیال کرتا ہی یہہ اوسکا خیال خام اور سوء فہم اوسکا تمام ہے
اگرچہ جیتیر اوسکی تصحیح النقل بسبب ورود دیہات کے نکر سکا مگر قبل تصحیح النقل کا کہنا ہون کہ اوق گگون حرخی عبارت علل الشرایع کی نہ لکھی کہ اوسکا طرز بیان
اور قیود و شروط اور عنوان عبارت دیکھا جاتا یا نہیم سعد ظاہر ہی کہ جب ابو حنیفہ فی پوچھا کہ کوفی کہتی ہین کہ آپنی خلفای ثلثہ پر تبرا کرنی کے اجازت دی ہے
اپنی فرمایا کہ یکون ھذا معاذ اللہ یعنی مین نے کوفی لا یوفی کو اجازت نہین دی ہی یا خدا اور اس عبارت و مضمون سی یہہ نہین نکلتا کہ مین تبرا نہین کرتا ہون
یا مین اپنی شیعو نکو اجازت تبرا کی نہین دی ہی یا اصحاب ثلثہ قابل تبرا کی نہین ہین عبارت مذکور سی یہہ نکلتا ہی کہ کوفی لا یوفی کو مین نے اجازت نہین دی اور تنہا
مضمون عبارت حق الیقین کے نہین ہے ثانیا ابو حنیفہ سگ طالب دنیای حیفہ سی کہ اس وقت رئیس مخالفین نا نہا تقیہ ظاہر ہی قول کون حرکا کہ احتمال تقیہ کا
روایت ثانیہ مین باطل ہے باطل ہے کیونکہ روایات معتبرہ اثنا عشریہ سی وارد ہے کہ جناب صادق علیہ السلام اپنی جانماز پر سی نہین اوٹھتی تھی جبتک چار مرد اور
چار زن پر تبرا بعد ہر نماز کی نہ کر لیتی تھی اور تاویل و معنی صحیح اقوال قاضی نور اللہ سوستری نور اللہ مرقدہ اور ملا عبد اللہ شوستری کی بعد تصحیح النقل کے لکھی جاوینگی
بالجملہ دونو امام عالیمقام حضرت علی ابن الحسین و حضرت صادق علیہما السلام محق ہین کوئی انمین سی مبطل نہین اور نہ انکی کلامون مین تناقض ہی اور جسی یہہ
دونو امام عالیمقام کفر شیخین پر اتفاق رکھتی ہین اور صلاۃ مین اختلاف نہین اسیطرح عمر ابن عمر حلت وطی فی الدبر پر متفق ہین اور قطعا اوسمین خلاف
نہین کما اوضحناب کون خر طعام ولد الحجام ہذیان مجنونانہ بکا کرتی ہے ع ہاتیم گوش ہر خرمی کشیم قال صاحب اسہم الثاقب یتمم فیہ ترمیم حق الیقین
کہ خلیفہ زادہ ہم متفرد باین نہوی ہو وہ بلکہ دیگر بزرگان ہم شریک او بودہ اند از انجملہ ہست ابو سعید خدری قسطلانی در شرح صحیح بخاری نوشتہ کہ یقضی ١١٢
ابن عمر بذلک بل روی ایضا ابو سعید الخدری کما عند ابن حجر والطحاوی فی مشکلہ بلفظ ان رجلا اتانا امرأتہ فی دبرہا
فانزل اللہ الآیہ و در منثور چنین ماثور ہست اخرج ابو یعلی و ابن جریر والطحاوی فی مشکل الآثار و ابن مردویہ بسند حسن عن ابی سعید الخدری
ان رجلا اتانا امرأتہ فی دبرہا فانکر الناس علیہ ذلک فانزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال الناصب الکاسب
بتفصیل مذکور ہو چکا کہ کسی صحابی اور قطعا اہلسنت اس فعل بد کے فعل کا فاعل کو فتوی نہین دیا کوئی علامات سابقہ فتوی انکی قولون مین نہین اور نہ
انکی قولونسی اباحت مفہوم کہین یہہ علامات کا تمان صریح اور ہذیان فضیح ہے اور قسطلانی مین اگر ابو سعید خدری کی روایت مین اور اوس روایت مین
جو محول مین منثور ہی لفظ فانزل ابتدا اور فانزلت کی بعد فی تحریمہ کا کلمہ مقدر ہی بنا اعلی ما ترجما لقا جحا مین قول المجہول کچھہ دریافت نہین ہوتا
کہ ان عبارت متہمہ سے علامات کیونکر ثابت ہینگے مدعا کا ادعان فرماتی ہین اقول و جواب ہی سکا گذر چکا کہ علامات فتوی جو کوئی حرخی سابق مین لکھی ہین
کہ وعلیہ الفتوی و بہ ناخذ و بہ یفتی و علیہ الاعتماد و ھو المعتمد کسی روایت مین مذکور نہین ہم جواب دیدین تمکن اسکا وہین لکھ چکی ہین
کہ یہہ قول کون حرکا معلوم ہے کسواسطے کہ یہہ الفاظ مذکورہ علامات فتوی کے مستحدث ہین ابو حنیفہ طالب دنیای حیفہ کی عہد سی سابق نہی ہر صحابی کے روایت
مین یہہ علامات کہا نہی ہوتے اور کون حر طعام ولد الحجام حر روایت ابو سعید خدری مین جو قسطلانی در منثور سی منقول ہوئی لفظ فانزل اللہ اور فانزلت کی فی تحریمہ کا لفظ
مقدر ٹھہرانا ہی یہہ کون حرکا ہذیان مانا بعد بیان مجانین ہی کسواسطے کہ اولا جب بنا و عمل تقدیر الفاظ و اہو انو کون حر کا حضم کہی کا کہ بعد فانزل اللہ اور فانزلت
نزدیک وہ فعل حرام ہو تا تو کہتی حرمہ اللہ یا یتہ نساء کم الآیہ و اذا لیس ثانیا جب تقدیر لفظ فی تحریمہ کی معنوی روایت قسطلانی در منثور مین بعد فانزل اللہ اور فانزلت

مشار الیہ لفظ بذلک اور مرجع ضمیر بل رواہ کا کون جز کہا شہادی کا مشار الیہ ذلک و مرجع ضمیر رواہ کا تحریم حرمت اسمیں متصور نہیں ہوسکتا کیونکہ اس تقدیر تقدیر
فی تحریمہ پر روایات مذکورہ میں تقدیر عبارت قسطلانی کی یہ ہوگی کہ لم یتفرد بتحریم ذلک الفعل ابن عمر بل رواہ ایضا ابو سعید الخدری
اور یہہ صریح ہی تفرد ابن عمر و ابو سعید خدری کی تحریم فعل مذکور میں حال ائمہ کو نہی قائل نہیں کہ ابن عمر تحریمت وطی فی الدبر میں متفرد ہیں بلکہ کون جز تو عدم کہہ
رہا ہی کہ جمہور صحابہ و فقہای اہلسنت حرمت وطی فی الدبر میں شریک و متحد القول میں اسمیں متصور نہیں لم یتفرد ابن عمر بذلک بل رواہ ایضا ابو سعید الخدری
عبارت قسطلانی میں مشار الیہ ذلک و مرجع ضمیر رواہ کا سوائے حلت کے ہو ہی نہیں سکتا اور کہنا کون جز کا کہ بعد لفظ فانزل اللہ اور فاتوت کے دونوں اتیان
میں فی تحریمہ کا لفظ مقدر ہے سوای ہذیان مجنونانہ اکی کوئی محمل صحیح نہیں کہنا بالجملہ بموجب تصریح قسطلانی شارح صحیح بخاری کی ابو سعید خدری بھی شریک
ابن عمر کی فتوای حلت وطی فی الادبار للازواج میں ہیں کون جز پنہ غفلت اپنی دبر کوشش سعی ناکام کی کرسنی اور دیدہ دبر اپنی کو کھولکر دیکھی اندھا و بہرا
کیا ہو گا قال صاحب السہم الثاقب و از انجملہ عبد اللہ بن علی بن سابط است اخرج البیہقی فی سننہ عن محمد بن علی قال کنت عند محمد
ابن کعب القرظی فجاءہ رجل فقال ما تقول فی اتیان المرأۃ فی دبرہا فقال ہذا اشیخ من قریش فسلہ یعنی عبد اللہ ابن علی بن سابط
فقال قد رخص فیہ و کان حلالا کے یہہ معنی ہیں کہ عدم تقدیر الی الحل لم یحسن کیف بعد الحرام یعنی تقدیری کہ اس فعل کے حلت ثابت ہوتی نہ حسن ہے
پر ہر گاہ اسکی حرمت بکتاب خدا اور خطاب مصطفی اور آثار اصحاب کبار اور اجماع فقہای نامدار پایہ ثبوت کو پہونچی کیونکر یہہ فعل حسن اور فاعل کو گذندہ اور متحسن ہوگا
اور اس قسم کی محاورہ بعض اخبار ایمہ اطہار میں موجود ہیں منہا ما فی الکافی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز و جل و لقد ہمت بہ
و ہم بہا لولا ان رأی برہان ربہ فقال علیہ السلام لقد ہمت بہ و لو کان رأی برہان ربہ لہمّ بہا کما ہمت بہ لکنہ کان معصوما و المعصوم
لا یہم بسوء و لا یاتیہ فقال المامون للہ درک یا ابا الحسن یعنی مضمون بالا بر ترجمہ ابن خاتون یہہ ہی کہ مامون نی منجملہ سوالات ایک سوال
امام رضا سی یہہ کیا کہ مرتبہ نبوت اور منصب عصمت میان عصیان کو نہیں چاہتا وعدہ ہی کی آیہ لقد ہمت الخ سے پر گواہ ہی آپ نے فرمایا اس آیہ کی معنی
یہہ ہیں کہ زلیخا نی خصرت یوسف ہی مخالطت کا قصد کیا اگر یوسف کو مشاہدہ برہان الہی کا کہ عبارت نور نبوت اور لمعہ عصمت ہی ہے ہوتا بیشک مخالط
ہو چکی تھی اور زلیخا کی جانب جھکی تھی لاکن ہر گاہ انکو مرتبہ عصمت کا حاصل تھا اور معصوم سی معصیت کا ارادہ وقوع میں نہیں آتا مخالطت واقع نہ ہوئی
مامون نی کہا ای ابو الحسن انکو حق تعالے جزای خیر عنایت فرماوی پس معلوم ہوا کہ آیہ کریمہ قصہ تنزیہ کی حکم میں ہے کہ محصل اوسکا قیاس استثنائی کے
طرف رجوع کرنا ہی فافہم و لیطبق الحال علی مالم تکن اور ابن منکدر کے روایت میں انہ یفعل کا لفظ بتقدیر صحت و درایت دو معنی کو محتمل ہے ایک یہہ کہ آنکے
ضمیر اتیان النساء کی طرف رجوع ہو اور یفعل کو بصیغہ مجہول پڑہتی دوسرے یہہ کہ انہ کی ضمیر ابن منکدر کے جانب ہی اور یفعل کو بصیغہ معروف کہتی بر تقدیر اول
تقریب تمام ہی ہو سکیگی دعای الازم نباشد یہہ ہی کہ ابن منکدر قائل اور فاعل تمام متصور تھیں وہ قائل اور فاعل نہ تھے غایۃ الامر غیروں کی طرف یہہ نسبت ہوتے
ہی پس جایز ہی کہ وہ غیر و افض ہوں بدلیل صیغہ التمریض فہو المطلوب اور بر تقدیر ثانی کو الزام کی تقریب تمام ہی ہو سکیگی کہ اس ہنگام میں ابن منکدر قائل اور
فاعل تو نہی لاکن جایز ہی کہ اوسکا یہہ قول اور فعل اول ہو ہر گاہ اس فعل کے کدورت سی آگاہ اور تحقیق کے راہ ہو اصفای کی طرف رجوع لایا لفظ اخبر نے

بصیغہ ماضی اس عبارت کا صحیح ہی و معتمد اہلسنت ابن منکدر کے متاسی و مقلد نہیں کہ اون پر یہہ الزام مناسب مقام ہوئی غایۃ الامر کہ شخص من الاشخاص پس اوسکی روایت کو اوسکی اتکاء قول فعل پر حلال کرنی روایات جملہ صحابہ اور مجتہدین کے مقابل میں کیا نسبت ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس ایسے شخص کے قول و فعل سے اہلسنت کا قصد الزام کرنا خالی خطا سے نہیں اقول کون حر خلاق معانی نے جو کہا فقال قدر و لو کان حلالا کیا یہہ معنی ہیں کہ علی تقدیر الحلال نجس فکیف بعد الحرام اقول اس عبارت کا یہہ تمامہ علی تقدیر الحلیۃ نجس فکیف بعد الحرمۃ کون حر کی عبارت بنا سی ہوئے غلط ہی ثانیاً اس معنی کے بنانی سے بھی مطلب کون حر کا حاصل نہیں ہوتا کیونکہ نجس بمعنی حرام نہیں ہی اور نجس ہونا ولی کا خواہ قبل میں ہو خواہ بعد میں ملازم ہے ثالثاً یہہ کہنا کون حر کا کہ فقال قدر و لو کان حلالا کے یہہ معنی ہیں کہ علی تقدیر الحلال نجس فکیف بعد الحرام غلط محض ہے کیونکہ و لو اتصالیہ و لو کان حلالا جو موجود ہے صریح ناطق و بی فعل معلوم کے حلت پر نزدیک عبد اللہ بن علی بن سائب کے کیا واو اتصالیہ کون حر کو دیدہ و دانستہ بھی ایسی معنی نے اصل گزرتا ہی اور کون حر اپنی سوء فہمی سے اس روایت کو مانند حضرات امام رضا علیہ السلام کی جو ٹھہراتا ہی غلط فہمی اوسکی ہے کسوطی کہ لولا ان روی برہان ربہ میں واو اتصالیہ نہیں ہے اور کون حر نی روایت ابن منکدر کے انہ یفعل میں جو دو احتمال نکالی اور اس احتمال کو کہ انہ کی ضمیر راجع الی ان الفاعل ہو اور یفعل بصیغہ مجہول پڑہا جاوی اسکو مخالف تقریب صاحب سہم ثاقب سمجھا یہہ سوء فہمی کون حر کی ہے کیونکہ کہنا ابن منکدر سنی کا کہ انہ ان الفاعل جاتا ہی بلا رد و نکیر خود مفید و موید مدعای مجوزین فعل مذکور ہے کسوطی کہ جایز ہی کہ اوسنی اپنی اس فعل کو بصیغہ مجہول بیان کیا ہو اور احتمال ثانی کو کہ انہ کی ضمیر راجع بسوی ابن منکدر ہے اور یفعل بصیغہ معروف پڑہا جاوی کون حر نی متمم تقریب صاحب سہم ثاقب کہا لاکن احتمال فی اصل رجوع ابن منکدر کا اس مذہب بتجویز فعل مذکور ہی بدلیل لاجرم فی صیغہ ماضی کے جو نکالا طرفہ حوت طبع غیر مستقیم و غیر سلیم ہی کہ صیغہ مفعل مضارع کو جو احوال زمانہ حال و استقبال سے خبر دیتا ہی دیدہ و دانستہ نکالا اور کون حر ظالم نے یہہ جو کہا معتمد اہلسنت ابن منکدر کے متاسی و مقلد نہیں آئی حر بہ زمانہ کون حر عجب الوحی کون یا ختم ہی قول و فعل محمد بن منکدر سے کسی الزام سمجھنا کی و یا صاحب سہم ثاقب تو تعدید و شمار و بیان قائلین حلت فعل مذکور کے صحابہ و تابعین و ائمہ و علماء سنیہ سے کر رہی ہیں اوسکو الزام سمجھنا خطا ہی یہہ الزام نہیں ہی البتہ تکذیب کون حر کی ہے جو بار بار سند کہتا ہی کہ اس فعل کے حرمت میں کسی اہل سنت کو اختلاف نہیں جملہ اہلسنت اوسکی حرمت پر متفق ہیں فتنہ اللہ علی الکاذبین و ہر آن محدثین سے منکدر ایسا شخص ہے جسکی قول کو ایسے محدث سنیہ کا کہ ملاشبہ کون حر و اوسکی اضراب پر تفوق و فضیلت رکھتا ہی لکھنا ہی کون حر و اوسکی اضراب کے تقلید و عدم تقلید کس کام آتے ہی بالجملہ فعل و قول محمد بن منکدر سے تو کہ معاضد بقول ابن عمر فقہ صحابہ سفیان اور بقول ابو سعید حذاء صحابی جلیل القدر اور بقول عبد اللہ بن علی بن سائب شیخ قریش ہے سنیوں کو الزام دینا سراسر جواب بجا ہی اسکو خطا کہنا کام ما در خطا کا ہی قال صاحب السہم الثاقب و از انجملہ است عبد الرحمن ابن قاسم کما سیاتی فی آخر رسالہ و از انجملہ است ابن ابی ملیکہ کما آن قول قائل و آن مسلک مائل بل آن فعل را فاعل بود و در تفسیر مذکور ہست آخرج ابن جریر عن ابن ابی ملیکہ انہ سئل عن اتیان المرأۃ فی دبرہا فقال اقدرتہ من حاریتی البارحۃ فاعتم علی فاستعنت بیدی و اضیحکانی چہ جایی ارتکاب مکروہ کراہت شرعی بلکہ ارتکاب فعل را در مقام افتخار بیان میسازد و دیگران را بمایلیدن رو عن قاز ترغیب مینماید و در ذکر ضعف قوۃ ہیمیہ ہم مایکی نمایند این خود دلالت بر عدم کراہت آن فعل دارد و بحمد اللہ کسی از علمای فرقہ حقہ باباحت قائل نشدہ چہ جایی ارتکاب مکروہ العیاذ باللہ منہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا قال الناصب الکاتب جواب عبد الرحمن بن قاسم کی قول کا

سانحہ غلطی اور سہو لفظی کی جو ملازمان سہی جہلا یا تجاہلا کو وقوع میں آئی آخر رسالہ میں مذکور پائی گئی ظاہر جمع رہے اور جواب قبل ابن بابویہ کا اسمقام میں بہ
کہ بعد روایت کسی افضی کا افترا ہی بعض نسخ کہنہ تفسیر مذکور میں نہیں اور بر تقدیر تسلیم اولاً مذکور ہو کہ در منثور کی اکثر روایات مستکلم و منظور فیہا ہیں صاحب
تحفہ فرماتی ہیں کہ مصنفین ایں شیعہ کی کتب التزام صحت جمیع ما فیہا نکردہ اند بلکہ بطریق بیاض رطب و یابس در ان جمع نمودہ اند محتاج نظر ثانی گذاشتہ
اردبیلی صاحب کشف الغمہ و حلی جامع الفضلا از ہمیں قبیل کتب و فقر و فقر نقل کنندہ و بزعم خود گواز میدان محی برند و ابن طاوس نیز در مولفات
خود از ہمیں جنس خروار ہا بزر کردہ و باعتقاد خود الزام داد اور ثانیاً ابن بابویہ کا مقتدا ما مجتہد نہیں کہ اوسکا فعل الگی حجت
حجت ملزمہ ہو اقوال افاضل مجتہدین اور مقتدا بہم میں کلام ہی ہرگز خیال میں نہیں آتا کہ وفضیحتاہ ابن بابویہ کی نسبت کس راہ سی استعمال پایا اگر ہمیں سب
سی ہی کہ وہ بسبب ارتکاب صلی فی الدار مورد بچیائی اور بشیر حی ہی تو اول امام جعفر و امام رضا کی جانب سی جواب اشاد ہو کہ معذرین ورق کی ورق سی سقط
ابو جعفر طوسی شیخ الطائفہ سی منقول ہوئی کہ بعد وفات امام عالیمقام ہمیں فعل کے فاعل اور قائل نہی سائل سے باندیشہ مضحکہ تقیہ انکار کیا کہ میں اس فعل
نہیں کرتا والا در پردہ وفضیحتاہ کو معاذاللہ اوسکی جانب رجوع فرمایا ہی والا اس راہ سی ہے کہ اوسنی استعانت روغن کیا تو اس قسم کی فضیحت بسبب بوسہ
فروج کہ ہمہ ہی مالوف ہی اور شاید بایں بہانہ اور دروغ فاحشہ موہنہ سی تھوک لگانا منظور ہو مشترک ہی ابن بابویہ تنہا مورد ملامت نہیں بلکہ اوسکا فعل
قواعد علیہ سی ماخوذ ہے وعند الجمیع بہلی و اطی موطوءہ کو ملاعبت میں لاوی صدا و شد میں کوئی گذاوی جب دیکھی کہ عورت کی طبیعت مشتاق ہو
تب بے استعانت خواہ باستعانت لعاب دہن یا دہن داخل فرمائی پس ابو جعفر طوسی و شیعہ معتدین سی کے نزدیک کہ قبل اور دبر دونو محل جماع ہیں اگر انکی
باسی اور تقلیل ہی وہ ادب قبل کے دبر میں بجا لایا اور بزعم اہلسنت اوسنی اپنی شہوت کو بجھایا وفضیحتاہ کا کیا محل ہی وہ حمامے خود
فاعل تھا کہ جب میں اصل سی عاجز آیا ملازمان نے لعاب غلیظ عنایت فرمایا اور فعل کذا و کذا بحکم قانون طب ہمہ فعل معلوم مذموم ہوا
جیسا لکھنو میں مشاہدہ ہی کہ ساری قوم شیعہ معتاد بعمل ہیں روغن گل یا روغن بادام اوسمیں داخل ہوتا ہی انکی نزدیک معیوب ہیں بر تقدیر صحت روایت
اور حلت فعل معلوم اگر اوس بجا سے شہوت کے مارے سہو بات وقوع پائی جای فضیحت اور محل مضحکہ ہیں اگر کم پاہ اور ضعیف شہوت اور بشیر ضعف
حرص مباشرت کو ایسا ہی اتفاق پیش آتا ہی جایز ہی کہ وہ بجا بر اہوس کا مار اہمس اور ہمدم ملازمان مشق ہو اگر بتعلیم شریف یوں اوسنی اپنا کام
نکالا طعن مشترک ہی اور طاعن گرفتار جلجلک اپنی بتنشر کوندکیا اور کی پہلی پر عیب دینا کمال جرات مصرع ایکار از تو آید و مردان چنین کنند
اقول و باللہ التوفیق کون حرطعام ولد الحجام اور اوسکی پیرا عمی مصداق من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا بلید دہلوی کے نزدیک
اگر روایت ابن بابویہ حمامی کے افترا ہی تو سیوطی خارجی مغتری ہی کوئی رفضی سیوطی کو گھر میں کیونکر گھودا اور حقیقت حال یہ ہی کہ اس روایت کو افترا کہنا
افترای بلید دہلوی ہی اور ابن بابویہ اگر حمامی ہے تو کون حرولد الحجام کا خیالی بھائی ہی اور بخاری و سیوطی وغیرہ دیگر اکابر سنیہ عجب سنی جو روایات و
و اقوال حمامی و حجامون کے اپنی کتب میں درج کرتی ہی اور کون حرطعام ولد الحجام سد ہوائی دین جو بمقضای بیدینی کے جناب امام صادق و امام
رضا علیہم السلام پر افترا کرکی اپنی دین کو تباہ اور اپنی دل و رو کو سیاہ کرتا ہی باد اش اسکی خیالی منتظم حقیقی ہی کہ واللہ عزیز ذو انتقام
وارد ہی و جواب تفصیلی اسکا گذر چکا کہ جب راوی نے جناب امام رضا علیہ السلام سی یہ کہا و انت تفعل ذلک تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
انا لا نفعل ذلک یعنی نہیں اور بہتا کید اور مایا تحقیق کہ ہم اس فعل کو نہیں کرتی باوجود اس انکار مکرر موکد امام علیہ السلام کی نہیں معلوم کون حر

طعام ولد الحجام اومدہی سمجھہ کا اور ائمہ علیہم السلام کا کہا نسی نکالتا ہی یہا نسی صاف معلوم ہوتا ہی کہ باب ہوا بی دین کا کہ عیسا حاذ زادہ قاضی سبحان احمد کا ن موضع جو گیمپ
نہایت عمر کی بکر کی اوسکی مادر دولاے غنت بختیار قوم حجام غلام قاضی احمد علی ساکن چین پور کو سمود ہوا رحلی اللیلہ کے اومدہا کی سوار ہوا کہ اوس سی لطفہ بی بت سی سہ ہوا بی دین
اومدہی سمجھہ کا پیدا ہوا جو اولی منعی للا نا لا فعل کے کہ انکار مکرر ہوا کہ اقرار سمجھنا ہے فلیہ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور کون طعام ولد الحجام و نضیخا کی لفظہ پر جو ہت کروا
اور قواعد طبعیہ یعنی سناعی بلا تحقیق بعدات طویل اہل وطول حمل لکھی کی رلے تحمین ستعانت وعن لحاف ہن ہوا معلوم ہوا کہ ہیلی ہوا دسکی اوزار اوسکی اکابر کی بیان موج ہن بتغلیم بشتیا
واضح مبارک ہو دین و ظاہر ہے کہ استعانت فرقہ سنیہ سیئہ کی بلحاظ دہن صرورتی ہے کسو واسطی کہ سگ اہلی جس جزدہ اوسکا مالک امام مذہب ہن حلال ہو تطہیر ہے کا فی رحمۃ الامۃ واختلاف
شرح المشکوۃ اور حنفی سنیو نکو ہی تقلید امام مالک مالک کے ہنگام صرورت جاہز ہے حاشا فی حاوی الخیر یہ لفتح البریہ تو مالکی و حنفی سنی گوشت و جس جزدہ سگ اہلی کا کہا کر خرو بوسگ کے پیدا ہو
ہن اور سگ باوطبع جو خوگر جاتی فرج مادہ کا ہے سی صرور نجی اور استعانت جاب دہن کر ہوگی ۵ آمین ثم آمین حاشا ہی حجت احمد آبی آمرتین ہے اور غالبا استعانت بدہن ابن اسکیلہ کے جو فعل ہکو مدوح
کون جز کا ہو انتیجہ تعلیم اخلاق کا ہوگا کہ ہم حرما و ہم ثوبت کا مزہ اوسکو ملا کون جز اس معا کو سمجھہ لے اور جواب بوسہ فرج کا اوپر گذرا فاظر تمہ قال صاحب السہم المارقات و از جملہ ہات مالک
ابن السل امام سفیان و محمد ثنا ہن کہ قائل آن معقولہ بل فاعل مفعولہ ہم بودہ در تفسیر در عنتوم ہم مذبورست اخوالنسائی والطحاوی وابن جریر والدارقطنی من طریق عبد
بن القاسم عن مالک وہن انس تہ قیل لہ یا ابا عبد اللہ ان الناس یروون عن ابن عباس انہ قال کذب لعبد والعلج علی ابی فقال یا ابا عبد اللہ ارایت ان اتاک
الجواب فحص لہن قال وما التحمیص فذکر الدبر فقال ابن عمر افراق بفعل ذلک وہن قال مسلم فقال مالک اشہد علی ربیعۃ کا حدث عن ابی
جناب عن ابن عمر مثل ما قال نافع قال الدارقطنی ہذا محفوظ عن مالک صحیح وانکار مرصح ست در تصدیق نافع و نافع ست در تجویز آن و دال ست بر تکذیب مکذب نافع و ہو
النفع قال اکثر اصحاب الکتب تفسیر یذکور ہن لا یفعل ذلک کے جگہ یفعل ذلک ہے بطریق استفہام انکاری ہر چند دونو عبارت سی مدعاے انکار حاصل ہے پر استفہام تاکید انکار
ابع ہے سیوطی الا رمان نے اس تصرف و تحریف کو جایز رکھا ہر حال اس روایت سی مقولہ نہا نے اور معقولہ علا رمانے نسبت مالک ابن انس ثابت نہین بلکہ قول مالک کا
سالم اور ابو جناب یا ندیکر رہا ہی ہو سیوطی کہ مالک نے مثل ما قال نافع فرمایا اور سعد رما سبق سے پیدا ہے کہ نافع علی رؤس الاشہاد نحاشی کر چکا کہ لوگون نے جھوٹ افترا کیا
یعنی ہرگز نہین کہا کہ ابن عمر وطی نے الدبر کے قائل ہی ما او نہو لکنی اوسکی باحث کا فتوی دیا اور سالم اور ابو جناب سے وطی فی الدبر اور تحمیص کے حرمت سابق منقول ہو ہی نہین
مراد مثل ما قال نافع سی یہ ہے کہ جیسا نافع اس فعل کے حرمت کا راوی ہے ویسا ہی سالم اور ابو جناب اوسکی راوی ہین پس مالک کا ارشاد معقولہ علا رمان کے حرمت کا موید ثہرا نہ
حت کا شاید ہی کو دارقطنی نے کہا ہذا محفوظ عن مالک صحیح دلیل اسد عوی کے قسطلانی نے شرح بخاری ہن بطریق استدراک کہ بنا بر نفی تو ہم کلام سابق آتا ہی موجود ہی کہ تکلف
روی الخطیب عن مالک من طریق اسمٰعیل بن روح قال سئلت مالکا عن ذلک فقال ما انتم الا قوم عرب ہل یکون الحرث الا فی موضع الزرع للتعدد
الفرق قلت یا ابا عبد اللہ انہم یقولون انک تقول ذلک وقال یکذبون علی ہی قسطلانی ہن ہے کہ نقل عن ابن وہب انہ قال سالت مالکا فقلت
عند آنک تراہ قال معاذ اللہ وتلی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم وقال لا یکون الحرث الا فی موضع الزرع عجب ہے کہ ما وجود ادعا و ورق گردانی
قسطلانی دیدہ دربن سے یہہ روایت گئی بالکلیہ بموجب ان روایات صحیحہ اور روایات صریحہ کے کہ کلمات محکمات کے حکم ہن ہین ارشاد ہوا کہ مالک قائل یا فاعل اس قول اور فعل کے
ثہری اس ہنگام ہن نافع کی تصدیق یا تکذیب کسی قول پر لازم آتی ہے اور کسی حیثیں نافع اوسکی نسبت صادق ہی ظاہر ہا سند آنے نافع کی اگر اس جہت سی ہی کہ نافع مراد فی
مفید ہے اور یہہ مقتضے قوم عنید طعف شیخ مفید اور شاید اس قول کا فاعل ہے تو سراسر نا مفید ہے بلکہ ہٹ دھرمی فہم انتہی بحذف التراجم والزواید اقول
کون جز طعام محمول الاب والاعمام نے جو یہہ کہا بس مراد مثل ما قال نافع سی یہہ ہے کہ جیسا نافع اس فعل کے حرمت کا راوی ہے ویسا ہی سالم اور ابو جناب اوسکی راوی ہین پس

قال صاحب التسهم الثاقب قسطلانی در شرح صحیح بخاری آوردہ وقد نقل اباحتہ ذلک عن جماعۃ من السلف لہذہ الاحادیث والظاہر الآیۃ
ونسبہ ابن شعبان الی الکثیر من الصحابۃ والتابعین والائمۃ الاربعۃ مالک فی روایاتہ کثیرۃ قال ابوبکر الجصاص فی احکام القرآن لہ المشہور
من مالک اباحتہ واصحابہ ینفون عنہ ہذہ المقالۃ قبحہا وشناعتہا وہی عندہ اشہر من ان یندفع بنفیہم عنہ انتہی قال الناصب الکاسب
حیرت ہی مجتہد ہو کر اس قسم انتہاب و انتحال کی راہ پر سلوک فرماتی ہین قسطلانی مین یہہ روایت نفی اور رد کی لئی منقول ہے نہ اخذ و قبول کی لئی
اسواسطی کہ کتاب مذکور مین لفظ انتہی کے بعد متصلا لکن روی الخطیب عن مالک الی آخر ما نقلناہ ہنا لکہ ذکر ہی کیا بلفظ لکن جصاص کے قول کو مستدرک کر
رہا ہی سن بعید یہہ بہی فرما رہا ہی کہ قال بعض المالکیۃ ان ناقل اباحتہ عن مالک کاذب معتبر یعنی جسنی مالک سے وطی فی الدبر کا جواز نقل کیا دروغ اور افترا
پرداز ہی پہر چند سطر کی بعد بیان کیا کہ انما نسب ہذا الی کتاب الشہرو ہو کتاب مجہول لا یعتمد علیہ قال القرطبی و مالک اجل من ان یکون لہ کتاب الشہر یعنی جن
لوگون نی کہ وطی فی الدبر بجویز مالک ٹہرایا وہ حوالہ دیتی ہین کہ اس مسئلہ کو مالک نی اپنی کتاب الشہر مین لکہا حالانکہ کتاب الشہر کتاب مجہول ہی
کہ اوسپر اعتماد نہین ہو سکتا بلکہ قرطبی نے تصریح کی کہ مالک بری ہے اس سے کہ کتاب الشہر اوسکی کتاب ہو غرض حق یہہ ہے کہ اس قسم کی ہفوات
قدمائیہ اور خذعبلات سوفسطائیہ مین آپ اپنی بات سے بری ہین کہ اصل بات کو عبرہوا اور پریشان مثل تار پود کر کر داخل الزام کافرماتی ہین اس سے
کیا ہوتا ہی اقول حیرت ہے کہ کون خر طعام لد الجمام و فعل و معقول کرنی لگا جیسے منتہای علم عمر کا صرف سورۂ بقر ہے وہ بہی بارہ برس مین
کافی الدر المنثور ویسی ہے منتہای تحصیل اس متقفی آثار اوس لیل کے ماتہ عامل معلوم ہوتے ہی غالبا اس اندہی نے ضروری بہی نہین دیکہی تا
ہدایت النحو و کافیہ چہ رسد کافیہ مین کہتا ہی قد فی الماضی للتحقیق قسطلانی شارح صحیح بخاری فی جو کہا ہی قد نقل اباحتہ ذلک عن جماعۃ من
السلف لہذہ الاحادیث والظاہر الآیۃ یعنے تحقیق نقل کئی گئی ہی اباحت اتیان فی الدبر کی جماعت سلف سی بنا بر احادیث مذکورہ و ظاہر آیہ
اس عبارت قسطلانی مین لفظ قد داخل صیغہ ماضی پر با علی صوت پکار رہا ہی کہ قسطلانی نی یہہ منقول محقق اخذ و قبول کی لئی نقل کیا ہی نہ نفی
رد کی لئی اگر نفی رد کی لئی کہتا تو لفظ قد کا نہ لاتا اور صیغہ ماضی کو بلفظ قد مصدر نکرتا و ای آن جو امر کہ جماعت سلف سے منقول ہے اور بقبول
ابن شعبان کی اکثر صحابہ و تابعین و امام الائمہ السنیہ مالک کے طرف منسوب ہے اوسکی نفی و رد کی لئی چک جانا قسطلانی کا کیا حقیقت رکہتا ہی اور
جب قسطلانی خود کہتا ہی ابو بکر جصاص ہمنام خلیفہ اول سنیان اپنی کتاب احکام القرآن مین یہہ کہتا ہی کہ مالک سے اباحت اتیان فی الدبر کی شہور
ہی اور اصحاب مالک بسبب اوسکی قبح و شناعت کی نفی اس قول کی مالک سے کرتی ہین حال آنکہ اباحت اوسکی عند المالکیہ اتنی شہرت رکہتی ہے کہ انکار
و نفی اوسکی اصحاب سی بانفی و انکار کسی اور کی سی نفی اوسکی نہو سکی گے اسصورت مین قول کون خر کا کہ قسطلانی بلفظ لکن قول جصاص کو مستدرک
کر رہا ہی مستدرک و لغو ہی ورے آن جواب کلے شکن روایت اسرائیل بن روح کا جو شافعی نے حسن کو دیا ہی ہم قول اسرائیل بن
لکہہ چکے ہین علاوہ بر آن جب مذہب مالک کا باحت وطی فی الدبر بالازواج ایسا شہر بین العلما ہی کہ کسی کے دفع کرنی سی دفع نہین ہو سکتا
اوسکو روایت بی سرو پا اسرائیل بن روح شخص مجہول کی کیونکر دفع کر سکی گے اور کون خر فی یہہ جو کہا کہ قسطلانی یہہ بہی فرما رہا ہی کہ قال
بعض المالکیۃ ان ناقل اباحتہ عن مالک کاذب یہہ تغیر یہہ بہی سوء الخام کون خر کا ہی کسواسطی کہ اولا اسصورت مین بقول بعض مالکیہ کی اگر کاذب
و مفتری ہے تو خود قسطلانی و ابن شعبان و امام سنیان فخر رازی کاذب ہین کہ یہہ سب کے سب ناقل اباحت فعل مذکور کی عند المالک ہین

ہر کہ کشتہ شود و اسلام و ثانیا جب بقول قسطلانی کی اباحت اتیان فی الدبر کی جماعت سلف سی تحقیق منقول ہے اور بقول ابن شعبان
کی اکثر صحابہ و تابعین و امام مالک کی طرف بروایات کثیرہ منسوب ہے و بقول ابو بکر حصاص کے اشہر ہی اون روایات مستندہ کثیرہ کی مقابلہ مین
قول بعض مالکیہ مجہول غیر معلوم الاسم و الرسم کا کیا اعتبار اور کون خرطغام ولد الحجام نے یہہ جو کہا کہ قسطلانی نے پہر چند سطر کی بعد بیان کیا
انما نسب ہذا الی کتاب السر و ہو کتاب مجہول لا یعتمد علیہ یہہ حصر بلفظ انما باطل ہے کسواسطی کہ فخر رازی نے تفسیر مین اور یہی ابو بکر حصاص نے کتاب السر
کی طرف منسوب نہین کیا و رای آن کتاب السر کا مجہول اور غیر معتمد ہونا بدلیل مقبول الخصم ثابت کرنا چاہئی بالجملہ اس قسم کی ہفوات قدمائیہ
اور خذ بیلات سوفسطائیہ کون خرولد الحجام فی اپنی اسلاف اجلاف ہی سی وراثت پائی ہین **قال** صاحب السہم الثاقب و این عبارت مفید فوائد
ثلثہ ہست اول انیکہ اکثری از صحابہ و تابعین از اسلاف اہلسنت قائل باباحت و جواز فعل مذکور بودہ اند **قال** الناصب الکاسب یہہ تینون فایدی
مستفاد ہین فقرہ و قد نقل اباحۃ ذلک الخ سی اور قسطلانی نی نص کیا کہ یہہ نقل مستدرک اور مبنی ہے پس ہرگاہ مستفاد عنہ مستدرک ٹہرا مستفاد بطریق
اولی مستدرک ہی اب اسمین تہتک اور تکرار اور تحکم و اصرار ایسا ہی جیسا پیر بخار اکی شہدون کو مشاہدہ ہوا کہ مار پر مار پڈتی ہی ہے پہر بتقاضای
غیرت کہی جاتی ہین کہ ابتو مارو اور قطع نظر اس استدراک کی فی نفسہ یہہ تینون فائدہ بیقاعدی ہین اول اسواسطی کہ قسطلانی مین نسبت ابن شعبان
کا لفظ واقع ہی اور ظاہر ہی کہ کسے چیز کی نسبت کسی کے جانب اور چیز ہی اور اوس شخص سے واقعیت اور نفس الامری کا ثبوت اور چیز ان مواقع
مین نسبت کا لفظ عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نظیر ما فی مصائب النواصب من النسبۃ الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغییر فی القرآن لیس ما قال بہ
جمہور الامامیۃ الی آخر ما نقلتہ سابقا اور دلیل اس نسبت بمعنی عدم الصحت کی یہہ ہی کہ اکثر کیا تمام صحابہ اور تابعین اور سایر فقہا اور مجتہدین سے
ثابت ہوتا آیا کہ یہہ فعل اہلسنت کے نزدیک حرام ہی اور استبصار اور تہذیب وغیرہ سی معلوم ہو چکا کہ شیعہ مذہب مین یہہ فعل حلال ہے پس بعد
جو کوئی اہل سنت سی حکمت نقل کری منقول عنہ حقیقت مین سنی نہین جیسا شیعے ہی مکاید روافض مین داخل ہے کہ بعض رافضی تقیۃ اہلسنت
کی مذہب مین متمذہب ہوے کر اس قسم کا وضع اور تلبیس اور تمویہ اور تدلیس ملحوظ رکہتی ہین کتب رجال ناطق ہین کہ اجلح نامی شیعے نی تمام عمر
تقیہ و تزویر اہل سنت مین بسر کی تا آنکہ معتمد علیہ ہوا المختی کا مارا جب آخر عمر مین کچہہ حدیثین اپنی مذہب باطل کے موافق روایات کرنے
لگا من ذلک ما رواہ عن بریدہ مرفوعا ان علیا ولیکم بعدی کہل گیا کہ رافضی ہے اسیطرح محمد شاہ بادشاہ کی وقت دو شخص شیعی ہندوستان مین آئے
آغا ابراہیم بن علی شاہ صفوی اصفہان مین اہلسنت کی کتب مین تصرف الحاق کری خوشخط لکہاتی تہے مطلا و مذہب بناتی تہے رہگذر مین
بقیمت ارزان معرض بیع مین لاتی تہے جب علما کو ظاہر ہوا وہ مختفی ہوئی ایسے شان پر گمان جاتا ہی کہ ابن شعبان مجہول المسمی و الشان
شاید شیعی ہو کہ اہلسنت کی تغلیط کو بجای کثیر من الائمۃ و الشیعین کثیر من الصحابۃ و التابعین کہہ گیا کیونکہ اکی زبر اور اسفار خصوصا مذہب
و استبصار سی آشکار ہو چکا کہ یہہ بزرگوار قائل اور فاعل کار ہوتی آئی نہ صحابہ و تابعین اختیار والا استدراک قسطلانی کی کیا معنے ندا کی بناہ
ملازمان کس کس اوٹ مین آتی ہین ہر چہہ ہے مغز ہین پاتے **اقول** کون خرطغام ولد الحجام کلام سنا قص کر رہا ہی غالبا براہین قاطعہ الحق امانیہ
کی دیکہکر بہوت اور مصداق فبہت الذی کفر و اللہ لا یہدی القوم الظالمین کا ہو گیا ہی قول سابق مین تو کہا ہی کہ قسطلانی بلفظ
لکن حصاص کے قول کو مستدرک کر رہا ہی اور یہان کہتا ہی کہ قسطلانی نے اپنی ہے قول قد نقل اباحۃ ذلک کو مستدرک کیا ہی طرفہ بات ہی کہ

بات ہی کہ کبھی ایک کلام کو مستدرک بتاتا ہی کبھی دوسری کو بیچارہ کون خرکس کس اوٹ مین چھپتا ہی پر چوٹ اہل حق امامیہ سی نہین بچتا بہر حال
یتنوں فایدہ صاحب سہم ثاقب کی افادہ کئی ہوئی بحالہا مفید کے سفید اہل حق امامیہ کو ومضر سنیہ سیئہ کو باقی رہی مستدرک رہی اور کون
خرطغام ولد الحجام خائب وخاسر کا خاسر رہا اسمین تہتک تکرار وتحکم وہجار کون خرکا دیسا ہی ہے جیسا پیخبارا کی شہسدون کا اپنا مشاہدہ کہا ولوہے
غیرت ہو تو کون خرکی سی ہو اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کہ قسطلانی مین نسبہ ابن شعبان کا لفظ واقع ہی ان مواقع مین نسبت کا لفظ
عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نظیرہ مافی مصائب النواصب الخ اولا یہہ کلیہ غلط ہی کہ نسبت کا لفظ عدم صحت پر ہی دلالت کری اور عبارت مصائب
النواصب کے جو دلیل لایا ہی منطبق اوسکی دعوی پر نہین ہے کیونکہ کون خرفی دعوی یہہ کیا ہی کہ نسبت کا لفظ جو عبارت قسطلانی ونسبہ ابن شعبان
مین واقع ہی عدم صحت پر دلالت کرتا ہی بدلیل قول صاحب مصائب النواصب کے ومال الی الشیعۃ من قولہم بوقوع التغیر فی القران لیس ما قال بہ
جمہور الامامیۃ وانما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ لا اعتداد لہم فیما بینہم یعنی جو قول وقوع تغیر فی القران کا شیعہ کی طرف منسوب ہے یہہ قول جمہور امامیہ کا
نہین ہے بلکہ یہہ قول گروہ قلیل امامیہ کا ہی بالجملہ کون خرطغام مجہول الاب والاعام جو کہتا ہی کہ عبارت مصائب النواصب مین جو مانسبہ کا لفظ واقع
ہی اور عدم صحت پر دلالت کرتا ہی ویسا ہی عبارت قسطلانی مین ونسبہ ابن شعبان عدم صحت پر دلالت کرتا ہی حال آنکہ نسبہ کا لفظ نہ عبارت
مصائب النواصب مین عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نہ عبارت قسطلانی مین بلکہ دونون عبارتون مین واقعیت اور ثبوت نفس الامری ہے
نکلتا ہی رای آن استعمالات عرب وعجم مین لفظ نسبت کا واقعیت وثبوت نفس الامری ہے مین مستعمل ہے مثلا قول قائل کا کذا فی کتاب ابن آ
فقہ حنفی منسوب ہے طرف مرغینانی کی اور تفسیر کبیر منسوب ہے طرف فخر رازی کے تفسیر منثور منسوب ہی طرف سیوطی کے اور صحیح بخاری
منسوب ہے طرف بخاری کی اور صحیح مسلم اور صحیح نسائی اور صحیح ابو داؤد منسوب ہے طرف مسلم ونسائی وابو داؤد کی وعلی ہذا القیاس یہہ نسبت
عدم صحت پر دلالت نہین کرتے بلکہ واقعیت وثبوت نفس الامری ہے پر دال ہے اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کہ دلیل اس نسبت بمعنی علم
کی یہہ ہے کہ اکثر کبار ائمہ صحابہ وتابعین اور سائر فقہا ومجتہدین سی ثابت ہوتا آیا کہ یہہ فعل اہلسنت کی تزویک حرام ہی یہہ قول مثل بول کون خر کا لاذب
محض ہے اور ثبت کذب کون خر کاذب کا قول قسطلانی ہے کہ قد نقل اباحۃ ذلک عن جماعۃ من السلف لہذہ الاحادیث وظاہر الآیۃ الخ کہ اس عبارت
مین فعل ماضی مصدر بہ لفظ قد تحقیقہ موجود ہی اور کون خرطغام مجہول الاب والاعام فی یہہ جو کہا اس بعید جو کوئی اہل سنت سی حلت نقل کری
منقول عنہ سنی نہین چہ جائیکہ شیعہ ہی یہہ قول ہانا یبول کون خر کا ہفوہ محض ہے کیونکہ اسصورت مین لازم آتا ہی کہ قسطلانی وامام رازی
سنی نہون چہ جائیکہ شیعہ ہون ولیس کذلک ورفسانہ خود ساز عہد محمد شاہ کی کہ لہو الحدیث اور ساختہ اسلاف زندہ کی ہین بکار آمد نہین اور کون
خرطغام فی یہہ جو کہا گمان جاتا ہی کہ ابن شعبان مجہول المسمی والشان شاید شیعی ہو الی آخر ہذیانات سو ابن شعبان کون خر کی کہنی سے مجہول
المسمی والشان نہین ہو سکتا بلکہ ویسا معلوم المسمی والشان ہے کہ قسطلانی فی جو للکوک در للکوک درجہ علم وتحقیق مین کون خر سی افضل ہی
اوسکی قول کو مستند جانکر اپنی کتاب مین بلا رد ونکیر لایا اوسکو مستند کیا اور کمال تعجب ہے کہ ابن شعبان کا شیعی ہونا قسطلانی کو معلوم
نہوا اور کون خر کی گمان فاسد وخیال باطل مین وہ شیعہ ہر گیا حسب ایماء مناظرہ اولا اثبات اوسکی شیعیت کا بدلیل مقبول الفہم کری اور پھر
یہہ دماغ پھوڑہ بکادی کیونکہ نار شید دہلوی اور گھنڈو زوغیرہ کی نقل شیعہ سنی حرام وناجایز ہے بلا اشعار وہ ری کون خر تو فی قسطلانی سے

حرام کرایا اور روایت بریدہ کی کہ صواعق محرقہ ابن حجر میں ابن بریدہ سے بایں الفاظ و عبارت مذکور ہے وفی روایۃ عن بریدۃ عنہ لا تقع یا بریدۃ فی علی فان علیا منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی ففی سندھا الاجلح وھو وان وثقہ ابن معین لکن ضعفہ غیرہ علی انہ شیعی انتہی باطل و موضوع و مختلق ہیں جیسا کہ کون خر فہم اشارۃً و کنایۃً کہا اور اپنی عداوت نفس رسول کی ساتھ ظاہر کر گیا مصداق من ابغض علیا فقد ابغضنی و من ابغضنی فقد ابغض اللہ کا کما فی الصواعق المحرقہ لابن الحجر اور مبغوض و مغضوب خدا و رسول خدا ہوا کسو اسطے کہ مطابق و معاضد روایت بریدہ کی یہہ حدیث صواعق محرقہ ابن حجر میں موجود ہی اخرج الترمذی والحاکم عن عمران بن الحصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشکوا علیا فوالله ان کان لاخشن فی ذات اللہ او فی سبیل اللہ من شکوی علی ما تشکونہ منہ وھو ولی کل مؤمن بعدی اور کون خر طغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کہ انکی زیر و اسفار خصوصاً تہذیب و استبصار سے آشکار ہو چکا کہ یہی بزرگوار قایل اعدا فاعل کار ہوتی آئی صحابہ و تابعین اخیار والا استدراک قسطلانی کی کیا معنے انتہی یہہ قول مثل بعل کون خر کا بھی اہل و بیعنے ہی جواب تہذیب و استبصار کا مکرر گذر چکا اور یہہ ہے مکرر گذرا کہ فعل مذکور مذہب حق امامیہ میں مکروہ بکراہت شدیدہ معلطہ ہے اور مذہب امام مالک سنیہ میں حلال بلا کراہت ہی اور یہہ ہے معلوم ہو چکا کہ قایل حولت علی اللیلۃ و دیگر اصحاب انصار و صحابہ کا بنوع مرتکب ہوتی آئی جنکے ارتکاب کی بعد آیتی نزول پایا اور ابن عمر فی لا الافی و برا ارشاد فرمایا اور استدراک قسطلانی کی معنے اسی قول میں معین ہو چکی کون خر مرغا کو جو اوسکی معنی نہیں سمجھتا قول جماعت کو مستدرک بناتا ہی کہو تو نقل اجماع ذلک عن جماعۃ من السلف کو مستدرک ٹھہرایا ہے کبھی کہتا ہی دلا استدراک قسطلانی کی کیا معنے بالجملہ کون خر طغام کس کس آڑ میں چھپتا ہی لیکن چوٹ پر چوٹ اسلحہ رجال امامیہ کی کہاتا ہی کوئی بچاؤ نہیں پاتا قال صاحب التسہم الثاقب دوم آنکہ احادیث متکثرہ مذکورہ ظاہر آیہ کریمہ دلالت بر اباحت و احادیث تحریم بر خلاف ظاہر آیہ دلالت دارد و عمل بر روایاتی کہ معاضد ظواہر آیات قرانیہ باشد مقدم بر روایات مخالفہ آنست و ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع برای مکان است فاذا اللہ تبارک و تعالی انی لک ھذا قالت ھو من عند اللہ یعنی از کدام جاہست ترا این رزق مریم بجواب آن گفت این رزق از نزد خدا است و لفظ انی شئتم دلالت بر تعدد دارد پس یعنے فاتوا حرثکم انی شئتم آنست کہ بیائید زنان خود را ہر جائی و ہر موضعیکہ خواستہ باشید اگر سیفر مود کیف شئتم الیتہ دلالت بر تخییر در اماکن اتیان مراد می بود و چون انی شئتم فرمودہ مراد از آن تخییر در مواضع اتیان بوده باشد پس فرق و بیان انی و کیف ظاہر است و انی کیف من فی و این ہر سہ از ادوات سوال و چون اطلاق حرث مجازا بنا بر ادنای ملابست در کریمہ نساؤکم حرث لکم واقع شدہ پس مراد از فاتوا حرثکم چنین باشد کہ فاتوا نساءکم انی شئتم پس دلالت بر تعیین موضع حرث ندارد بلکہ لفظ انی دلیل بر تخییر و تعدد مواضع دارد بلی اگر میفرمود ارحام نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم تعیین موضع حرث می شد لیکن انی شئتم در آن بمحل میشد بلکہ محل کیف شئتم بوده و پس فلیس و مجرد تشبیہ را ادنای مناسبت و ملابست کافی میشود چنانچہ تشبیہ صحابہ بزرع در کریمہ کزرع اخرج شطأہ الخ وارد گردیدہ و بنا بر تمثیل با دنای ملابست فرموده من لباس لکم و انتم لباس لھن و تشبیہ من کل الوجوہ بیوہ است کما لا یخفی قال الناصب لکاسب احادیث متکثرہ او ظاہر کریمہ کا فعل معلوم کی حرمت پر دلالت کرنا ظاہر ہے نہ اباحت پر کما مر و سیاتی پس حکم ملازمان کہ عمل بر روایاتی کہ معاضد ظواہر آیات قرانیہ باشد مقدم بر روایات مخالفہ آنست موید اہل سنت ہی نہ معاضد شیعہ اہل ضلالت و العجب کل العجب و الحیرۃ علی الحیرۃ من ذاہب الی ہذا المذہب

هذا المذهب کہ اس مطلب میں روایات معارضہ بظواہر آیات قرآنیہ کو روایات مخالفہ بظواہر آیات قرآنیہ پر مقدم فرمایا اور روایات مسح پا اور غسل پا
من المرافق کما ہو المعمول والمشہور اور نجاست حمر وخنزیر اور اتخاذ دلو من جلد الخنزیر علی ما فی من لا یحضرہ الفقیہ سئل ابو جعفر وابو عبد اللہ
فقیل لہما انا نشتری ثیابا باصابہ الخمر وذلک الخنزیر ان نصلی فیہا قبل ان نغسلہا فقالا لا باس ولا باس بما حرم اللہ اکلہ وشربہ
ولم یحرم لبسہ للصلوٰۃ وفیہ سئل الصادق ع من جلد الخنزیر یجعل دلو فقال لا باس بہ وانما یکرہ ذلک من ماضاہا ما لا یتنجی
حالانکہ یہ مخالف ظاہر قرآن ہیں قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا
برؤسکم وارجلکم الی الکعبین وقال انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من عمل الشیطان وقال فی حق الخنزیر فانہ رجس یعنے
فرمایا کہ شراب اور جوا اور سور رجس ہے اور رجس کہتی ہیں اشد نجاست کو پس ان چیزوں کی نجاست کی روایات کو کہ معارض ظاہر قرآن ہیں کیوں مقدم
نہ بنایا اور یہ جو فرمایا ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع الی قولہ وابن ہذا من ذلک پس ارشاد ہو کہ اس ظہور سے کیا مراد ہی کہ آیات قرآنیہ باحادیث ایسا
ہمیشہ اپنی ظواہر معانی پر رہتی ہیں اس حد سے تجاوز نہیں کرتی تو اولا تقیہ کا پردہ بیہتا ہی حالانکہ عند شیعہ بزبان ائمہ التقیہ دین ودین آبائے
ارشاد ہی اور ثانیا جناب جہل مرکب کا کیا جواب ہوگا جو حدیقہ سلطانیہ میں فرماتی ہیں یہ عبارت کہ یا نکہ آنچہ از حضرت آدم ابو البشر وانبیاء بعض دیگر
انبیا کہ بعضے از امور ظہور رسیدہ ودر ظاہر قرآن مجید بتعبیر از آن بمعصیت یا ظلم در قول او تعالی فعصی آدم ربہ فغوی وامثال آن واقع شدہ باعتبار
در مقابل آن وارد گشتہ الی ان قال مبنی است بر مجاز واستعارہ ومحمول است بر ترک اولی چنانکہ آیات وروایات دالہ بر تشبیہ خالق بمخلوق
محمول است بر تاویلات صحیحہ انتہی بلفظہ الملوم المذموم واگر یہ ہم مراد ہی کہ انی کی وضع اسمقام میں ظاہر بنا بر عدم ہے نہ تجاوز عن ہذا الظاہر ۵
پس غیر مسلم ہے اسواسطے کہ انی مشترک ہی این اور متی اور کیف کی معنوں میں کہ اول کو انی مکانی کہتی ہیں اور ثانی کو زمانی اور ثالث کو جہتی
پس انی مکانی کی وضع اگرچہ بمعنی مکان میں ظاہر ہے اور تعدد وتخیر مکان کو مستلزم لیکن ظہور اس معنے کا مکان دیگر میں غیر مسلم اسواسطے کہ
جایز ہے کہ مکان سے دیگر مراد نہو بلکہ بالاخانہ یا تہ خانہ یا صحن سرا وغیرہا مراد ہو اس تقدیر پر معنی انی شئتم کی یہ ہیں کہ اپنی عورتوں سے مباشرت
کرو جس مکان میں چاہو خواہ وہ مکان بالاخانہ ہو یا تہ خانہ یا صحن سرا نیز یہ کہ ہر غصہ ونیں دخول کرو خواہ دہن ہو خواہ گوش خواہ بینی ہو
خواہ مقعد وپوش فلما بطل ہذا المعنے بہذا الاحتمال یبقی المعنیان الاخیران وہو عین مذہب اہل السنۃ ویؤیدہ تفاسیر اہل النحلۃ من الشیعۃ
اقول احادیث متکثرہ او ظاہر کریمہ کا دال ہونا حرمت فعل مذکور پر جیسا کہ زعم باطل کون خرکاہی خلاف ظاہر وسوء فہمی کون خرطغام کی
ہی کیونکہ جم غفیر سنیہ احادیث متکثرہ اور ظاہر کریمہ کو دال اباحت فعل معلوم پر جانتی ہیں نہ اوسکی حرمت پر اگر احادیث متکثرہ وظاہر کریمہ
بقول کون خرطغام عاملہ اللہ بالجام کی دال حرمت فعل مذکور پر ہوتی تو امام الائمہ سنیان مالک لک کے تصریح امام رازی سنیوں کی تفسیر کبیر میں
مجوز فعل معلوم ہے اور ابن عم فقہ داورع سنیان وصحابی کالنجم وسولا اوسکا نافع کہ بقول خودش لا الا فی دبر ہا مصرح اباحت فعل معلوم ہیں
اور خود عمر بدگہر کہ فاعل فعل مذکور وقائل ملکت وحولت رحلی اللیلۃ کا ہے اور جماعت سلف سنیان واکثر صحابہ وتابعین ایشان کہ بقول
قسطلانی وقد نقل اباحتہ ذلک عن جماعۃ من السلف لہذہ الاحادیث وظاہر الآیۃ ونسبہ ابن شعبان الی کثیر من الصحابۃ والتابعین اور بہ
جملہ مقتدایان عبد الرحمن بن القاسم کہ یا خراج طحاوی من طریق اصبغ بن الفرج قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی لشک فی ازالہ

کہ یہہ سب کے سب اسلاف کون خرطغام فعل معلوم کی ہین بقول کون خرطغام کی جاہل بالقران وعامل بخلاف احادیث سید الانس والجان علیہ وآلہ صلوات اللہ الملک المنان ۵ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۵ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست ۵ اور کون خرطغام ولد الحجام فی جو براہ مغلطہ بازو ابلیہ وہن بن تسبح العنکبوت ایجاد کی ہین کہ فی بمعنی من ہے یا لفظ حرمت کا کہین مقدر ہے یا لفظ کہین محذوف ہی حیزان سبتیہ کی خار وخاشاک کو اونکی مواقع پر بجا روب ہا ہین قاطعہ صاف کر چکا ہی فتذکر ولا تکن من الجاہلین اور کون خرطغام ولد الحجام کا العجب کے اس مطلب مین روایات معاندہ بظواہر آیات قرانیہ کو روایات مخالفہ بظواہر آیات فرقانیہ پر مقدم فرمایا اور روایات سہل یدین المرفق مین اور طہارت خمر وخنزیر اور اتخاذ دلوس جلد الخنزیر مین ان چیزون کی نجاست کی روایات کو کہ معاضد بظاہر قرون مقدم نہ بتایا جواب اسکا یہہ ہے کہ روایات معاضدہ بظاہر قران بلاشبہہ روایات مخالفہ بظاہر القران پر مقدم ہین فللعجب کل العجب والحیرۃ علی الحیرۃ من فہم ذلک الطغام ولد الحجام کہ روایات مذکورہ من لایحضرہ الفقیہ سی طہارت خمر وخنزیر سمجہا روایات مذکورہ مین بطہارت خمر وخنزیر کا اثر نہین پہ جا کہ نص طہارت پر ہو البتہ روایات مذکورہ مین بموجب آیہ وافی ہدایہ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر یعنی حدیث صحیح یسر اولا تعسر اکی رفعا للحرج لفظ لا باس کا مذکور ہے کہ دال ہے رفع حرج پر والعجب کل العجب مین جادی وجب کے کون خرطغام کو اپنی فحش خانگی کا علم نہین یا تجاہل کرتا ہی اوسکی مذہب مین تو بیع واشتراہی مطہر ہی اور خمر کا بنیا پاس مین مرخص علیہ الفتوی ہی الہدایہ والدر المختار ورحمہ الامہ وغیرہا واللفظ للاخیر قال ابو حنیفہ یجوز شرب الخمر للعطشان اور در مختار مین ہے ورخص الخمر للعطشان وعلیل اور کلب وخنزیر وغیرہ امام مالک کے نزدیک طاہر ہے رحمہ الامہ مین کہتا ہی وعند مالک الکلب والخنزیر طاہر حتی لکلب والخنزیر وعرقہ ولعابہ فاذا ان کی عندہ سبع او کلب فجلدہ طاہر یجوز بیعہ والوضوء فیہ وان لم یدبغ وکذا عند ابی حنیفہ وان جمیعہ من لحم وجلد الا ان اللحم عندہ محرم وعند مالک مکروہ انتہی کون خرطغام ولد الحجام اگر یہہ مبینا کہتا ہو تو دیکہی کہ اوسکا امام ابو حنیفہ طالب دنیای حیفہ در اوسکا امام مالک تا لک جب شراب کے پینی کو مرخص وجلد کلب وخنزیر غیر مدبوغ مین پانی رکہکر وضو کرنا جایز وگوشت کی کا کہانا حلال جانتی ہون اور آیہ وافی ہدایہ انما الخمر والمیسر الی قولہ تعالی رجس من عمل الشیطان کی دیکہنی وسننی سے اندہے وہ ہو گئی ہین تو ایسی ناکسون وناپاکون کی تقلدین وماموین کو بموجب آیہ رمی بالحجارۃ من کان بینہ من الرجاجۃ کی روبرو الحق امامیہ کے وما چاہئی نہ بڑہ بڑہ کی بولنا سچ ہی اذا لم تستحی فاصنع ماشئت اور مخفی نہین کہ لفظ ارجلکم الی الکعبین کلام الہی مین تحت واسحوا کی مع ہی تو ظاہر قران مسح پاہی مین نص ہے اور غسل یدین المرفق بہی مخالف ظاہر قران کی نہین ہے اگر کون خرطغام ولد الحجام اور اوسکی بلاف اجلاف سر اپاز مین مین رکہکر اور پانون آسمان کو کر کی اوندہی کہڑی ہو کر غسل جنابت کیا کرتی تو غسل یدین الاصابع ٹہیک بیٹہتا ورنہ کون خریہہ جو کچہہ بکا ہی اور گو بیحد اپنی ہو نہہ سی اگلا ہی گو شتر اوس مقلد بعیر الاصحاب کا ہی اور کون خرطغام مجہول الابہ والاعمام فی بہہ جو کہا اور بہہ جو فرمایا ظاہر است کہ کلمات انی موضوع برای مکان است الخ پس شاد ہو کہ اس ہلوسی کیا مراد ہی اگر بہہ دہی کہ آیات قرانیہ یا احادیث ایمانیہ ہمیشہ اپنی ظواہر معانی پر رہتی ہین تو اولا تقیہ کا پردہ بیچ مین ہی الی آخر ہذیانا تہ مخفی نہ رہے کہ کون خرطغام ولد الحجام فی بجہل یا تجاہل یہان اجمال واہمال کیا اور جو کہ جواب اہل

اصل مطلب سے عاجز تہا فرار کرکی کلام کو تقیہ مین کہ اس جگہہ بحث منہ نہین ہے لیکبا اسصورت مین جعفر کو ضرر ہوا کہ کشف اوسکی سورت
وعورت کا کرون تاکہ اہل نظر دیکہہ کر اوسکا خط اوٹہا ئین سو جاننا چاہئی کہ مطلب صاحب سہم ثاقب کا یہہ ہی کہ خدا یتعالی نے فرمایا ہی شما اکم
حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم جو کہ لفظ انی کا موضوع ہی مکان کی لئی تو ظاہر آیہ وافی ہدایہ کا تخییر مواضع اتیان کیونکہ اگر مراد تجاسجا
وتعالی کی تخییر فی وضاع الاتیان ہوتی تو اللہ تعالی فاتوا حرثکم کیف شئتم فرماتا اور لیس فلیس کون خرطغام ولد الحجام اوسکی جواب مین
فرماتی ہین ہارون گہبٹنا پہوٹی انکہہ کہ اگر آیات قرانیہ یا احادیث یا نیہ ہمیشہ اپنی ظواہر معانی پر رہتی ہین تو تقیہ کا پردہ پہٹنا ہی حضرت
کون خرطغام کرین کہ آیات کی ظواہر معانی پر رہنی مین تقیہ کا پردہ کیونکر پہٹتا ہی کچہہ معلوم نہین ہوتا کہ آیات قرانیہ کی ظواہر معانی پر
رہنی ہین اور تقیہ کی پردہ پہٹنی مین کیا ملازمتہ ہی اور مخفی نہین کہ تقیہ تو بحکم ظواہر و بواطن آیات محکمہ غیر متشابہہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ
الآیہ اور یہی آیہ وافی ہدایہ و قال رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانہ و دیگر آیات واحادیث کی مامور بہ ہے کون خرطغام ولد الحجام
عجب سفیہ وطرفہ بیمغز ہے کہ معنی ظاہر آیہ و قال رجل مؤمن من آل فرعون الآیہ کی کہ مشعر بمدح مؤمن متقی ودال مشروعیت تقیہ
پر ہے اپنی سوء فہمی سے مخالف معنی ظاہر آیہ کی سمجہتا ہے اور عبارت و مضمون صدیقہ سلطانیہ کا مربوط و مضبوط ہی کون خرملوم وندیم
اگر اپنی سوء فہمی سے اوسکو نہ سمجہی تو کسیکا کیا قصور اور کون خرطغام ولد الحجام نی یہہ جو کہا بس انی مکانی کی وضع اگرچہ مکانین ظاہر ہی اور تعدد
وتخییر مکان کو مستلزم لیکن ظہور اس معنے کا مکان دبر مین غیر مسلم اسواسطی کہ جایز ہے مکان سے دبر مراد نہو بلکہ بالاخانہ یا تہ خانہ یا صحن سرا
یا غیرہ مراد ہو الخ جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ کون خرطغام ولد الحجام کو چاہئی کہ اس معنے مراد کو اپنی اسلاف و اجلاف ابن عمر یہ گہر اور نافع
نافع اور مالک و مالک غیرہم کی گورون پر جاکی بطور وعظ کی پڑہے جب وہ باستماع وعظ کون خرکی رو براہ ہولیوین اور کجروی
چہوڑدین تب بعد اوسکی ہماری خدمت مین عرض کرکی اپنا پیچہا زدو ضرب مخول امامیہ سی چہوڑاوی ورای آن اوسکی اسلاف اجلاف کو
اس معنے مراد کا معلوم نہوتا اور اس کون خرطغام ولد الحجام کو معلوم ہونا اعجب العجاب ہے ثانیا اوامر و نواہی قرانی واحکام ربانی عام ہوتی
ہین شامل ہر فرد بشر کو اگر آیہ نساء کم مین انی مکانی سے بالاخانہ و تہ خانہ وصحن سرا مراد ہو تو آیہ مذکورہ کون خرطغام ولد الحجام کو شامل ہوگی
کیونکہ حجام و حائک وغیرہ اراذل و اجلاف کے یہان بالاخانہ و تہ خانہ وصحن سرا کجا فلذا کلام یہہ ہی کہ حقیقت مسئلہ وطی فی ادبار الازواج کی اوسی
قدر ہے جو صدر رسالہ سہم ثاقب مین بدین عبارت مذکور ہے مخفی نماند کہ مسئلہ مذکورہ در طریق ہر دو فریق اختلافی است بعضے از علمای ما مانند
قمیین و ابن حمزہ و شیخ ابو الفتوح رازی و راوندی در کتاب لباب و سید ابو المکارم صاحب بالبال القلائل و فاضل آملی تلمیذ محقق و غیر ایشان
حرام میدانند و برخی از فقہای ما آنرا مکروہ بکراہت شدیدہ منحطہ دانستہ اند و جماعتی از قدمای عظمای صحابہ و تابعین و علمای اہل سنت و
جماعت آنرا حلال و مباح پنداشتہ اند بدون تصریح بکراہت و اکثری از آنہا بحرمتش قائل شدہ اند الخ اسصورت مین دعوی کون خرطغام ولد الحجام
کہ وطی فی ادبار الازواج مذہب سنیہ سفیہہ مین بالاتفاق حرام ہے دعوی بلا دلیل و ادعا محض خلاف اقوال جمہور سنیہ سفیہہ کی ہے فخر رازی
امام سنیان تفسیر مین کہتا ہی ذہب اکثر العلماء الی ان المراد من الآیۃ ان الرجل مخیر بین ان یاتیہا من بین رجلیہا فی قبلہا فقولہ تعالی
انی شئتم محمول علی ذلک و نقل نافع عن ابن عمر انہ کان یقول المراد من الآیۃ یجوز ان یکون النساء فی ادبارہن و سایر الناس کذلک ہوا

اجماع مخیر اوضاع اتیان ہ

نافعا فی هذه الروایة وهذا قول مالک واختیارا السید المرتضی من الشیعة انتهی وقسطلانی شرح صحیح بخاری مین کہتا ہی وقد نقل اباحة
ذلک عن جماعة من السلف لهذه الاحادیث والظاهر الایزر ونسبه ابن شعبان الی الکثیر من الصحابة والتابعین والامام الاعظم مالک فی روایة
کثیرة الخ ان عبارتون امام رازی وقسطلانی سی کئی فایدی حاصل ہوے ایک تکذیب کون خرطغام ولد الحجام کی جو کہتا ہی اور اوعا کرتا ہی کہ مذہب سنیہ
سیئہ مین بالاتفاق اتیان فی ادبار النساء حرام ہی چنانچہ لفظ ذہب اکثر العلماء کا کلام امام رازی مین ولفظ قد نقل اباحة ذلک عن جماعة من السلف
کلام قسطلانی مین تکذیب کون خر کی اور تصدیق ہماری قول کی کر رہے ہین دوسرا فایدہ تکذیب کون خرطغام ولد الحجام کی جو براہ مغالطہ کہتا ہے
کہ محاورہ ابن عمر مین فی بمعنی من ہے کسواسطی کہ اس عبارت فخر رازی نقل نافع عن ابن عمر انه کان یقول المراد من الآیة بجواز اتیان النساء فی
ادبارهن مین لفظ فی کا بمعنے من کی ہو نہین ہوسکتا کیونکہ اگر عبارت مذکورہ مین فی بمعنی من کی ہو تو مطلب اس عبارت کا وہی ہوتا ہے
جو مطلب عبارت ذہب اکثر العلماء کا ہی حالانکہ یہ دونون مطلب علیحدہ علیحدہ ہین دونون عبارت کی مطلب ایک ہونی مین کلام امام رازی کا
معمول بنتا ہی اور تکرار بے سود لازم آتی ہے دوسرا آن عبارت سایر الناس کذبوا نافعا فی ہذہ الروایة یہی آواز بلند پکار رہا ہی عبارت امام رازی
نقل نافع عن ابن عمر انه کان یقول المراد من الآیة بجواز اتیان النساء فی ادبارهن مین فی بمعنے من کے نہین ہوسکتا کیونکہ اگر فی بمعنے من کے ہو تو
تکذیب نافع کی سایر ناس نے کسواسطی کے کہ قول نافع کا برتقدیر لینی فی کے بمعنے من مطابق قول اکثر علما کی ٹہرتا ہی مخالف اوسکی تیسرا فایدہ
تکذیب کون خرطغام ولد الحجام کی جو کہتا ہی کہ مالک نے لک امام بدانجام سنیہ سیئہ کی مذہب مین تجویز اتیان النساء فی ادبارهن نہین ہے بالجملہ
مسئلہ مذکورہ کا بمذہب سنیہ اختلافی ہونا اور بمذہب مالک لک امام سنیہ اوسکا مجوز ہونا ثابت ہوا اور کون خرطغام ولد الحجام کی تطویل
بلا طائل لاحاصل ہوئی اور جب مسئلہ اختلافی ہوا تو مجوزین اوسکی روایات جواز کو اور محرمین روایات حرمت کو توجیح دیتی ہین اتفاق جمیع
سنیہ سیئہ کا اوسکی حرمت پر دیکھو فلا کون خرطغام ولد الحجام کا ہی کہ قابل اصغا کی نہین اوسکا امام رازی اور اوسکا قسطلانی خود تکذیب

المفاتیح

کون خر کی کر گئی ہین فلا تغفل **قال** الناصب الکاسب تفصیل اس حال کے یہ ہی کہ انی زمانی کی نص فریقین کے تفسیر مین موجود ہی فی
الخامس انی شئتم معناه متی شئتم من قبل او من بعد او فی الصادق انی شئتم ای متی شئتم فی الفرج وفی روایة اخری ای ساعة
شئتم لیکن یہ معنی مختار نہین فی الکبیر واما الاوقات فلا مدخل لها فی هذا الباب لان انی لا یکون بمعنے متی وانما یکون بمعنے کیف پس جمہور
محققین سنی شیعہ کی تردید کی انی بمعنی کیف مختار ہی لما یؤید تفسیرهم وتعبیرهم فی الجلالین انی کیف شئتم من قیام وقعود واضطجاع
واقبال وادبار وفی الصافی تحت انی شئتم وفی اخری من قدامها ومن خلفها فی القبل وفی منهج الصادقین انی شئتم ہر گونہ کہ خواہید
خواہ روی زنان بجانب شما باشد یا پشت یا غیر آن از هیات جماع وفی توضیح المجید انی شئتم جسطرح چاہو مقاربت کرو خواہ از طرف رو خواہ
از طرف پشت یا غیر اسکی اشکال مجامعت سی اور دلیل اس دعوی کی کہ انی اسمقام مین کیف کی معنے مین ظاہر ہے کہ نافع اتیان فی الادبار
ہی کے معنی این مین کہ مجوز اتیان فی الادبار ہے چند چیز ہے از انجملہ ایک حدیث کما سبق ذکر بعضها ومنها ما فی الکبیر والمعالم ما روی خزیمة
ابن ثابت ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن اتیان النساء فی ادبارهن فقال حلال فلما ولی الرجل دعاه فقال کیف قلت
فی ای الجرزتین او فی ای الخصفتین امن قبلها فنعم ام من دبرها فی قبلها فنعم ام من دبرها فی دبرها

روایات اتیان فی ادبار النساء مین فی بمعنی من ہین

۸

فی دبرها فلا ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی ادبارھن والمراد بمحل حرثہا مسلکیہا والحرثین وکذلک الخصفتین کما بیان
عن الآتین کذا فی بعض التفاسیر وفی الکلینی سئل الصادق عن ایتان النساء فی اعجازھن فقال ھی المحل لا تؤذیہا وفی روایۃ
والمراۃ بمنزلۃ لا تؤذی ھی حرث کما قال تعالی دوسری شان نزول فی الکبیر ان الیہود کانوا یقولون من اتی المراۃ من دبرھا
فی قبلھا جاء الولد احول فانزل اللہ ھذہ الایۃ لتکذیب قولھم فکان الاولی حمل اللفظ علیہ فی الصافی وعن الرضا علیہ السلام
ان الیہود کانت تقول اذا اتی الرجل المراۃ من خلفھا خرج ولدہ احول فانزل اللہ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
من خلف او قدام خلافا لقول الیہود ولم یعن فی ادبارھن تیسرے سیاق کیونکہ نساءکم کی پہلی ات اللہ یحب التوابین
ویحب المتطھرین ارشاد ہی اور ظاہر ہی کہ طہارت اجتناب مستقذر کا نام ہی خواہ یہہ مستقذر حدث ہو خواہ خبث یا جماع حایض یا وطی فی الدبر
پس ایتان فی الدبر کی حرمت اس آیہ سی ثابت ہی اشارہ چوتھی سیاق کیونکہ انی شئتم کی بیچھی مقدموا لانفسکم ارشاد ہوتا ہی یعنی
جب تمکو ایتان موضع حرث کی اجازت ملی تو اب موضع حرث مین آؤ اور منافع راجعہ الی الدین جیسی فرج کی حفظ اور تحصین کا قصد کرو اور
چاہو کہ تمہاری لئی دعا اور استغفار کیا کری ۵ برگ عیش بگور خویش فرست ۵ کس نیارد پس تو پیش فرست ۵ کیونکہ امور مباحہ نیت صحیحہ سے
سبب عبادت مین شمار ہوتی ہین اور ظاہر ہی کہ حصول اولاد سوائے اس موضع حرث کی موضع فرث مین ممکن نہین پانچوین استقذار
کیونکہ وطی فی الدبر بلکہ وطی مطلقا مستقذر ہی خواہ ادبار رجال مین ہو خواہ ادبار یا اقبال نساء مین اسی سبب وطی اور موطوء پر غسل
واجب آتا ہی لیکن وطی فی القبل بضرورت ابقای نسل مباح ہوئی بشرط نکاح اور عدم محرمیت اور برآءت اور طہارت از حیض وغیرہ
اور وطی پر مرد یا زن مین یہہ ضرورت نہین اس سبب استقذار کی علت سی حرمت اصلیہ باقی رہے چھٹی قیاس اسوسطی کہ ہرگاہ ادبار رجال
حرمت بنصوص قطعیہ اور باجماع فریقین معلوم ہے اور قوم لوط کا اہلاک اسکی سبب بتیقن تو اسی قیاس پر ادبار نساء کی حرمت متصور ہے
اور اہلاک فاعلین کا بنصوص احادیث مسلم ہے تو اسطی ایتان نساء فانوہن من حیث امرکم اللہ کی ساتھہ تقیید پایا کہ باتفاق مفسرین محققین
اس حیث مکانیہ سی فرج زن مراد ہی نہ شرج فاذورات کا معدن اور قیاس مشہور حرمت وطی ادبار نساء پر یہہ ہی کہ حق تعالی فی و
یسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض مین نجاست حیض کے سبب وطی قبل کو حرام فرمایا پس نجاست
براز کی سبب وطی فی الدبر کیون حرام نہو کہ ہر وقت یہہ ناپاکی امعای متصلہ بالدبر مین موجود ہی بخلاف قبل کہ جز ایام حیض کبھی ناپاک اور
گندہ نہین ہوتی اسی اسطی تا بقای ابندت مباشرت حرام ہی نہ بعد انقضای ایندت اور وہ جو بعض معاندین بایتان الادبار اس قیاس پر
شبہہ کرتی ہین کہ اگر یہہ نجاست براز حرمت وطی فی الدبر کا سبب ہے تو چاہئی کہ نجاست بول یہہ حرمت وطی فی القبل کا سبب ہو کیونکہ
بول براز من حیث النجاست اخوان ہین پس جیسے دبر نجاست براز سی کبھی خالی نہین ویسا ہی قبل نجاست بول سے کبھی خالی نہین فالدلیل
الدلیل والمنع المنع پس اسکا دفع کتاب نصیحۃ المسلمین فضیحۃ الشیاطین مین موجود ہے اسطرح پر کہ یہہ شبہہ بسبب عدم وقوف علم تشریح ناشی ہے
کیونکہ اس علم مین مشرح ہی کہ عورت کی فرج مین تین تجویف ہین تلی اوپر اعلی والی نجویف فراخ ہی شانہ سی ملی ہی بدستور نادان بول
اسی تجویف سی جاری ہوتا ہی اور تجویف وسط والی تنگ ہی امعای لگی احیانا اس تجویف سی بائی سرتے ہی اور اسفل والی فراخ تر ہے

رحم سی متصل ہنگام جماع ذکر اسی تجویف مین داخل اور خون حیض اور جنین اسی تجویف سی خارج ہوتا ہی پس فرج مین کہ یہہ تجویف جای جماع ہی کا ہے
ناپاک اور گندہ نہین ہوتی الا ایام حیض مین اور اون ایام مین جماع حرام ہے بخلاف دبر کی کہ ایک راہ بیش نہین اور متصل باسعاہی کہ معدن براز
اور جای نجاسات غلیظہ ہی ساقوین مضرت طبی اسو اسطیکہ علم طب مین مقرر ہو چکا کہ یہہ فعل مخالف مخوای کیف اور موافق مودای اَین
اخر ہی فی الطبیعۃ قال الشیخ ابیان العلمان قبیح عند الجمہور محرم فی الشریعۃ وھو من جہۃ اقوی ضررا اما من جہۃ ان
یھیج فیھا الی حرکۃ اکثر لیخرج المنی فھو اضر واما من جہۃ ان المنی لا یدفق معہ دفقا کثیرا کما یکون فی النساء فھو اقل ضررا
اور عمدہ ضرر ابیان النساء فی ادبارہن کا یہہ ہی جو کتاب موجز اور اوسکی شرح سدیدی وغیرہ مین لکھا ہی کہ والمستکثر من ابیان وجتہ فی الدبر
غیر آمن من ولد ذی ابنۃ وذلک اذا بلغ ھذا الفعل الی مبلغ یعتاد بہ المرأۃ وتلتذ فیؤثر ذلک فی الولد بسبب ان المنی المنفصل
من کل عضو من الوالدین یخلق منہ ذلک العضو فی الولد علی مذھب الاطباء وفی التبصرۃ در علم طب ثابت است کہ مفعولہ فی الدبر
خصوصا جالی اگر پسر زاید اورا علت ابنہ باشد کہ علاج پذیر نبود اسو اسطی زنہار رب جلیل نے اس فعل رذیل کو اپنی جیب کریم کی امت پر پسند
نہ کیا اور بنظر انہین قباحتون کی شارع فی اسکی فاعل پر تعزیر کا حکم دیا غرض بنظر انہین وجہون کی انی بمعنی این مقتضی تعدد مکان مراد نہین
بلکہ اسمقام مین انی بمعنے کیف مراد ہی جو اختلاف اوضاع جماع کو چاہتا ہی فافہم ولا تکن من الغافلین اور یہہ جو فرمایا کہ چون اطلاق حرث مجاز
الی قولہ بلکہ محل کیف شتم بود محض غلط اور غلط محض ہے اسو اسطیکہ باتفاق مفسرین سنی و شیعہ مراد حرث سی مقام حرث ہی فی الجملہ ہین
نساءکم حرث لکم ای محل زرعکم الولد فاتوا حرثکم ای محلہ وھو القبل وفی نساءکم حرث لکم موضع حرث لکم
وفی المنہج نساءکم حرث لکم زنان شما مزرع کشت شما اند کہ آن ہای پیدا شدن اولاد ہست اس تقریر پر مراد حرث سی نساء نہ ٹہرا اور لفظ
انی کا عدم تخییر اور تعدد وضع پر دلالت کیا اور ظاہر ہے کہ ائتوا حرثکم انی شئتم مین موضع حرث واحد ہے نہ متعدد نا وطی فی الدبر پر محمول ہوئی کہی
موضع حرث مین ہوتی ہی نہ موضع فرث مین موضع فرث زمین شور ہے یعنی اوسر کہ اوسمین تخم اوگنے کی امید نہین ۵ زمین شور سنبل
بر نیارد ۵ در وتخم اہل ضلایع مگردان ۵ اور یہہ جو فرمایا کہ مجرد تشبیہ را ادنای مشابہت الی آخر القول فی الواقع امر واقعی ہے لیکن ادنی مشابہت
بہی تو متحقق ہو حرث کو نساء سی جمیع اعضا مین ہرگز مناسبت نہین زادنی نہ منکل الوجوہ مان ادنی مناسبت اس بات مین البتہ ہی کہ جیسا
کہیتون مین بیج ڈالی سے غلہ پیدا ہوتا ہی اسی طرح عورتون کی رحمون مین نطفہ ڈالی سے اولاد پیدا ہوتی ہے فی المظہری والصافی باتحاد
لفظیہما شبہت بہما تشبیہا ایلقی فی ارحامہن من النطف بالبذور وفی المنہج حقتعالی زن را تشبیہ کرد بمزرعہ ومرد را بزارع ونطفہ
را بتخم وولد را بزرع وفی توضیح المجید اور تشبیہ کہیتی کی اسو اسطی ہے کہ گویا نطفہ بجای تخم کی ہے اور زن بجای زمین اور فرزند بجای
حاصل زراعت اور مرد بجای دہقان اب ادنای مشابہت ملازمان کی بمعنی طبعزاد بلکہ شکم زاد بحکم ان تفسیرون کی خصوصا بشہادت تفسیر
جناب ابو الکلب عاوی برادر ملازمان عاوی ماتہہ سے گئی اور مشابہت بمعنی مطلوب بحکم ان تفسیرون کی ماتہہ رہے اور تشبیہ صحابہ کی جو زرع
کی ساتہہ آیہ مین واقع ہے معلوم نہین کہ ملازمان کی طور پر اوسمین ادنی مشابہت کیا ہی بیان ہو تا می اہلسنت اور شیعہ کی نزدیک
ادنی مشابہت اسمین یہہ ہے کہ جیسا کہیت مین پہلی پتہا اوگتا ہی پہر اوسکی کمر مضبوط ہوتی ہے پہر موٹا ہو کر اپنی نال پر کہڑا ہوتا ہی اسیطرح

بسیطرح اس مین بین اول ایک آدمی نہا پھر دوہوئی پھر زیادہ پھر فوت بڑہتی گئی حضرت کی وفت اور خلیفون کی خلافت مین اور یہہ تشبیہہ مفید است
ہی نہ مؤید ملازمان ذرا اسمین غور بکار ہے مجتہد ہونا اور چیز ہی اور معز سخن کو پہونچنا اور چیز ۵ مجتہد گشتی و اگر نیستی ٭ خود کجا و ادر کجا
کیستی ٭ بالجملہ عجب ہے ملازمان سی کہ بحکم دروغگو را حافظہ نباشد باتو اول کلام مین وہ شوشہ ری کہ امامیہ کی یہان وطی فی الدبر حرام ہی یا آخر
اسمقام مین یہہ بی نمکی اور دین کوری کہ اوسکی حلت قرآن سی بیان فرمانی لگی ع نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ٭ اب قائلین حرمت
پر عرصہ تنگ ہوگا اور مائلین حلت کا میدان فراخ صاحبو ہمنی چور سینہ زور کو پکڑ دیا اوسکی اقرار بموجب تجویز الزام مین پکڑ دیا آیندہ جزا سزا کا
حاکم کو اختیار ہی والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء بما کسبا نکالا فقہ مخفی نہ رہی کہ یہہ فائدہ دوم مجتہد عظیم
مشرق ہے اسدلالات اکابر قوم سے ۱ تفصیل مقام یہہ ہی کہ علم الہدی ثانینی اور ابو جعفر طوسی وغیرہما من خلق کثیر و جم غفیر مین ہذا القوم المجوسے
فی اپنی اس فعل بد کی اباحت اور حلت پر چار طوسی استدلال مزعوم وارد کئی ایک یہہ کہ حقتعالی نی عورت کو حرث فرمایا پس حرث تمام
ذات ٹہری نہ مقام مخصوص پھر جب اسکی بعد انی شئتم ارشاد ہوا یعنی عورتون کی پاس آو جس جگہ چاہو پس تعمیم دونو مقام کی نکلی دوسری
یہہ کہ انی مکان کی لیئے آتا ہی جیسے انی لک ہذا مین پس معنی انی شئتم کی این شئتم ٹہری اور یہہ بثبت تعدد اور تخییر نکلا ہے پس قول اول
ملازمان یعنی کلمہ انی موضوع ہی ای مکان الخ وجہ ثانی سی ماخوذ ہی اور قول ثانی یعنے چون اطلاق حرث مجاز الخ وجہ اول سے مستنبط ہی
تیسری یہہ کہ کریمہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم بعمومہا سی بر دلالت کرتا ہی کہ وطی قبل مین ہو یا دبر مین تا آنکہ اگر لونڈی یا
غلام کی حرمت پر اجماع منعقد نہوتا وہ بہی اس آیہ سی جائز ٹہرتا چونکہ یہہ بین الفریقین یہہ مسئلہ متفق علیہا ہی کہ اگر کسی نے بیبی
طلاق اپنی عورت کو کہا کہ تیری دبر مجہپر حرام ہے طلاق پڑجائیگی اس سے معلوم ہوا کہ وطی فی الدبر حلال ہے انتہی مضمون استدلالا تہم
اور ہر گاہ جواب دونو وجہ اول کا تمام تفصیل مذکور ہوا اب دونو وجہ ثانی کا جواب دریافت کرنا چاہیئی پس جواب ثالث کا یہہ ہے کہ
سلمنا کہ کریمہ الا علی ازواجہم الآیہ عام ہے لیکن دلایل اہلسنت خاص ہین اور ظاہر ہے کہ خاص کو عام پر تقدم ہوتا ہی پس خاص ہے پر عمل
چاہیئی کہ بی غائلہ اور بی عبار ہے نہ عام پر کہ ہمہ تن تیرہ و تار ہے اور جواب بتایع کا یہہ ہے کہ لفظ مذکور اسواسطی طلاق سے کنایہ ہوا کہ وہ
مقام ملامست اور مضاجعت ہی کیونکہ جب مرد زن کی ساتھہ جفت و خیز کریگا البتہ مس فیما بینہما متصور ہوگا پس یہہ اوس قسم سے ٹہرا کہ اگر
کسی نے اپنی جورو کو کہا کہ تیرا ہاتھہ مجہپر طالق ہے یا تیرا ہاتھہ مجہپر حرام ہے اور طلاق کی نیت کی افسوس کہ اس قوم کو یہہ ہے یاد نہ رہا کہ زنا
اسیواسطی حرام ہوئی کہ مزیل نسب ہی اور مکدرات اس حد تک حرام ٹہری کہ مزیل عقل ہین اور قتل اس سبب ممنوع ہوا کہ
ہادم بنیان انسان ہے اسیطرح لواطہ و اسمنا اس باعث مخطور ٹہرا کہ مفنی نوع انسان اور متلف نطفہ ہی پس انیان فی الدبر عین کیا جانے
ہی کہ حلت یا اباحت پر باقی رہے سوای اضاعت وقت و تلوث قذر اور شہوت زنا کی اور متصور نہین حالانکہ ہوے نفسانی اور رضائے
شیطانی سی باز رہنی مین کمال ہے اسیواسطی ولا تقتلوا انفسکم ارشاد ذو الجلال ہے ولنعم من قال ۵ بڑی سوذی کو مارا جنتی نا
نقش مارہ ٭ نہنگ و فیل و یوزو مار کو مارا تو کیا مارا ٭ وہذا بسط المقام من اللہ التوفیق لفہم الکلام اقول یہہ تفصیل مخل اور تطویل مخل
سے تا بی کار و بی مصرف ہی اولا کون خر کو لازم ہے کہ یہہ گہر بیحد جو اوسنی اپنی مونہہ سی اگلی ہین ابن عمر و نافع و مالک و ابو سعید

وجماعت سلف ومقتدایان عبدالرحمن بن قاسم وغیرہ کی گورون پر جاکر نثار کری کہ تابرگان باقرار قسطلانی وامام رازی کی علت وطی فی الدبر کے
قائل وبعض اونمین سی اوسکی فاعل بہے ہین ثانیا کون خرطغام ولد الحجام کو نسوید کاغذ وتصنیع مداد بتکریر احادیث کہ اولہ محرمین فعل مذکور کی ہین کون
ضرورت داعی ہے اوسکو لازم ہی کہ جسطرح تکراری سوداولہ محرمین کی کرتا ہی اوسیطرح تکرار اولہ مجوزین کی بھی کیا کری کہ یہہ مسئلہ بلا خلاف خلافی
ہی کیا کون خرطغام ولد الحجام فی اپنی دیدہ دبری عبارت تفسیر کبیر امام رازی وھذا قول لمالک اختیار التیمی من الشیعۃ اور عبارت
قسطلانی شارح صحیح بخاری قد نقل اباحۃ ذلک عن جماعۃ من السلف الخ نہین دیکھی اور ابن عمر فی نافع کی جواب مین جو لاافی دبرہا کہا تھا دیگر روایات اوسکی
جلب کے جو درمنثور وصحیح بخاری وقسطلانی سے رسالہ سہم ثاقب مین مسطور ہین اونکی دیکھنی سے بھی کون خرطغام فی اپنی آنکھین بند کرلین اور کون
خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا قیاس مشہور حرمت وطی اوبار نسائیہ بہہ ہے کہ حقتعالی فی آیہ ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی
فاعتزلوا النساء فی المحیض مین نجاست حیض کے سبب وطی قبل کو حرام فرمایا پس نجاست براز کی سبب وطی فی الدبر کیون حرام نہوالخ یہہ
یہہ قیاس اس مقلد اول من قاس کا صریح فاسد الاساس ہے کیونکہ کریمہ قل ھو اذی صریح ہی اس امر مین کہ حقتعالی نے وطی قبل کو حیض مین بسبب
ایذا کی حرام فرمایا ہی بسبب نجاست حیض کی اور نجاست براز کی اصلا متصلہ بالدبر مین موجود ہی نہ دبر مین اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ
جو کہا عمدہ ضرر ایتان النساء فی ادبارہن کا یہہ ہے جو کتاب موجز اور اوسکی شرح سدید وغیرہ مین لکھا ہی کہ لیستکثر من ایتان زوجتہ فی الدبر غیر
آمن من ولد ذی انتہ مہربان من ۵ پس از سی سال اینمعنے محقق شد بنجاقانی ✦ کہ بورانی است باد بنجان وباد بنجان است بورانی ✦
اب معلوم ہوا کہ خطاب ادر بخطا مستکثر فضل نہ کورتہا جبھی تو پسر مابون پیدا ہوا اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا اسی واسطی زنہار رب
جلیل نے افعل رذیل کو اپنی حبیب کریم کی امت پر پسند نہ کیا یہہ قول کون خر کا مشعر ہی اس امر پر کہ قائل حولت رحلی اللیلۃ ونافع مولا
ابن عمر اور ابن عمر و مالک ٹالک ابن طیلکہ وغیرہ کون خر کی تردیک است پیغمبر تہی اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا اور تشبیہ صحابہ کی جو زرع
کی ساتھہ آیہ مین واقع ہوئی معلوم نہین کہ ملازمان کی طور پر اوسمین ادنی مشابہت کیا ہی بیان ہوالخ بموجب ادعای کون خرطغام ولد الحجام
کی بیان کیا جاتا ہی کہ تشبیہ مذکور فی الآیہ بلکہ سارا آیہ سراسر مضر سنیہ نیشہ اور سرتاسر مفید مطلب امامیہ اثنا عشریہ یہ آیہ ہم اللہ تعالی بالطافہ الخفیہ
والجلیہ ہی کون خرطغام ولد الحجام اگر گوش شنوا رکھتا ہو تو سنی ودر دیدہ بینا رکھتا ہو تو دیکھی کہ آیہ وافی ہدایہ یون ہے محمد رسول اللہ ۲
والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ترٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھہم من
اثر السجود ذلک مثلھم فی التورٰۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ
یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات منہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی محمد رسول خدا کی ہین اور وہ
لوگ جو ساتھہ اونکی ہین سخت ہین کافرون پر کہ اوپر رحم نہین کرتی اور آپسمین دوست ومہربان ہین دیکھتا ہی تو اونکو راکع وساجد چاہتی ہین
وہ فضل ورضای خدا کو علامت اور نشان اونکی یہہ ہے کہ اونکی وجوہ مین نشان سجود کی ہین یہہ ہے صفت اونکی تورٰیہ مین اور حال اونکا
بیچ انجیل کے مثل کھیت کی ہے کہ نکالا اوسنی پٹھا اپنا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پس موٹا ہوا پس کھڑا ہوا اپنی ساقون پر تعجب مین ڈالتا ہے
زارعون کو تاکہ غیظ وخشم مین آوین بسبب اونکی کفار وعدہ کیا ہی خدا تعالی نے اون لوگون کو جو ایمان لائی اور عمل صالح کئی اونمین سے

اونمین سے مغفرت واجر عظیم کا کون خرطعام والمجام اور اوسکی اصحاب دیکھین کہ لفظ اشداء علی الکفار نص ہے اس امر مین کہ بہگوڑی وجہادسی بہاگنی وولی
وسولین ادبار اس آیہ کی مصداق نہین ہوسکتی اور لفظ رحماء بینہم فی فض غلیظ کو باہر پہینکا اور لفظ تو اہم رکعا سجدا کی مصداق وہ اصحاب
ہین جو اکثر اوقات مشغول نماز رہتی تہے کہ رسول ورئیس اونکی جناب امیر علیہ السلام ہین نہ وہ لوگ کہ نماز کو چہوڑ کر بہاگ جاتی تہے اور پیغمبر خدا
کو خطبہ پڑہتی ہوئی کہڑا رہنی دیتی تہی خدا یتعالی فرماتا ہی واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما بلکہ گہوڑی وفارین
من الزحف وتولی ادبار کرنیوالی مصداق آیہ وافی ہذہ من یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ
وماوہ جہنم وبئس المصیر کی ہین اور حقیر اسما بہگوڑون کے سابق مین بتفصیل لکہہ چکا ہی فتذکر اور مخفی نرہی کہ کتب معتبرہ اہلسنت سی ثابت
ہوتا ہی کی لفظ والذین معہ سی مراد جناب امیر علیہ السلام ہین کسواسطی کہ معیت جناب امیر علیہ السلام کی ساتہہ پیغمبر خدا کی کامل ہے کیونکہ اول پیغمبر خدا
کی ساتہہ جناب امیرہی نے نماز پڑہے ہی اور سب سے پہلی جناب امیر ہے مشرف باسلام ہوئی ہین کتاب صفوۃ الزلال مین جناب امیر علیہ السلام
سی مروی ہے کہ آنحضرت نی فرمایا صلیت مع رسول اللہ سبع سنین قبل ان یسلم احد یصلی احد اور صحیح ترمذی مین ہے
ابن عباس نے کہا اول من صلی مع النبی علی ابن ابیطالب اور یہہ شرف قرب ومعیت کا ساتہہ پیغمبر خدا کی کسیکو سوای جناب امیر علیہ السلام کی حاصل
نہین ہے اور مناقب خطیب خوارزم ومودات سید علی ہمدانی ومسند احمد بن حنبل مین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سی مروی ہے کہ کہا پیغمبر خدا
فی تہامین اور علی نور روبروی خدا یتعالی کی کہ وہ نور تسبیح وتقدیس خدا یتعالی کی کرتی تہی دو ہزار سال قبل پیدایش آدم کی جب اللہ تعالی
فی آدم کو پیدا کیا تو اوس نور کو صلب آدم مین رکہدیا پس وہ نور ایک صلب سی دوسری صلب مین منتقل ہوتا ہوا صلب عبدالمطلب
مین ٹہہرا پہر اللہ تعالی نے اوس نور کو دو حصہ کیا میرا حصہ صلب عبداللہ مین اور حصہ علی کا صلب ابیطالب مین گیا پس علی مجہسی ہین
اور مین علی سے ہون اور یہی جملہ غزوات مین علم سید کائنات کا جناب امیر کی ہاتہہ مین ہوگا اور وقت ٹوٹنی بتون کی دوش جناب امیر کی
دوش مبارک رسول خدا پر تہی اور یہہ وقت مباہلہ کی جناب امیر علیہ السلام ساتہہ پیغمبر خدا کی تہے اور خدا یتعالی نے جناب امیر کو نفس رسول اکرم
کا فرمایا ہی اور یہی بعد رحلت سرور کائنات کی جناب امیر ہی نے آنحضرت کو غسل دیا اور تجہیز وتکفین کیا اور قبر مین اوتارا اور پہلا وہ شخص
جسنی جنازہ پیغمبر خدا پر نماز پڑہے اور آخر وہ شخص جو قبر پیغمبر خدا سی باہر آیا جناب امیر ہی تہے تو ایسے معیت سوای جناب امیر علیہ السلام کی پیغمبر خدا
کی ساتہہ کسکو ہی اور فقرہ اشداء علی الکفار بہی وصف ذات بابرکات جناب امیر ہی کا ہی کیونکہ آیہ مذکورہ غزوہ خیبر مین بعد فتح کی نازل
ہوا ہی اور سبب نزول آیہ مذکورہ کا اکثر تفاسیر وصحاح ستہ سنیہ ومشکوۃ وغیرہ مین یون لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی غزوہ خیبر
مین ایکمرتبہ ابوبکر کو دو مرتبہ عمر کو اپنا علم دیکر باجماعت اصحاب جنگ کی لئی بہیجا پہر دونو بہگوڑی بہاگ آئی تب پیغمبر خدا نی فرمایا لاعطین الرایۃ
غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ اور روایت نصرت آیت بدست حق پرست جناب امیر کی دیگر جنگ کی واسطی بہیجا اور
فتح خیبر آپ کی ہاتہہ سی ہوئی اور تفصیل اسجنگ کی اور معجزات جناب امیر کی جو اسجنگ مین ظہور مین آئی ہین کتب معتمدہ سیر مین موجود ہے
تو اشداء علی الکفار سی مراد سوای جناب امیر علیہ السلام کی دوسرا کوئی نہین ہوسکتا کیونکہ غزوہ خیبر مین صحابہ کبار سنیہ جو بہاگ بہاگ آئی اشداء
علی الکفار نہ تہی بلکہ اہ ہو فحش علی الکفار والفارون من الکفار تہی خدا یتعالی خلاف واقع بہگوڑونکو اشداء علی الکفار کیون فرماتا اور فقرہ

رحماء بینہم ہی وصف ذات و بالا صفات جناب امیر علیہ السلام سے کا ہی کی مؤمنون پر رحیم تہی کہ آنحضرت علیہ السلام نی اپنی عہد خلافت ظاہری مین بہی سوائے
بارد جو افطار نہین کیا اور جب اہلبیت آنحضرت کی تکلیف تناول طعام کی کرتے تہی تو فرماتی تہے کہ میاد امیری عہد مین کوئی گرسنہ ہو اور
مین سیر ہوون اور فقرہ تہم وکما سجدا ہی شان امیر المؤمنین کی ہی کہ آنحضرت بالاتفاق عابد ترین و زاہد ترین ہر دو عالم اپنی زمانہ کی تہی بالجملہ تمام
آیہ اذا الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم و شلہم فی التورٰیۃ و شلہم فی الانجیل شان عالیشان حضرت امیر علیہ السلام مین ہے کیونکہ توریت و انجیل مین نام کسے
صحابی کا سوائے نام نامی جناب امیر علیہ السلام کی مذکور نہین ہے اگر کوئی معترض کہے کہ والذین معہ سی تا آخر آیہ سب کے سب صیغہ جمع کی واقع
ہین جناب امیر پر کہ ایک فرد ہی کیونکر راست آئین گی جواب اسکا یہہ ہے کہ جناب باری جل شانہ نی اپنی ولی کو تعظیما بصیغہ جمع یاد کیا ہے
جیسا کہ آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ و ہم راکعون مین بصیغہ جمع
یاد کیا ہی کہ آیہ مذکورہ باتفاق اکثر مفسرین مخالف و موافق کی شان جناب امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہی کہ کسی نے سوائے جناب امیر کی رکوع
مین تصدق نہین دیا ہی و رای آن جمہور اہلسنت ان صیغون جمع سی جیسی ایک ایک فرد مراد لیتی ہین چنانچہ والذین معہ سی ابو بکر کو اور اشداء
علی الکفار سی عمر کو اور رحماء بینہم سے عثمان کو اور ترہم رکعا سجدا سی جناب امیر علیہ السلام کو مراد لیتی ہین کما فی تفاسیر السنیۃ ویسی ہے ان صیغون
جمع سی ایک فرد جناب امیر علیہ السلام ہی مراد ہو سکتی ہین فذلکہ کلام یہہ ہی کہ آیہ مذکورہ مین تشبیہ صحابہ بسنبلہ بہگورون کی زرع کی ساتھہ
نہین ہے اور یہہ تشبیہ بلکہ سارا آیہ کسیطرح مفید سنیان نہین ہے بلکہ سرتا پا مضر ہے کون خرطغام ولد الہجام عبث خیال پلاؤ دماغ بہوده
پکاتا ہی چارپائی پر و کتابی چند ہونا اور چیز ہے اور مغز سخن کو پہونچنا اور چیز اور کون خرطعام ولد الہجام نی یہہ جو کہا عجب ہے ملازمان سے
یا تو اول کلام مین وہ شور اشوری کہ امامیہ کی یہان وطی نے الدبر حرام ہے یا آخر اسمقام مین یہہ بے نمکی اور دین کوری کہ اوسکی علت قران سے
بیان فرمانی لگی مہربان من کور نمکی اور دین کوری جو کچہہ کی ہے قایل حولت رحلی اللیلۃ نی اور ابن عمر نی اور نافع نی اور مالک ہا لک امام سنیہ نے
اور امام رازی اور قسطلانی کی ہی کہ اوسکی علت قران و احادیث سی بیان کی ہے نہ ملازمان نی ملازمان جناب تو ناقل نہین کی اقوال کی ہین
اور کون خرطغام ولد الہجام نی یہہ جو کہا کہ مخفی نرہے کہ یہہ فائدہ دوم مجتہد غطمطم کا مسرق ہے استدلالات کا بر قوم سی دلیل جہالت کون خرکی
حمی اوسکو کہ سوای موی زنار تراشی و ناقوس کی کچہہ نہین جانتا اسقدر بہی نہین معلوم کہ متاخرین ہمیشہ اقوال متقدمین کی نقل کیا کرتی ہین اور
کوئی اونکو سارق نہین کہتا مان او سوقت مین البتہ سارق ٹہہراہی جب کوئی کسیکے ساری کلام و ساری کتاب کو بادنی تغیر و تبدیل الفاظ
وغیرہ نقل کر کی اوس کلام و کتاب کو اپنی طرف نسبت کری اور اشعار پس اس کا نکری کہ یہہ مضامین فلان کسکے اندوختہ ہین جیسے بلید ہلو
مصداق من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی و اضل سبیلا نی سرقہ کلام کا بلی کا کیا ہی بالجملہ کلام اس کون خرطغام ولد الہجام
کا کہ فائدہ دوم مجتہد کا مسرق ہی مردود ہے اور کون خرطغام ولد الہجام نی جو الحق امامیہ کو قوم مجوسی کہا اپنی مجوسیت یاد دلائی کون خرطغام
بگوش ہوش سنی کہ الحق امامیہ کسیطرح مجوسی نہین ہو سکتی الحق کو مجوسی کہنا بیوجہ ہی البتہ سنیون کا مجوس ہونا بدلیل قاطع و برہان
ساطع ظاہر ہے یعنے جیسے مجوسیون کی مذہب مین دو خدا ہین ایک نور کا ایک ظلمت کا ویسے ہے سنیون کی مذہب مین الہہ متعدد ہین منصور
حلاج و بایزید بسطامی و غیرہ نی دعوای خدائی کا کیا اور سنیون کی نزدیک وہ اولیاء اللہ کی اولیا باقی ہین بلکہ شیطان ہی خدا ہے کذا فی

فی الاستفصال مجلدا ثانی اور جیسے مجوسیوں کے مذہب میں مادر و خواہر و دختر و غیرہ محارم شرعیہ کی ساتھ نکاح و جماع کرنا حلال ہے ویسی ہی سنیوں کی مذہب میں بھی حد نہیں فتاوی قاضی خان میں ہے اور تزوج بذات رحم محرم نحو البنت و الاخت و الام و العمۃ و الخالۃ و جامعہا لا حد علیہ فی قول ابی حنیفۃ و ان قال علمت انہا حرام علی اور کون خر طعام ولد الحجام فی مضافا الی الامامیہ یہہ جو کہا کہ بین الفریقین یہہ مسئلہ متفق علیہا ہی کہ اگر کسے نی بہ نیت طلاق اپنی عورت کو کہا کہ تیری دہر مجھپر حرام ہی طلاق پڑ جائیگی الخ یہہ جہالت کون خر کی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اولا مذہب حق امامیہ میں طلاق بدون وجود شرایط کی کہ کتب فقہ میں مصرح ہیں طلاق واقع نہیں ہوتی کون خر طعام ولد الحجام نی اس مسئلہ کو متفق علیہا بین الفریقین کس سبب سے کہا اور ثانیا طلاق امامیہ میں کس جہت سی شمار کیا اور ثالثا یہہ بصورت ظہار کی ہے نہ طلاق کی ظہار کو طلاق کہنا جہالت محض کون خر کی ہے اور کون خر طعام مجہول الاب والاعمام نی لواطہ و استمنا کو جو ممنوع بتایا یہہ جہالت اوسکی ہے اپنی مذہب سنیہ سی یا تجاہل کرتا ہی ورنہ مذہب سنیان میں نہ لواطہ ممنوع ہی نہ استمنا کیونکہ مالک امام سنیان کے نزدیک غلام اپنی غلام سے جانوری کا مرتکب ہوا تو فقد کرا و فتح الباری شرح صحیح بخاری میں باب من لا یستطیع الباءۃ میں ہے قد اباح الاستمناء بعض الحنفیۃ لاجل تسکین الشہوۃ یعنی بعض حنفیہ نی حکم اباحت استمنا کا دیا ہی واسطی تسکین شہوت کی ہزاولا کون من الجاہلین والجاہلین **قال صاحب السہم الثاقب** سیوم آنکہ انکار و نفی قول اباحت کہ اصحاب مالک نسبت بوی نمودہ از راہ تعصب و عصبیت بنا بر دفع شناعت و قباحت از امام خود نا شی شدہ و الا اصلی ندارد و از نفی نفاۃ شناعت مسلکش منتفی نمی شود و باخفای مذہبش اطفای نائرہ تشنیع نمیگردد و بچنین حیل سفطہ شدنی نیست فلا تکن من الغافلین **قال الناصب الکاسب** بنی بروایت خطیب ابن وہب معلوم ہوا کہ امام مالک ہرگز اس فعل کو روا نہیں رکھتے اس سبب اصحاب مالک بھی اوسکی اباحت کا انکار کرتے ہیں نہ یہہ کہ امام مالک اوسکو روا رکھتی ہیں اور اصحاب مالک اوسکی اباحت کا انکار کرتی ہیں مالکیوں کا حصاص کے نسبت اعتبار زیادہ ہی سو اسطی کہ ہر مذہب والی جیسا اپنی مذہب کو جانتی ہیں ایسا غیر نہیں جانتا کیا ملازمان کو ضرب شدید تہ وغیرہ میں اپنا عزاز ہے یا نہیں رہا کہ حنفیہ مذہب ابو حنیفہ را نیک سیدانند و مالکیہ مذہب مالک را الی غیر ذلک تحقیق مقام یہہ کہ جن لوگوں نی اس فعل کو مالک کیجانب نسبت کیا و جو کہا یا کیونکہ ممکن یہ شیعہ سی معلوم ہے کہ یہہ لوگ گاہی باشتراک اہل سنت پر حجت الزامی لاتی ہیں چنانچہ مالک نامی احد الرواۃ شیعہ گذرا ہی کہ حلت متعہ اور اباحت دخول فی الدبر کا قایل تہا وہ باعث اتہام کا امام مالک پر ہوا حالانکہ امام مالک ان دونوں کی قاعلون پر صد تجویز فرماتی ہیں اور گاہی یہہ قوم آپ کو کسی ایک مذاہب اربعہ اہل سنت میں متصف کر کر لوگوں کو مغلطہ میں ڈالتی ہیں کشف الغمہ فی احوال الائمہ میں موجود ہی ان الشیخ ابا عبد اللہ محمدا الکنجی کان یتلبس باہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والمتن و یب یعنی شیخ ابو عبد اللہ کنجی بتقیہ و تزویر آپکو شافعیوں میں ظاہر کرا اہل سنت کو فریب میں لاتا تہا اور گاہی اس قوم کی علما فقہ میں کوئی کتاب بنا کر وہ روایات کہ اہل سنت پر موجب قدح اور طعن ہیں اوسمیں داخل کرتی ہیں اور اوسکو کسے ایک مذاہب اربعہ والی کی طرف نسبت دیتے ہیں مثل کتاب مختصر کی کہ اوسکو شیعہ نی تصنیف کی اور امام مالک کے جانب نسبت دی اور اوسمیں لکہا کہ مالک کو اپنی مملوکہ کی ساتہہ لواطہ درست ہے لعموم قولہ تعالی و ما ملکت ایمانکم محقق دہلوی فرماتی ہیں کہ مجہسے بالمشافہہ ایک معتبر نی نقل کیا کہ میںنے اس قسم کے کتاب اصفہان میں دیکہی منسوب بامام ابو حنیفہ کہ اوسمیں مسایل قبیحہ مندرج تہی غالبا یہہ کیدان کیاد کا اسطیور پیش جاتا ہے کہ مغرب اور موصل اور کوفہ مالکیوں کا مسکن ہے اوسمیں اس قسم کے تالیف کو ابو حنیفہ کیطرف نسبت کرتی ہیں اور ہند اور توران کہ حنفیوں کا موطن ہے اوسمیں اسطرح

تصنیف کو امام مالک کیطرف اضافت کرتی ہین تا بنا بر اسبق کہ ہر اہلمذہب اپنی امام کی روایات کو بخوبی جانتا ہی نہ غیر کی امام کی روایات کو مغالطہ مین آوی
صاحب ہدایہ اور امام رازی ایسی علام عالی مقام کو بابت نسبت متعہ اور وطی فی الدبر الی المالک بہی مغلطہ پیش آیا اب اس تحقیق سی واضح ہوا کہ مالکی اور
مالکیون کی امام کی نسبت نادرہ تشنیع منطفے اور مضحکہ ہے اور شیعی اور شیعون کی امام کی نسبت نادرہ تشنیع ملتہب اور مشتعل ذراغصہ کو تہام کر غند کو چہوڑ کر کتاب
تہذیب الی اور بستبصار ملاحظہ مین لائی دیکہئی تو احادیث ائمہ حلت وطی فی الدبر مین کس شد اور شد کی ساتہہ کسقدر موجود ہین اور حضرات ائمہ قطع نظر اسکی
کہ آپ اس فعل کے مرتکب ہین بشہادت قرآن نسبت بہ بنات لوط زنا بالوط اس فعل مذموم اور نامربوط کو ثابت کر رہی ہین یا نہین پس یہہ نادرہ تشنیع اتباع
امام مالک سنے کی نسبت مضحکہ ہے اور اشیاع مالک شیعی کی نسبت مشتعل گو وہان سند اس **اقول** جواب بروایت خطیب وابن مذہب کا سابق
گذر چکا فلینظر ثمہ اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کہ جن لوگون نی اس فعل کو مالک کے جانب نسبت کیا وہو کہا کہا یا الخ یہہ جہوٹا موہہ اور بڑے
بات خوب نہین اکثر روات علمای سنیتون فی خصوصًا قسطلانی شارح صحیح بخاری اور فخر رازی امام سنیون نی اس فعل کو امام مالک کیجانب
نسبت کیا ہی کما مر مرارا قسطلانی اور امام رازی کو کہنا کہ اونہون نی وہو کا کہا یا اپنی پانو پر تیشہ مارنا ہے کون خر کیا یہہ نہین سمجہتا کہ جس مذہب کا امام
وہو کا کہا ئی اور علمای اعلام وہو کی مین پڑی اوس مذہب کا کیا ہکانا اور اہلحق شیعہ اثنا عشریہ ہکایہ اور تزویر سی پاک وصاف ہین البتہ ہکایہ مقررہ سنیہ
ہی کہ جب کبہی اہلحق شیعہ سنیون کو دیکہتا ہی اور زیر کرتا ہی اور حجت الزامی دیکہتا ہی تو سنیون کو بجز ان ہکایہ کی کوئی مفر نہین ملتا یا تو اوس حجت الزامی کو الحاق
رد رفض بتاتی ہین یا مصنف کتاب کو شیعہ ٹہہرا کر یا راوی کو شیعہ بتا کر اپنا پیچہا چہوڑاتے ہین اب کون خرفی اشتراک نام کا بہاد ہو نسلا نکالا ہی اور اس
حیلہ سی اپنی جان بچانا چاہتا ہی سو نہیں ہے کیونکہ مصنفون کی نزدیک ایسی حیل وہکایہ بیکار محض ٹہرتی ہین مالک نامی کوئی مشاہیر مجتہدین فرقہ
اثنا عشریہ مین نہیں ہے اور نہ کوئی راوی اسمی مین اسم روات فرقہ حقہ مین یاد پڑتا ہی یہہ صرف سخن سازی اور حیلہ پردازی کون خرطغام ولد الحجام
کی ہے اور ہمو دائے مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کی کون خرفی یہان مالک کو احد الرواۃ شیعہ لکہا اور سابق مین احد المجتہدین لکہا ہے اور کون خر
طغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کشف الغمہ مین ہے کہ ان الشیخ ابا عبد اللہ محمد الکنجی کان یتلبس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والتزویر الخ
یہہ عبارت کشف الغمہ مین نہین ہوا عبارت مذکورہ کا کشف الغمہ مین مقربات نا سلامت بنا رہی اور اوسکی اعقاب کون خرطغام وغیرہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
ہی اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا مثل کتاب مختصر کی کہ اوسکو شیعہ نی تصنیف کیا اور امام مالک کے جانب نسبت دیا الخ یہہ تہانہ گوئی اور بی اصل
باتین بنانا مثل پلید دہلوی مصداق من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا کی پیچہا کون خر کا زدو ضرب مخول امامیہ سے
نہین چہوٹ سکتا اولا اونکو لازم تہا کہ اولا امام شیعہ مصنف کتاب مختصر کا لکہتا اور ثانیا اثبات تصنیف کا اوسکی جانب کرنا دافی لذلک ثالثا تکذیب
وتنکیل کون خر کو یہہ امر کافی ہے کہ جلال الدین سیوطی فی بعضی اپنی رسائل مین تصریح کی ہے کہ کتاب مختصر مالکی تصنیف مالک کے ہی اور ابراہیم بن عربی شیعہ
اخی نے اوسکی شرح لکہی ہے اور کون خرطغام ولد الحجام فی عزیز الانبیا پلید دہلوی کو جو محقق دہلوی لکہا یہہ کون خر کی تحقیق جدید بلا سند ہی
بہلا جو سارق بیدین لوگون کی مضامین چورا کر اپنا مایہ اندوختہ بنا وی ایسا چوٹہا وی دیانت کیونکر محقق ہو سکتا ہے اور استشہاد کون خرطغام ولد الحجام
بکایا قوال سارق مذکور وہ بہی بحکم بحث بلا سند وبرہان ہے استشہاد وانصاف بذبذہ سی کم نہین بلکہ مصداق مثل مشہور کا ہی کیا پدری اور کیا
پدر بچا شور با اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کہ صاحب ہدایہ اور امام رازی ایسے علام عالیمقام کو بابت نسبت متعہ اور وطی فی الدبر

فی الدیار المالک ہی مغلطہ پیش آیا الخ یہہ کون خرنی اپنی باتون پر ہمیشہ نادم ہوا کیونکہ ظاہر ہے کہ جس مذہب کے امام و علمای اعلام مغلطہ مین پڑین اور وہ ہیچ کہا مین اوس مذہب کا کیا ٹھکانا اور اون ائمہ علما کا کیا اعتبار الحمد للہ کہ کون خرطعام فی خود علی الاعلان و علی رؤس الاشہاد اقرار بی اعتباری اپنی ائمہ علما اعلام کا کیا ؎ عدہ شود سبب خیر گر خدا خواہد ✦ خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است ✦ اور اس بیان کون خرطعام سی بطلان مذہب سنیہ سیئہ کا کہ مبتدع اور مستحدث ہی بعد انقراض زمان ثبوت و گذر جانی ادوار خلافت خلفای جور کی بعد پیدا ہونی ابو حنیفہ سگ طالب دنیای حنفہ و غیر کی پیدا ہوا ہے وکل بدء عد سیتلہا الی الثناء ظاہر ہوا فالحمد للہ ثم الحمد للہ مگر کون خرطعام ولد الحجام نیہ غفلت اپنی گوش باطل نیوش سے نکالکر سنے کہ صاحب ہدایہ اور امام رازی کو دربارہ نسبت حلت متعہ و وطی فی الدیار المالک مغلطہ پیش نہین آیا بلکہ جمع کثیر اور جم غفیر علمای اعلام سنیہ فی اپنی مصنفات مین جنکی اسماہم سابق مین لکہہ چکی ہین تصریح کی ہے کہ امام مالک مالک کی مذہب مین متعہ حلال ہے اور وطی فی الدیار مباح ہی مغلطہ ایک آدہ کو پیش آیا ہی زجاعت کثیر کو داب و طریق جملہ مصنفین کتب کا قدیماً و حدیثاً سوائے کون خرطعام اور سارق دہلوی کی یہہ ہی کہ ہنگام تصنیف کتب کی ہر مسئلہ کو بعد غور و تامل و تنقیح و تحقیق کے لکہتی ہین ہیہات ہیہات چلتے اب اس بیان سی واضح ہی کہ نادرہ تشنیع کا سنیون کی نسبت ملتہب و مشتعل ہے اور الہی امامیہ کی نسبت منطفی و مضمحل کیونکہ فعل مذکور یعنی وطی فی الدیار بالازدواج مذہب الہی امامیہ اثنا عشریہ مین مکروہ بکراہت شدید ہے مغلطہ ہی مذہب مبتدع سنیہ سیئہ مین حلال بلا کراہت ہے بلکہ ابن ملیکہ منجملہ روات صحیح بخاری و مالک مالک امام بدانجام سنیہ سیئہ وغیرہا او حلت بلا کراہت کی قایل اور فعل مذکور کی فاعل ہے ہین کما سبق من الروایات اور اغدار دہ کون خرطعام ولد الحجام کی کہ محاورہ ابن عمر مین فی سن کے ہی اور بعض روایت مین لفظ حرمت کا مقدر ہے سب کے سب بیکارہ لاطایل کسواسطی کہ ہمنی سابق مین بشہادت عبارت تفسیر کبیر وغیرہ کی اور دیگر وجوہ کی ثابت کر دیا کہ فی روایات مذکورہ مین بمعنے حرمت کے نہین ہو سکتا اور کون خرلفظ حرمت کا جن روایات مین بخیال خام خود مقدر ٹہراتا ہی خصم کون خر کا اون روایات مین لفظ حلت کا مقدر بتاتا ہی رای آن دستور جمہور طلبہ و علما کا قدیماً و حدیثاً یہی ہے کہ کانا لمکان وحتی الوسع دانگاز جہانتک ہو سکتا ہی معانی عبارت مین ظاہر و متبادر سے پر قصور و اقتصار کرتی ہین اور ظاہر و متبادر کو چہوڑکر عدول بسوی تاویل نہین کرتی فضلا عن التاویل العلیل جیسا یہہ کون خرطعام ولد الحجام کرتا ہے فاعلموا انہا الخاذلان فی قلبہ مرض جہل و عناد قادہ اللہ مرضا و لہ عذاب الیم یوم التناد اور کون خرطعام ولد الحجام فی یہہ جو کہا ذرا غصہ کو تہام کر ضد کو چہوڑکر کتاب تہذیب و استبصار ملاحظہ مین لائی دیکہی تو احادیث ائمہ حلت وطی فی الدیار مین کس مزید کی ساتہہ کسقدر موجود ہی اور حضرات ائمہ قطع نظر اسکی کہ آپ اس فعل کی مرتکب ہین الخ بلاحظہ اس قول کون خر کی یہہ مصرعہ یاد آیا ؎ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد ✦ کون خرطعام ولد الحجام دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ اہلحق امامیہ کی دیکہکر مبہوت و مخجوج ہوکر غصہ مین مشتعل ہوگیا اور خلاف داب طلبہ علوم و علما کی بلاوجہ گالی و خواری پر آگیا اور کسا خیان ائمہ امام علیہم السلام کی جناب مین اور افترا پردازیان کرنی لگا اور باانیہہ کہ خود مغلوب الغضب ہوا ہی ہمکو کہتا ہی کہ غصہ کو تہام کر ضد کو چہوڑکر کتاب تہذیب و استبصار کو دیکہی ہم حال ہم جواب مین اس گورشتر کون خر کی یہی کہتی ہین کہ ہم تو بفضلہ تعالی غصہ و ضد سی پاک و بری ہین لیکن تجکو اسقدر غصہ مین مشتعل ہو جانا کیا مناسب تہا اور اپنی زوالت جیلی و جہالت فطری ظاہر کرنا کیا ضرور تہا اور ہم بزعمکہ ہم کتاب مستطاب تہذیب و استبصار کو دیکہہ چکی ہین در صدد سے سالہ مین چند حدیث کتاب مذکور کی جو امتناع فعل معلوم مین وارد ہین ہم ہی نقل کر چکی ہین اور تو ہی حدیث فاش النساء علی امتی حرام اور حدیث

لاتفرت کتاب تہذیب سی صدر سے رسالہ قبقاب مین ذکر کرچکا ہی پہر اب اوس کتاب مستطاب کے ملاحظہ کی استدعا کسوا سطی ہے احادیث مذکورہ کتاب
مزبور سے اور رہی احادیث مسطورہ رسالہ سہم ثاقب سی کتب معتمدہ سنیہ سی منقول ہوی ہین مسئلہ وطی فی دبر الازواج کا مختلف فیہ ہونا مذہب سنیہ و مذہب
شیعہ مین ظاہری اور آی کون خرطغام ولد الحجام یہہ جو تونی مکرر کہا ہی کہ حضرات ائمہ علیہم السلام معاذ اللہ آپ اس فعل کے مرتکب تہی فضل اللہ فاک و جعل الجنۃ
مثواک خدا یتعالی تجکو اندہا و گونگا و لنج و اپاہج کری یہہ تو کہان سی کہتا ہی ماخذ اپنی اس قول مثل بول کا بیان کر گوہ خرنر یہ دہان کاذب و مفتری
کمال تعجب ہے کہ کون خرطغام ولد الحجام خود صدر اسی رسالہ قبقاب مین یہہ حدیث کتاب مستطاب استبصار سی کہ صریح ہی انکار سو کہ امام علیہ السلام پر فعل معلوم
سی نقل کرچکا ہی اور پہر براہ بیدینی و بیحیائی کی تمکرار کہہ رہا ہی کہ ائمہ اس فعل کے مرتکب تہے کون خر دریدہ چشم کی آنکہہ مین حیا نہین اور بہوے الادین لا حیا لہ
کی بجا دینی اوسکی ظاہر ہے اور وہ حدیث یہہ ہی عن علی بن الحکم سمعت صفوان یقول قلت للرضا علیہ السلام ان رجلا من موالیک امرنی ان
اسئلک عن مسئلۃ فہابک واستحییٰ منک ان یسالک قال ماہی قال قلت للرجل ان یاتی امرأتہ فی دبرہا قال نعم ذلک لہ
قال قلت وانت تفعل ذلک قال لا انا لا أفعل ذلک یعنی صفوان کہتا ہی مینی حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی کہ آپ کا غلام
وطی فی الدبر کی مسئلہ پوچہنی مین شرماتا ہی مجہسی پوچہو یا ہی فرمایا درست ہی صفوان کہتا ہی مینی کہا یا حضرت آپ بہی یون کرتی ہین حضرت نے
فرمایا نہین تحقیق ہم نہین کرتی ہین فعل مذکور کو منصفان دیندار اور دیندار ان نصفت شعار دیکہین کہ اس حدیث مین انکار صریح و موکد بلفظ
لا انا لا نفعل ذلک موجود ہی اور باوجود اس انکار صریح و موکد کی کون خرطغام ولد الحجام کہتا ہی کہ یہہ انکار ظاہری حضرت کا براہ تقیہ تہا آری الگو کی دم فاختہ
تقیہ غیار سی ہوتا ہی راز دار سی حضرت امام رضا علیہ السلام کو صفوان شیعہ سی تقیہ کرنے کی کیا وجہ اور کون خر کو اثبات تقیہ پر ہان کیا دلیل ہے اور
کیون افترا عترت رسول پر کرتا ہی اور مظہر اپنی جہنمی ہونیکا ہوتا ہی قال صاحب السہم الثاقب واخرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن طریق ابن وہب
عن مالک انہ سباح فخر رازی فی تفسیر بعد ذکر روایت نافع گفتہ کہ مذہب مالک ہین بودہ و ایضا از بعض اخبار ظاہر میشود کہ امام مالک چنانکہ قول این
قول بودہ فاعل این فعل ہم بودہ و خود بزبان مبارک اقرار و اعتراف باین فرمودہ حیث قال الشاعۃ غلبت ہا بہ منہ فجلوب ابی سلیمان الجرجانی
او سئل عن مالک عن وطی الحلائل فی الدبر اخرجہ الخطیب فی ترجمۃ مالک قال النواصب الکاسب کتب حال مین مذکور ہی کہ ابن جریر و شخص
ہین ایک محدث ابن جریر بن رستم آملی اور یہہ شیعی ہے کتاب ایضاح اور مسترشد فی الامامہ اسی کی تصنیف ہے دوسری محمد بن جریر بن غالب طبری ابو جعفر صاحب
تفسیر و تاریخ کبیر اور یہہ علمای اہل سنت مین ہے اور ماسبق سی ہوچکا ہے کہ مالک بہی وہ شخص ہین ایک شیعی کہ دخول او بار او متعۃ النساء کو حلال جانتا
ہی دوسرے امام مالک سنی کہ ان دونو معلون کو حرام اور موجب حد یا تعزیر بتاتا ہی او خطیب بے شک محدثین اہل سنت کی طبقہ متاخرہ مین ہے جیسے ویسے
اور ابن عساکر وغیرہما انکی تالیفات کا یہہ حال ہے کہ ہرگاہ ان لوگون نی دیکہا کہ اہل سنت کی محدثین متقدمین نے احادیث صحاح او حسان کو کما ینبغی ضبط کیا
او مین اصلاحای سعی باقی نہین ناچار احادیث ضعیفہ اور موضوعہ اور مقلوبہ الاسانید و المتون کی جمع اور تالیف مین مشغول ہوئی تا بطریق بیاض فراہم کرکر
نظر ثانی کی وقت موضوعات کو حسان لغیرہا سی متمیز کرین لیکن قلت فرصت اور کوتاہی عمر کی سبب یہہ مہم سرانجام کو نہ پہونچا سکے بعض متاخرین کہ انکی بعد
پیدا ہوئی ان لوگون نی کچہہ موضوعات کو حسان لغیرہا سی امتیاز دیا ابن جوزی نے موضوعات مین احادیث وضعیہ کو جدا لکہا اور سخاوی نی مقاصد حسنہ
مین حسان لغیرہا کو علیحدہ کیا اور معہذا صاحب جامع الاصول افادہ فرماتی ہین کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی سی احادیث شیعہ روایت کی کہ بعد جمع و تالیف

تالیف اوپر نظر ثانی کرے کہ ان حدیثوں کی کچھ اصل ہے نہیں لیکن اوسی عذر سابق کے باعث یہہ نقد مدعا اسکو ہاتھ نہ آیا پس بنا بر احتمال کی مانع فیہ ہیں امر مشتبہ ہی منظور بالتحقیق معلوم نہیں کہ ابن جریر اور مالک شیعی مراد ہیں یا سنی اور خطیب نے جو رواۃ مالک سے اخراج کیا وہ روایت کسکے ہے ظاہر اواضح ہوتا ہی کہ یہہ ابن جریر اور مالک شیعی ہیں اور اخراج خطیب بطور رواۃ مالک شیعی ہیں اور اخراج خطیب بطور رواۃ مالک شیعی کیونکہ سابق امام مالک اور مالکیہ کا حال معلوم ہو چکا کہ مالک اس فعل کے نسبت یکدبون علی فرماتی ہیں اور مالکیہ ہمہ تن سخاشی اور انکار رہتی ہیں اور اپنی مذہب کا قول بحوالہ قسطلانی معرض پیش خوانی میں آچکا پس کیونکر کہی کہ مالک اس فعل کے مبیح ہیں یا امام رازی نے اسکو امام مالک کا مذہب قرار دیا ہی شبہہ ان سب کے قول میں مالک شیعی مراد ہی اگر بالفرض بالتحقیق دریافت ہو کہ ان روایتوں میں مالک سے امام مالک مراد ہیں تو بقیاس گذشتہ جواب صاف ہی کہ فی بعضی من سے استدلال اباحت وطی فی الدبر سراسر غباوت ہی **اقول** افسانہ گوئی و بیہتان خوانی کون خر طغام کی کہ ابن جریر دو ہیں اور مالک بھی دو ہیں کچھہ کلام نہیں آتے یہاں تو جواب باصواب پر استدلال کا دینا چاہئی اگر کون خر کی دماغ میں ہوش بیہتان گوئی کی ہے تو چوک میں جاکر ایک چادر افسانہ گوئی کی بچھا کر افسانہ گوئی کرے کچھہ نہ کچھہ کمائی آنی لگی گی اور کون خر طغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا ابن جوزی فی موضوعات میں احادیث وضعیہ کو جدا لکھا یہہ کلام مخل النظام اوسکا مشعر ہی کہ کون خر طغام گر فقار مالیخولیا ہی اپنی ضرر و نافع میں اوسکو تمیز نہیں اگر یہہ کہتا کہ ابن جوزی فی روایت اخرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن طریق ابن وہب عن مالک فی مباح کو موضوعات میں لکھا اگرچہ لکھنا ابن جوزی سنی کا بیہودای کبیر لیکن چہ خفتہ و چہ بیدار کی شمر کسے شمر نیک کا کون خر کی لئی نہ تہا مگر شعراء اوسکی گرفتاری مالیخولیا کا ہوتا بالجملہ یہہ قول کون خر کا مبنی ہے کہ روایت مذکورہ موضوع نہیں ہے و علی ہذا القیاس کون خر فی یہہ جو لکھا کہ خطیب نے شریف مرتضی سے احادیث شیعہ روایت کی یہہ قول کون خر کا اثبات طلب ہی اور یہہ بر ہی اثبات طلب ہی کہ روایت ذی سلیمان جرجانی کے جو خطیب نے رواۃ مالک میں اخراج کی ہے اونہیں احادیث شیعہ سے ہی ہے جو خطیب نے شریف مرتضی سے روایت کی ہے ورنہ یہہ داستان گوئی بیہیج و پوچ ہی بالجملہ جہالت و غباوت کون خر طغام ولد الحجام کی حد سے گذری ہوئی ہی اور اوسپر مثل اوسکی پیراول قایل ان لی شیطانا یغیر بہ کی شیطان چڑہا ہوا ہی اور اوسکا دل و سمع و بصر بخم عناد و غشاوہ لہذا مختوم و مغشوی ہی ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ کہ اوسکو ہنوز بالتحقیق معلوم نہیں کہ روایات مذکورہ میں ابن جریر و مالک شیعی مراد ہیں یا سنی ورنہ تمام عالم کی طلبہ علوم کو اور اکثر عوام کو معلوم ہی کہ جلال الدین سیوطی اور امام فخر الدین رازی اور قسطلانی شارح صحیح بخاری علمای اعلام سنیوں سے ہیں اور تفسیر و منثور تصنیف سیوطی مذکور اور تفسیر کبیر تصنیف امام رازی مزبور اور قسطلانی شرح صحیح بخاری تصنیف قسطلانی مسطور کی ہیں اور یہہ کتابیں مذہب سنیوں کی ہیں اور ان کتب میں روایات ابن جریر سنی و مالک سنی سے کی مذکور ہیں اور اگر اتفاقا بقلت ندرت کہیں روایت کسی اوی شیعہ کی یا ذکر مذہب کسی عالم شیعہ کا آگیا ہی تو ممکن نہیں کہ بغیر تنبیہ اوسکے شعیب کے مخلوط روایات سنیہ میں مذکور ہو تو اسصورت میں کہ روایات مذکورہ در منثور و قسطلانی وغیرہ کتب سنیہ سے منقول ہیں احتمال شعیب مالک و ابن جریر کا پیدا کرکی اپنی عاجزی کو جواب سے چھپانا کمال بیحیائی ہے حاصل کلام کون خر طغام ولد الحجام کان کہولکر سن لے کہ اوسکی بلپنی کہانی اور مغلطہ بازی فحول امامیہ کی آگی پیش نہ جاوی گی فحول امامیہ کون خر کو بغیر چیٹ و پٹ کی نہ رہنے گی اب ارباب انصاف تفصیل اس اجمال کے سنیں کہ صاحب سہام ثاقب فی جو جواب استفتای سنی میں ارقام فرمایا ہے کہ مسئلہ وطی فی الدبر الحلایل کا بین الفریقین مختلف فیہ ہی اکثر علمای امامیہ اوسکی حرمت کی قایل ہیں اور بعض علمای امامیہ فعل مذکور کو مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ کہتے ہیں و علی ہذا القیاس ایک جماعت قدمای علمای صحابہ و تابعین و علمای

اہلسنت وجماعت اوسکو حلال و مباح جانتی ہین بدون تصریح بکراہت کی اور اکثر علمای اہل سنت اوسکو حرام کہتی ہین اور وہ سطحی اثبات باحت فعل مذکور کی
بمذہب سنیان اقوال عظمای علمای سنیہ و روایات صحیحہ معتمدہ مقبولہ سنیون کی تفسیر و تمشور و قسطلانی وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ یعنی بطور سند کے ارقام فرمائی کہ ترطعام و الدلجام فی باد وصف کم مانگی وہی استعدادی کی اظہار الجہالۃ جواب سہم ثاقب کا بمحاورہ سوقیان فرمایا لکھا اور روایات صحیحہ معتمدہ اہل سنت ہین
معانی ظاہر و متبادر سے عدول کرکی بلا وجہ وجیہ تاویلات واہیہ رکیکہ بلکہ اوہین من نسج العنکبوت کی راہ پکڑی اور حقیر فی ہر جگہ اہ اوسکی تاویل کے ماری
اور بیگاری آدم بمطلب کے یہان صاحب رسالہ سہم ثاقب نے ارقام فرمایا ہی کہ مالک جو ائمہ اربعہ سنیہ سے ہے وہ بھی باحت فعل مذکور کا قایل بلکہ فعل معلوم
کا فاعل بھی ہی اور اسکی سند مین اسجگہ دو روایتین لکھین ایک کہا خرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن طریق ابن وہب عن مالک انہ سیاح دوسرے کہا امام
مالک جانکہ قایل بمقبول یودہ فاعل این فعل ہم بودہ کہ خود بزبان مبارک اقرار و اعتراف آن فرمودہ حیث قال الساعۃ غسلت رایحۃ منہ
فی جواب الی سلیمان الجہنی اذ سئل عن مالک عن وطی الحلائل فی الدبر اخرجہ الخطیب فی ترجمۃ مالک کون خرطعام و الدلجام فی جواب ان
روایتون مین پہلی تو بہہ مغلطہ بازی کی کہ ابن جریر دو ہین ایک شیعہ ایک سنی اور مالک بھی دو ہین ایک مجتہد شیعہ اور ایک امام سنیہ ظاہر معلوم
ہوتا ہی کہ ان روایتون مین ابن جریر و مالک شیعہ ہین اور بالآخر کون خرطعام اپنی لیمین بہہ سمجھکر کہ بہہ روایات تفسیر تمشور و قسطلانی شرح صحیح بخاری
وغیرہ کتب معتمدہ سنیہ سے منقول ہین اور ان کتابون مین روایات شیعہ کیونکر ہونی لگی تو آخر کو لکہا کہ اگر بالفرض التحقیق دریافت ہو کہ مالک سے
امام مالک مراد ہین تو بقیاس گذشتہ جواب صاف ہے کہ فی بمعنی من ہے انتہی صلای و التشمیذ ان عالم کو کہ غباوت و جہالت و مغلطہ بازی کون خرطعام و الدلجام
دیکھین اور اوسکی کذب و تقلیط و جہالت پر نفرین کرین اور کون خرطعام سے پوچھین کہ روایت اخرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن طریق لبن وہب
عن مالک انہ مباح مین لفظ فی کا کہان ہے جسکو وہ بمعنی من ٹہہرا کر اپنا پیچھا چھوڑانا چاہتا ہی ؎ گریہی ہول دہشک حضرت والا ہوگی
کبوت بمدو بدر سب تہ و بالا ہوگی ۔ اور اگر کون خر کے دیدہ و دبر مین فی کتاب النکاح کافی گہسا ہوا ہے تو اوسکی بمعنے من ہونی مین کیا جواب صاف
ہی کون خر بیان کری ورنہ اپنی جہالت و غباوت پر خود نفرین کری علاوہ برین روایات سنیہ مذکورہ بصیحہ فعل مذکور مین کہ از اول سہم ثاقب سے
تا آخر مرقوم ہین سب مین کون خر بخیال باطل خود فی کو بمعنے من کہتا ہی اور اباحت فعل مذکور سی کہ اوسکے اسلاف اجلاف کا مذہب ہے بالمرہ انکار
بر خلاف جمہور کرتا ہے حالانکہ بعض روایات سنیہ کہ اوپین فی بمعنے من کے ہوی نہین سکتا تکذیب کون خرطعام کی کرتے ہین بہلاوہ بتائی تو اس
روایت مین فی بمعنے من کیونکر ہو سکتے ہے و اخرج الدارقطنی فی غرایب مالک من طریق ابی بشر الدولابی ثنا ابو الحارث احمد
بن سعید ثنا ابو ثابت محمد بن عبید اللہ المدنی ثنی عبد العزیز بن محمد الدراوردی عن عبد اللہ بن عمر بن حفص بن ابی ذئب و مالک
انہ ارسل کلہم عن نافع قال قال لی ابن عمر امسک علی المصحف یا نافع فقرأ حتی اتی علی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم
قال تدری یا نافع فیم نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی دبرہا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ
نساءکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من دبرہا فی قبلہا فقال لا الا فی دبرہا خلاصہ مضمون اس روایت سنیہ کا یہی ہے کہ ابن عمر نے نافع سی کہا تو قرآن
کو اپنی ماتہہ مین لی مین پڑہون پس ابن عمر نی پڑہنا شروع کیا تا کہ آیہ نساءکم حرث لکم پر پہونچا تب ابن عمر نے کہا ای نافع تو جانتا ہی کہ اس آیہ کا
نزول کس شان سے ہوا نافع نی کہا مین نہین جانتا ہون ابن عمر نے کہا یہہ آیہ نازل ہوا ایک مرد انصاری کی حقین کہ اوسنے وطی اپنی جورو کی دبر مین کی تہی اور

اور لوگون نے اوس فعل انصاری کو گناہ عظیم جانا تھا پس یہہ آیہ نازل ہوا نافع کہتا ہی مینے کہا کہ اوس مرد انصاری نے پشت کیطرف سے وطی قبل زن مین
کی تھی ابن عمر نے کہا نہین بلکہ اوس مرد انصاری نے وطی دبر سے مین کی تھی انتہی کون خرطغام ولد الحجام دیدہ دبر سے دیکھی کہ نافع کو بھی مثل کون خرطغام
کی وہم جاگا تھا اور اوسنے اصحاب امرأۃ فی دبرہا مین نے کو بمعنے من ٹھہراکر مانند کون خر کی بمعنے طرف کی پہنچائے تھی ابن عمر نے نافع کی تکذیب کے اور
کہا یہان فی بمعنی من کے نہین ہے بلکہ اپنی اصلی معنے متبادر ظرفیت ہی مین ہے اور تکذیب نافع کی بعینہ تکذیب کون خرطغام ولد الحجام کی ہے کون خر
بعد ایسی تکذیب کے کہ ابن عمر سا فقیہ اصحاب سنیہ سیدہ اوسکی تکذیب علے الاعلان وعلی رؤس الاشہاد کر چکا ہے پھر اوس قسم کی روایات مین جو فی
بمعنے من کے کہنا ہی جہالت و بیحیائی مین کیا ہی اور جب فقہ اصحاب سنیان فی اوس روایت مین ہونی فی سے بمعنے من کی انکار کیا تو جملہ روایات
مین جو مشابہ بروایات مذکورہ ہین فی بمعنی من کے نہو سکی گا اور مخفی نہین کہ وہ مرد انصاری مرتکب فعل مذکور اصحابی کالنجوم باتہم اقتدیتم اہتدیتم
سی باہر نہین ہو سکتا تو فعل اوسکا سنیون کی لئے اسوہ و قدوہ ہوا اور ابن ملیکہ منجملہ رواۃ صحیح بخاری اور مالک مالک امام سنیہ سیئہ
وغیرہ جنہون نے اوس مرد انصاری کی اقتدا کی اور جسنی لوگ اوسکی اقتدا کرینگی سبکے سب مہتدی ہوئی کون خرطغام ولد الحجام کیون
اسقدر کڑوا ہوتا ہی اور کیون اقتدای اصحاب کالنجوم مین گفتگوی لایعنی کرتا ہی درحالیکہ آیہ مذکورہ بقول افقہ واورع اصحاب کی ارتکاب مرد انصاری
پر نازل ہوا اور آیہ مین عتاب یا نہی نہ صراحۃً ہی نہ کنایۃً تو مقتدیان اصحاب کالنجوم کی لئی فعل مذکور کی سنون ولا اقل حلال ہونی مین کوئی کلام
نہین ہو سکتا ظاہر کون خرطغام ولد الحجام سنی اور مقتدی اصحاب کالنجوم کا نہین ہے بالجملہ نافع خادم وابن عمر مدبگھرو مالک مالک وغیرہم کی تردید
فعل مذکور کی حلت مین کچھ شبہہ نہین اور یہہ ابن جریر و مالک سنی ہے ہین نہ شیعہ اور اخراج خطیب بطور رواۃ مالک سنی ہی کی ہے اور کہنا ۲۱
مالک کا بکذبون علی اولا ثابت نہین اور ثابت نیا اگر قول اوسکا ثبوت کو پہونچی تو بطور توریہ کی ہے کیونکہ امام رازی امام السنیۃ فی تفسیر کبیر مین مذہب مالک کا
حلت فعل مذکور کی لکہی ہے کون خرطغام ولد الحجام اپنی جہالت سی جو چاہی سو بکی ۵ اذان مرغی چودہوی کب سنی ہی قال صاحب التہانوی
سبحان اللہ بایں ہمہ استدلال کثیر الاختلال ائمہ ضلال تخلفین سفینہ عترت و آل قال الکاسب لنا صبر بارکا اللہ کیا جرأت اور
بیباکی اور وقاحت و چالاکی ہے کہ تمسکین سفینہ عترت و آل کو تخلفین اور تخلفین سفینہ عترت و آل کو تمسکین بتاتی ہین اقول چشم بد دور
کیا بیحیائی اور بی غیرتی ہے کہ کون خرطغام اور اوسکی اسلاف اجلاف باوصف ادعای تمسک بسفینہ عترت و آل اسمای مقدسہ عترت رسول
مقبول سی ہی ہنوز ناواقف ہین یا تمسک باذیال طاہرہ عترت چہ رسد کیونکہ مخفی نہین ہے کہ سفینہ سیئہ اصول مین تمسک باقوال سخیفہ ابو الحسن
اشعری و ابو منصور ماتریدی اور فروع مین تشبث باقوال واہیہ ابو حنیفہ سگ طالب دنیای چیفہ و مالک مالک وغیرہما کی کر رہے ہین
اور باایں ہمہ فرط بیحیائی سی اظہار زبانی تمسک سفینہ عترت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ چلا جاتا ہے آیا یہی تمسک بعترت رسول ہی
کہ روایت حدیث مین روایات خوارج لعنای عترت رسول سفینہ سیئہ کی یہان مقبول اور شمار و عداد صحاح مین مندرج و روایت جناب
صادق علیہ السلام کی غیر مقبول صحاح ستہ سنیون کی روایات خوارج سی مملو ہین کا صرحناہ سابقا اور روایات عترت و اہلبیت کا اونمین
شمر و نشان نہین بلکہ بخاری صاحب صحیح بخاری عمران بن حطان ملعون سے کہ مداح ابن ملجم ملعون و مرثیہ گو اوس ملعون کا ہی اپنی صحیح مین
کما فی الحقیقت سقیم ہی روایت کرتا ہی کما صرح بہ الشیخ عبد الحق الدہلوی فی ترجمۃ المشکوۃ اور جناب صادق ہو کو صادق اللہجہ نہین جانتا

اور آنحضرت سے اپنی صحیح میں روایت نہیں کرتا اور آنحضرت علیہ السلام کی حق میں کہنا ہی اجلانہ فی نفسہ شنیا یعنی بخاری اپنی دل میں جناب صادق
کی طرف سی صاف نہیں نکالی میزان الذہبی علی ہذا القیاس تفاسیر سنیہ میں بھی روایات عترت رسول لہذا ان کا اثر نہیں الا ماشذ و ندر و ہمبر بن
جیاس کتب فقہ سنیہ سفیہ مملو ہیں اقوال و روایات اعدائی البیت ابو حنیفہ سگ طالب دنیای حنفہ و شافعی و مالک و غیرہ سی و روایات عترت طاہرہ کا
اونمیں ہے کہیں نشان نہیں با اینہمہ کون خرطغام لد الحجام اور اوسکی اسلاف اجلاف آپکو شیعہ اہلبیت و متمسک بسفینہ عترت طاہرہ کہتی ہیں اور شرماتے
نہیں اور الحق الامیہ اثنا عشریہ کو کہ کتب احادیث و تفاسیر و فقہ انکی مملو ہیں احادیث و روایات عترت طاہرہ سی و متمسک انکا سوائے اقوال و افعال
عترت طاہرہ کی کوئی دوسری چیز نہیں اور عادات و عبادات میں سوای عترت طاہرہ کی تمسک اقتفا کسے سے نہیں کرتے اونکو متخلف سفینہ
عترت کہتی ہیں ہای انصاف کو کیا ہوا اور منصف لوگ کہان گئی ؎ واد ریغا دیدہ انصاف گر بنیادی ؎ سبط پیغمبر چرا در کربلا بنہادی
قال الکاسب النا صب عترت و آل کا آیا یہی تمسک ہی کہ علم نجاتی تعزیہ بنانا حالانکہ من لا یحضرہ میں ہے کہ من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج
عن الاسلام **اقول** فی قولہ من مثل مثالا انہ من ابدع بدعۃ و دعی الیہا و وضع دینا فقد خرج من الاسلام و قولی فی ذلک قول الائمۃ
ایا یہی تمسک ہے کہ دلدل سدلی ثابوت بہرائے حالانکہ مختار کا یہ فعل نا مختار ہے کہ طفیل ابن جعدہ کندے کی دو کانسے کرسے اوٹھالایا اوسکو تابوت سکینہ
نام کر کر بچوایا آیا یہی تمسک ہے کہ بہلول ڈالی جیتیقیو نمیں نوحی گائے حالانکہ کلینی میں امام سجادؑ سی مروی ہے کہ انما یحتاج المرءۃ الی النوح حتے
یسیل دمعہا لا ینبغی لہا ان تقول ہجر اعورت کو نوحہ میں اتنا ہی چاہیئی کہ آنسو بہہ نکلیں اور بیہودہ بکنا نہ چاہیئی آیا یہی تمسک ہی کہ ڈھول بجائی مرثیہ
کی پردہ میں حضرت شہر بانو کا رنڈاپا گائی حالانکہ باتفاق یہہ فعل باتفاق حرام ہے **اقول** علم ہزار ناتعزیئی بنانا ڈھول بجانا وغیرہ ایسی حرکات ۲۲
فعل عوام کا ہی و افعال عوام سی طعن خواص کے طرف متوجہ نہیں ہو سکتا و رای ان عوام سنیہ سنیہ زیادہ عوام شیعہ سی علم نجاتی اور تعزیئی بناتی ہیں
بقیاس قول کون خرطغام لد الحجام کی چاہیئے کہ کون خر اور اوسکی اکابر و اذناب ہی مطعون ہوں کہ عوام سنیہ ہی علم نجاتی اور تعزیہ بناتی ہیں علاوہ
برآن اپنا تعزیہ نہ دیکھنا اور دوسری کو پہلی کو ٹوکنا کمال بیحیائی ہے کون خرطغام کی ہیران طریقت کہ اخص الخواص سنیہ سنیہ ہیں جو ڈھول کے گت پر
ناچتی ہیں اور ٹہرکتی ہیں کیوں مطعون نہیں ہوتی حالانکہ یہہ ہیران بستہ شیطان ہے اور بعید نہیں کہ سکھایا ہوا حضرت عمر اخبث المخانیث کا
ہو جیسکے سایہ سی شیطان بہاگتا ہی اور کون خرطغام لد الحجام نی جو اپنی سوء فہمی سے بی محل حدیث من جدد قبرا و مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام کتاب
مستطاب من لا یحضرہ الفقیہ سی یہاں لکہی مصداق من خرج من السلطانیہ فقد وضع فیہ کا ہوا کیونکہ سنے من مثل مثالا کی جو کون خرنی اوسی کتاب مستطاب
سی نقل کیا کہ جسنی کوئی بدعت نکالی اور لوگون کو اوسکی طرف بولایا اور ایک نیا دین ٹہرایا تو وہ اسلام کی حد سی باہر نکلگیا نظر بہنے مذکور ابو حنیفہ
و شافعی و مالک و حنبل مجتہدین سنیہ سنیہ اور جملہ سنیہ مقلدین اونکی سب کے سب حد اسلام سی باہر گئی کسواسطی کہ مذہب حنفی و غیرہ چاروں مذہب سنیہ سنیہ مستحدث و مبتدع ہیں بعد زمانہ پیغمبر خدا و اوداد خلفای ثلثہ کی نکلے ہیں کما حررناہ فی صدر ہذہ الرسالہ
الحمد للہ ؎ کہ دشمن چاہی خود آمد بگور ؎ و رای آن من جدد قبرا کی معنے یہہ ہیں کہ جو کوئی قبر کہنہ و مندرس کو از سر نو بنائی یا ایک قبر نئی
جسمیں مردہ مدفون ہو دوسرے مردہ کو دفن کری وہ خارج از اسلام ہو جاتا ہے سو یہ ہو تو امر تعزیہ میں نہیں ہوتی معلوم نہیں کہ کون خرطغام
نی اس حدیث کو سمجہی یہاں کیوں نقل کیا آدم برانیکہ مال آں است تحریر کون خر کا اعتراض ہے ہم عزاداری جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام

پر حقیر اسکی جواب مین رباعی مرزا علی قلیخان والد مرحوم پر کہ بجواب باعی مرزا عبد القادر بیدل علیہ علیہ کے ہی کہ وہ بھی عزاداری پر معترض ہوا تھا اکثنا
کرتا ہی رباعی بیدل علیہ علیہ ✤ این را فضیان انذ خوارج بمثال ✤ بندند بماتم شہیدان تمثال ✤ کاری کہ براو ہزار لعنت باد ✤ یکبار بزید کرد وانہا
ہر سال ✤ رباعی مرزا علی قلیخان واله علیہ الرحمہ ✤ بیدل کہ زدل رنگ تعصب نبرد ✤ از رسم عزائی حسین بد برد ✤ در ساختن صورت حال شہدا ✤ تفضیح یزید
بود بر طبعش خورد ✤ قال الکاسب الناصب آیا یہی تمسک ہے کہ لوگو نکو ناحق رولائی کتاب جنتیہ کی اوٹ مین جناب سرگس کا سہاگ پورا کہائی حالانکہ یہہ ہذیان
بستہ شیطان ہی اقول کون خرطغام لد الجام فی رسالہ لزالشہادتین بلبیدہ دہلوی علیہ بستحقہ کا کیا نہین دیکہا یا بسبب ارتکاب عداوت اہل بیت پیغمبر خدا
علیہم الصلوٰۃ کی اپنی دل نفاق منزل مین تجاہل عارفانہ کرتا ہی عزیز الاغبیا رسالہ مذکورہ مین کہتا ہی ثم لما وقعت واقعۃ الشہادۃ اشتہل من بہا بالتفجع
الذی یقدد صفا ویمطا الدم من الشاہد وہف القلوب بالمآثم الخ اور شاہ سلامت اللہ نبی تحریر الشہادتین ترجمہ سر الشہادتین مین یون
لکہا ہی بلکہ مراد از ہتف ہوائف برائی اظہار حزن و ملال و گریستن بر حال شہیدان و بکا ورقت بر مصیبت ایشان ہست الی ان قال و نوحہ
جنیان و بکای ایشان عبارت ہست از گریستن بغیر یاد و فغان فقط اور بہی عزیز الاغبیا رسالہ مذکورہ مین لکہتا ہی لیطلع الحاضرون والغائبون علی
وقوعہا بل بابقاء البکاء والحزن المستمر وتذکر تلک الوقائع الہائلۃ فی امتداد الی یوم القیامۃ الخ اور شاہ سلامت اللہ ذیل مین ترجمہ اسکی عبارت
کی لکہتا ہے بلکہ مقصود اصلی و غرض حقیقی از نیہبہ باقی ماندن غم دائم و حزن مستمر و تذکر و یاد کاری وقایع ہول انگیز و سوانح غم فرسا و دراین است تا قیام قیامت
اور بہی رسالہ مذکورہ مین روایت دیکہنی ابن عباس کے پیغمبر خدا کو خواب مین بروز قتل حسین اغبر اشعث یعنی پریشان موغبار آلودہ اور بہی دیکہنی حضرت ام سلمہ
پیغمبر خدا کو خواب مین بروز مذکور باین ہیئت کہ آپ کی سر و ریش مبارک پر مٹی ہے کہ یہہ علامت حزن و اندوہ کی ہے موجود ہے بالجملہ جب حزن و غم پیغمبر خدا ۲۳
کا بوقوع واقعہ ہایلہ کربلا کی احادیث و کتب معتمدہ سنیہ سے ثابت ہی تو رونا و رولانا امام حسین کی غم مین تاسی تعزیت پیغمبر خدا کی ہے اور سکو ناحق کہنا
اور اوسپر اعتراض کرنا مشاقت خدا و رسول کی اور بیزاری اسلام و ایمان سے ہی اور رونا و رولانا اوس غم مین عین تمسک برسول ہی حضرت رسول علیہم السلام
قال الناصب الکاسب آیا یہی تمسک ہے کہ شریعت کی مخالفت کیجئی بتجویز مجلسے و غیرہ سلاطین کے آگی سر سجدہ مین دیجئی حالانکہ بنص قران ممنوع ہے
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ والا جناب سید الابرار الوارثہ اہلا ہی سجدہ کے زیادہ تر سزاوار تہی شاہ عباس ماضی رطہا سب خیاس اقول کون
خرطغام ولد الجہام جو سجدہ کرنا عوام کالانعام کا سلاطین کو بتجویز ملا محمد باقر مجلسے علیہ الرحمہ کی لکہتا ہی مصداق ان بعض الظن اثم کا ہی بلکہ دروغ بی فروغ ہی
اور سکو لازم تہا کہ سند اوسکی کتب امامیہ سے موافق ادب ناظرہ کی لکہتا ثبت العرش ثم انقش ہے کیا کون خرفنی نہین سند اور بفرض محال تسلیم کہ ملای موصوف
علیہ الرحمہ فی امر مذکور بنظر بعض مصالح اخر کی تجویز کیا ہو تو بہی کون خر کو یہہ تعریض مناسب تہی کیونکہ اوسکی علمای اعلام فی پادشاہ تیموریہ کی خوشامد کی لئے
بندگان خدا کو مبتلا بسجود شاہان تیموریہ کیا تہا مدت دراز تک یہہ رسم بد جاری رہے اور وبال و وزر اوسکا اوق علمای دنیا طلب کے گردن و پشت پر تا قیام
قیامت باقی رہا اور وہ مصداق وہم یحملون اوزارہم علی ظہورہم کی ہوئی چنانچہ تفصیل اوسکی ترجمہ اثنا عشریہ جواب باب ہشتم تحفہ مرزا نیہ مین مذکور
ہی بالآخر شاہجہان بادشاہ نی اس رسم بد کو موقوف کیا کافی کتب التواریخ چنانچہ ابو طالب کلیم کہتا ہی ✤ ہمین خاندان شرف رسم بود ✤ ہنگام تعظیم
شاہان سجود ✤ شہنشاہ روشن دل حق پرست ✤ ہمان دم کہ بر تخت شاہی نشست ✤ لبش در فشان شد باین حکم باز ✤ کہ از سجدہ مردم کنند الحجم
امر بوقوع سنۃ سنیہ کی بیان طریقت کی طریقہ مین نوشتہ کہ مرید کا مرشد کو ہر حال مین مجوز ہی کافی کتاب عوارف المعارف اور جو کہ کون خرطغام ولد

فی علمای فرقہ حقہ ماسیہ کے حقین کی مصداق علما امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہین سو وظنی کو کام فرمایا اسواسطے حقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ خوارق عادات و شرائف
کرامات اونکی علما کی یہان کچھ لکھون کہ اونکی دیکھی اور سنی سی کون خبردار اوسکی اثبات کے ہوش مو اپنے اپنے ٹھکانی ابجاوین پس مخفی نرہی کہ علماء متقاسیون کا
قدیم سی یہی طریقہ رہا ہی کہ تقرب حکام جور کی لئی ہمیشہ فتوی موافق خواہش حکام جور و مخالف حکم خدا اور رسول کی دیتی رہے ہین کتاب حبیب السیر مین بیان حال
ہارون نارشید مین لکھا ہی کہ ایک بات مین ابو یوسف قاضی شاگرد ابو حنیفہ سگ طالب دنیای حیفہ کو دولت ہارون رشید سی پچاس ہزار دینار ملی حلال اسکا ہہ ہے
کہ ابراہیم برادر ہارون کی ایک کنیز جمیلہ تہی ہارون تیس ہزار درم اوسکی عوض مین ابراہیم کو دیتا تہا ابراہیم نی قسم کھائی کہ لونڈی کو نہ بیچونگا نہ ہارون کو ہبہ کرونگا
بعدہ پشیمان ہوا اور ہارون سی ڈرکر ابو یوسف سی حیلہ پوچہا ابو یوسف نے کہا آوہی لونڈی ہارون کی ہاتہہ بیع کر اور آوہی اوسکو ہبہ کر ابراہیم نی ایسا ہی کیا
ہارون نے پچاس ہزار دینار اوسکی جلد وین ابراہیم کو دی ابراہیم نی وہ تیس ہزار دینار ابو یوسف کو شکرانہ تعلیم حیلہ مین دی ہارون نے چاہا کہ اوسی شب بغیر
استبرا کی اوس لونڈی سی وطی کری ابو یوسف سی حیلہ چاہا ابو یوسف نے کہا کہ اوس لونڈی کا نکاح اپنی کسے غلام سی کردو اور قبل از دخول اوس سے طلاق
دلوالو کہ اسصورت مین احتیاج استبرا کی نہوگی ہارون نی ایک غلام کی ساتہہ اوسکا نکاح کر کی طلاق چاہی غلام طلاق نہین دیتا تہا آنکہ دس ہزار درہم
بہی غلام کو دیتا تہا مگر اوسنی طلاق نہ دی ابو یوسف نے ہارون سی کہا لونڈی کو ہبہ غلام ہبہ کردو جب لونڈی اوسکی مالک ہوجاویگی نکاح فسخ ہوجاویگا
ہارون نی ایسا ہی کیا اور شکرانہ مین اس حیلہ کی دس ہزار درہم ابو یوسف کو دی اور اوس لونڈی کی اپنی تصرف مین لاکر دس ہزار دینار اوس لونڈی کو دئے
لونڈی نی اس شکرانہ مین کہ اوسکو خلیفہ تک پوہنچایا وہ دس ہزار دینار ابو یوسف کو دی اور یہی جلال الدین سیوطی نی تاریخ الخلفا مین لکھا ہے
کہ ابن المبارک نی کہا جب ہارون رشید بادشاہ ہوا اوسکو ایک لونڈی مرحمت اپنی باپ مہدی عباس کے پسند آئی اوس سے مباشرت چاہی لونڈی نے ۲۴
انکار کیا اور کہا کہ مین تمپر حلال نہین ہون کہ تمہاری باپ کے ہم بستر تہی ہارون نارشید نے ابو یوسف کو کہا کہ رشید ابو حنیفہ سگ طالب دنیای حیفہ کا اور
مفتی غیر رشید خلیفہ کا تہا بلوا کر حیلہ پوچہا ابو یوسف نی کہا ای امیر المومنین اس لونڈی کی بات کا کیا اعتبار وہ امانت و دیانت نہین رکہتی اوسکی قول
کو باور نکر اوسکو اپنا ہم بستر کر اور اوسکی ساتہہ جو چاہتا ہی سو عمل مین لا ابن المبارک نی بعد روایت اس حکایت کی کہا کہ اس اجراین کے حال پر
مین تعجب کرون آیا حال ہارون پر کہ باوجود سفاکی و بیباکی و خونریزی مسلمانان و غارتگری اموال مومنون کی اس مقدمہ مین حیلہ شرعی اور فتوی چاہا
اور بدون فتوی مفتی کی قصد تہا کہ مت اپنی باپ کا نکیا یا تعجب کرون اوس لونڈی کی حال پر کہ طمع زخارف دنیا کی نکی اور صحبت خلیفہ وقت سی بخوف خدا
انکار کیا یا تعجب کرون حال پر اوس فقیہ وی مین و قاضی زمانہ کی کہ خوشامد و رضامندی خلیفہ کی لئی فتوی حلال ہونی مرحولہ پدر کا دیا سبحان اللہ ابو یوسف
تو امین و متدین ہوئی اور وہ لونڈی بی دیانت ہوئی اور یہی سیوطی نی عبد اللہ بن یوسف سی روایت کی ہے کہ ہارون رشید نے ایکدن قاضی ابو یوسف سے
کہا کہ مینی ایک لونڈی خرید کی ہے چاہتا ہون کہ اوس سے اسی وقت مباشرت کرون و انتظار استبرا کی مدت کا کہ شرع مین لونڈیون نو خرید کی لئی مقرر ہے
نکرون ابو یوسف نے کہا حیلہ اسکا یہہ ہی کہ اوس لونڈی کو اپنی کسے اولاد کو ہبہ کردو پہر اوس سے نکاح کر لو کہ احتیاج استبرا کی نکاح مین نہین ہے اور زمخشری
فی ربیع الابرار مین لکھا ہی کہ ابو یوسف ہارون رشید کے دروازہ پر پڑا رہا اوسکی پاس پہونچ نہ سکا تا آنکہ ہارون ایک لونڈی زبیدہ خاتون کو چاہنی لگا
زبیدہ نی قسم کہائی کہ اوس لونڈی کو ہارون کے ہاتہہ نہ بیچونگی اور نہ اوسکو ہبہ کرونگی فقہا اوسکی چارہ مین متحیر تہے تب ابو یوسف پہونچا اور مجمع فقہا
مین فتوی دیا کہ زبیدہ خاتون آوہی لونڈی خلیفہ کو ہبہ کری اور آوہی خلیفہ کی ہاتہہ بیچی فقہا نی اوسکی تصدیق کی ہارون مسرور ہوا اور ابو یوسف کا

لکھتا ہی کہ ہارون نے جماعت کی تہی امام نماز جماعت ہوا ابو یوسف نے اوسکی پیچھی تعدی ہو کر نماز پڑہی اور یہی وسی عدد اللہ نے اوسی رسالہ انصاف میں لکھا ہی کہ ابو یوسف
و محمد صاحبین امام اعظم سنیتوں کی نماز عیدین میں ہارون کی خوشامد کو تکبیر ابن عباس کے پڑہتی تھے کہ ہارون کو اپنی اداؤں کی تکبیر مرغوب و پسند تہی پہ ہے حال علماء و مجتہدین و
قضات و مفتیان سنیہ سیئہ کا فاقول الناصب الکاسب آپ ہی تمسک ہی کہ جناب تصوی کو خائف و حیران اور آپکے اولاد کو کذاب و مغضوب و خوان
ٹہہرا ہی حالانکہ یہہ شجاعت کے منافی ہے اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین جناب امیر کو خائف و حیران ٹہہرانا جناب امیر کا انکو ہزار درجہ بہتر و افضل ہی
بمودا ہ از کوزہ ہمان برون تراود کہ در دست ۔ کی اپنی معتقدان فرار من الزحف کے عیب چہپانی کی قصد سی اظہار اپنی مافی الضمیر کا ہین جلکر کہا ہی فضل اللہ
ما جعل النار مثواہ اور بعض اولاد آنجناب کا کذاب ہونا مستبعد نہین حضرت نوح پیغمبر اولوالعزم کی بعض اولاد کا کافر تہی جب حضرت نوح علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کی
نبوت مین کفر فرزند سی کچہہ خلل نہوا تو در صورت کذاب ہونی بعض اولاد جناب امیر علیہ السلام کی امامت و دیگر فضایل ہوے و معلوم آنحضرت مین کچہہ نقصان متصور
عقلاً و عرفاً و شرعاً نہین آتا کون خرکو اسکے کلام ناموزون سی کچہہ خسارت کی کچہہ حاصل نہوا قال الناصب الکاسب آپ ہی تمسک ہی کہ بتقلید مجتہد سنی تنگ
و ناموس عیاذ ثلثہ سوی العیدین احداث کیجی حالانکہ خم غدیر مین لب حضرت نے جناب امیر کو خلیفہ کیا جس سے عید غدیر متقرر ہوئی اقول بفضل اللہ العلی
القدیر تحقیق کو بمودا ہ اگر گربہ شیر نر باشد ۔ طبیعت راہ خود گیرد باشد ۔ کی تکرار سی کچہہ حاصل نہین اور کون خرنظام و لد الحجام کو نظام و لد الحجام کہتا ہی
انہین مضامین کو جو کہین سن پاتے ہین بتکرار لکھا ہی اگر جواب کے کرنی پڑتی ہے سابق مین ہم مکرر لکھہ چکی ہین کہ اہل حق امامیہ اثنا عشریہ کی مذہب حق
مین کوئی امر شاذ مذہب مجوس سے تنگ و ناموس کے نہین پایا جاتا کون خرطغام کان کہو کر سنی اور آنکہہ کہو کر دیکہی کہ سنیہ حنفیہ شیعہ بلکہ متحد العقیدہ و متحد العمل
مجوس سے تنگ و ناموس مین اور وہے تقلید مجوس مین نہ اہل حق امامیہ اثنا عشریہ بلکہ سنیہ اپنی عقیدہ باطلہ مین مجوس سے بہی بڑہ گئی ہین کہ مجوس کے نزدیک خدا دو ہین
واہرمن و یزدان ایک ظلمت کا ایک نور کا سنیون کی عقیدہ باطلہ مین منصور حلاج و بایزید بسطامی و غیرہ اولیاء و ابدال و اوتاد سنگ و گربہ و غیرہ سب نباتات و حیوانات
و جمادات لاکہون کروڑون خدا ہین تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا و چنانچہ منصور حلاج نے آپ ہی اپنی خدا ہونی کا اظہار کیا ہی اور انا الحق کہا ہے
اور بایزید بسطامی سبحانی ما اعظم شانی اور لیس فی جبتی سوی اللہ اور انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدونی کہا ہی کما فی تذکرۃ الاولیاء و نفحۃ الدین العطار و بصیرۃ
العلوم مین مسطور ہے کہ حسین ابن منصور حلاج کے دعوی خدائی کا کیا اور اوسکی مرید خلق خدا کو دعوت کرتی تہی طرف الوہیت اوس ملحد بیدین کے اور بولوی عوام بایزید کا
قول لکھتا ہی ؎ نیست اندر جبام غیر از خدا ۔ چند جوئے در زمین و در سما ۔ یہہ ہے حال اتحاد عقیدہ سنیہ سیئہ کا ساتہہ مجوس بے ننگ و ناموس کے
اب اتحاد عمل سنیہ سیئہ کا بہی ساتہہ مجوس کے کون خرطغام ولد الحجام سنی کہ جیسے مذہب مجوس مین اپنی ماں بہن بیٹے بہونی بہانجہ وغیرہ محرمات
شرعیہ کی ساتہہ وجماع کرنا صحیح ہی ویسا ہی سنیہ سیئہ کی مذہب باطل مین ہے چنانچہ امام شافعی کے نزدیک اپنی بیٹے متولدہ من الزنا کی ساتہہ نکاح و جماع
صحیح ہے وہ بیٹی اپنی باپ پر حرام نہین امام سنیان فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین کہتا ہی قال ابو حنیفۃ المخلوقۃ من ماء الزانی تحرم علی الزانی وقال
الشافعی انہا لیست بنتا وجب ان لا تحرم اور رشید الاعیانی فی خارستان شوکت عمریہ مین اسکی علت مین شافعی کے طرف سے استدلال یہہ قایم کی
اور یہی امام اعظم سنیان ابو حنیفہ سگ طالب و نیای حنیفہ کی نزدیک ماں بہن بیٹے وغیرہ محرمات شرعیہ کی ساتہہ نکاح و جماع کرنا سبب کاہن اگرچہ اوسکی حرمت
کا عالم یہی ہو کافی الہدایہ و فتاوی قاضی خان اور عبارت فتاوی قاضی خان کی یہہ ہے لو تزوج بنات رجم محرم نحو البنت و الاخت و الام و العمۃ

والخالد جامعها لاحد علیه فی قول ابی حنیفة وان قال علمت انها الحق علی اعتقادی یہ ہے حال مشابہت تقلید سنیہ سیئہ کا بیچ پس ننگ ناموس آور کون خرطغام
ولد الحجام فی بمقتضای تیرہ دروئی وخبث باطنی وعناد اہل بیت طاہرین کی یہہ گھر بیچہ جو اپنی ہی نجس سے گرائی کہ حالانکہ خم غدیر میں کب حضرت نبی جناب امیر کو خلیفہ
کیا کہ جسپر عید غدیر مقرر ہوئی اگر یہ حال اسکا مفصل ہم سابق میں شان نزول آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ میں
لکھہ چکی ہیں لیکن نظر بموجب ✽ اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ✽ ہو المسک ما کررتہ یتضوع ✽ کی پھر کچھہ مجملا لکھا جاتا ہی صاحبان انصاف کو تا ہم سے
ویں اور ارباب عقل وشعور سمجھیں کہ کون خرطغام نبی جو کہا کہ حالانکہ خم غدیر میں کب حضرت نبی جناب امیر کو خلیفہ کیا کہ جسپر عید غدیر مقرر ہوئے مآل محصل اس
عبارت کا یہہ ہی بدانست کون خرطغام ولد الحجام کی العیاذ باللہ منہ جناب پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی لاغی وعابث تہی کہ
اوس تمازت آفتاب میں میدان بیابان خم غدیر میں کہ بجز دو ایک درخت کی وہاں سایہ نہ تہا اور ہر ہر بیان آنجناب شدت حرارت وتمازت آفتاب سے کمال متاذی تہے
نزول اجلال فرما کی کجاوہ ہای شتر وفسی سبز بنوا کر مرتکب فعل عبث ولغو کی ہوئی بلکہ بدانست کون خرطغام کی حکیم علی الاطلاق عظیم شانہ بہی معاذ اللہ لاغی وعابث
ہی جو اثنای راہ میں پیغمبر خدا کو حکم تبلیغ کسے امر خفیف کا دیا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس یا ایں شد
ودکہ اگر تو وہ فعل نہ کریگا تو تو نے تبلیغ رسالت بالمرہ نہ کی صریح خلاف عقل ہے کہ حکیم علی الاطلاق اثنای راہ وسیدان بیابانہ وتمازت آفتاب میں پیغمبر خدا کو حکم
تبلیغ کسی امر خفیف کا دی اور فرمادی کہ اگر تو یہہ امر خفیف نہ کریگا تو تبلیغ رسالت تیری جو تو سالہای دراز سی کر چکا ہی حبط وباطل ہو جائیگی نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقادات
الفاسدۃ الکاسدۃ بالجملہ امر کرنا حکیم علی الاطلاق کا باآن شدومد ونزول اجلال فرمانا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کا خم غدیر میں
اور جمع کرکی اصحاب کو اوس حرارت وتمازت آفتاب میں تبلیغ حکم خدای اکبر کرنا یہہ سب امور اولہ قویہ باہرہ میں اوس امر کے کہ وہ حکم مبلغ کو ئی امر عظیم مہتم بالشان
تہا وہ امر عظیم مہتم بالشان نہیں ہے مگر خلیفہ کرنا پیغمبر خدا کا جناب امیر کو جیسا کہ صنادید سنیہ نے اسکا اعتراف کیا ہی اری کون خرطغام ولد الحجام تجکو علم
ادب سے کیا مناسبت تو موی زنار تراشی وتامین کے جو تیرا اور تیرے اسلاف اجلاف کا ہمیشہ ہی اختیار کردہ ✽ میراث پدر خواہی علم پدر آموز ✽ اور اب تیرا حال
مصداق اوس شعر کا ہی ✽ کلاغی تنگ کبک را گوش کردہ ✽ تنگ خویشتن ہم فراموش کردہ ✽ بہرحال اپنی عقل کاسد وفہم فاسد کے ناخن لوا اور خواب جہالت
اور سکر نفاق سے چونکا اور ہوش میں آ اور روایات معتمدہ سنیہ سیئہ جو مشعر بلکہ نص ہیں اوس امر میں کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے
بحکم خدای جلیل خم غدیر میں جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ وامام وپیشوای خلق کیا ہی بگوش عناد نیوش گوش کر امام سنیان فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں
کہتا ہی سطاء تفسیر آیہ وافی ہدایہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک الآیہ میں کون خر اور اوسکی اضراب یکہہ لین العاشرۃ نزلت ہذہ الآیۃ فی
فضل علی لما نزلت ہذہ الآیۃ اخذ الرسول بیدہ وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر فقال ہنیئا
لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ وہو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی یعنی نازل ہوا یہہ آیہ تبلیغ
علی میں جب یہہ آیہ نازل ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی ہاتہہ علی کا پکڑا اور کہا میں جسکا مولی ہوں پس علی اوسکا مولی ہے بارخدایا تو دوست رکہہ
اوسکو جسنی علی کو دوست رکہا اور دشمن رکہہ اوسکو جسنے علی کو دشمن رکہا پس عمر نے علی سے ملاقات کی اور کہا گوارا ہو تجکو اے ابن ابیطالب
کہ ہوا تو مولی میرا اور مولی ہر مومن ومومنہ کا کون خرطغام مبارکباد دیتا اپنی عمر کا جناب امیر کو بایں عبارت ہنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی
کل مومن ومومنۃ دیکہی کہ صریح ہی ہونے لفظ مولی کا بمعنی سید پیشوا ومالک ومتولی امور واولی بالتصرف کی کہ مآل ان سب کا خلافت وامامت ہے

امامت ہی اور ارباب عقول سلیمہ اوان ستقیمہ پر مخفی نہیں کہ یہاں کلام عمر میں لفظ مولی عبد و معتق و معتق و صاحب و ابن العم و حلیف و ہم سوگند کی تو
ہو ہی نہیں سکتا اور معنی ابن عم و ابن الاخت و منعم و منعم علیہ کے اور تابع اور صہر کی سے بھی کلام عمر میں نہیں ہو سکتا اور بمعنی محب و ناصر کی بھی نہیں بنتا کہ اعتقاد باطل
سنیہ کی جناب امیر علیہ السلام تو قبل نزول آیہ مذکورہ اور قبل فرمانی پیغمبر خدا کی من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی محب و ناصر عمر کی تھے اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ
کہنا عمر کا بعد ورود حدیث مذکور کی کس وجہ سے اور ای آن اگر لفظ مولی کا حدیث مذکور و قول عمر میں بمعنے محب و ناصر کی ہوتا تو ہنیئاً لک کہنا عمر کا بمعنے
اوسکو اس ہنگام میں ہنیئاً لی کہنا چاہئی تھا نہ ہنیئاً لک علاوہ برآن نخس الدین تفتازانی نے بھی شرح مقاصد میں اس حدیث میں مولے
کو بمعنے اولی بالتصرف کی ترجیح دی ہے اور حدیث مذکور مسند احمد بن حنبل میں یوں ہے عن البراء بن عازب و زید بن ارقم قالا لما نزل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بکل مؤمن من نفسہ قالوا بلی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ و انصر من نصرہ و اخذل من خذلہ و العن من ظلمہ و غصب حقہ فلقیہ عمر فقال ھنیئاً یا بن ابیطالب
اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ اور علی بن احمد واحدی نے کہ مشاہیر علمائے سنیہ سے ہے اپنی تفسیر مسمی باسباب النزول میں لکھا ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول
بلغ آیہ حق علی بن ابیطالب میں غدیر خم میں نازل ہوا اور مؤلف شواہد التنزیل نے ابی عمیر سے روایت مذکور کی ہے اور ثعلبی نے کہ اکابر مفسرین سنیہ
سے ہے ابن عباس و براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ جب پیغمبر خدا صلعم کی ساتھ حجۃ الوداع سے مراجعت کر کی ہم غدیر خم میں پہونچی اور بہت گرم تھا
پیغمبر خدا صلعم سایہ میں دو درخت کی کہ اوس جگہ تھی بیٹھی اور سب مہاجرین و انصار کو کہ اوس منزل میں تھی جمع کیا اور ہاتھ علی بن ابیطالب کا پکڑ کر
کہا ای حاضرین آیا میں اولی نہیں ہوں تمکو نفسوں تمہاری سے سب ہوں نے کہا کہ تو اولی ہے ہمکو ہماری نفسوں سے پس پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ جسکا میں مولی ہوں علی اوسکا مولی ہے بار خدایا دوست رکھہ اوسکو جو علی کو دوست رکھی اور دشمن رکھہ اوسکو جو علی کو دشمن رکھی عمر اوٹھہ کھڑا ہوا
اور کہا ای پسر ابوطالب مبارک ہو تجکو یہہ منصب عالی و سلطنت و سروری جمیع مؤمنین و مؤمنات پر اور بھی ثعلبی نے کہا ہی کہ جب خبر نصب کی جناب
امیر کی مشہور ہوئی حارث بن نعمان فہری ناقہ پر سوار ہو کر مدینہ میں آیا و پیغمبر خدا سی منازعت شروع کر کی کہا ای محمد تو نی ہمکو کلمہ شہادت بتایا ہمنے قبول کیا
نماز پنجگانہ کا حکم کیا ہمنی قبول کیا زکوۃ حج و روزہ و جہاد کا حکم کیا ہمنی قبول کیا اور جو کچھہ تو نی اشارہ کیا ہمنے اوسکی مخالفت نہ کی تو ان امور پر راضی نہوا
اور اب تجکو کوئی بات باقی نرہی تو تو نی ناحق پسر عم اپنی کا پکڑ کر سب مسلمانوں پر حاکم کیا اور تو کہتا ہی کہ وہ بعد میرے تمہارا امیر ہے اوسکی متابعت و اقتدا کرو
یہہ امر تو نی بحکم خدا کیا ہی یا اپنی رای سے پیغمبر خدا نی فرمایا قسم اوس خدا کی جسکے سوا کوئی پروردگار نہیں ہے یعنی جو کچھہ بارہ علی میں کہتا ہی اور کیا ہی بحکم خدا
کی ہے نہ میری رای سے وہ منافق اوٹھہ کھڑا ہوا اور راہ میں کہتا جاتا تھا خداوندا جو کچھہ محمد علی کے حق میں کہتا ہے اگر راست و درست ہی تو تجکو عذاب
دردناک گرفتار کر اور مجھہ پر آسمان سے پتھر برسا فی الحال ایک پتھر آسمان سے اوسکی سر پر گرا اور اوسکی دبر سی نکل گیا اور وہ مقہور جہنم کو پہونچا اور آیہ سال
سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج نازل ہوا اور ابن مردویہ نے کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ عبداللہ مسعود کہتے تھے
کہ ہم حیات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں اس آیہ کو یوں پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین والامام
تفعل فما بلغت رسالتہ اور خطیب خوارزمی نے کہ علمای سنیہ سی ہے حذیفہ یمانی و ابوذر غفاری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی غدیر خم میں علی بن ابیطالب کو بحکم خدا بتا نصب کیا اور جو کچھہ امر خدا کا تھا وہ اصحاب کو پہونچا دیا فرمایا سلموا علی علی بامرۃ المؤمنین

نزول اس آیہ کی بہت مسرور ہوئے وحاضرین کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وبولایۃ علی بن ابی طالب اور صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے بیانداز حدیث صحیح لا مریہ فیہ اخرجہ جماعۃ کالترمذی والنسائی واحمد طرقہ کثیرۃ جدا رواہ بستہ عشر صحابیا وفی روایۃ احد وثلثون صحابیا وکثیر من اسانیدھا صحاح وحسان یعنی حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث حدیث صحیح ہی شک نہیں اور بیشمار اور روایت کیا ہی اوسکو جماعت نے مانند ترمذی ونسائی واحمد کی اور طرق اوسکی بہت ہیں روایت کیا ہی اوسکو سو صحابیوں نے اور بروایت احد تیس صحابیوں نے اور اکثر سندیں اوسکی صحیح وحسن ہیں اور مواہب لدنیہ میں ہے ایسا ہی بلکہ اوسمیں اسعد زیادہ ہے کہ اوسکی طرق کثیرہ کو استیعاب کیا ہی ابن عقدہ نے ایک کتاب برسالہ میں اور طرفہ حکایت یہ ہے کہ امام سنبلان غزالی نے کتاب سر العالمین میں لکھا ہے کہ بعد نصب کے نبی رسول خدا کی علی بن ابیطالب کو بخلافت اول جس کسیے نے سبارکباد کہا عمر خطاب تہا کہا بخ بخ یا علی قد اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ ایک شخص کہتا ہی جسوقت عمر خلیفہ ہوا مینے کہا ہی امیر المومنین مین روز غدیر خم حاضر تہا پہلے تمنے مبارکباد علی کو کہا تہا اب یہہ کیا ہی عمر نے کہا سچ ہے لیکن لوگون نے مجکو تکلیف خلافت کی دی مینے بجبر وجاہ قبول کیا انتہی بالجملہ ان روایات معتمدہ سے ثابت ہے خلیفہ کرنا پیغمبر خدا کا جناب امیر کو بروز خم غدیر اور سرور پیغمبر خدا کا بہ نزول آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ کی اور بسبب سرور سونپنے پیغمبر خدا کی تقرر عید غدیر کا کالنور علی شاہق الطور روشن ہوا انکار اسکا سو فسطائیت ہی وزیادہ التوضیح والتفصیل سبق فیما سبق فلیتنظر ثمہ علاوہ بران بزرگی روز عید غدیر کی کتب سنیہ سے بہی ثابت چنانچہ کتاب مودۃ القربی سید علی ہمدانی شافعی مین کہ مصنف نے اسکا بتصریح رشید المتشین عظمای اہل سنت ہی ہے مذکور ہے کہ ثواب اوس روز کی صوم کا مثل صوم شصت ماہ کی ہے قال الناصب الکاسب اور عید شجاع گبرو نخاس ہے کہ شہادت فاروقی سنکر خوشی مین آئی احمد بن اسحق شیعی نے اسلام مین اسکو رواج دیا مصائب النواصب مین ہے کہ علمائی اس عید کی جواز کا قائل نہین دیا فقط اجلاف پیش خود بسبیل خلاف تجویز کیا اقول عید شجاع کہ روز قتل فرعون آل محمد ہے بلاشبہہ مومنون کی عید ہی کہ مومنون کو اسوہ لیتے تقتدا اونکا سرور وغم مین علامت ایمان کی ہے ورانی آن جو کہ وہ معلون نے الدبار کہڑی ہوکر پسیاب کرنی والا نسل سگ کے اور خبث الخانیث دما بون تنگ سلام دعا مسلمانان وخط غلیظ تہا اوسکا مرنا بلاشک باعث سرور مسلمانون ہونا چاہئی اور روز اوسکی جانیکا بدر کا اسفل السافلین خواہ مخواہ عید ہونا چاہئی اور وہ ناکس وسفلہ پسا بدذات تہا کہ بقول کون خر کی گربہ ہے اوسکے النار ہونیسے خوشی مین آئی اسصورت مین مومنین کو بطریق اولی سرور اوسکے فی النار ہونی سے اور عید کرنا اوس روز کا جسدن وہ جہنم کو گیا ضرور ہے قال الناصب الکاسب اور عید نوروز کی یہہ حقیقت ہے کہ اسدن آفتاب نقطہ ربیعی سے گذر کر برج حمل مین آتا ہی سال نئے شروع ہوتا ہی سلاطین ایرانیہ کہ گبری سیرت اور مجوسی الفطرت تہی بطور عید اوسدن جشن کرنی آئی اسکی یادگار شیعہ شعار نی اسلام مین داخل کیا اور حیلہ لیا کہ آجکی دن جناب مرتضوی سریر آرای خلافت مصطفوی ہوئی انہم لغوا آباءہم الضالین فہم علی اثارہم یہرعون غرض یہہ سستی عمر نہی کہ ملازمان آپکی کہ وہ نوبہائی باپ اسکی مرتکب بے تمسک بتاتی ہین اور مجتنب کو متخلف فرماتی ہین اقول بلاشبہہ جسدن آفتاب نقطہ ربیعی سے گذر کر برج حمل مین آتا ہی وہی دن نوروز کا ہے کہ شروع ایام اعتدال وموسم بہار وموسم تروتازہ گی نباتات وشجار وشگفتگی ازہار وبرآمد گی اثمار ہوتا ہی اور جو کہ اتفاقات حسنہ سے بروز غدیر خم کہ اظہار ہوین دی مجھ کی تہے بحول آفتاب برج حمل مین ہوئی تہے بہمین جہت سی شیعہ اہلبیت طاہرین کی لئی وہ بہی عید ہے بجہت تقلید سلاطین ایرانیہ کی علاوہ بران کتب سنیہ سی بہی تعظیم نوروز کے ظاہر چنانچہ ناظرین نوادر الاصول حکیم ترمذی پر مخفی نہین

مخفی نہیں پس الحق کی یہاں تو نور وز اتفاقا مستحب بر روز غدیر تہا لیکن اہلسنت کو تو بجز اعتراف محسوسیت کے چارہ نہیں طرفہ بات ہے کہ کون خرطغام ولد الحجام عید
سابلہ وعید غدیر و عید نوروز وغیرہ کو کہ ایام سرور پیغمبر خدا اور اہلبیت طاہرین کی ہیں اور اصل اونکی قرآن مجید و حدیث پیغمبر خدا سے ثابت ہے مستحدث و مبتدع
کہتا ہی اور تعریض و اعتراض بیجا اور پر کرتا ہی اور عید روز شہادت سبط مصطفے دلبر گوشہ رسول خدا اور روز اسیری اہلبیت پیغمبر خدا اور روز گریہ و
مصیبت جناب سید و بنی الوری ہے تعریض و اعتراض نہیں کرتا اور بتاسی تقلید یزید پلید اور شمر عنید و ابن زیاد بد نہاد کی اوس روز نحس کو کون خرشریر
اور اوسکی اعراب اشرار یاد کار اعدائے اہلبیت اطہار عید کرتی ہیں اور خدا و رسول سی شرم نہیں کرتی چنانچہ رئیس النواصب ستگیر سنیون نی غنیۃ الطالبین مین
اور دیگر سنیان لئام نی اپنی کتابون مین اوسدن کے عید ہونیکی تصریح و تاکید کی ہے اور باانہمہ دعوی مسلمانی کا بہی بان سے چلا جاتا ہی اور عید کرتا روز عاشورا کا
اور مخالفت و مشاقت پیغمبر خدا کی اور تقلید و پیروی یزید پلید و شمر عنید و ابن زیاد بد نہاد کی کون خرطغام ولد الحجام اور اوسکی اکابر و اولیا کی نزدیک اسلام و ایمان کے
تو اوسکو اور اوسکی بڑی پیر کو اب ایمان روز افزون ہے وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالنَّاصِبُ الْكَاسِبُ بالجملہ ہرگاہ ملازمان نے اس مقام
مین تمسک اور تخلف کا ذکر چھیڑا ضرور ہی کہ تمسکین اور متخلفین کا کچھ نشان دیا جاوے پس اصحاب دین و داد اور ارباب یقین و اعتماد پر مخفی نہیں کہ تخلف علاوہ ہے تمسک
کا اور احادیث مامورہ تمسک کے نجاح و فلاح کی نسبت وارد ہین از انجملہ ایک حدیث ثقلین ہے کہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا
بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی دوسری حدیث نجوم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم تیسری حدیث سفینہ کہ مثل اہلبیتی فیکم
مثل سفینۃ نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها غرق ملا یعقوب نمانی افادہ فرماتی ہین کہ ان دو حدیثون مین جو صحابہ کو نجوم اور اہلبیت کو سفینہ ارشاد ہوا اوس
سے یہہ اشارہ ہی کہ شریعت کو صحابہ سی لیجانا چاہیی اور طریقت کو اہل بیت سی اسواسطی کہ خوض دریا حقیقت و معرفت مین بدون محافظت شریعت اور طریقت کی
محال ہے جیسا کہ سفر دریا کہ بدون کوب سفن اور اہتداء بنجوم متعذر ہی پس وصول الی المطلوب جیسا تنہا بدون مراعاۃ نجوم غیر متصور ہے ویسا ہی بغیر مراعاۃ کوب ۲۹
سفن بے اثر پس ملازمان نی دو نو حدیث اول سے تعرض فرمایا اسواسطی کہ اول مین تمسک قرآنی اور ثانی مین تمسک صحابہ کا بیان ہے اور یہہ واقع مین منافی تقریب
ہی صرف تیسری حدیث کا اشارہ بتایا کہ یہہ ظاہرا منافی تقریب نہین اقول کون خرطغام ولد الحجام نی یہہ جو کہا کہ ضرور ہی تمسکین اور متخلفین کا کچھ نشان
دیا جاوے الخ سو حال اسکا یہہ ہے کہ کون خر خود تمسکین و متخلفین کے نشان سے جاہل ہے یا تجاہل کرتا ہی و خود زمرہ متخلفین سفینہ سی ہے وہ نشان کیا دیگا اور
ہم قبل ازین بالتوضیح و تفصیل نشان تمسکین و متخلفین کا دی چکی ہین فلینظر ثمۃ اور مجملا یہان پہر اوسکی تنبیہ و ایقاظ کی لئی نشان دیتی ہین کہ تمسکین بعترت و قرآن
وہ لوگ ہین جو تعظیم قرآن و عترت کی کرتی ہین اور اپنی اصول و فروع دین مین مدار عمل اپنا آیات قرآن و احادیث نبوی و احادیث عترت طاہرہ پر رکہتی ہین کہ امامیہ ہین اور متخلفین عترت و قرآن سے وہ قوم مستوجب اللوم ہے جو اپنی اصول و فروع دین مین عترت طاہرہ سی کچھ علاقہ نہین رکہتی بلکہ اپنا
عمل و عقیدہ اپنا اقوال و افعال اشعری و ماتریدی پر اور اقوال شمل ابوال ابو حنیفہ سگ طالب دنیا ی حیفہ و مالک لک و غیرہ پر رکہتی ہین اور کتب صحاح
اونکی روایات خوارج و اعدائے اہلبیت طاہرین سی مملو ہین کہ ترغیم مصلا اور قرآن کے تحقیر جایز بجانتی ہین اور علاوہ تصویب عثمان بی ایمان کے اعراق
قرآنون مترلہ من اللہ کو جلکہا اس قرآن مروج عثمانی کا خوض و عیتاب سے جایز رکہتی ہین سے زیادہ کیا تحقیر قرآن کی ہوگی فی شرح مختصر الوقایۃ للفقیہ
الفاضل ابی الحکام المخنف من لم یسکن عرانۃ قالوا ان یکتب بعض آیات القرآن قال ابو بکر الاسکاف انہ یجوز فقیل لہ الکتب
بالبول او علی جلد المیتۃ قال لو کان فیہ شفاء قال باس بہ کذا فی فتاوی قاضی خان خلاصہ اسکا یہہ ہی لکہنا قرآن پاک کا ان ناپاکون کے مذہب سے

اور جلد سنیہ پر شفا کی واسطے جائز ہی بالجملہ امامیہ کا متمسک بسفینہ عترت طاہرہ ہونا اور سنیہ سنیہ کا متخلفین سفینہ عترت سی ہونا اظہر من الشمس ہے
باپان نہین جدال کا انصاف شرط ہی اور فی الواقع احادیث ماورہ تمسک کے نجاح وفلاح کی نسبت وارد ہین ایک حدیث تمسک ہے اور دوسرے
حدیث سفینہ ہی اور کون ظلم اللہ الجہام نی جو حدیث نجوم یعنی اصحابی کالنجوم باتیہم اقتدیتم اہتدیتم کا اسمین ذکر تلایا اولاوہ اسجگہہ ذکر کی لایق نہ تہی کیونکہ
مناظرہ مین احادیث مقبولہ خصم لکہنا چاہیئی نہ احادیث واقوال اپنی مذہب کے اور ثانیا حدیث مذکور کا مذاق سفینہ پر ہی وضع ہونا ظاہری
اولا کیونکہ مضمون اوسکا طرفہ مضمون ہے کہ سمجہہ مین نہین آتا اگر ہر صحابی کے اقتدا مین اہتدا ہی تو چاہیئی کہ بہاگنی مین جہادسی کہ اقتدا
اصحاب ثلثہ مولین ادبار کی ہے اہتدا رہو حالانکہ بہاگنا جہادسی موافق آیہ وافی ہدایہ ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی
فئۃ فقد باء بغضب من اللہ ومادہ جہنم وبئس المصیر کی اہتدا نہین بلکہ گناہ کبیرہ اور حرام ہی وعلی ہذا القیاس اقتدا عایشہ طایشہ کی کرکے
کہ راس ورئیس صحابہ سنیان ہی اور وہ عثمان بی ایمان کی حقین کہتی ہے اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا کافی نہایہ ابن الاثیر ومجمع البحار اگر کوئی عثمان کے
خدمت مین گستاخی کری تو چاہیئی کہ وہ مہتدی ہو حالانکہ یہہ بہی خلاف عقیدہ سنیان بے ایمان ہی اور ثانیا ظلم وفسق وحسد وعناد وحب جاہ وریاست
وغیرہ افعال قبیحہ صحابہ سنیون کی منادی باعلی صوت ہین کہ حدیث نجوم وضعی محض ہے کیونکہ اوسمین باتیہم اقتدیتم اہتدیتم واقع ہے اور ظالمین
وفاسقین کے اقتدا کیطرح اہتدا نہین ہوسکتی نحریر الدین تفتازانی علیہ ما علیہ شرح تقاصد مین شرح حال مرتدان صحابہ سنیان مین لکہتا ہی اما ما
وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقاۃ دل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد
عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والرئاسۃ والمیل الی اللذات والشہوات
اذ لیس کل صحابی معصوما وکل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء بحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا لہا محامل وتاویلات بما یلیق وذہبوا
الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقاید المسلمین عن التزیغ والضلالۃ فی حق اکابر الصحابۃ سیما المہاجرین والانصار الذین اثنی
منہم بالثواب فی دار القرار وامامامجی بعدہم من الظلم علی اہلبیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الظہور بحیث لا مجال للاخفاء ومن الشناعۃ
بحیث لا اشتباہ علی الاراء وبکاد یتشقق بہ الجماء والجماء ویکاد الارض تنشق والسماء وتہد منہ الجبال وتنشق الصخور وتبقی سوءۃ علی کر الدہور
ومر اللیالی والشہور فلعنۃ اللہ علی من باشرہ او رضی او سعی والعذاب الاخرۃ اشد واوبقی یعنی جو کچہہ واقع ہوا مابین صحابہ کے یعنی محاربات ومشاجرات سے
جیسا کہ کتب تواریخ مین لکہا ومشہور ہی ثقات کی زبانون پر مذکور ہین دلیل ظاہر ہے اسپر کی کہ بعض صحابہ فی طریق حق سے تجاوز کیا تہا اور حد
ظلم وفسق کو پہونچی تہی اور باعث اسکا کینہ وحسد تہا اور طلب ملک وریاست کی اور میل وخواہش طرف لذتون وشہوتون کی اسواسطی کہ
کل صحابہ معصوم نہ تہی اور سب طیبہ والی پیغمبر خدا کی اچہی نہی مگر علمانی اپنی حسن ظن سے باصحاب رسول تاویلین کے ہین اگر گئی ہین اسطرف کی وہ
موجبات تضلیل وتفسیق سی محفوظ ہین اور یہہ تاویلین اسواسطی کے ہین کہ عقاید مسلمانون کی زیغ وضلالت سی بیچ حق صحابہ کبار خصوصا مہاجرین
وانصار کی محفوظ رہین اور جو ظلم کہ بعد اونکی اہلبیت پیغمبر خدا پر ہوئی اونکی چہپانیکا مجال نہین اور شناعت وبرائی اوسکی کسیسے پوشیدہ نہین
وقریب ہے کہ گواہی دیوین اوسکی بے شاخ وبی زبان وگریہ کرین اوسپر زمین وآسمان اور شکست ہوجاوین اوسسے پہاڑ اور پہٹ جاوی زمین
اور شق ہوجاوین بڑی تہہ اور باقی رہے گی برائی اوس عمل کے گذرنی زمانو نپر پس لعنت خدا کی مباشر پر یعنے ظالمان اہل بیت پر اور

اور راضی ہونیوالونپر اور سعی کرنیوالون پر اور تحقیق عذاب آخرت کا بہت سخت و باقی و دایم ہے انتہی فی الواقع صحابہ سفیان بجب جاہ و ریاست ظلم
وفسق میں اوس حد کو پہونچی تہی کہ کوئی مرتبہ فوق اوسکی نہیں ہوسکتا وقت احتضار پیغمبر خدا صلعم ارتداد و نکسہ اقدمی بناڈالی جیش اسامہ سے تخلف
کرکی ملعون ابدی ہوئی تہمت ہذیان کی پیغمبر خدا مصداق وما ینطق عن الھوی ان ہو الا وحی یوحی پر کرکی وصیت نامہ جو باعث نجات امت
کا ضلالت سے تا ابد تہا نہ لکہنے دیا اور مخاطب بخطاب قوموا عنی ہوئی اور بعد رحلت پیغمبر خدا صلعم کی شریک تجہیز و تکفین پیغمبر خدا صلعم کی جسکے
بدولت اشراف و مالدار بنی نہوئی اور نقض عہد و نکث بیعت خم غدیر کرکے بجبر و تعدی بلا وجہ خلیفہ بنی بن بیٹہی حالانکہ اوسوقت مدینہ
منورہ پر کوئی غنیم چڑہ نہیں آیا تہا کہ دفع کرنا اوسکا فوری ہوتا من بعد خلیفہ حاکم جور بجبر بنکر پہلے خاندان نبوت پر رہے تا تہہ صاف کیا اور
اگ خانہ ہدایت کاشانہ جناب سیدہ کی جلادی کولی گئی اور فدک موہوب و مغبوض جناب سیدہ کا کہ پیغمبر خدا صلعم نی بحکم خدا ای اکبر بہبر مع الاقباض
کیا تہا جہین لیکر اپنا ملک خاص کر لیا حضرت عباد رضی اللہ عنہ سعد انصار کو بی آبرو کرکی مدینہ منورہ سی نکالا زبیر کو جسکو عشرہ مبشرہ مین شمار کرتی ہین
سقیفہ مین پچہاڑا اوس سے دہول و ہپا کیا مالک بن نویرہ بیچارہ مسلمان کو خالد بن ولید کی ہاتہہ سے روایا اور اوس ملعون نے مالک بیچارہ
مسلم کی زن مسلمہ پر زنی انتظار عدت و استبرا تصرف کیا مروان طرید رسول خدا صلعم کو وزیر کیا حضرت عمار و حضرت ابوذر غفاری کو زدوکوب کی مدینہ
منورہ سی نکالدیا ابن مسعود کو بہی خوب مارے اوسکا قران جسکے مدارست پیغمبر خدا صلعم و جبرئیل حامل التنزیل کرچکی تہی اور سب قران منزل من اللہ جمع
کئی ہوئی صحابہ کی جلادی و علی ہذا القیاس احکام شرع شریف مین بہت سی رخنی ڈالی کہ جنب فلم تجدوا الماء کو حکم سقوط نماز کا دیا زن حامل و مجنون
کو بحکم رجم کا کیا کہ ان سب امور مذکورہ کی سند دین صحاح ستہ سنیہ و تفاسیر معتمدہ و کتب معتبرہ سنیہ مین موجود ہین اور حقیر نے رسالہ
اللہب التیران للاحراق محرف القران مین لکہی ہین بہلا کیونکہ ممکن ہوسکتا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم ایسی نسناسون کی اقتدا کو ابتدا فرماوین بالجملہ حدیث نجوم
وضعی محض ہے بلکہ محققین سنیہ نی بہی اوسکی وضعی ہونیکا حکم کیا ہی چنانچہ مولوی عبد العلی ناصبی فرنگی محلی نے شرح مسلم مین لکہا ہی کہ ابن حزم نے
رسالہ کبری مین حدیث نجوم کو موضوع لکہا ہے و باطل شمار کیا ہی اسصورت مین قول کون خر ملعام ولد الحجام کا کہ ملا یعقوب لمعانی افادہ فرماتی ہین کہ ان دونو
حدیثون مین جو صحابہ کو نجوم اور اہلبیت کو سفینہ ارشاد ہوا اسمین بہہ اشارہ ہی کہ شریعت کو صحابہ ہی سیکہنا چاہئی اور طریقت کو اہلبیت سے بیفایدہ بلکہ لغو
محض ہے کیونکہ جو صحابہ سفیان کہ اولکی دم تاختہ تہی جنب فلم تجدوا الماء کو سقوط نماز کا حکم کرتے تہی آیہ تیمم کو نہ جانتی تہے مجنون و زن حامل کو رجم کروا دیتے تہے
زن پردہ نشین سی ازالہ کہتی تہے کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال وہ تو خود شریعت سی ناواقف تہی وہ کیا شریعت کو سکہا ئینگے
خفتہ را خفتہ کی کند بیدار ۔ و علی ہذا القیاس جو شیطان چڑہا ہوا ہو وہ کیا شریعت کو سکہائیگا قول اوسکا ان الی شیطانا یقرنی فان رغت
فہو مونی کتب معتمدہ سنیہ مین موجود ہی ہمبرین قیاس محرف القران کو سمجہنا چاہئی قال الناصب الکاسب اور علی النظر فضلا
عن دقیقہ حاکم ہے کہ یہہ تینون حدیث کا مفاد کہ تمسک قران اور عترت اور اہلبیت کا امر فرماتا ہی مخل مدعای ملازمان ہے بیان اول کا یہہ ہی کہ خلاف محققین
قوم تہا سی بعض متعصبین مرجوح اللوم آپ اور آپکے بہائی باقی قران موجود کو صحت اور کمال سے معرا اور تحریف تغییر اور فی الجملہ تبدیل و تغیر سے مخشے سمجہتے ہین
کما سبق فی السابق خصوصا خود بدولت گرفتار تعصب سنجلت کہ اس قران معلم الرحمن کو اصلا تمسک اور حجت کی قابل نہین جانتی اور اپنی بارہ ضیغمیہ مین
باین عبارت پر خسارت فرماتی ہین کہ چون نظم قرانی نظم عثمانی است بر شیعیان احتجاج بآن نشاید و فی موضع آخر منہا علاوہ آنکہ چون ناظم قرانی خلیفہ

اور احتجاج آن بر شیعیان درست نمیتواند شد انتہی بعبارۃ المغنیۃ الی عبارتہ **اقول** کون خرطغام ولد الحجام اپنی امور خانگی سے جاہل ہے
یا تجاہل کرتا ہی رہتا ہے اوسکی لکاہ بر ہی قرآن موجود کو صحت و کمال سے معرا اور تحریف یسیر کیا تحریف کثیر سی اور تبدیل و تغیر سی مخشی جانتی ہین
چنانچہ ماسبق مین ہم روایات نقصان قرآن کی کتب معتمدہ سنیہ سی لکہ چکی ہین خلیفہ ثالث اور یہان بہرو اسطی ایقاظ کون خرطغام ولد الحجام
کی خواب بیجائی سی دو ایک روایتین لکہتی ہین اتقان سیوطی مین کہ مصنف اور مصنف دو معتمدین سنیہ سی ہین عایشہ صدیقہ بنت ابوبکر فقاہت
اور علم و اجتہاد اوس سوارہ جمل و منوہ سکان جواب کا سنیونکی نزدیک سب اصحاب سے بڑہا ہوا ہی مروی ہے کہ سورۂ احزاب مین زمانہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ مین دو سو آیتین تہین عثمان نے انتی ہے ہنی دین جنتی اب ہین اور تفسیر منثور سیوطی مین عبد اللہ بن عمر سی کہ افقہ
اصحاب سنیان ہے مروی ہے کہ کہا اوسنی کہ کوئی نہ کہی میرا قرآن پڑہا وہ کیا جانتا ہے کہ قرآن کتنا ہی بہت قرآن جاتا رہا ہے اور تیسیر الوصول
الی جامع الاصول مین ابی ابن کعب سے مروی ہے کہ کہا اوسنی کہ پیغمبر خدا نی کہا خدا یتعالی نے مجکو حکم کیا ہی کہ مین تیری روبرو قرآن پڑہون
پس سورۂ لم یکن پڑہا اور اوسمین پڑہا ان الدین عند اللہ الحنفیۃ المسلمۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ ولا المجوسیۃ ومن یعمل خیرا فلن تکفرہ اور پڑہا لوان لابن
آدم وادیا من مال لابتغی الیہ ثانیا ولوان لہ ثانیا لابتغی الیہ ثالثا ولا یملا جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب اس روایت کو ترمذی نے
روایت کیا ہی اور صحیح کہا ہی وعلی ہذا القیاس روایات بسیار معرا ہونی قرآن موجود کی کمال سے صحاح ستہ و کتب معتمدہ سنیہ سیئہ مین
موجود ہین اب کون خرطغام ولد الحجام خواب غفلت سی چونکی اور آنکہین بیجایئے کی ملکر دیکہی کہ یہہ شاہدین عدلین اوسکی شیخین کے بیٹا بیٹی کیسا
بصراحت نقصان قرآن بیان کر رہے ہین اسصورت مین بقول کون خرطغام کی اوسکے شیخین کے بیٹا بیٹے ہے ستوجب اللوم ہوئے
اور کون خرطغام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کہ خود بدولت اسقدر قرآن کو تمسک اور حجت کی قابل نہین جانتی الخ یہہ کلام مجنونانہ ہی دعوی تو یہہ کیا
کہ خود بدولت قرآن کو تمسک کے قابل نہین جانتی اور دلیل اوسکی اثبات کی لئے عبارت بارقہ ضیغمیہ کے لایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی است
پر شیعیان احتجاج آن نشاید جسکو کچہہ بہی فہم ہوگا اور عبارت فارسیہ سمجہ سکتا ہوگا اوسپر مخفی نہوگا کہ عبارت بارقہ ضیغمیہ کا مطلب اوسکے
اور کچہہ نہین ہو سکتا کہ نظم و ترتیب عثمانی قابل احتجاج کی شیعیان اہلبیت پر نہین کیونکہ عثمان محرف القرآن فی کہتے ہین کہ آیہ کہین کہدے
ہی موافق ترتیب نزول کے نہین اور عبارت مذکورہ سی یہہ نہین نکلتا کہ قرآن و آیات قرآن کی قابل تمسک و حجت کی نہین اب ہمارا من ذا الذی
من التسماک کون خرطغام کو اسسے استعداد پر کہ مطلب عبارت فارسی عام الفہم کا نہین سمجہتا تضییع مداد و تسوید قرطاس کیا ضرور تہا بالجملہ
اہلحق امامیہ اثنا عشریہ قرآن کو کمال سے معرا جانتی ہین متفرد نہین ہین بلکہ سنیہ سنیئہ بہی اوسکو کمال سے معرا و ناقص جانتی ہین اور بالبداہہ ہر محقق
امامیہ اثنا عشریہ ہی قول سے تمسک ثقلین ہین نہ سنیہ سنیئہ آیا تمسک بقرآن بہی ہے کہ خدا یتعالی جہادسی بہاگنی والونکو قرآن مین جہنمی
فرماتا ہی اور سنیہ سنیہ علی الرغم خدا و قرآن کی بہاگنی والونکی تعظیم و ستایش بلکہ تقلید کرتے ہین فعلیہم علیہم **قال الناصب الکاذب**
بیان ثانی کا یہہ ہے کہ اثنا عشریہ بالخصوص حضرت عباس و ابن عباس کو کہ حضرت رسالت کی چچا اور چچازاد بہائی ہین بدکہتی ہین اسسے
کہ حضرت فاروق اور کلثوم کی تزویج مین واسطہ ہوئی ہے حالانکہ شوستری کی مجالس غیرہ مین موجود ہی کہ حضرت خیر الناس جناب عباس کی
عظمت بجالاتی ہے اور اونکی حقین صنو لابی فرماتی ہی **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین اثنا عشریہ ابن عباس کو کہ تلمیذ رشید جناب امیر علیہ السلام

جناب امیر علیہ السلام کی اور بہائے اور رفیق محکمہ انتخاب کے تھی ہرگز یہ نہیں کہتی ہیں اور عباس سے سوا یہ بھی نہیں کہتی اور تزویج حضرت ام کلثوم جناب
علیہا السلام کی ساتھ عمر یہ گھر کے ہرگز نہیں ہوئی جیسا کہ اوپر بہ تفصیل لکھ چکی ہیں اور فاروق لقب عمر یہ گھر کا ہے حال ہم سابق میں بیان کر چکی ہیں کہ یہ لقب اس نے نہ تو
پیغمبر خدا یا خدا کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ یہود کا دیا ہوا ہے فقد کر **قال** الناصب الکاسب سطح زبیر ابن العوام کو کہ مادر اس کی صفیہ عمہ مکرمہ جناب مصطفویہ مرتبہ
جنگ جمل میں شرک کی سبب دشمن بتاتے ہیں حالانکہ کشف العمہ میں مکشوف ہے کہ جب اس جنگ میں ابن جرموز لعین نے اس کو شربت شہادت پلایا حضرت امیر کو مژدہ سنایا
کہ میں نے تیری بدخواہ کو ٹھکانے پہونچایا آپ نے فرمایا کہ محکوم خیر العباد ہے یا وہی کہ زبیر کا قاتل جہنم میں عضد میں آگ کی چھری سی دار جہنم میں ہوگا یا حضرت امیر نے فرمایا
لقد هممت ان اقول لک بشرقاتل ابن صفیة النار **اقول** بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی کہ در دین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست پس زبیر ابن صفیہ عمہ
پیغمبر خدا و جناب امیر ہے ہوا کری لولہب ملعون چچا پیغمبر خدا کا و جناب امیر کا تھا چچا و پھوپھی خدا ہونے سے کیا ہوتا ہے ثبوت ایمان چاہیئے زبیر و طلحہ ملاعنہ نے نقض عہد و نکث
بیعت خم غدیر کیا اور امام حق سے پھر گئی و مرتد ہوئی عائشہ ام الصبیان ناموس پیغمبر خدا ہے جناب کو عوا کر کے ہزاروں نامحرموں میں لیجا کر امام برحق سے لڑوایا
اور باعث خونریزی و قتل ہزاروں مسلمانوں کی ہوئے اور حشیہ جواب ہر جواب عائشہ کو فرمان فرمان واجب الاذعان آیات قرآنی کو نہ یاد آیا اور وہ قبیحہ ہوئی تو زبیر و طلحہ نے
جھوٹے گواہ دیئے اور دلوائے کہ یہ حشیہ جواب نہیں ہے اور پہلی جو ہنی گواہ ہے اسلام میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے دی اور راہ جھوٹی گواہی کے نکالی اور بوجہ من بسن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرہا و وزر
من عمل بہا کا ہی گردنوں پر لی یوم القیام لیا مصور تین کہ وہ دونو باعث ہتک ناموس پیغمبر خدا کی ہوئی و نقض عہد کیا اور باعث قتل ہزارہا مسلمانوں کی ہوئی اور امام برحق
سے لڑی اور جھوٹے گواہ دیئے اور دلوائے اور نکاح دشمن ہونا مسلمان کو لازم ہے طرفہ تر یہ کہ جناب سیدہ نصیرہ سولخدا تو ترک مکالمہ ابوبکر پر سی مدینہ شہر بن الحیاذ اللہ منہ اور زبیر
وصف ارتکاب ان افعال قبیحہ کا لیخط پھوپھی خدا ہونے پیغمبر خدا کا صرور ہوا ان هذا لشیء محقاق **قال** الناصب الکاسب سطح رقیہ و ام کلثوم کو کہ خصوص کی بنات طیبات ہیں بحکم تحقیق
علامہ رجیب بلیہا و بین سینہا عمان عترت سی نکالتی ہیں چنانچہ احقاق الحق میں ہے کہ رقیہ و ام کلثوم حضرت کے دختر تین بطن خدیجہ سی اور منہج الصادقین میں ہے کہ سوائے حضرت
فاطمہ کے اور کوئی دختر نہیں حالانکہ قرآن میں بصیغہ جمع ارشاد ہوا یا ایها النبی قل لازواجک و بناتک اور ظاہر ہے کہ اقل جمع کا تین ہی کہتر پر دلالت نہیں و معہذا زاد المعاد میں ہے
اللهم صل علی رقیہ بنت نبیک و علی ام کلثوم بنت نبیک **اقول** رقیہ و ام کلثوم کا پیغمبر خدا ہونے میں بسبب ابا میر میں خلاف ہے اور بعد رد یہ سنیہ سنیہ میں بھی
ثابت ہی کہ رقیہ و ام کلثوم قبل مبعوث پیغمبر خدا کی پیدا ہوئی ہیں تبھی جناب سیدہ علیہا السلام کی عرب علیہ کو نہیں ہوئیں کہ جناب لعبد ہو و لعبت پیغمبر خدا کی پیدا ہوئی ہیں
اور بھی تزویج جناب سیدہ علیہا السلام کے حکم خدا ہوئی ہی صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے ان جبریل جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمہ من علی
بعد اقرار تزویج رقیہ و ام کلثوم کی ساتھ عثمان بچارے و ایمانی کی اور بھی احادیث صحاح سنیہ میں وارد ہے کہ روز حشر صوت جناب سیدہ علیہا السلام کی سوائے کاملان محل عرصہ محشر میں نہ
ہوگا ملائکہ بحکم خدائے عزوجل حضار عرصہ محشر کو کہیں گے غضوا ابصارکم کہ بند کر لو آنکھیں اپنی اور ایسا کو ئے امر رقیہ و کلثوم کی حقتین کہیں نہیں ہوا اور بھی صواعق محرقہ ابن حجر
میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ نادی منادٍ من بطنان العرش یا اهل الجمع نکسوا رؤسکم و غضوا ابصارکم حتی تمر فاطمہ بنت محمد علی
الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کالبرق الخاطف یعنی پیغمبر خدا نے فرمایا روز قیامت کے دن منادی گائے گا بطنان عرش سے ای اہل جمع اوندھا کر لو اپنے سروں کو اور بند کر لو اپنی
آنکھوں کو تاکہ جاوے فاطمہ بنت محمد صراط پر پس گزرے گی وہ ساتھ ستر ہزار جاریہ کے حوالعین سے مانند برق کے اور بھی جناب سیدہ علیہا السلام کو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ فاطمہ سیدہ نساء اہل
جنۃ جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر و دیگر صحاح میں ہے بخلاف رقیہ و کلثوم کی کہ اونکے حقتین ایسا نہیں فرمایا اور بھی پیغمبر خدا نے ہنگام مباہلہ جناب سیدہ کو ہمراہ لیا اور تعالی اللہ جناب کو دعا فانا
میں مخصوص کیا بخلاف رقیہ و ام کلثوم کی کہ پیغمبر خدا نے اونکو ہنگام مباہلہ ہمراہ نہیں لیا اور بھی پیغمبر خدا نے ام کلثوم و رقیہ کو کسا میں داخل نہیں کیا اور هؤلاء اهلی فدعا علیا و فاطمہ و حسنا و حسینا

اولئک حصین نہیں فرمایا اور یہی حسنین و اولاد جناب سیدہ کو علیہم السلام پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی ارشاد فرمایا ہی عبد العزیز بلیدہ دہلوی رسالہ سر الشہادتین میں لکھتا ہی فقد ثبت بطرق متعددۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا انت اسرع اہلی لحاقا بی فلما توفیت ضحک فسئل عن ذلک فقال اخبرنی جبرئیل ان فاطمۃ اول من یلحقنی من اہلی اور یہی جناب سیدہ علیہا السلام کو فرمایا ہے الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ جیسا کہ صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے بخلاف رقیہ و کلثوم کی بالجملہ یہ امور معاندت ہین اس امر کے کہ وہ دونو بیٹیان پیغمبر خدا کی نہ ہین تو وہ عترت سے باہر نکلی ہوئی ہین اور اگر بیٹیان ہونا اونکا تسلیم کیا جاوے تو بلاشبہہ رتبہ اونکا برابر جناب سیدہ کی نہ ہوا اور ہی آن وہ دونو قبل از عثمان بیجاہے کی عتبہ بن ابولہب اور ابوالعاص کا فرونکی زوجیت مین تھے اگر علاقہ اونکی زوجیت کا باعث شرف و بزرگی ازواج کا ہی تو چاہیئی کہ عتبہ بن ابولہب اور ابوالعاص کے فضیلت عثمان بیجاہے ایمان سے زیادہ ہو اور کون خرطعام ولد الحجام فی بیہ جو کہا کہ اطلاق جمع کا تین سی کمتر پر درست نہین بیہودہ سنی تخلیطہ اپنی علما و مفسرین کا کیا کہ بعض علما و مفسرین سنیہ نی آیہ محمد رسول اللہ والذین سی ابوبکر و عمر اور صیغہ جمع شداء علی الکفار سی عمر مکرر اور رحماء بینہم صیغہ جمع سی عثمان بیجاہے و فی ایمان مراد ثہرایا ہے اور کون خرطعام نے نقل عبارت زاد المعاد مین خیانت فی النقل کی کہ لفظ و العن من شاء بقتلہم فیہا کو اڑا دیا اور جو کہ کون خرطعام ولد الحجام فی اس رسالہ فقط مین من اولہا الی آخرہا علمائے اعلام فرقہ حقہ امامیہ کو جو قدماء و متاخرین کہ مصادیق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے ہین باہانت و الفاظ نا شایستہ یاد کیا ہی ہمکو اسکی جواب ہین سوائے اہانت و تحقیر و لعن و طعن ہمگان ہمگانہ کی کوئی چارہ نہا جاہیئی کہ کون خرطعام و دیگر سنیان لئام بمودے انکار نزع محمدی بدنزہ و بی لطف ہوون والسلام علی من اتبع الہدی قال الناصب الکاذب سب سطیح الکذاب و لا حسنین کو نہین مانتی اور امام نہین جانتی حسن ابن حسن مثنی اور عبد اللہ محض اور نفس زکیہ وغیرہ کو کہ حسنی ہین کافر اور مرتد مانتی ہین حالانکہ جامع جمیع ابرار ہین کہ اولئک ہم المؤمنون حقا لہم درجات عند ربہم و مغفرۃ و رزق کریم و من ثنا علی آل محمد ثنا علی النبی و الجبار اور اولاد امام حسین کے اکثر غظیم بل عتیاف مجسم پیدا کر کہا کہ کیسا سلم بعد حضرت امیر و عثمان بعد حسنین محمد بن حنیفہ کو امام کہتی ہین زید کی امامت علی ابن الحسین کے قائل نہین باقر کی امامت کا اقرار اور ناوسیلہ امام جعفر تک امامت کی مقر ہین موسویہ بعد امام جعفر کی حضرت موسی کاظم کو امام کہتی ہین افطحیہ عبد اللہ ابن جعفر کو اور اسماعیلیہ اسمعیل ابن جعفر کو قرامطیہ بعد اسمعیل اونکی بیٹی محمد کو امام جانتی ہین اور اثنا عشر جعفر ابن محمد سے اور جعفر ابن علی سوا حضرت امام حسن عسکری کو کذب بنا کے ہین اور سلسلہ امامت کا تا امام حسن عسکری پہونچاتی ہین من بعد جعفر یہ جعفر ابن علی کے قائل ہین اور کہتی ہین کہ امام حسن عسکری لاولد تھی اور بعضی کہتی ہین کہ اونکی فرزند امام آخر الزمان ہین کہ صغر سن مین باپ کے زیر پرورش وفات پائی اور بعضون نے حد بلوغ کو پہونچا یا فختلفوا فیہ فمنہم من مات فی الطفولیۃ و منہم من قتل و منہم من ہو حی غائب منتظر واللہ اعلم کس مذہب کہ منتظر آن ہا رکجاست بلکہ عقیدہ ہست کہ بانگ جرسی می آید قول و باللہ التوفیق کون خرطعام ولد الحجام فی تقلید بلیدہ دہلوی وغیرہ اپنی اسلاف جہلا کے ناحق الطام اپنی جہالت کا کیا جب وی سخن امامیہ اثنا عشریہ کے طرف ہے تو عقیدہ باطلہ فرق باطلہ مذکورہ سی طعن امامیہ اثنا عشریہ پر کرنا سر امر جنون ہے اثنا عشریہ بحمد اللہ فرق مذکورہ کو مانند سنیہ سنیہ کے کافر مذہب جانتی ہین اور نظر منصوص صریح مشحون فرمان واجب الاذعان نبوی متفق علیہ یکون خلفی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش و بروایتے یکون بعدی اثنا عشر امیرا کلہم من بنی ہاشم و بروایتے لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ رواہ مسلم و بروایتے لا یزال ہذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش علیہم السلام کو امام جانتی ہین و بس اور جو کوئی ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کا دشمن ہو یا مخالف ہو یا منکر ہو اگرچہ وہ امام زادہ یا برادر امام ہو اوسکو نہین مانتی اہل حق امامیہ اثنا عشریہ کچھ دیوانی نہین کہ سوائے ایمہ اثنا عشر منصوص کی تبرکا اسمای مقدسہ لکھتا ہون جناب امیر علیہ السلام بعد اونکی جناب امام حسن مجتبی علیہ السلام بعد اونکی جناب امام حسین علیہ السلام بعد اونکی جناب امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام بعد اونکی جناب امام محمد باقر علیہ السلام بعد اونکی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بعد اونکی جناب امام موسی کاظم علیہ السلام

بعد انکی جناب امام رضا علی ابن موسیٰ علیہ السلام بعد انکی جناب امام محمد تقی علیہ السلام بعد انکی جناب علی نقی علیہ السلام بعد انکی جناب حسن عسکری علیہ السلام بعد انکی جناب

[illegible] علیہ السلام کا زمانہ و غائب ہیں اور جب ظہور فرماوینگے اور زمین کو عدل سے بھر دینگے اسمقام میں گل سرسبد لطائف کا

یہی کہ سنیہ کے مذہب میں ائمہ خلیفہ و امام جنکی تعیین خدائی حضرتی ہے ان عبارت کا یہ اثنا عشر خلیفۃ اور کا یزال ھذا

الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ یہ ہی ابوبکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہم تمام مدت خلافت تک پھر علی و واقعہ تحکیم تک صفین میں پھر واقعہ تحکیم کے بعد خلافت سے معزول

ہوجانا و نکی معاویہ خلیفہ بحق مصوب بحکم تحکیم پھر یزید بن معاویہ کیونکہ ہر خلافت حسین کے ابھی منتظم ہوا تھا بلکہ وہ قبل انتظام ہر خلاف مکے ماری گئی تھی پھر عبدالملک

پھر سلیمان ابن عبدالملک پھر عمر بن عبدالعزیز پھر یزید ابن عبدالملک پھر ہشام ابن عبدالملک پھر ولید بن یزید بن عبدالملک کما فی الصواعق المحرقۃ لابن الحجر سبحان اللہ

عزت و مناعت اسلام کی و قیام دین کے۔ آخر الزمان کا عہد یزید پلید امام ششم سنیہ سنیہ میں کیا خوب ہوا کہ امام حسین علیہ السلام سبط رسول مقبول شہید

ہوئی و اہلبیت پیغمبر خدا اسیر و ذلیل ہوئی لوٹی گئی مدینہ طیبہ خراب کیا گیا مکہ مدینہ طیبہ کے بقتل و غارت و نہب مبتلا ہوئی تین دن تک مسجد

نبوی میں نجاتی پائی منبر شریف مقدس میں سگ و گربہ رہی حرمت کعبہ معظمہ کے ہوئی منہیات شرعیہ اقبیل زنا و لواطہ و شرب خمر و تزویج برادر

والدون کو شرم آتی ہی ۵ نہی دین و ہی رہی دیندار ۵ رہی دونو پر لعنت کردگار ۵ اور کون حرظام ولد الحجام فی بہ شعر جو لکھا ۵ کن ذالت

کہ شرگلد آن یار کجاست ۵ ہیچ بہت کہ بانگ جرسی میاید ۵ اوسکا مطلب اس شعر کی لکھنی سی انکار وجود باجود جناب صاحب الامر علیہ السلام کا معلوم ہوتا ہے

غالباً کون حرظام ولد الحجام مانند اسلاف اجلاف بلید دہلوی و اسکاف ہندی وغیرہ کے مبتلائے داء عضال جہالت و نفاق و عناد ہی ورنہ ادلہ عقلیہ و نقلیہ ۱۵۳

وجود باجود جناب علیہ السلام پر کتب معتمدہ سنیہ سنیہ میں بکثرت موجود ہیں اگر نفاق و عناد کو سنی لوگ چھوڑ دیں اور اپنی کتب معتمدہ کے روایات کو دیکھیں اور

اونہیں تدبر و تفکر کریں تو حق اور بخوبی واضح ہوجاوے کما صواعق محرقہ ابن حجر میں ذکر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے ولم یخلف غیر ولدہ ابی القاسم

محمد ولہ اربع سنین و ھو عند فقدان ابیہ خمس سنین لکن اتاہ اللہ فیھا الحکمۃ وسمی القائم المنتظر قیل لانہ ستر بالمدینۃ وغاب ظہر یعرف اذ

ذھب علیہ امام حسن عسکری سوائے اپنی بیٹے ابو القاسم محمد المحجہ کی اور کوئی خلف نہ چھوڑا اور عمر علیہ القاسم محمد المحجہ کے ہنگام وفات اونکی پدر بزرگوار کی پانچ برس

کی تھی لاکن باوجود عمر مذکور کے اللہ تعالیٰ اوسکو علم و حکمت عطا کی اور امام کہا گیا قائم منتظر نام رکھا گیا کہ وہ چھپا مدینہ میں اور وہ غائب ہوا پس معلوم ہوا کہ کہاں گیا

اور حافظ بلاذری کہ اعاظم حفاظ و محدثین سنیہ سنیہ سے ہی آنحضرت علیہ السلام بلا واسطہ روایت اقتدی ہے اور اوس روایت کو عمدۃ اللہ دہلوی نے فجوابی ۵ برعکس نہند

نام زنگی کافور ۵ مشہور ولی اللہ تہا پدر عزیز الانبیا کا کتاب فضل مبین و دیگر کتب اپنی میں تخریج کیا ہے اور مولوی جامی نے ہی اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں اقرار

باوجود باجود آنحضرت کے کیا ہے اور محی الدین ابن العربی و شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی صاحب کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان

باوجود باجود حیات و بقائے آنحضرت علیہ السلام قائل و معترف ہیں ورنہ اگر طول عمر آنجناب علیہ السلام میں سنیہ سنیہ کو استبعاد ہے تو طول عمر حضرت عیسیٰ و ادریس

و الیاس و خضر علیہم السلام کو نہ ہیا ہے اور طول عمر دجال لعین اور اوسکی سواری کی خری کی اور ابلیس کے کفرہ نام میں طول عمر کو خیال کرین اونکی طول عمر میں کیوں استبعاد نہیں کرتے

اور جانچہ سبب اختفا و استتار اشخاص مذکورہ کا باوجود زندہ ہونے کی معلوم نہیں ویسے ہی آنجناب کے استتار و اختفا و غیبت کے سبب کا اگر علم ہوا تو کیا مضائقہ ہے اسباب

و مصالح غیبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی و اسباب غیبت غوث و قطب و ابدال و اوتاد سنیہ کے سنیوں کے نزدیک ہوں ویسے ہی اسباب یا مثل اونکی آنجناب کے

غیبت نے بھی تصور کرنا چاہیئے وعلی ہذا القیاس اگر فائدہ وجود امام غائب کا اونکی متخیلہ میں نہ آتا ہو تو اولاً فائدہ وجود باجود انجناب کا بقای عالم و نظام
خلق برکت وجود انجناب کے تصور کرنیمیں مانند آفتاب روز ابر کے کہ باوجود استتار کی سبب وجود کی و بقای روز کا ہی ہیں جو غایہ وجود غوث و قطب و ابدال و اوتاد
ہیں کہ غائب و مستتر ہیں سینکی نزدیک متصور ہیں ہے فوائد بلکہ اونسے زیادہ یہاں ہی تصور کرنا چاہیئے غوث و قطب و ابدال و اوتاد کی وجود و فوائد کا قائل ہونا اور وجود
باجود حضرت صاحب الامر علیہ السلام اور اونکی فوائد سے منکر ہونا انصاف سے بہر حال بعید ہے **قال** المصنف اکتاب اربعہ ثالث کا یہہ ہی کہ اہلبیت حقیقی یعنے
ازواج مطہرات خلکی حقیقی آیہ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا نازل ہوا جیسا ابن عباس وغیرہ نے فرمایا کہ انما ذلک
فی نساء النبی خصوصاً یعنے اور حصہ کو اس سبب سے کہ انکی زوجیت میں شیخین کے فضیلت اور خلت ثابت ہوتی ہی اہلبیت مجازا ہی نہیں جانتی اور جو مجازا داخل
اونمیں حقیقت کو صرف کرتی ہیں حالانکہ شان نزول مذکور اور سباق سیاق ایسی پر دال ہے کہ یہہ آیہ ازواج کے حقمیں نازل ہوا سو بطلی کہ ہتہ ای یا نساء النبی
لستن کاحد من النساء سی لفظ و المحکمۃ تک ازواجکی جانب خطاب ہے پس بیچمیں انقطاع کلام سابق اور افتتاح کلام لاحق درمیان میں اونکا حال مذکور کرنا
مخالف نص قرانی ہی سی و سطی ترمذی وغیرہ میں آیا کہ ہرگاہ اس آیہ نے نزول پایا حضرت نبی آل عبا کی حقمیں دعا فرمایا کہ اللھم ھؤلاء اہلبیتی فاذھب عنھم
الرجس و طہرھم تطہیرا ام سلمہ نے عرض کیا الست یا اھلک یا رسول اللہ فرمایا انت علی خیر و انت علی مکانک یعنے تو بطریق اولی بجای خود اہلبیت ہے
پس معلوم ہوا کہ یہہ آیہ ازواجکی حقمیں ہے خصوصاً اور اولاد کے حقمیں عموماً و الا دعا کے کیا حاجت تھی **اقول** رزوف ہے اہل وقات پر کیونکہ یہ کہ عکرمہ خارجی کا قول
لکھا اور ابن عباس سے منسوب کیا پس یہہ قول جاہلون کا ہی قابل جواب نہیں اور سنیون کی لجنہ کے مقابل میں تو خارجیون سے نقل کرتی ہوی شرم کرنی چاہیئے
جواب سکی رد و تخفہ میں بہت ہیں یہاں بسیقدر کافی ہے کون جز ظالم ولد الحجام فی مقام میں دو دعوی کی ایک یہہ کہ اہلبیت حقیقی ازواج ہیں اور سوا ازواج کے
جو کوئی آیہ تطہیر میں داخل کیا گیا وہ اہلبیت حقیقی نہیں بلکہ اہلبیت مجازی ہیں دوسرا دعوی یہہ کہ آیہ تطہیر ازواجکی حقمیں نازل ہوا اور یہہ دونو دعوی کون جز ظالم
ولد الحجام کی ادعا کے صرف باطل محض ہیں بطلان دعوی اول کا کہ اہلبیت حقیقی ازواج ہیں بوجوہ بیان ہوتا ہے اولاً یہہ کہ یہاں بیت سی خانہ گل و چوب مراد نہیں
ہی جیسا کون جز سمجھتا ہے بلکہ بیت سی خانہ نبوت و رسالت مراد ہے اور اہلبیت سی اہلبیت نبوت و رسالت کون جز ظالم ولد الحجام اپنی سوء فہمی سی یہاں
بیت کو بمعنی خانہ گل و چوب سمجھتا ہی جو ازواج کو اہلبیت حقیقی کہتا ہے اگر خانہ گل و چوب مراد لیا جاوے تو لونڈی غلام و بکری و بھیڑ و مرغی و کبوتر و ملی
و کتا ہی اہلبیت حقیقی میں الحق انہ من اہل البیت ہے آیا ہی تخصیص ازواج کے بلا وجہی بالجملہ باتفاق فریقین اہلبیت حقیقی کہ عبارت اہلبیت نبوت و رسالت
سی ہی نہیں ہیں مگر صحابہ کسا و بنت اونکی باتفاق امامیہ اثنا عشریہ کا تو اس امر پر ظاہر ہے رہی سنیہ سنیہ سو ما عترف علماء سنیہ کی ہی قدیما و حدیثا اہل بیت
اصحاب کسا ہیں نہ ازواج بحس الدین تفتازانی شرح مقاصد میں کہتا ہے و اما ما جری بعدہم من الظلم علی اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن الظاہر بحیث لا یحتاج
الی الاخفاء الحق کچھ مخفی نہیں کہ مراد اہلبیت سے اس عبارت میں سوا اصحاب کسا کے کوئی نہیں ہو سکتا نہ ازواج نہ غیر ازواج کیونکہ بعد زمانہ اصحاب کے اور ہی زمانہ اصحاب
میں کوئی ظلم ازواج نبی پر نہیں ہوا اور محب اللہ جو سنیون کی مسلم میں اور موسوی عبد العلی فرنگی محلی نے اوسکی شرح میں تصریح اصحاب کسا ہی کو اہلبیت سے لکھا ہے
و ھذا مجمع علیہ لا ینعقد الا جماع باہل البیت و حدہم لانہم بعض الامۃ و العصمۃ مختصۃ باجماع کل الامۃ خلافا للشیعۃ لادعائہم العصمۃ
منہم و جمیعہم اور یہہ سطر کے لکھا ہے و اہل البیت کسائر المجتہدین یجوز علیہم الخطاء فی اجتہادہم وہم یصیبون و یخطئون و کذا یجوز
علیہم الزلۃ و ہی ذنوبہم التی لم تبلغ حد الکبائر و قع من ستۃ النساء من ہجرانہا خلیفۃ رسول اللہ حین منعہا فدک من جہۃ المیراث

تمر اہل البیت

ثم اهل البيت الذين اختلف فی عصمتهم امیر المؤمنین علی وسیدة النساء فاطمة الزهراء وسیدا شبابا اهل الجنة ابو محمد الحسن وابو
عبد الله الحسین انتهی بقدر الحاجة کون خرطغام ولد الحجام دیکھی کہ ان عبارت میں اوسکی اسلاف کی تصریح ہی کہ اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں نہ ازواج اور عجب تر
دہلوی علیہ الرحمۃ نے رسالہ سر الشہادتین میں لکھا ہے فاقتضت حکمة الله تعالی ان یلحق هذا الکمال العظیم لسائر کمالاته بعد وفاته وانقضاء ایام
خلافته التی تالی فی المعلویة والمطلوب بری من اهل بیته یعنی حکمت ما لکہ خدا تعالی کی مقتضی ہوئی کہ یہہ کمال عظیم شہادت کا بھی پیغمبر خدا کی سب کمالات میں
ملی بعد وفات آنحضرت کی اور بعد گذرنے ایام خلافت کے مردون کو اہلبیت آنحضرت کی اور دوسرے مقام میں اوسی رسالہ سر الشہادتین کے زبانی جناب امام حسین علیہ السلام
کی لکھا ہے اخرج ابن عساکر عن محمد بن حسن قال کنا مع الحسین بنهر کربلا فنظر الی شمر وهو یلهوش فقال صدق الله ورسوله قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اهل بیتی وکان شمر ابرص اس روایت میں پیغمبر خدا کا امام حسین علیہ السلام کو اور حضرت امام حسین کا اہلبیت
پیغمبر کہنا اور روایت کرنا ابن عساکر محدث سنیوں کا اوسکو اور نقل کرنا عبد العزیز دہلوی کا حدیث مذکور کو صریح ہیں اس امر میں کہ ازواج اہلبیت پیغمبر نہیں
ہیں بلکہ اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں اور یہی شاہ سلامت اللہ نے تحریر الشہادتین شرح سر الشہادتین میں مکرر اہلبیت کا لفظ لکھا ہے اور وہاں بخیر صحابہ کہلے
اور اونکی فرقت کے کوئی مراد نہیں ہوسکتا حیثیت چند مقام تحریر الشہادتین کے وسطی رکون نفس سامع کے لکھا ہی کہ رسالہ تحریر الشہادتین مطبوعہ آغا جان خانی گنجے
کی سطر اول صفحہ ۳۶ میں ہے وبا ہیمہ شورش ولا ملاحظہ شود کہ چہا چہا مصائب وبلا نصیب این جگر گوشہا خانہ حضرت سید الشہدا اور دیگر اہلبیت مصطفی در واقعہ
کربلا گشت اور سطر ۹ صفحہ ۶۸ میں ہے ونیز گویند کہ چون لشکریان ابن سعد آبرا بر لشکر حسین مذبوذہ کار بر اہلبیت نبوت تنگ گرفتند اور سطر ۳ صفحہ ۶۹
میں ہی چہا چہا کہ دیدہ اند تا مہتاد دست کاوید مذآب نیافتند اہلبیت نبوت ودیگر یاران وموالیان وی از تشنگی بتاب شدند اور سطر ۵ صفحہ ۷۵ ۱۵۵
میں ہے چون یاران وموالیان حسین یکیک داد شجاعت بمیدان جنگ داده جانہا بحق داد اہ ای تولای فرزند رسول خدا اہلبیت مصطفی نمودند اور سطر ۹ صفحہ ۹۲
میں ہی از جور وبیداد ابن زیاد کہ نسبت باہلبیت نبوت بعمل آورد اور سطر ۱۶ صفحہ ۹۸ میں ہے القصہ چون قافلہ اہلبیت نبوت از دمشق عازم مدینہ شدند اور سطر ۸
صفحہ ۹۹ میں ہے اہلبیت نبوت اور سطر ۱۳ میں ہی اہلبیت نبوت اور سطر ۸ میں ہی پوشیدہ مباد کہ بیان واقعہ کربلا ومصائب اہلبیت مصطفی کہ دل قلم
از تحریر ش خون آلود ہ وسطر ۱۲ صفحہ ۱۰۳ میں ہے ودیگر از دست بیدادیان ہر چہ بسر وقت اہلبیت نبوت رفت انتہی بقدر الحاجة من مواضع الحجاب کون خرطغام ولد الحجام
اپنی دیدہ ودانستہ سے عناد وعناد ونفاق کا صاف کرکی دیکھی کہ حدیث مرویہ ابن عساکر میں ارشاد فیض بنیاد جناب سید المرسلین کا کانی انظر الی کلب
ابقع یلغ فی دم اهل بیتی اور نقل کرنا امام حسین علیہ السلام کا اوسکو اور روایت کرنا ابن عساکر کا اور لانا عبد العزیز دہلوی کا اوسکو کیسی دلہ قویہ اس امر کی ہیں کہ
اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں نہ ازواج اور کون خر یہہ بھی دیکھی کہ باعتراف جملہ واکابر علماء سنیان قدیما وحدیثا مانند ابن عساکر ومحب الدین تفتازانی و
محب اللہ جونپوری ومولوی عبد العلی فرنگی محلی وعبد العزیز دہلوی وشاہ سلامت اللہ پانی پتی کی اہلبیت حقیقی اصحاب کسا ہی ہیں نہ ازواج کون خر فی ازواج کا
اہلبیت ہونا کہانسی نکالا ہی وثانیا بطلان دعوی اول کون خرطغام یعنی اہلبیت حقیقی ہونی ازواج کے لئے کافی ہیں قول واستفسار حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا کا کہ الست باہل حضور پیغمبر خدا ہیں ہنگام واقعہ شمول کسا کے کہ صریح ہی اس امر میں کہ حضرت ام سلمہ اپکو داخل اہلبیت نہیں جانتی ہیں چہ جائکہ اہلبیت
حقیقی ورنہ استفسار کے کیا حاجت تہی اور ثالثا جواب دینا پیغمبر خدا کا حضرت ام سلمہ کو بہت علی خیر صریح ہی کہ ازواج پیغمبر خدا داخل اہلبیت حضرت نہیں
ہیں اگر داخل ہوتیں تو پیغمبر خدا حضرت ام سلمہ سے فرماتی انک من اهل بیتی قطعا یعنی تجکو استفسار کے کیا حاجت ہی تو میرا اہلبیت ہی یقینا وابلیس ملیس اور

کون حرظغام ولد الحجام کی جو معصومات علی حیرتی کہتے ہیں یعنی تو بطریق اولی بجای خود اہلبیت ہے یہ معنی لفظ لون حرظغام سے نکلتی ہیں اور نہ ہت علی حیرتی کا
وہ ترجمہ لفظی ہے نہ لازم معنی اور رابعاً قول زید بن ارقم صحابی کا بھی کافی ہی بطلان دعوی کون حرظغام کو کہ کسی نے صحابی مذکور سے پوچھا کہ ازواج پیغمبر خدا کے
اہلبیت پیغمبر خدا کی ہیں زید ابن ارقم نے کہا ازواج پیغمبر اہلبیت پیغمبر نہیں ہیں قسم بخدا کہ زوجات اپنی ازواج کے ساتھ ایک زمانہ تک رہتی ہیں پھر ازواج اوسکو طلاق
دی دیتی ہیں تو وہ اپنی باپ کے گھر اور اپنی قوم میں چلی جاتیاں ہیں کما فی الصواعق اور خامساً ارشاد فیض بنیاد پیغمبر خدا کا ہیں صحیح محرقہ ابن حجر میں
ہی اخرج الترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال احب اہلبیتی الحسن والحسین اور سادساً فرمانا پیغمبر خدا کا بحق اصحاب کساکے داخل کرنی کسا کے
اللھم ھؤلاء اھلبیتی بطور حصر کے اول دلائل سے کہ ازواج پیغمبر خدا اہلبیت پیغمبر خدا اسی نہیں ہیں جو حاکہ اہلبیت حقیقی ہوں کیونکہ سکوت معرض بیان میں مفید حصر ہے
اور بھی اگر ازواج اہلبیت حقیقی ہوتیاں اور اصحاب کسا اہلبیت مجازی ہوتی تو پیغمبر خدا بحق اصحاب کسا یوں فرماتی اللھم ھؤلاء ایضا اھلی ولیس فلیس
پس بوجوہ مذکورہ کون حرظغام ولد الحجام اس مضمون میں کہ اہلبیت حقیقی ازواج پیغمبر خدا ہیں کاذب ہوا اور یہ دعوی اوسکا باطل ہوا دوسرا دعوی اوسکا باطل کون
حرظغام مجہول الاب والاعمام کہ آیہ تطہیر ازواج کی شان میں نازل ہوا یہ بھی بوجوہ عدیدہ باطل ہے کیونکہ احادیث صحیحہ کثیرہ سنیہ صریح ہیں اس امر میں کہ آیہ تطہیر اصحاب کسا کے
شان میں نازل ہوا ازواج کو کچھ علاقہ آیہ مذکورہ سے نہیں اولاً صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ اخراج کیا احمد نے ابو سعید عدری سے کہ آیہ تطہیر نازل ہوا حق میں پانچ شخصوں کے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کی و اخراج کیا ہی ابن جریر نے اس روایت کو مرفوع بلفظ انزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ وفی علی
والحسن والحسین وفاطمۃ اور اخراج کیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے ہی اور ثانیاً صواعق میں ہی ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل علیا وھؤلاء کساء وقال
اللھم ھؤلاء اھل بیتی وخاصتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا فقالت ام سلمۃ فانا معھم یا نبی اللہ فقال انک علی خیر وفی روایۃ انہ قال بعد ۱۵۶
انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم وعدو لمن عاداھم یعنی یہ امر صحیح ہے کہ پیغمبر خدا نے ان لوگوں پر کسا اوڑھایا و فرمایا بار خدایا یہ لوگ
اہلبیت میرے و خاص میرے ہیں دور کر انسی پلیدی کو اور پاک کر انکو بتمام پاکی پس ام سلمہ نے کہا پس میں آپکی ساتھ ہوں پیغمبر خدا نے فرمایا تو اوپر خیر کی ہے
اور ایک روایت میں آیا ہی کہ پیغمبر خدا نے بعد تطہیر اکی فرمایا کہ میں لڑنی والا ہوں اوس سے جو انسی لڑی اور میں اوسی آشتی کرنی والا ہوں اوس سے جو انسی آشتی کرے
اور میں دشمن ہوں اوسکا جو انسی دشمنی کری اور ثالثاً مصابیح بغوی میں ہے کہ پیغمبر خدا نے داخل کیا علی ابن ابیطالب کو اور فاطمہ و حسنین کو اپنی عبا میں و فرمایا کہ خدایا
یہ ہیں اہلبیت میرے و عترت اطہار میرے و برگزیدگان خاندان رسالت کہ گوشت و خون میرا پیدا و آفریدہ ہوئی ہیں انکو مشمول اپنی رحمت کا کر اور اپنی عفو اسی انکو
ایمن کر اور دور کر انسی پلیدی کو و پاک کر انکو بتمام پاکی اس دعا کو پیغمبر خدا نے تین مرتبہ کہا ام سلمہ نے کہا میں بھی انمیں سی ہوں پیغمبر خدا نے فرمایا مآل تیرا
بخیر ہی اور تو بہتر ازواج میری سی ہی اور رابعاً صحیح بخاری میں کہ باعتقاد سنیہ کے مقدم سب کتابوں پر اور تالی کتاب باری ہے اور بھی صحیح مسلم میں عائشہ سے
مروی ہی قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط من شعر اسود فجاء الحسن فادخلہ ثم جاء فاطمۃ فادخلھا ثم
جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی باہر آئی پیغمبر خدا اگہ میں سے ایک صبح کو اور آنحضرت ایک
گلیم سیاہ کہ اوسپر شکل کجاوہ شتر کی منقش تھی اور رہی ہوتی تھی پس آئی حسن پیغمبر خدا نے اوسکو اوس گلیم میں داخل کیا پھر حسین آئی اوسکو بھی داخل کیا پھر فاطمہ
آئی اوسکو بھی داخل گلیم کیا پھر علی آئی اوسکو بھی داخل گلیم کیا پھر آیہ تطہیر پڑھا اور خامساً آیہ مباہلہ بھی دلیل ہے اس امر کی کہ آیہ تطہیر حق میں اصحاب کسا کی نازل ہوا
کسواسطے کہ ظاہر ہے جو لوگ آیہ مباہلہ میں داخل ہیں اور جنکو پیغمبر خدا ہنگام مباہلہ اپنا ساتھ مباہلہ کی لیی گئی ہیں اور جنکو خدا نے عز اسمہ نے نفس رسول اور ابنا رسول

اور نساء رسول

اور نساء رسول آیہ مباہلہ میں فرمایا ہی وہ نہیں کے حقمیں آیہ تطہیر نازل ہوئی ہے بیشک ہی کہ ازواج نساء ہا میں تو داخل ہیں کہ بقیہ در نساء ہی ازواج ہی ہیں
اہلبیت میں داخل ہیں اور آیہ تطہیر میں تامل کون خر طعام کی عجب اوندہی سمجھ ہی ورساد سلاد دلایل اس امر کے کہ آیہ تطہیر اصحاب کساء عبا کے حقمیں نازل ہوا بقیہ
نساء یر عنکم و یطہر کم کی ہے اگر آیہ ازواج کے حقمیں نازل ہوتا تو خدای علام ضمیرین مذکر کی ارشاد نفرماتا ازواج میں کوئی مذکر نہیں ہی یا رب مگر یہہ کہ عائشہ طالشہ
سوارہ جمل منوحہ سگان حواب ہزاران ناحرمون ہیں جابر علی الرغم ارشاد فیض بنیاد نبوی آیا ان تکونی یا حمیرا کی خلیفہ رسول سے لڑی اور باعث ہتک ناموس
پیغمبر خدا اور قتل ہزارہا مسلمانوں ہوئی البتہ یہہ کام مردانہ کیا یا ین لحاظ عدم اعلام ضمائر مذکر کی لایا ہوگا ہیچگاہ ایک امر متعلقات خانگ جمل سی خیال میں آیا اگرچہ او سکا
محل نہیں لاکن ذکر عائشہ طالشہ کا جو آگیا تو اوسکی لکھنی کا مضایقہ نہیں وہ یہہ ہی کہ جناب سیدہ نساء عالمین بتول زہرا علیہا السلام بحکم آیہ تطہیر
معصوم و باعتراف عزیز الاعبسیا کی تحفہ مسروقہ میں محفوظ ہیں اگرچہ ظاہر المعصوم و محفوظ میں کچھ فرق معنی کا ظاہر نہیں ہے بہرحال سلسلہ کہ محفوظ ہی سی صوجناب سیدہ
علیہا السلام تو ایسا حق جو موافق آیہ و افی ہدایہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین کے بوبک سی کہ اوسنی بلا وجہ شرعی فدک موہوب مقبوض جناب
سیدہ کو بجبر چھین لے کر اپنا ملک خاص کر لیا تھا کما فی تاریخ الخلفا للسیوطی مانگتی نہیں اور جب بوبک نے مذیا جناب معصومہ و محفوظہ آزردہ ہوئیں اس آزردگی کو مولوی عبدالعلی فرنگی محلی نے بایں حیلہ کہ آزردگی و ہجران خلیفہ رسول سے گناہ ہی جناب محفوظہ کو مذنب و گنہگار ٹھہرایا العیاذ باللہ فضل اللہ فاللہ وجہل الفاظ
مشئوم پہلا فرنگی محلی تو اپنی مقر کو گیا اوسکی اولیا بتائیں کہ عائشہ طالشہ ملعونہ جو محفوظہ ہی کسی کے عترف سی نہیں ہے برخلاف آیا ان تکونی یا حمیرا کی مارادہ شق
عصا مسلمانان خلیفہ رسول سے لڑی اور باعث قتل ہزارون مسلمانوں کے ہوئی آیا یہہ سوارہ جمل ہی بسبب لڑنے کے خلیفہ رسول سے مذنب و گنہگار ہوئی یا نہیں و ہاں تو جناب نصف ۱۵۷
رسول خدا کہ محفوظہ ہیں صرف آزردہ ہونے سی بوبک سے کہ محفوظ ہی نہیں ہے مذنب و بوبک مثاب بحق ٹھہرا یہاں عائشہ طالشہ کہ باتفاق محفوظہ نہیں جناب امیر سے
کہ بالاتفاق خلیفہ رسول اور باعتراف عزیز الاعبسیا کے محفوظ ہیں لڑے و بمراتب آزردگی سے آزردہ و افحش ہے حد کفر کو پہونچی یا نہیں بتیوا توجروا آمدم برسر مطلب
کوخر طعام ولد الحجام نی یہہ جو کہا کہ ابن عباس وغیرہ نے فرمایا ہے کما فی قولہ تعالیٰ فی شان التی حضوعا صدیقہ اور حفصہ کی اس سبب سے کہ انکی زوجیت میں شخص کے
فضیلت اور عظمت ثابت ہوتی ہی اولاً اسناد نزول آیہ کا بحق ازواج طرف ابن عباس کے یہوجہ ابن عباس جاہل تھے کہ باوجود تذکیر ضمائر کی نزول آیہ کا بحق ازواج
کہتے یہہ صرف عکرمہ حاجی کی چالاکی ہے ورنہ یا تو عائشہ طالشہ اور حفصہ خود ہونا مذ و اہلہ و عائلہ ازواج حضرت نوح و حضرت لوط کی علی نبینا و علیہما السلام
مناقضات تھیں اونکی حقمیں آیہ تطہیر کیونکر نازل ہوتا اونکی حقمیں تو بالاتفاق آیات سورہ تحریم کی نازل اور باعلی صوت و باآواز بلند ان دونوکی نفاق بلکہ کفر پکار رہے
ہیں خدائے علام فرماتا ہے مخاطبا عائشہ و حفصہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا
یعنی اگر طلاق دیگا پیغمبر تمکو تو نزدیک ہے کہ رب اوسکا بدل دیگا اوسکو ازواج بہتر تمسی وہ بہتر ہے ازواج بدلی ہوئی کے یہہ ہی کہ وہ مسلمات و مومنات ہونگی اس آیہ میں جو لفظ
خیرا یکن مسلمات مومنات واقع ہی صریح ہی اس امر میں کہ عائشہ و حفصہ مسلمات و مومنات نہیں ہیں اور کوخر طعام ولد الحجام نی سباق و سیاق آیہ تطہیر کا جو ذکر کیا مغلطہ
بحت ہی کیونکہ یہہ ذکر اوسوقت مفید ہوتا جب قران شریف مرتب بترتیب نزول ہوتا مگر ایسا نہیں ہوا ہے مرتب عثمانی موافق ترتیب نزول کے نہیں ہے اسمیں تو نہیں ہے
آیہ کہیں رکھیں کوخر طعام ولد الحجام غالباً کبھی قران کو نہ سنا ہوگا ورنہ وہ دیکھتا کہ سورہ اقرا جو اول ما نزل من القران ہی پارہ اخیر میں ہے اور آیہ
الیوم اکملت لکم دینکم آیہ جو آخر ما نزل من القران ہی ابتدا میں پارہ ششم میں ہے و علی ہذا القیاس اسمیں سباق و سیاق آیا کا قابل استدلال کے نہیں ہی اور کوخر طعام ولد الحجام

یہہ جو کہا پس معلوم ہوا کہ یہہ آیہ ازواج کی حقیق خصوصاً اور اولاد کے حقین عموماً والا دعا کی کیا حاجت تہی یہہ کلام جہل ہی کیونکہ آیہ کا ازواج کے حقین ہونا تو باطل کر چکا اور پیغمبر خدا نی دعا کہاں کی ہے آنحضرت نے تو تقریر فرمودہ خدائے عزاسمہ کی ہے خدائے عزاسمہ نے فرمایا کہ سوائے اسکی خدا تعالی نہین چاہتا ہی کہ اہلبیت سہی رجس کو دور کرے اور انکو پاک کری تمام پیغمبر خدا نے اوسکی تقریر مین فرمایا کہ ایخدا جو تو چاہتا ہے وہی کر اگر کون خرقول پیغمبر خدا کو دعا اور نزول آیہ کا حق ازواج نبی پر سہی ٹہراتا ہی تو چاہئی کہ ازواج معصوم و محفوظ ہون یا دعا پیغمبر کی نعوذ باللہ مردود و غیر مقبول ہو لاکن ازواج کا معصوم و محفوظ ہونا تو ظاہر ہی کہ انہای را پیغمبر خدا کا کیا حکمی کہان کے حضرت نی تاکید کے تہی اور بہی فقرا کرنا عائشہ و حفصہ کا پیغمبر خدا پر کہ تمہارے موہہ سہی بوی مغافیر آتی ہی اور مخاطب ہونا اونکا بخطاب ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما اور برخلاف ایاک ان تکونی یا حمیرا کی اوسکا ہزارون نامحرمون مین جانا اور خلیفہ رسول خدا سے اثر نا اور ارادہ قتل عمدا سے مسلمانان کرنا یہہ سب دلیلین اس امر کی ہین کہ عائشہ طالشہ و حفصہ عصمہ دونو معصوم و محفوظ نہین ہین تو بقول و عتقاد کون خر کی لازم آیا کہ العیاذ باللہ دعا پیغمبر کے مردود و غیر مقبول ہوئی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ٥ زہی دین و زہی دیندار چہ زہی دونو پر لعنت کردگار قال الناصب الکاسب اقول معہذا ہر گاہ بعض و اکثر خصوصاً جناب ابو الکتاب کا مدار تطابق اعداد پر ہی کہ جن دو سمون کے عدد مطابق ہوتی ہین اونکو مطابق کا حکم دیتی ہین پس اہلبیت اور زوجات نبی کے عدد برابر ہین اس تقدیر پر بہی مدعا واضح ہی کہ یہہ آیہ ازواج نبی کے حقین ہے خصوصاً او لو خلیفا غیر ہن عموماً ہذا ما نسی لی الآن و لعلہ یجد بعد ذلک امرا

اقول ٥ عجب الو کا پٹہا ہی یہہ کونسے پڑہے یہہ نہین دیکہتا کہ لفظ اہل البیت معرف باللام مین الف لام مدل ہے نبی آخر الزمانی یعنی اہلبیت پیغمبر آخر الزمان کی اور زوجات نبی نکرہ کے یہہ معنی ہین کہ زوجات نبی من الانبیا یعنی زوجات کسی نبی کے تو ان دونو لفظونکی تطابق اعداد سی مدعا کون خر طغام مجہول الآل والاعمام کا مجہول رہا ثابت نہوا اور کچہہ معلوم نہین ہوتا اور سنوح اس سانحہ کا کون خر طغام کو مضر ہوا علاوہ بران تطابق اعداد صرف ایک لطیفہ ہی کچہہ ادلہ قطعیہ سے نہین ہے بالجملہ جیسا یہہ سانحہ کون خر کا ہی ویسا ہی حدث اوس خبیث کا ہوگا قال الناصب الکاسب اور بیان رابع کا یہہ ہے کہ یہہ فرقہ باجمہا تمامی صحابہ کو کافر و مرتد عتقاد کرتا ہی اللہم لا اشاد معد و منہم کیسے نی بروایت امام صادق لکہا کہ لما مات النبی صلی اللہ علیہ و آلہ ارتد الناس کلہم الا اربعۃ منہم مقداد و بفر و سلمان و ابوذر حالانکہ جامع الاخبار مین ہے من سب اصحابی فقد کفر اور کتاب خصال مین زبانی امام صادق موجود ہے کان اصحاب رسول اللہ اثنا عشر الف نفس ما بقی منہم الا خمسۃ و ثلثون من الطلقاء لم یہتد بہم قدر ولا من حی ولا حر وبر ولا معتزلی ولا صاحب رائی و کانوا یکونون اللیل و النہار و یقولون ما ضر اصحاب موسی کالعجل ان تاکل خبز الخمیر و جناب شیخین کہ افضل صحابہ اور یار غار سید الثقلین ہین انکی عداوت اور بیزاری کو عین عبادت سمجہتی ہین تا آنکہ اونکو صنمی قریش قرار دیکر دعای صنمی قریش بنایا ہی اور اوسکو دعا قنوت جناب مرتضوی بنایا ہی وہو ہکذا اللہم العن صنمی قریش و جبتیہما و طاغوتیہما اللذین خالفا امرک و انکرا وحیک و جحدا انعامک و عصیا رسولک و قلبا دینک و حرفا کتابک الی آخر الدعا حالانکہ حقاق الحق مین زبانی امام صادق اونکی حقین موجود ہی ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق و ماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ پس ان بیانات اربعہ سہی کالنور علی قلل الجبال اتضح حال ہوا کہ مخلف سفینہ عترت و آل رو ض ہین عموماً و ملازمان مدعی تمسک خصوصاً کہ بعضے اتقیا منقی بعض اکثر ہین و تکفرون ببعض اکثر قران و عترت اور شیعہ اہلبیت اور اصحاب حضرت کے ساتہہ بغض اور کفران رکہتی ہین نہ اہلبیت کو کہ بموجب الا تفرقا بین احد من رسلہ سارے بزرگواران اربعہ کی نسبت انکو محبت اور ایمان ہے عموماً اور حقین کے نسبت خصوصاً اور شیخین کے جناب مین جنہون خصوصاً

اقول ٥ امامیہ اثنا عشریہ بجا بخاری مین الزحف کے کافر و مرتد عتقاد کرتی ہین عامل بالقرآن و باحادیث نبوی و علوی

ہین

سینہ کی تائید ہی الحق الماہیہ اس عبارت میں متفرد نہیں ہی اور لوں حرظطام ولد الحجام نی یہہ جو کہا حالانکہ جامع الاخبار میں ہی من سب اصحابی فقد کفر
اصحاب ما دونا کی شان نہیں ہے کہ بھکوڑوں اور مرتدوں و متخلفین جیش اسامہ کے شان میں اور کوں حرظطام ولد الحجام نے کتاب خصال سے جو حدیث نقل کی ہی پس یہہ توہین اون
اصحاب کے ہی کہ زمانہ حیات رسول خدا میں ہی اور وسی زمانہ میں انتقال کر گئی جانچہ بعض فقرات خطبہ جناب امیر علیہ السلام کے اسپر دال ہیں کہ حضرت بوقت معارک جمل و صفین
اونکو یاد کیا کرتی علاوہ براں معصوم علیہ السلام نی یہہ ارشاد نہیں کیا کہ اصحاب میں سی کوئی مرتد ہوا ہا کوں کر کو بعد ثبوت ارتداد صحابہ کی کہ ہمار
جیسا کہ کوں حرفی نی روایت کتنی اسی قول میں لکھا ہی لما ما البتہ از تذکر الصحابہ کلھم کالنجوم فی معنی الاقتداء بھم والتسلیم لھم کما بین فی
المجلد الثانی من الاستقصاء اور سینوں کے بھی احادیث صحاح میں انھم کغیر الوامن تبین مفارقتھم وارد ہی روایت مذکورہ خصال سے نقض وارد ہم والزام
صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ حدیث مذکور خصال میں کغیر فیھم قد مضی فی الحدث میں صیغہ جحد بلم کہ بمعنی ماضی ہوتا ہے وارد ہی یعنی اون بارہ ہزار اصحاب میں حیات
پیغمبر خدا میں کوئی قدرے و مرجی و حروری و معتزلی نہیں دکھائی دیتا تھا اور کوں حرظطام ولد الحجام نی جو شیخین کو افضل صحابہ لکھا اور دعائے صنمی قریش کو
بدیان کہا یہہ اوسکا بدیان ہے کیونکہ بعد بھاگنی صحابہ کے اسیان کی جہاد سی جنگ احد و حنین و خیبر میں پیغمبر خدا کو اکیلا دشمنو نمیں چھوڑ کر اور بعد تخلف کی جیش اسامہ سی مغضوب
خدا و جہنمی و ملعون ابدی بحکم آیہ و حدیث ہوئی افضل صحابہ کیا اور دل الصحابہ ہے نرہی ورد دعائے صنمی قریش بدمان کسی کا نہیں ہی خطبہ شقشقیہ کہ باعتراف اجلہ علمائے
سنیہ سنیہ کہ اسما اونکی ہم سابق میں لکھ چکی ہیں کلام بلاغت نظام جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور تشنیعات و تعریضات خلفائے جور پر مشتمل اور عدم استحقاق اونکی منصب
بخلافت مشعر ہی موید و معاضد دعائے صنمی قریش کا ہی اور کوں حرظطام ولد الحجام نی جو حقاق الحق سی بانی جناب صادق علیہ السلام کی ہما امامان عادلان
قاسطان کانا علی الحق نقل کیا اسمیں بھی موافق عادت اپنی اور اپنی قدما کی خیانت فی النقل کے کسو سطی کہ کتاب مستطاب حقاق الحق میں اوسی جگہ موجود ہی
کہ جناب صادق علیہ السلام نی وہ الفاظ جواب سائل سنے میں بطور تقیہ فرمائی اور جب لوگ چلی گئی تب کسی شیعہ نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ یا بن رسول اللہ
یہہ آپ نی کیا فرمایا اوسوقت حضرت نی اوسکی معنی ارشاد کئی سو کوں حرفی اون مضمون کو نقل نہیں کیا تمام عبارت حقاق الحق یہہ ہی انہ سئل رجل من
المخالفین عن امامۃ الصادق علیہ السلام وقال یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما تقول فی ابی بکر وعمر فقال علیہ السلام ھما امامان عادلان
قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیھما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ فلما انصرف الناس قال الرجل من خاصۃ یا ابن رسول اللہ لقد تعجبت
مما قلت فی حق ابی بکر وعمر فقال نعم ھما امامان اھل النار کما قال اللہ تعالی سبحانہ وجعلنا منھم ائمۃ یدعون الی النار واما القاسطان
فقد قال اللہ تعالی واما القاسطون فکانوا لجھنم حطبا واما العادلان فلعنھما عن الحق لقولہ تعالی والذین کفروا بربھم
یعدلون والمراد من الحق الذی کانا مسئولین علیہ ھو امیر المؤمنین حیث ادیاہ وغصباہ حقہ والمراد من موتھما علی الحق
انھما ماتا علی عداوتہ من غیر ندامۃ عن ذلک والمراد من رحمۃ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فانہ کان رحمۃ للعالمین وسیکون خصما
لھما ساخطا علیھما منتقما منھما والدلیل یعنی مروی ہی کہ ایک مخالف یعنی سنی نی جناب صادق علیہ السلام سی پوچھا اور کہا یا بن رسول اللہ
آپ حق ابوبکر و عمر میں کیا کہتی ہیں پس جناب صادق علیہ السلام نی فرمایا ھما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیھما رحمۃ اللہ یوم
القیمۃ پھر جب لوگ چلی گئی تب ایک خواص نی آپکی خدمت میں عرض کیا یا بن رسول اللہ یہہ کیا ہوا کہ آپ نے حق ابی بکر و عمر میں یہہ ارشاد کیا حضرت نی ارشاد کیا کہ
وہ دونو امام اہل نار کی ہیں جیسا خدا تعالی نی فرمایا ہی وجعلنا ائمۃ یدعون الی النار اور وہ دونو قاسطان ہیں جنکو خدا تعالی نی کہا ہی واما القاسطون

١٦

فکانوا لجهنم حطبا یعنی وہ قاسطون جو دوزخی ہیں وہ دونو عادل ہیں کہ حق سبحانہ نے گذشتہ ہیں جسکو عدل کہا ہی عادلون خلق اور تغیر لفظ کو
یعنی کافرین اور مراد حق سبحانہ سے ہوئی جسپر وہ مستولے ہوئی حق امیر المومنین ہیں کسواسطے کہ اون دونون نے خلاف امیر علیہ السلام کو اپنے اوپر
غصب کیا تہا اور مراد موت اون دونو سے حق پر ہونے کہ یہہ دونو عداوت پر حضرت پیغمبر خدا کی اوس سے موئی اور مراد رحمۃ اللہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
ہیں کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہی اور عنقریب اون دونون کے دشمن جہنمی ہونگی اور اوسی پر دلیل قیامت استقام لیسوی ہیں اون بیانات و ہمنہ سے کا نور علی شاہی
روشن و مجلی ہوا کہ متخلف سفینہ عترت و آل سنیان تمام ہیں عموماً اور کون خرطوم خصوصاً کہ اہلبیت حقیقی ازواج کو کہتا ہی اور آیہ تطہیر کو جنمیں ازواج کی تباہی حالانکہ نہ ازواج
اہلبیت پیغمبر خدا ہیں اور نہ آیہ تطہیر انکی حقیں نازل اور تمسک ثقلین و رکب سفینہ اہلبیت طاہرین ہی حق امامیہ اثنا عشریہ ہیں ایدہم اللہ تعالی بالطافہ النجبۃ
والجلیۃ وکثرہم اللہ فی البریۃ اور یہی حال ارتداد صحابہ سنیہ کا اور تخلف صحابہ مرتدین کا سفینہ آل و عترت سے یہی واضح ہوا کہ سیما شیخین سنیہ کا کہ اول اونکا
باوصفیکہ انکو لائق خلافت کی نجانتا تہا اور کہتا تہا کہ اوسپر شیطان چڑہتا ہی اگر میں راہ حق سے پھیل کروں تو تم اوسکو درست کر دینا اور یہی کہتا تہا کہ علی کے ہوتے
میں لائق خلافت کی نہیں ہون مجکو اقالہ کرو اور خلافت کو باوصف عدم استحقاق کی چہوڑتا تہا اور ثانی اونکا بار بار کہتا تہا کو لا علی لهلک عمر اور باوصف
جہالت کی جو شر اپنی مسند خلافت ہی پر گرم رکہتا تہا سبحان اللہ یہہ ہی حال ایمہ ضلال سنیان بدمآل کا اور تخلف سنیان لئام کا سفینہ عترت رسول سے اور عدم
تمسک انکا بحبل اہلبیت طاہرین واضح ہی کہ صحاح سنیہ روایات اعدائے اہلبیت و خوارج سے مملو ہیں کما مر مفصلاً اور کتب فقہ و تفسیر میں بہی انکی کہیں کوئی روایت اہلبیت
کی مذکور نہیں بالجملہ اسقدر بہت دہر سے وبیا ئے حوب نہیں کہ کاسہ لیس شعرا و مزیین کے اور علمائے آبو بکریہ کہر و عمر منکرہ کے کرنا اور ابو حنیفہ سگ دنیای جیفہ اور مالک
مالک وغیرہ کی خصیصہ سیلانا اور اہلبیت پیغمبر خدا مامورین بالتمسک سے کچہہ کام نرکہنا اور باینہمہ ادعا تمسک باہلبیت کرنا سنیان وغیرہ لئام کا صریح دروغ ۱۶۱
بیفروغ ہے حقیر اس امر میں کہ سنیہ باوجود امور مذکورہ کے متمسک باہلبیت و عترت پیغمبر خدا اور رکب سفینہ اہلبیت طاہرین ہیں یا متخلف اوسنی و علی ہذا
القیاس امامیہ اثنا عشریہ کہ عقاید و اعمال و عبادات و معاملات میں سوائے تمسک بعترت پیغمبر خدا اور کوب سفینہ اہلبیت طاہرین کسی سے کچہہ کام نہیں رکہتی
اور کتب اونکی اقوال و احادیث عترت سے مملو اور اقوال اعدائے عترت سے خالی ہیں متمسک ثقلین ہے یا متخلف محاکمہ چاہتا ہے اور اس امر میں حکم و محاکمہ
نہ کوئی سنی چاہیئے شیعہ بلکہ دو پانچ صاحب علم اور دو پنج دس ذی فہم اپنی دین و دیانت سے محاکمہ کر دیں کہ کون خرطغام و لد الحجام محاکمہ سے مونہہ نچہوڑے
و تولے دبر کہسکے اور حکم محاکمہ تجویز ماہ و تاریخ معین کر کے جلسہ ٹہراوی کہ حق ظاہر ہو جاوے حقیر حاضر ہے والسلام علی من اتبع الهدی قال الناصب الکاتم
بیان اولین کا ظاہر ہے کہ اہلسنت قرآنکو علی الراس والعین قبول کہتی ہیں شبانہ روز اوسکی خدمت میں مصروف ہیں بکثرت حفاظ اور وفور تلاوۃ اسپر دلسوزی
جانتا اور میستا اوسکی تلاوت کو موجب نجات و ثواب و حسنات جانتی ہیں اور کسی عترت اور اہلبیت اور احاد صحابہ خیر العباد سے مدد نہیں چہ جائی اعتماد و من اعلی کتب
اتحاد تفاسیر فقہ وغیرہ انکی روایتون سے مشحون ہیں من شاء فلیطالعها اقول وجہ دلاویست دردے کہ بکف چراغ دارد کون خرطغام و لد الحجام
فی یہان جنسی دعوی کے سب کے سب دروغ و بی اصل ہیں اگر سنیان لئام عموماً اور کون خرطغام خصوصاً قرآن کو علی الراس والعین قبول رکہتی تو آیہ وافی ہدایہ
قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی پر بیشک ایمان رکہتی اور مصداق فبشرہ و انذرہم کی ہوتی اور مرتدین صحابہ فرارین من الزحف سے کہ اعدائے
رسول خدا اہلبیت طاہرین ہیں دوستی نرکہتی کہ دوستی مرغوب و دوستی کی اور دوستی پیغمبر خدا اور اہلبیت کے اور دوستی اہلبیت طاہرین خدا کی اعدائے
جمع نہیں ہو سکتی ولنعم ما قیل ۵ توعدو دوست خوانی ✤ ضد یقین ان الراعند کفار ✤ اور عمان بیجیا و بی ایمان نے قرآن منزل من اللہ جو جلا

اور ثانیاً ایمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰت من اللہ الاکبر کہ باقطع نظر تنصیصات احادیث الخ امامیہ حدیث صحیح مذکور صحیحین سنیہ کی بھی انکھا عزت و مناقب اسلام کے
خبر مذکور ات مقدسہ ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کی دیتی ہی بعض اہلبیت کو تمسک ہم کہنا مسلمہ بدیہی و نفاق و عناد ہی آری کون عرطعام ولہ الحجام کل اہلبیت مامورین
باتمسک و تمسک ہم ہی ایمہ اثنا عشر ہین علیہم الصلوات والسلام اور اتباع و اقتدا انہین اہلبیت کے سفینہ نجات ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو اہلبیت
و کتاب اللہ کو ثقلین ارشاد فرمایا اور اتباع اہلبیت کو جو رکوب سفینہ نجات فرمایا بدلیل حدیث مذکورہ صحیحین سنیہ کے مراد اوس سے ہی ایمہ اثنا عشر ہین لاغیر
اور پیغمبر خدا کی اہلبیت و کتاب اللہ کو برابر ثقلین فرمانی سے اور حکم کرنے تمسک ہر دو کا ظاہر ہے کہ جسطرح بعض آیات کتاب اللہ سے تمسک کرنا اور بعض آیات کو
مثل یہود نا ہبود بس پشت ہمکیا فنبذوہ وراء ظہورہم کچھ مفید نہین اوسیطرح بعض اہلبیت سے تمسک کرنا اور اوپر ایمان لانا اور بعض پر ایمان
نہ لانا اور تمسک اوسکی نکرنا مفید نہین بس سفینہ سفینہ کہ اصلا متمسک باہلبیت پیغمبر خدا نہین نہ بکلہم نہ ببعضہم بلکہ متمسک بما بعدے اہلبیت ہین مانند ابوبکر و عمر و عائشہ
طلحہ و زبیر و من یحذو حذوہم اور کیا آیہ و مخاریہ و زیدیہ و ناوسیہ و اسماعیلیہ و موسویہ و فطحیہ کہ متمسک ببعض اہلبیت اپنی فہم ناقص مین ہین سب کی
سب گمراہ و نار کے ہین اور ارشاد فیض بنیاد پیغمبر خدا کا وان تومروا علیا تجدوہ ہادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم
جیسا کہ علامی محرقہ ابن حجر اور صحیح ترمذی مین ہے انہین لفظ لاارکم فاعلین کا اور یہی فرمانا جناب امیر کا ابوبکر و عمر کی حقین انما کانا عاملین بالجور جیسا کہ کتاب
السیاسۃ و الامامہ ابن قتیبہ مین ہی وہ ابن قتیبہ جسکو ابن اثیر نے جامع الاصول مین ثقہ و دین اور حافظ شمس الدین نے کتاب مغنی مین صدوق لکھا ہی اور جانا
جناب امیر علیہ السلام و حضرت عباس عم رسول کا ابوبکر و عمر کو کاذب و عادر و خائن جیسا کہ صحیح مسلم و مشکوۃ سے ظاہر ہی اور فرمانا جناب امیر علیہ السلام کا واللہ ان طلحۃ
والزبیر و عائشۃ لیعلمون انی علی الحق وانہم مبطلون جیسا کہ استیعاب مین ہے یہہ سب دلہ واضحہ بین اس امر کے کہ ابوبکر و عمر و طلحہ و زبیر و عائشہ و غیرہم
اعدائے جناب امیر کے ہین بحب انسی و تمسک کرنا انسی تمسک بما بعدے اہلبیت ہے **فائدہ** حافظ محمد بن موسیٰ شیرازی نے اپنی کتاب مین کہ مائۃ تفسیرون معقدہ
سفینہ سے جمع کی ہے لکھا ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا امت موسےٰ مین اکہتر فرقے اور امت عیسیٰ مین بہتر فرقے ہوئے اور امت میری مین تہتر فرقے ہونگے اونمین سے
ایکفرقہ ناجی ہے وباقی فرقے ہالک حضرت علی ابن ابیطالب نے پوچہا وہ فرقہ ناجی کونسا ہی پیغمبر خدا نے فرمایا التمسک بما انت علیہ واصحابک یعنی تمسک
کرنی والا امیر اصحاب کے طریقہ کا اور حافظ ابوبکر بن مردویہ اور خطیب خوارزم نے روایت کیا ہے کہ ابوذر و مقداد و سلمان فارسی نے کہا کہ ہم سب پیغمبر خدا کی حضور مین
بیٹہی تہی کہ تین گروہ مہاجرین مدینہ کے آئی پیغمبر خدا نے فرمایا میری امت تین فرقے ہونگی ایکفرقہ ناجی کا کہ اونمین شائبہ باطل کا نہوگا حال اونکا مانند طلای خالص
ہی جسقدر اوسکو آگ سی ڈالی اور تپائی خوبی اوسکی زیادہ ہوتی جاوی اور امام اوس فرقہ کا ایک ان تینونکا ہی جسکو خدائے تعالےٰ نے قران شریف مین امام و رحمۃ
کہا ہے اور دوسرا فرقہ اہل باطل کا کہ اونمین شائبہ حق کا نہین حال اونکا مانند خبث الحدید کے ہی جسقدر اوسکو آگ مین ڈالی اور تپائی مگر تا جاوی امام اوس
فرقہ کا ایک ان تینون کا ہے اور تیسرا فرقہ اہل ضلالت کا ہی مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء امام اوس فرقہ کا ایک ان تینون کا ہی ابوذر
مقداد و سلمان کہتے ہین ہمنی فرقہ ناجی کو پوچہا تو فرمایا یہہ فرقہ علی ابن ابیطالب امام التقین کا ہی اور باقی دو فرقون کو ہمنی پوچہا نہ بتایا اور سیوطی نے تفسیر درمنثور
مین کہا ہے کہ حافظ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ آیہ کونوا مع الصادقین مین مراد یہہ ہے کہ ساتھ علی ابن ابیطالب کے رہو اور ابن عساکر نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے یہی روایت کیا ہی اور امام سنیان فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین بحث بسم اللہ الرحمن الرحیم مین کہا ہے و من اقتدی فی دینہ بمتابعۃ علی ابن ابیطالب
کان علی الحق والدلیل علیہ اللہم ادر الحق مع علی حیث دار یعنی جس کسی نے اقتدا کی اپنی دین مین بمتابعت علی ابن ابیطالب کے وہ حق پر ہے

سبیل اللہم ادر الحق مع علی حیث دار کے اور یہی بعد تھوڑی فاصلہ کے یہی بحث میں کہا ہی ومن اخذ علیا اماما لدینہ فقد تمسک بالعروۃ الوثقی فی دینہ یعنی جس کسی نے علی کو اپنی دین کا امام پکڑا تو اوسنی رسے مضبوط پکڑی اپنی دین میں کون خرطخام ولد الحجام دیکھی کہ یہہ سب روایات صحیحہ سنیہ تصریح کرتے ہین کہ فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ ہی ہے وبس نہ سنیہ سئیہ ضالہ مضلہ قال الناصب الکاسب دوسری یہہ کہ پدر ملازمان مقام عماد الاسلام ہین فرماتی ہین کہ حدیث اقتدا مجمل ہے اسواسطی کہ اوسمین مذکور نہین کہ کس چیز مین شیخین کے اقتدا چاہیی اس اجمال سے گمان جاتا ہی کہ شاید سبب اس حدیث کے ارشاد کا یہہ ہوگا کہ کہین حضرت تشریف لیجاتی ہونگی اور شیخین عقب شریف پر ہونگی اسمین کسی نے پوچھا ہوگا کہ مین کس طرح سے اوں جو آپکو پاؤن آپنی فرمایا ہوگا کہ شیخین کے پیچھے پیچھے آؤ مجکو پاؤگی اہل انصاف پر ظاہر و ہویدا ہو کہ ملازمان کے باپ باوجود ادعائے علم و کیاست اور مدعائے فہم و فراست یہہ کیا اجتہاد کی لی رہی ہین اور بحکم بنی قصر اور ہدم مصر اتمام متمسکات قوم کی تار و پود برباد دے رہی ہین ہان افسوس اتنا ہی نہین کہ یہہ جہال اور احتمال کہ اس حدیث مین واقع ہی اگر منافی اقتدا بشیخین ہوئے تو وہ احتمال اور احتمال کہ احادیث متواترہ مقبولہ قوم مستوجب العذاب واللوم مین لاسکا کہ متمسک اہلبیت کے سواسطی کہ اصلا اسمین مذکور نہین کہ کس چیز مین انکی ساتھہ تمسک کرنا چاہیی آیا محبت و اخلاص مین یا اتباع و پیروی مین ہر اس تقدیر پر یہی مجمل اور محتمل ہی کہ ایا اصول مین تمسک چاہیی جیسا توحید باری اور امامت ائمہ مین وغیرہ مین یا فروع مین جیسا عین نماز مین حنفیون اور شافعیون سے کہانی مین یا فرج کا بوسہ لینی مین یا دخول فی الدبر وغیرہ مین من بعد اسمین کلام ہے کہ جمیع اہلبیت مراد ہین یا بعض بر تقدیر اول حصر اثنا عشر باطل ہے اور بر تقدیر ثانی ترجیح بلا مرجح بل ترجیح مرجوح لازم اور معہذا احادیث کہ بلفظ طریق سلوک طوق کشتی دریا بیامان صحرا مرو ہین اومین بھی یہہ احتمال راہ پانی کا کہ کسی نے پوچھا ہوگا کہ فلانے شہر مین کیونکر پہونچون چلا نکہ اثنای راہ مین دریا نے پیدا کنار ہے اور صحرا دشوار گذار واقع ہین حضرت نے فرمایا ہوگا کہ علی ابن ابیطالب کے ہمراہ چاہیی جانا کہ نشیب و فراز ان میدانون کا جانے اور عمق اور پایاب اس دریا کی پہچانتے ہی الی غیر ذلک من الاحتمالات این گل دیگر شگفت فافہم ولا تکن من الغافلین ۵ لازم کہ رفیقان دمن کشان گذشتی ✤ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد ✤ اب اہل انصاف از روے ایمان بلا اعتساف فرمائین کہ متمسک ما متخلف سفینہ عترت وآل اہلسنت ہین یا شیعہ ضال بڑی بول کا سہرا سچا من بعد ملازمان اپنی ہٹ دہرمی سے اگر اپکو متمسک عترت وآل بتائین اوسی باتکی مصداق ہوگی کہ جولاہے کو موسن اور صدقی خر کو مصلے اور حبشی کو سیدے اور نجاست کش کو حلال خور کہتی ہین مشرکین مکہ ہمیشہ اپکو تابع ملت ابراہیمیہ جانتی تھی اور مسلمانونکو صابی یہود نصاری اپکو موسوی عیسوی کہتی تھی اور عبد اللہ بن سلام اور نجاشی وغیرہ کو بیدین اور منحوس لاکن سوای ذلت و سوائی کی اور کیا حاصل تھا نام کیسکا لینا اور خلاف اوسکی دل دنیا کمال وقاحت اور بیحیائی ہے ۵ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ✤ گرچہ دوان حیلہ و بسیار می رود ✤ واللہ الہادی ✤ اقول وبہ التوفیق حقیر سابق مین موضوع ہونا حدیث سنیان اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کا مذاق سنیہ پر فضلا عن الشیعہ ہیرا پھیری فاطمہ بنت اسد کر چکا ہی غلیظ نظر ثمہ اور کون خر طخامہ ولد الحجام فی جو مضمون کتاب مستطاب عماد الاسلام جناب غفران مآب طلاب ثراہ کا بارہ حدیث مذکور مین لکھا ہے وہ بھی خالی لطف سی نہین ہی اور قیاس کرنا کون خر طخام ولد الحجام کا حدیث ثقلین و حدیث سفینہ کو اور بر اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کی اور حدیث ثقلین و حدیث سفینہ مین احمال و احتمال کا احتمال نکالنا پیروے اول من قاس کے و قیاس مع الفارق وہی کسواسطی کہ حدیث موضوع سنیان اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کا ترجمہ لفظی یہی ہے کہ پیروی کرو ابو بکر و عمر کی اور اسمین وہ احتمال ظاہر ہے کہ حضرت کہین تشریف لیجاتی ہونگی کسی نے پوچھا ہوگا مین کس راہ سی اؤن حضرت نے فرمایا ہوگا کہ شیخین کے

پھیر پھیر کر حدیث ثقلین و حدیث سفینہ کے راویوں میں سے ہیں اسلئے حدیث ثقلین جیسی ہی انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بھما
لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی ترجمہ لفظی اسکا یہ ہے کہ پیغمبر خدا انحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ تحقیق میں چھوڑتا ہوں تم میں
دو چیزیں بیشک تم اون دونوں سے تمسک کروگے ہرگز گمراہ نہوگے اور حدیث سفینہ یہ ہے مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی
ومن تخلف عنھا غرق ترجمہ لفظی اسکا یہ ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں میرے گھر والوں کا حال تمہارے لئے حال کشتی نوح کا سا ہے کہ جو کوئی اوس کشتی پر سوار ہوا اوسنے
نجات پائی غرق نہوئے اور جس کسی نے اوس کشتی سے تخلف کیا وہ ڈوب گیا طوفان میں ہر عاقل پر ظاہر ہے کہ ان دونو حدیثوں میں احتمال تحریف
راہ کا کہ ہدایان کون جز زادہ شیطان کے ہو ہی نہیں سکتا اور کون جز ظلام لئیمہ احتلام شیطان نے جو کہا ہی معہذا احادیث کہ بلفظ طریق سلوک طوق کشتی دریا بیابان
صحرا مرے ہیں اونمیں بھی یہی احتمال راہ پایا کہ کسی نے پوچھا ہوگا کہ فلانے شہر میں کیونکر پہونچوں حالانکہ ثنای راہ میں دریای ناپیدا کنار اور صحرای دشوار
گذار واقع ہیں حضرت نے فرمایا ہوگا کہ علی ابن ابیطالب کے ہمراہ چاہی جا نا کہ نشیب و فراز میدانوں کا اور عمق اور نایاب اس دریا کی پہچانے ہی انتہی یہہ خام خیال
اور ابداع احتمال محال کون جز ظلام محمول الا بالاعمام کا ہے کیونکہ حدیث ثقلین میں لفظ انی تارک فیکم الثقلین موجود ہے اور ممکن نہیں کہ پیغمبر خدا کلام مجنونانہ
کریں کہ کوئی پوچھے فلان شہر میں کیونکر پہونچوں کہ ثنای راہ میں صحرای دشوار گذار واقع ہی حضرت اوسکی جواب میں ارشاد فرماویں کہ کلام اللہ کی ساتھ ہو نا
چاہی کہ وہ نشیب و فراز میدانوں کا پہچانتا ہی اور حدیث سفینہ میں لفظ مثل اہل بیتی فیکم کا موجود ہے اور ممکن نہیں کہ پیغمبر خدا کلام بی ربط و مہمل فرماویں لوگ
آنحضرت سے پوچھے کہ ہم فلان شہر میں کیونکر پہونچیں کہ ثنای راہ میں دریائے ناپیدا کنار واقع ہی حضرت اونکی جواب میں ارشاد فرماویں کہ حال میرے گھر والوں کا 1-65
سفینہ نوح کا سا حال ہے یہہ جواب تو مصداق سوال و احتمال جواب از ریسمان کا ہوا کہ لوگ تو تدبیر اپنی عبور و مرور کے دریائے ناپیدا کنار سی پوچھیں حضرت
اونکی جواب میں حال بے گھر والوں کا اور شبیہ اونکی حال کے بسفینہ نوح ارشاد کریں اور تدبیر عبور و مرور کے دریا سے جو وہ پوچھتی ہیں نہ بتاویں سبحانک
ھذا بھتان عظیم اور کون جز ظلام ولد الحجام نے یہہ جو کہا کہ حضرت نے فرمایا ہوگا علی ابن ابیطالب کے ہمراہ چاہی جا نا حدیث میں لفظ
اہلبیت کا موجود ہے تخصیص علی ابن ابیطالب کے کرنا کون جز کا دوسرا احتمال ہے اور کون جز ظلام ولد الحجام طرفہ بلیدہ ہے کہ حدیث ثقلین میں احتمال بتاتا ہی اور
پوچھتا ہی کہ کس چیز میں اونسے تمسک کرنا چاہیے الحذر الحذر حالانکہ حدیث مذکور میں مطلق اجمال نہیں اور نہ کوئی احتمال بلکہ حدیث مذکور میں تو کمال تفصیل ہے
پیغمبر خدا مصدق وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی جو فرمایا ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی یہہ صریح ہے اسمیں کہ جس امر میں تمکو احتمال
ضلال ہو خواہ عقاید و اعمال میں خواہ عبادات و معاملات میں خواہ اخلاق و عادات میں اوس امر میں تمسک بثقلین کرنا چاہیے اس تفصیل کو احتمال بتانا بجز جہالت و
عناد و نفاق ولد الحرام کے کوئی محمل صحیح نہیں رکھتا الحق فی قلبہ مرض فزادہ اللہ مرضا ولہ عذاب الیم اور کون جز ظلام ولد الحجام کی موہنہ میں تقیید و خصیہ جو ہر وقت
رہتا ہی یہہ تقلید کی ہے کی دبر میں تقیید و خصیہ فاسد کا رہتا تھا کون جز ظلام ولد الحجام مقلد ہے مجتہد پر فوقیت لے گیا کہ اسکی موہنہ
میں تقیید و خصیہ سدا کا ہر وقت رہتا ہے تقلید ہو تو ایسی ہو علاوہ بران باغبل حقیر نے استبصار میں تلاش کیا حدیث لعب بالخصیہ کے ستیاناس نہوئے
کون جز اوسکا نشان لکھی اور حقیقت حال یہہ ہے کہ حدیث مذکور کتب امامیہ اثنا عشریہ میں پائے نہیں جاتی بلید دہلو ملعون اور اوسکی مقلدین مفترین کا افترا
ہی اور افترا شعار زادگان حرام کا ہے ورنہ آں حقیر جواب اسکا سابق میں لکھ چکا ہے فتذکر اور کون جز ظلام ولد الحجام نے یہہ جو کہا من بعد اسمیں کلام ہی کہ
جمیع اہلبیت مراد ہیں یا بعض بر تقدیر اول حصر اثنا عشر باطل ہے اور بر تقدیر ثانی ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی یہہ کلام ہجر و ہذیان اس نفلہ شیطان کا ہی ورنہ ظاہر

نہ نظر بحدیث صحیحین سفینہ لایزال الاسلام عزیزا الخ اثنی عشر خلیفہ جمیع اہلبیت مامورین بالتمسک و بقتل اکبر اور سفینہ نجات بہی بمعنا اثنا عشر ہین انکو بعض اہلبیت کہتا ہے
کہنا بی فہمی کون خرطغام کی ہے اور تحمین حصر اثنا عشر میں و صحیح ہے اور نہ ترجیح بلا مرجح لازم آئی اور نہ ترجیح بلا مرجح اور کون خرطغام ولد الحجام کہتا ہے یہ جو مصرعہ
کا رد و فان حیلہ و بی سر است ۔ الحق سچ کہتا ہے کہ وہ قوم حجام از اول الناس سے ہی اور حجام ایسا از ذل و سفلہ دون و محقر ہوتا ہی کہ ارباب علم
منے تحقر مسئلہ الیکے مثال مین ولد الحجام حاضر لکھتی جی آئے ہین اور حلہ ساز و رباب باز و بحیا ہے و بیشرم کون جی کی اسقدر جی ہی کہ ایکو اور جملہ اہلبیت کو جو
اہلبیت پیغمبر خدا سے کچھ کام نہین کہتی نہ عقاید مین نہ اعمال مین اور انکی کتب حدیث و تفسیر و فقہ مین کہین کوئی روایت اہلبیت پیغمبر خدا کی کہ ہمیشہ ائمہ
مین مروی نہین تمسک بعترت و آل رسول کہتا ہے اور الحق امامیہ اثنا عشریہ کو کہ عقاید و اعمال و اخلاق و عادات مین پیرو عترت و آل رسول کے کرتی ہین اور
کتب حدیث و تفسیر و فقہ انکی اہلبیت و عترت رسول ہے کی روایات سے مملو ہین مخالف کہتا ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور وہابی رکون نفس سابع کے دو ایک
عبارت کتب معتمدہ سنیہ کے بنا بر اثبات اس امر کے کہ شیعہ اثنا عشریہ اتباع و پیروان اہلبیت عترت و آل ہین و تشیع مذہب اتباع اہلبیت کا یعنی اتباع ائمہ اثنا عشر
کا ہی اور سفینہ سنیہ اونسی مخالف لکھتا ہون کون خرطغام بدیدہ حق بین دیکھی اور خواب غفلت و عناد سے جو نکی شارح منہاج مبحث قیاس مین کہتا ہی والحق انہ قد اشتھر
من اھل البیت کالباقر والصادق وغیرھما من الائمۃ رضوان اللہ علیھم اجمعین انکار القیاس کما اشتھر من ابی حنیفۃ والشافعی ومالک القول بہ والعمل بہ کما ذکرہ الغزالی انتہے اور محب اللہ جونپوری مسلم مین اور عبد العلی فرنگی محلی اوسکی شرح مین مبحث اجماع مین کہتی ہین یعتقد الاجماع ما اعتقد
وھم لانھم بعض الامۃ والعصمۃ مختصۃ باجماع کل الامۃ خلافا للشیعۃ لادعائھم العصمۃ فیھم انتہے اور شہرستانی کی کتاب
ملل و نحل مین کہتا ہے ان ابا عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام ھو وعلم عزیز فی الدین واد کامل فی الحکم وزھد بالغ فی الدنیا ۱۶۶
وورع تام عن الشھوات وقد اقام بالمدینۃ مدۃ یفید الشیعۃ المنتسبین الیہ ویفیض الموالین لہ اسرار العلوم انتہے اور جلال الدین
سیوطی تاریخ الخلفا مین احوال مامون رشید مین کہتا ہے کان معروفا بالتشیع وفی سنۃ اھ وماتین خلع اخاہ المؤتمن من العھد من بعدہ
علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق عھد علی ذلک فرائطہ فی التشیع حتی قیل انہ اراد ان یخلع نفسہ ویفوض الامر
علیہ انتہے موضح مطابق اور مجد الدین فیروز آبادی قاموس لغت مین کہتا ہی شیعۃ الرجل بالکسر اتباعہ وانصارہ والفرقۃ علی حدۃ
وتقع علی الواحد والاثنین والجمع والمذکر والمؤنث وقد غلب ھذا الاسم علی کل من یتولی علیا واھلبیتہ حتی صار اسما لھم خاصا او
تشیع الرجل ادعی الشیعۃ انتہے اور صاحب جراح کہتا ہی تشیع دعوی شیعیت کردن و خود را شیعی نمودن و شیعۃ الرجل بالکسر
اتباع و انصار و مددگاران اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا انتہی اور صاحب منتخب کہتا ہی شیعہ بالکسر اتباع و انصار و گروہ علیحدہ و سرخود و غالب شدہ
در عرف این اسم برجمعی کہ دوست دارند علی ابن ابیطالب و فرزندان او را و متابعت و مشابعت ایشان کنند انتہی عبارات مذکورہ سے یہہ امور ثابت ہوتی کہ
ائمہ اہلبیت علیہم السلام انکا رجحیت قیاس کرتے ہین اور ابو حنیفہ و شافعی و مالک و حنبل عمل بالقیاس کو واجب جانتے ہین کما ہو مفاد عبارۃ شرح
المنہاج اور الحق امامیہ اثنا عشریہ اہلبیت کو معصوم جانتی ہین اور اجماع اہلبیت علیہم السلام کو حجج شرعیہ سمجھتی ہین اور الحلاف یعنی سنیہ
نہ اہلبیت کو معصوم جانتی ہین نہ اجماع اہلبیت کو حجت شرعیہ کہتی ہین کما ہو مضمون عبارۃ المسلم و شرحہ اور یہہ کہ جناب صادق کے سچے شیعون
و موالیون کو افادہ و اخذ علوم کرتے تھے کما ہو ملخص عبارۃ الملل والنحل اور یہہ کہ شیعہ نام خاص ہے دوستداران علی و اہلبیت اور انکی متابعان و مشایعان کا

کما ہو محصل عبارۃ القاموس و الصراح و المنتخب المذکورۃ من کونہ عبارۃ عن اکابر الصحابۃ و اوضح منہ ما فی النہایۃ من کونہ عبارۃ عن اکابر الشیعۃ فظہر ثبوت کون عترت و آل عند الشیعۃ

مخصص ہے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ پر کیونکہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ فی نواصبیہ اثنا عشریہ کی کہ شیعیان علی ہین مدح وستایش کے
اور اونکی ولایت دخول بہشت عنبر سرشت کی اوس مخبر صادق نے خبر دی ہے صواعق محرقہ ابن حجر مین ہے اخرج احمد فی المناقب انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لعلی انا ولیک فی الجنۃ والحسن والحسین ولیا ذریتنا خلف ظہورکم وذریتنا خلف ظہورنا وشیعتنا عن ایمانہم وشمائلہم اور یہی
اوس صواعق محرقہ ابن حجر مین ہی اخرج ابن سعد عن علی قال اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وفاطمۃ والحسن والحسین
قلت یا رسول اللہ فبعضنا قال لا وبعضکم اور یہی اوسی صواعق مین ہے واخرج الدیلمی یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاھلک
ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک الکوخ البطین اور کون خرطمام ولد بحی جم کان کہو نکر سنی کہ شیعہ عبارہ ہی دوستدارن جناب امیر ودیگر ائمہ علیہم السلام
سی یہان تک کہ انکا نام خاص شیعہ ہوگیا ہے کما مر فیما مر من القاموس والصحاح والمستنجب اور کون خرطمام ولد بحجام یہ جو کہا نسبت بعض فجرہ وحکی ملفقہ کے
جانب عموماً وہمام ابن ملجم ملعون اور عبد الہی فرنگی محلی کی طرف خصوصاً دعا محض ہفوۃ لسان ہے اصل یہ قول مثل بول کون خر کا ہی دعا کے محض وسفسطہ فی اصل ہے
کیونکہ ناصبی ہونا نامبرد گان کا بلکہ سبب ایمان لانا تمام کفار کا بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ثابت ہی کون خر گوش ہوش سے القاموس والصحاح والنواصب ہیہ و
اھل النصب المتدینون ببغضتہ تعالی کرم اللہ وجہہ ثم بغضوا الاعادی اور بغض وعداوت ابوبکر وعمر شیخین سنیہ کے اہلبیت پیغمبر خدا کی ساتھ ظاہر ہے
بیان راجہ بیان حقیر اسجگہ مختصر بیان کرنا ہی اول یہ کہ خدا تعالی فرماتا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہدے ای محمد
کہ مین تبلیغ رسالت پر تمسے کچھ اور مزد نہین چاہتا ہون سوے اسکی کہ مری قرابتی محبت رکھو خدا کے غرا سنہ حکم مودت ذوی القربی پیغمبر خدا کا تمامی عالم کو دیا
اور پیغمبر خدا نے بھی فرمایا انی ترکت فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی یعنی پیغمبر خدا نے بھی جملہ امت کو حکم تمسک کا بقران وذریت
عترت کی دیا عمر بھر سے نصب نکا عداوت اہلبیت کے اپنی دل نفاق وارتداد منزل مین نقل عترت کو جھوڑ کر جسنے کتاب اللہ سی جاہل محض تھا آیہ قل لا اسئلکم
حال نجانتا تھا کہ زن برادہ یشوے ازم کما ورکل الناقہ من حمق تحذا فی الجمال جہانتی سے کہا کما فی الکشاف وغیرہ اور جسنے عاجز المار کو حکم بسعی
نماز دیا کما فی صحیحی البخاری والمسلم وصحیح ابو داود والنسائی وغیرہ کتب شریفہ نے ایک سورہ بقر ہی یاد کرنا ہے تھی وہ بھی بارہ برس مین کما فی الدر المنثور ارباب
انصاف دیکھین کہ باوجود حکم خدا کے متعلق بمودت ذوی القربی پیغمبر خدا کی اور باوصف ارشاد پیغمبر خدا کی انی تارک فیکم الثقلین عمر مردود کا ثقل عترت کو
چھوڑ کر جسنے کتاب اللہ دلیل صریح اور حکم واضح ہے عترت رسول کا ہی کا نام نصب اور تدین مبغض علی ہی دو دلیل قوی عداوت شیخین سنیہ کے
اہلبیت پیغمبر خدا کی ہے کہ جسنے بعد انتقال پیغمبر خدا کے ابوبکر بدگہر کی بمشورہ عمر خدک موہوبہ ومقبوضہ جناب سیدہ علیہا السلام کا بجبر ولعنے ملا وجہ شرعی عداوت
سبب سے چھین لیا اور جناب سیدہ کو بحالت مضطر کردی اوس جناب سنے گواہ ہبہ کے طلب کیے اور بالقبض دلیل الملک ہے یہی خیال نکیا اور جناب امیر علیہ السلام کو جنکو
شاہدین پیغمبر خدا نے فرمایا ہے الحق مع علی وعلی مع الحق یدور الحق معہ حیث ما دار گواہی ہبہ مین متہم بجر نفع کرکی اونکی شہادت کو رد کیا اور جناب
سیدہ بضعہ رسول خدا صداق فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی کو طلب بینہ حقین کاذب کہا یہان کلیہ کلہم عدول اور اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم کو یہی غلبہ عداوت مین پس پشت پھینکا ساء ما یحکمون جب جناب سیدہ بضعہ رسول خدا جھوٹا دعوی کرین اور جناب امیر
جنکی ساتھ حق پھرتا ہے جھوٹے گواہ سے اپنی جر نفع کی لئی دلین کہ ایسی امور ادنی مومنین سے بھی ممکن نہین تو عدالت ان حضرات کی بارتکاب ایسی کبایر کے
کہان رہے بلکہ معاذ اللہ یہہ حضرات کلہم عدول سے وکالنجوم سی کل گئے گوہ خترید مدان ایمان یا جملہ جناب سیدہ بضعہ رسول خدا کی طرف اتہام دعوی باطل

کرنیکا اور جناب امیر علیہ السلام کی نسبت تمام گواہی دروغ دینی کا بحال جر نفع صریح ہی عداوت شیخین سینہ میں حاملہ اہلبیت پیغمبر خدا کی طرف ثابت ہے

کہ ابوبکر مدعی گھر فی جابر بن عبداللہ اور ابوبشیر وغیرہ کو بجرد انکی دعوی کے بلا طلب بینہ زر کثیر حق مومنوں کا دی دیا اور انکی لئی وہم جر نفع کا اون

بیدینوں کو نہوا اور جناب امیر و جناب سیدہ علیہما السلام اہلبیت پیغمبر خدا کی لئی جر نفع ثابت ہو گیا سبحان اللہ صحابیت و عدالت شیخین سینہ کی قابل غور انصاف ہی صحیح بخاری میں ہے جابر بن عبداللہ کہ کہا اوسنی وعدنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو قد جاء مال البحرین قد اعطیک ھکذا ھکذا ھکذا

فلم یجئ مال البحرین حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء مال البحرین امر ابوبکر فنادی من کان لہ عند النبی عدۃ او دین فلیاتنا فاتیتہ فقلت

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لی کذا وکذا فحثی لی حثیۃ فعددتھا فاذا ھی خمسمائۃ وقال خذ مثلیھا یعنی جابر نے کہا کہ پیغمبر خدا نے مجھ سے وعدہ

کیا تھا کہ جب مال بحرین کا آوے گا تو میں تجھ کو مال دونگا پس وقت انتظار مال بحرین کا نہ آیا جب وہ مال ابوبکر کے پاس آیا ابوبکر نے منادی کو حکم دیا

کہ منادی کرے کہ جس کسی کا پیغمبر خدا نے وعدہ کیا ہو یا قرض کسی کا حضرت پر ہو وہ آوے میرے پاس پس میں گیا ابوبکر کے پاس اور میں نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تھا

کہ تجھ کو مال بحرین دونگا پس ابوبکر نے اوس مال میں سے ایک مٹھی بھر کے مجھ کو دیا پس میں نے گنا تو پانسو تھی پھر ابوبکر نے کہا دو اور لو کرمانی شرح صحیح بخاری میں لکھتا ہے

واما تصدیق ابی بکر جابرا فی دعواہ فلقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار وھو وعید لا یظن ان مثلہ

یقدم علیہ یعنی ابوبکر نے اس حدیث سے جابر کے دعوی کی تصدیق کی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر دروغ باندھیگا اوسکو چاہیئے کہ اپنی جگہ اپنی دوزخ میں

سمجھا کرے اور گمان نہیں کہ مثل جابر صحابی کے دروغ باندھیگا پیغمبر خدا پر اور انکو مستحق وعید شدید نبوی کا کریگا اور کرمانی یوں کہتا ہے وقال بعضھم فیہ

قبول خبر الواحد العدل من الصحابی ولو جر ذلک نفعا لنفسہ لان الاجماع قائم علی صحۃ دعواہ اور بعد ازیں

یوں کہا انما لم یلتفت شاھد امنہ لانہ عمل بالکتاب والسنۃ ولما الکتاب فلقولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کذلک جعلناکم امۃ

وسطا فمثل جابر ان لم یکن خیر امۃ فمن یکون واما السنۃ فلقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار

ولا یظن کذلک بمسلم فضلا عمن صحابی وقد ثبت ھذہ المسئلۃ الیوم لا تقبل کا بینہ علانیہ ہی کہ قبول کرنا ابوبکر کا دعوی جابر کو دلالت

کرتا ہی اس امر پر کہ خبر ایک شخص کے صحابی و عادل ہو مقبول ہے اگرچہ اوسمیں احتمال جر نفع کا ہو سو اصلی کہ ابوبکر نے جابر سے گواہ نہ طلب کئے اور وجہ نہ طلب کرنے

بینہ کی یہ ہے کہ ابوبکر نے موافق قرآن و حدیث کی عمل کیا کتاب میں ہی کہ خدا تعالی فرماتا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کذلک جعلناکم امۃ وسطا

یعنی ابوبکر کو بجرد دعوی و عدہ کرنی پیغمبر خدا کی بغیر طلب بینہ کی البتہ ازروی حدیث کی عمل کیا ہی کما فی کنز العمال اور یہی بعینہ حدیث انصاری کو کما فی اصابۃ ابن حجر

اور نبی بکر بن شداخ لیثی کو بغیر شاہد و گواہ کے دیدیا کما فی کنز العمال و مدارج النبوۃ اب کون خرطمانم ولد الحرام خفیہ اور سارا فرقہ سنیہ سنیہ عموما عناد و نفاق

سے ماتھہ اوٹھا کر دیکھیں کہ شیخین سنیہ کو ساتھہ جناب سیدہ بضعہ رسول خدا کے اور جناب امیر کے جنکی ساتھہ حق پیغمبر ہی جدہر ہر کوہ ادہر ہے ہیں اور ساتھہ حسنین سیدا

شباب اہل الجنۃ و جانبازی کرتا ہی کہ یہ سب اصحاب جبا اور ابا بیعہ ہا اور ذوی القربی اور اہلبیت طاہرین ہیں جنکی حقین پیغمبر خدا نے فرمایا ہی اللھم وال

من والاھم وعاد من عاداھم اسقعہ عداوت و بغض تباکہ ان بزرگوار و انکو مسلمان بھی سمجھتی تھی جہ جائکہ صحابی و اہلبیت اگر انکو مسلمان جانتی تو بسطرح دعوے

جابر وغیرہ کو بلا بینہ قبول کیا تھا اور گمان اونکی جو نفع کا کیا تھا اوسیطرح دعوی جناب سیدہ کا بھی بلا بینہ قبول کرلینی اور لا اقل بعد گواہی دینی جناب
امیر وام ایمن و اصحابت ثمیس کے کہ یہہ سب معشر بالجملہ ہین حق وہی جناب سیدہ کا اونکی حوالہ کردیتی اور جیسا جابر وغیرہ کی جو نفع کا حال کیا تھا
بنظر اونکی صحابیت کے اوسیطرح جناب سیدہ و جناب امیر کو صحابی جانتی اور اتہام جر نفع کا نکرتی اور لا اقل جناب سیدہ و جناب امیر علیہما السلام کو مسلمان سے جانکر یہہ خیال
کرتی کہ یہہ مسلمان ہین پیغمبر خدا پر دروغ باندہ کر داخل وعید شدید غلیظ یعنی مقعدہ من النار ہونگے باینحالہ جابر وغیرہ کو مسلمان و صحابی جانکر متہم بجر نفع نکرنا
و جناب سیدہ و جناب امیر و حسنین علیہم السلام کو معاذ اللہ دروغگو جاننا اور متہم بجر نفع ٹہرا کر صحابی بلکہ مسلمان بہی نجاننا یہہ سب کے سب اولہ واضحہ ہین
عداوت کہنی شیخین سنیہ کے اہلبیت طاہرین اصحاب عبا و ارباب مباہلہ کے و علی ہذا القیاس عداوت عایشہ و طلحہ و زبیر کے بہی ساتہہ جناب امیر
دیگر اہلبیت طاہرین کے ظاہر ہی عیان راچہ بیان وہ قضیہ دلالہ کون نہی کہ بقول سنیہ سیئہ کی قتلہ عثمان بیحیا و بی ایمان کو خلیفہ رسول سے مانگتی تہی
بہر حال تعریف نواصب کے جو صاحب قاموس نے لکہی ہے کہ النواصب الناصبیۃ و اہل النصب المتدینون ببغضہ علی کرم اللہ وجہہ لانہم یضعون
لہا ی عادۃ شیخین سنیہ اور عایشہ طایشہ و طلحہ و زبیر اور اونکی اتباع پر صادق آئی تو شیخین سنیہ وغیرہا بہ بغض علی اور نواصب ہوئے اور موافق مشہورہ کے کہ
دوستدار دشمن کا بہی دشمن ہوتا ہی کون خر طعام ولد الحجام اور ہمام ابن ملجم اور عبد الہی فرنگی محلی اور حملہ سنیہ سیئہ کہ دوستدار ان شیخین سنیہ ہین نواصب ہوئے
اسصورتمین قول صاحب سہم الثاقب کا بنصب و خروج سنیہ سیئہ عموماً اور بنصب و خروج ہمام ابن ملجم و فرنگی محلی کے خصوصاً حق حقیق بالتصدیق ٹہرا اور کون خر
طعام ولد الحجام کا کاذب و سوفسطائی ہونا ظاہر ہو اکون خر طعام ولد الحرام اس امر مین بہی دوبادری صاحب ذی علم اور دو بندۂ ذی فہم حکم مقرر
کرکی محاکمہ کروالی **قال** الناصب الکاسب ظاہر اًمستقر معلوم ہوتا ہے کہ مولانا جامی کے نسبت یہہ ادعا مین وحی بہی خالی نہین ایک شاید اس سبب سے
کہ مشہور ہے کہ مولانا جامی موصوف نے ایک اہضی غالی کے مقابلہ مین فرمایا کہ ہمارے وہ لوگ ہین جنمین حسد کا روگ ہی کیونکہ حسد کی بہتر عدد ہین جسمین حسد ہے
بہتر مین داخل ہے **اقول** و قول سابق مین بیان وافی مدلل گذر ہوچکا کہ شیخین سنیہ و عایشہ طایشہ و طلحہ و زبیر و اتباع و اشیاع انکی روگ بغض
و حسد علی و اہلبیت پیغمبر خدا کا سب سے زیادہ ہے تو یہہ سب بہتر مین داخل و ناری ہین اسصورتمین یہہ قول ہمام ابن ملجم کا شیخین و آخرین ہی نہ لایق تفرین ہے
قال الناصب الکاسب پس بے حسد فرقہ اہلسنت ہی کہ کسیکی نسبت بد نہین وہی ناجی ہی اور باحسد بہتر فرقی ہین وہی ناری ہین خصوصاً روافض کہ بسبب
مساواۃ بغض بخفت بدگمانی اور دشنام انکی گہٹی مین داخل ہے **اقول** و دشنام عمدہی کہ طاعت باشد ۞ مذہب معلوم اہل مذہب معلوم
معلوم ہوچکا کہ روگ بغض و حسد اہلسنت کا شیخین سنیہ وغیرہ مین سب سے زیادہ ہی تو فرقہ سنیہ کہ اتباع و اشیاع و موالیان شیخین ہین بی حسد نہین
ہوسکتی بلکہ باحسد بہتر فرقون مین ہین اور ناری ہین اور ظاہر ہے کہ ابو بکر بسبب مساواۃ بد بدگہر اور عمر بسبب مساواۃ بمنکر و ناہنجار اور عثمان بسبب مساواۃ
بخاین اور سنی بسبب تقبیح و بد فوج یزید و بد بی ایمان و چار یار کے بسبب مساواۃ بدشمن آل نکارو ناہنجار و دشمنی آل و خیانت و قبیح و بد
بی ایمانی انکی گہٹی مین داخل اور انکی آب و گل مین شامل ہی کہ پیغمبر خدا سی نعمت کی جسکی بدولت عزت و دولت پائی و بادشاہ وقت بن گئی شریک
کفن و دفن ہوئی اور پہلی عوض مودت قربی کے بیت اہلبیت پر ہی ہاتہہ صاف کیا کہ ارادہ جلا لخانہ ہدایت کا تہا نہ اون اولیائے نعمت اپنی کا کیا سچ ہی کہ
ایسی بدگہرون و منکرون و ناہنجارون اور خائنون اور دشمنان آل و مردون و بی ایمانون کو اظہار اسلام کسیطرح و ایمان رسانے کسی فائدہ ہوتا ہے و لنعم ما قیل ۞
طلعی ہی کہہ آئینہ قمر ہو نہین جاتا ۞ مس پر جو طمع ہو تو زر ہو نہین جاتا ۞ اور علی کہ ہی علی اعلی و ہمعہد بہی کہتے ہین تو شیعیان علی کہ اصحاب علی ہین بسبب

مساواۃ اضحاک علی کے اصحاب یمین جنتی ہیں واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل قال الناصب الکاذب سب دوسری بہ کہ مولانا حاجی کا ہم سامنے
ابن ملجم ناصبی حروری کا سامنے ہی جلیا اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے پس یہ باطل ہے اسواسطے کہ یہ ہم بہتر ہیں اسا ہی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ احب الاسماء
الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن اگر یہ نام ہے ابن ملجم ناصبی حروری کا سامنے واقع ہوا کیا قباحت لازم آتی ذرا اپنی کتب رجال ملاحظہ فرمائی کہ کتنے
راوی حدیث اس نام کے گذرے چاہیئے کہ اونپر بھی حروریت اور نصب کا اتہام بجال ہے پس جو ایک جانب سے تحاشی کیجئی کا وہی تحاشی اسطرف بھی ہونا چاہیئے کا
ومعہذا مولانا صدوح کا ہم شریف اگر ہمنام ابن ملجم ہے تو ملازمان کا ہم لطیف ہمعدد ابن ملجم ہے سید محمد و ابن ملجم دونو کی عدد برابر ہین گی پھر اسکے
جواب کا فکر کیجئی من حضر تبرا لاخیہ فقد وقع فیہ سید محمد جونپوری ہمنام ملازمانی بیانک ملہد مہدویت کا دعوی کیا اغاغہ دکن اور رجیپوتانہ اور
تابع ہوئی اپنا لقب مہدو بہیشہور کرتے آئی حالانکہ مدعی امامت باعتراف امامیہ کافر ہی پس اگر مولانا حاجی ہمنام ابن ملجم حروری ہی ملازمان ہمنام
سید محمد جونپوری یک نشد دو شد واللہ الہادی الی الرشاد اقول وباللہ التوفیق ہر ادنی و اعلی و رذیل و شریف و جاہل و عالم کو معلوم ہی کہ محمد
نام پاک مقدس ہنو کا اور سید لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی جناب مجتہد العصر والزمان دام ظلہ مادامت الایام والاوان کہ ہمنام و ہم لقب ہمعدد
اولاد امجاد آنحضرت سی اور بموجب حدیث شریف اکرموا اولادی واصہاری الصالحین للہ والطالبین کی وجہ الاکرام والتعظیم ہین اوس جناب محترم کی نام
کو کہ بعینہ نام ناسامی ہم مقدس پیغمبر خدا ہے ہمعدد ابن ملجم کی کہنا اس مقدس پیغمبر خدا کو ہمعدد اوس ملعون کے کہنا اور اسلام و ایمانسی بالکلیہ ہاتھہ اوٹھانا ہے
کون خر طغام ولد الحجام نے محب مین شیخین بخس العین کے دین و ایمانسی ہاتھہ اوٹھایا اور اپنا گھر جہنم مین بنایا کیونکہ یہ گستاخی فی الحقیقت گستاخی جناب پیغمبر خدا
محبوب رب علی مین ہے اور غالب ہے کہ دیگر اہلسنت بھی اسکو روا رکھین گی اگرچہ ظاہر ہے کہ ہمنام یا ہمعدد ہونا سعدا کا ساتھہ اشقیا کی کچھہ خوبی و سعادت سعدا ۱۷۱
مین کمی نہین کرتا اور نحوست و برائی اشقیا کو نہین بدلتا ہان البتہ اگر ایک شقی ہمنام یا ہمعدد دوسرے شقی کا ہو تو شقاوت دوبالا اور دوچند ہو جاتی ہی جیسی مثلاً
عمر ہمعدد منکر و ہمعدد عمرو ودی و کفری و ناہنجار و ابوبکر ہمعدد منافق و بدگہر اور عثمان ہمعدد خائن و ترسا اور جمیرا ہمعدد حرامی اور سنی ہمعدد قبیح اور ہمعدد
فوج یزید اور ہمعدد دیدنی ایمان ہے اور چار یار ہمعدد دشمن آل ہے اسصورت مین شقاوت اشقیا کی دوچند ٹھہرتی ہے بالجملہ کون خر ولد الحرام طرز بیان بدعنوان
اور اوسکی روزمرہ سوقیانہ اور محاورہ بازاریانہ سی کہ علمای متقدمین متاخرین الحق امامیہ کو کہ مصادیق علمای امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہین خلاف ادب علمای اہلسنت
و مخالف طریقہ مناظرہ کے تحقیر و سب و دشنام یاد کیا ہے کہ یہ علامت مجوجیت کی ہی علاوہ رذالت کی ہی اگرچہ حال رذالت فطری ہو و نہایت جلی کون خر کا
مترشح تہا ؎ ہر زنگی کہ خرا ہے جامہ می پوشش ۔ چند من انداز قدت رامی شناسم ۔ لاکن اب اوسنی نمود و ارتداد و کفر مین قدم بڑہا کر گستاخی جناب
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ مین جو کی تو حال اوسکی نسب و حسب کا جو تحریر بعض پرسیائے غازیپور سے معلوم ہوا الکہنا لا بأس بہ معلوم ہو الحق کہ اعدای انبیاء و رسل
حرامی ہوا کرتے ہین تحریر مذکور سے منکشف ہوا کہ یہ لفظ بی تحقیق کسی رذیل کا اور بول کسی ذلیل کا ہے یا نہ یعنی کہ نام حضرت کا سد ہوا ہے کہ ہمعدد بیدین ہے اور نام والدہ
ماجدہ حضرت کا دولارے بنت بختیار قوم دلاک غلام غازی احمد علی جین پور اور نام نانے کا حضرت سد ہوا بیدین کے انار گلی اور نام والد ماجد سد ہوا بیدین کا عبادت خانہ
قاضی سبحان احمد ساکن موضع جوگیا ضلع غازیپور اور نام برادر سد ہوا کا سستوا ہے کہ معمار کرتا ہی ساکن محلہ ریرپنہ منسلکات غازیپور یلخص یہ کہ سد ہوا مذکور لکھنو
اگر علمای فرنگی محلی سے کچھہ پڑہ کر شریف بنگیا اور نام اپنا سد ہوا سے بدل کر جو شرفا کا سا رکہا ہمعدد ابن معاویہ و ہمعدد بطہ یزیدی ہی غرضکہ ایسی عالی نسب والا
حسب سے ارتداد و گستاخی جناب سید المرسلین محبوب رب العالمین مین کچھہ مقام تعجب و حای عجب نہین ہے کلشے یرجع الی اصلہ ؎ اصل بد از خطا خطا نکند قال

الناسب لکاسب الکاذب میتری یہہ کہ ملازمان کے بعض مستفید ہی دریافت ہوا کہ مولانای جامی نے سلسلۃ الذہب مین بضمن حکایت شیعہ سنی جناب مرتضوی کی مذمت

کی وہ حکایت یہ ہی ابیات شیعہ پیش سنے فاضل ۔ گفت کای در علوم دین کامل ۔ گفت ای در دولای من داخل

از گدامے علی سخن خواہے ۔ ران علی کش تو ہی ظہیر و معین ۔ یا ازان کس منم رہی در راہین ۔ در دو عالم علی یکے دانم

شرح این نکتہ را تمام بگو ۔ آن کدام ست و این کدام بگو ۔ گفت آن کو بود گزیدہ تو ۔ ہیکرے آفریدہ بخیال

گذر اندیشہ بر او احوال ۔ پہلوانی بروت مالیدہ ۔ بہر کین در و غاسگالیدہ ۔ گوبری پر تہور و بیباک ۔ کینہ جوئی مفتن و سفاک

بندہ نفس خویش چون من و تو ۔ فارغ از دین و کیش چون من و تو ۔ در خیبر ز زور خود کندہ ۔ بود با دوش دور افگندہ

شد ابوبکر در میان حائل ۔ بعد بوبکر خواست دیگر بار ۔ لیکہ آن بر عمر گرفت قرار ۔ چون ازین ورطہ رخت بست عمر

در تک و پوی بہر این مطلوب ۔ ہمہ غالب شدند او مغلوب ۔ باچنین وہم وظن بنادانے ۔ اسد اللہ غالبش خوانے

خود نبود ست و رنباشد یہ ۔ وان علی کش منم بجان بندہ ۔ بسلت نفس شوم رکندہ ۔ بر صف اہل زیغ مادل صاف

بود از غایت فتوت خویش ۔ عالی از حول خویش و قوت خویش ۔ قدرت فعل حق ازو زدہ سر ۔ کندنی خوشتن در خیبر ۔

پیش آن دست و پنجہ بود ۔ بیضرورت نخواست آفت را ۔ ہرچہ بر دل نشیند ازوی کرد

چیست کر دانگہ از ظہور وجود ۔ زو نکد سر شود صفای شہود ۔ کاید انکار را عہدہ برون

در جنگ و مخالفت نکشاد ۔ چون ہمہ روی در نقاب شدند ۔ در زمان محو آفتاب شدند ۔ غیر او کس زخاص و عام نبود

لاجرم نصرت شریعت را ۔ مشتغل شد آن ودیعت را ۔ تا کسی بود زانحراف مصون ۔ کہ تواند بآن قیام نمود

شد علی خاتم خلافت وے ۔ بود سر کمال مصطفوے ۔ گشت ختم رسل بنبے در بے

در جہان شاہ رہبرے جوئے ۔ جمعی از بنجیش اما کر دند ۔ ہست تا ہستی ز شر نقض و وبال

زشت باشد خرب لعنت دوست ۔ گر کسی سر کشد زراہ دلے ۔ لعن ایشان مکن کہ لعنت اوست

دغلی بہر خود تراشیدہ ۔ ہمہ ہیچ ست در ہیچ معنی و جہتے ۔ عین بوبکر بود عین عمر

خاطر از زو خبر اشید ۔ راضی را بدو مشابہتے ۔ او بہ ہوہوم خویش دارد رو ۔ زانکہ موہوم اوست در خور او

پس یہہ تو ہم ہی باطل ہے اسو اسطے کہ ہرگاہ نسبت مابین ہما علیہم السلام اس قسم کی عبارات

اور کلام بنا بر الزام الخصم مخالف مذہم مضایقہ نہین ایمہ کی نسبت کیون بموجب سو اسطے کہ ہرگاہ نسبت مابین ہما علیہم السلام اس قسم کی عبارات

نصرانے کو اس قسم کے اعتبارات سے ملزم کیا حیث قال یا یوحنا انا من روح اللہ وکلمتہ انت کان یومن بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ ویبشر بہ ویقر علی نفسہ

انہ عبد موت فانکان عیسے انت ہو عند روح اللہ وکلمتہ لیس ہو انت امن بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبشر بہ وہا ہو انت اقر بہ عن رحمہ یا لعبودیۃ

والربوبیۃ فنحن مبتدء اما انتہے بقدر الحاجۃ یعنی ای یوحنا ہم اوس عیسی پر ایمان لائی ہین کہ جسنی حضرت کی تصدیق کی اور آپ کی مقدم شریف کی بشارت اوسنی

اور اپنی عبودیت کا قائل رہا پس تیرے نزدیک اگر عیسی وہی کہ نہ اوسنی حضرت کی تصدیق کی نہ آپ کے مقدم کی بشارت دی نہ اپنی عبودیت کا قائل رہا تو ہم اپنے

عیسی پر تبرا کرتی ہین پس اگر اوس قسم کے الزامات یہی وہان نصب اور خروج لازم آتا ہے اس قسم کے اعتبارات سے یہان کفر اور جحود یہی لازم ہی انصاف شرط ہی

ہر دفعہ اور چیز ہی غرض ماثبت ہوا کہ مولانای جامی پر نصب اور حروریت کا گمان صرف بہتان ہی ہر حال اضطرار و اختیار مین جناب ممدوح مداح اور جان نثار حیدر کرار اور

بقیہ ایمہ

بقیہ ایمہ اطہار رہتی آئی کیا ملازمان کے گوش رفض نیوش نے نہیں سنا کہ جب مولانا مستغنی الاوصاف زیارت نجف کو مہو نجی روضہ اقدس دور سے نظر آیا آپ نے
فی البدیہہ قصیدہ غرا انشاد فرمایا کہ اوسکا مطلع یہ ہے ؎ قد دا امشہد مولای انجو جلی ✤ گر پرسند کہ آن کیست علی گوی علی ✤ اور نما بر فرط ولا سے
عقاید نامہ منظومہ میں محاربین جناب مرتضوی کی خطای اجتہادی کو خطا منکر فرماتی ہیں ؎ اختلافی کہ دشت با حیدر ✤ در خلافت صحابی دیگر ✤ حق در انجا بجانب
حیدر بود ✤ جنگ با او خطا کے منکر بود ✤ اختلاف از مخالفان مپسند ✤ لاکن از طعن و لعن لب بر بند ✤ یہہ ہی جانی دیکھی خود ملازمان نے طعن الرماح میں مولانا کے
موصوف الصدر کو بابت ستایش امام سجاد کے یہ نکی یاد فرمایا یا مبعبارت کہ چون ملا عبد الرحمن جامی در سلسلۃ الذہب قصاید فرس فرزدق را در اشعار فارسیہ آوردہ
و ابیات دلکش گفتہ لاجرم از نکرار نمیدہ نیشیدہ بنقل آن پرداختم و یہی ہذہ ابیات بو عبد الملک ہشام نام

میرود اندر طواف کعبہ قدم	لاکن از ازدحام اہل حرم	باستلام حجر نمی آید پیش	در حرم بود با اتفاق شام
زین عباد بن حسین علی	در کمال بہا و حلہ نوز	بر حریم حرم فکند عبور	ناگہان تجبہ سنے و ولے
زد قدم بہر استلام حجر	گشت خالی رطق را بگذر	شامی کرد از ہشام سوال	در صف خلق میفتاد نشکاف
در ثنا سائیش تجاہل کرد	گفت نشناسمش مذاہم نکیست	بود فرزدق آن سخنور نادر	از جہالت در و تغافل کرد
گفت من میشناسمش نیکو	زو چہ پرسی بسوے من کن رو	آنکہ است انکہ مکہ و بطحا	بود در جمع شامیان حاضر
نا و دان و مقام ابراہیم	مروہ مسعی صفا حجر عرفات	ملبیہ و کوفہ کربلا و فرات	حرم و حل و بیت و رکن و حطیم
قرۃ العین سیدہ الشہدا است	زہرہ شاخ دوحہ زہرا است	میوہ باغ احمد مختار	بر علو مقام او واقف
رود از فخر بر زبان قریش	کہ برین سرور ستودہ نشیم	لالہ راغ حیدر کرار	چون کند جای در میان قریش
از چنین عز و دولت ظاہر	ہم عرب ہم عجم بود قاصر	نہایت سید فضل و کرم	حامل دولت است محمل او
فایح از روی او شمیم وفا	طلعتش آفتاب اوج فروز	روشنائی فزای ظلمت سوز	لایح از روی او فروغ ہدے
از حیا نایدش بسند دیدہ	کہ کشاید روی کس دیدہ	خلق او نیز دیدہ خوانا نند	از چنین مصدری شدہ مشتق
خلق را طاقت تکلم او	در عرب در عجم بود مشہور	گوہد انش مفضل و مغرور	غیبت بی سبقت تبسم او
شد بلند آفتاب بر افلاک	بوم گردان نیافت بہرہ چو	بر نکو سیرتان و بد کاران	گر ہیبت نگاہ نتوانند
گر بریزد ہمی نگردد کم	ہست زان معشر بلند آئین	کہ گذشتند از اوج علیین	ہمہ عالم گرفت پر تو جوز
قرب شان پایہ علو و جلال	بعد شان مایہ عقوق و ضلال	گر شمارند اہل تقوے را	دست او ابر موہبت بار ان
و زدان جیل پیشوا باشند	گر پرسند ز آسمان بالفرض	سایلی من خیار اہل الارض	جیب افشان دلیل صدق و وفا
ہم علی الذی اذا و ہو	ہم لیثو الذی اذا ہو	ذکر شان سابق است در اوراق	طالبان رضاے مولا را
نام ایشان بعد نام خدا	ختم بر نظم و نثر را الحق	باشد از بہر نام شان رونق	اندران قوم معتدا باشند
			ہیچ لفظے نیاید الا ہم
			سر ہر نامہ را رواج افزاے

موجب لعن وسکی مذمت پہنچی موجب لعنت کا ہوا ۵ سنی فقط ہی شیعہ جب اہلبیت ۵ ہرگز فریب شیعہ چلیگا یہانتک ہی ۵ اقول وباللہ التوفیق کون خرطمام ولد الحجام اپنی ستو بلید عقل وفہم کے ناخن لوا کر سمجھی کہ وہ جو قول اماظل کفریہ جاتا ہے ناصبی علیہ مایستحقہ کی تمثیل مین بعض فقرات حدیث جناب امام رضا علیہ السلام لایا ہی کون سی کی سمجھ کا پھیر ہے ممثل لہ کو مثال سے کچھ مناسبت ومماثلت نہین کیونکر جناب امام رضا علیہ السلام نے یوحنا نصرانی سی اوسکی عقیدہ ناپسندیدہ کے بنا پر گفتگو نہین کی ہی بلکہ اپنی زعوم موہوم کی بنا پر کلام کیا ہے اور دین ہذا من ذاک ۵ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا چہ کسوسطی کہ مخفی نہین کہ عیسی مزعوم موہوم عقاد مین نصارے وہ ہین جو بندہ خدا نہین بلکہ بیٹی خدا کی بلکہ ایک خدا تین خدایون مین سے ہین خدا تعالے قول وعقاد نصارے کی تکذیب اور قول مذکور پر نصارے کی تکفیر کرتا ہی لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ اور یہی عیسی مزعوم عقاد نصارے مین وہ ہین کہ اونہون نے بشارت پیغمبر خدا کی پیغمبر کے کی نہین دی ہے اور یہہ عیسی مزعوم نصارے غیر ہین حضرت عیسی حقیقی علی نبینا وعلیہ السلام کی کہ جو بیٹی حضرت مریم کی بغیر باپ کے پیدا ہوئی ہین کہ وہی اونکی باپ نہین اور وہ بندہ خدا ہین نہ بیٹی خدا کی نہ ایک خدا تین خدایون مین سے اور وہ پیغمبر ہین خدا کی الوہیت اور اپنی عبودیت کی اور آنحضرت کی بشارت تشریف لانی پیغمبر خدا احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ برسالت دی ہی خدا تعالے فرماتا ہی واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور یہی خدا تعالے فرماتا ہے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام اور یہی عیسی حقیقی رسول اللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ ہین خدا تعالے فرماتا ہی انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ حقیقت حال یہہ ہے کہ جب یوحنا نے حضرت مین جناب امام رضا علیہ السلام کی عرض کیا کہ ہم جو دعوی کرتی ہین کہ عیسی روح اللہ وکلمۃ اللہ ہی مسلمان بھی اوسکا اقرار کرتی ہین تو ایمان لانے مین عیسی پر ہمارا اور مسلمانون کا اجماع ہے اور مسلمان جو دعوی کرتی ہین ہم اوسکا اقرار نہین کرتی تو دعوی ہمارا کہ مسلمان بھی اوسکی مقر ہین صحیح ٹھہرا جناب امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اوس عیسی کے روح اللہ وکلمۃ اللہ ہونے کا اقرار کرتی ہین جو عیسی حقیقی وبندہ خدا اور مومن ومبشر محمد ہی نہ اوس عیسی کا جو تیرا مزعوم ہی کہ وہ مقر اپنی عبودیت کا نہین اور مومن ومبشر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نہین ہے ہم اوس عیسی مزعوم تیری سے جو تیری اعتقاد مین بیٹا خدا کا اور ایک خدا تین خدایون سی ہے بیزار ہین اور اس عیسی تیرے مزعوم ومعتقد نہ ہمارا اور نہ تیرا اجماع نہین ہے تو دعوی تیرا صحیح ہوا یوحنا اس کلام حضرت سی ملزم ہوکر ایمان لایا بخلاف قول جاہل ناصبی علیہ مایستحقہ کی کہ اوس ناصبی بیدین نے اپنی عقیدہ ناپسندیدہ کی بنا پر کلام کیا ہی نہ عقیدہ شیعہ پر کیونکہ عقیدہ شیعہ مین جناب امیر پہلوان بروت مالیدہ وبیباک وکینہ ور ومغفل وبندہ نفس خویش ہرگز نہین ہے اہین یہہ علی تو مرحوم مزعوم ناصبی ملعون ہوگئے لعنۃ اللہ علی الکاذبین حاشا وکلا کہ الحق امامیہ اثنا عشریہ کے عقیدہ مین جناب امیر علیہ السلام پہلوان بروت مالیدہ وکینہ جو ومغفل وبندہ نفس ہون بلکہ جناب امیر علیہ السلام عقیدہ مین الحق امامیہ اثنا عشریہ کے بلکہ درحقیقت معصوم خطا ئر وکبائر سہی منزہ ارجاس ورذائل خلقیہ وخلقیہ سی اور شجاع وکارکرش کہ کبھی جہاد سے مثل شیخین سینہ وغیرہ بھاگے نہون کے نہین بلکہ غالب کل غالب ومصداق لاعطین الرایۃ غدا کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ اور مورد لضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین یہ صاحب عزا رمن کنت مولاہ فعلی مولاہ وانا مدینۃ العلم وعلی بابہا ومن احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ادی الی علیا فقد ادانی ومن ادانی فقد ادی اللہ عزوجل واقضاکم علی ومورد حدیث سفینہ وثقلین ودیگر مناقب ومفاخر لاتعد ولاتحصی کے کہ کتب معتمدہ سنیہ مین بھی مثل استیعاب وصواعق ونفسیر کبیر وصحاح ستہ سنیہ کے موجود ہین اور یہی جناب امیر علیہ السلام عقیدہ الحق امامیہ اثنا عشریہ مین ودرحقیقت مورد آیہ مباہلہ ونفس رسول ودروح بتول ومورد آیہ انما ولیکم اللہ الآیہ وسورہ ہل اتی ہین کون خرطمام ولد الحجام دیکھی کہ جامی ناصبی علیہ ما علیہ نے اس عقیدہ پسندیدہ شیعہ کے

ثبوت محمدی کا ہے
۱۷۴

بنا پر کلام نہیں کیا تو کلام جاحظ ناصبی کو کلام جناب امام رضا علیہ السلام سے مخالفت نہ ہونی ہے مصور ہیں کون حزطغام کو لکھنی فقرات حدیث امام رضا علیہ السلام
سے کچھ فائدہ ہوا جاحظ کا نصب جرویت ثابت رہا فالحمد للہ اولاً و آخراً اور جاحظ ناصبی علیہ ما علیہ نے اپنی اشعار میں تعریض معلوبیت جناب حیدر کرار علیہ السلام
کی ابوبکر و عمر وغیرہ سے کی ہے سو معلوبیت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کا عرضوں سے اور معلوبیت حضرت زکریا علیہ السلام کا کفرہ لئام بنت سے کی
حضرت کو آرہ سے دو پارہ کیا اور معلوبیت حضرت حرجیس علیہ السلام کا ظلمہ امت سے کہ قتل کیا اور جسد مبارک کو تخضرت کے بعد قتل کے جلا کر خاک کر دیا اور یہی معلوبیت
پیغمبر خدا کا کہ آنحضرت غار میں مختفی ہوئے اور یہی معلوبیت آنحضرت کا ظلم ابن ابو معیط یحییٰ سے کہ اوس ملعون نے حضرت کے گردن مبارک میں انچل ڈالکر دم
خفا کیا تھا اور ابو لہب ملعون نے پتھر مار کی کہنیں و قدم مبارک آنحضرت کی خونین کر دیئے تھے اور ابو جہل ملعون نے سجدہ میں آنحضرت پر شیمہ ڈالا تھا و دیگر
قرائن معلوبیت آنحضرت کا جو کتب و تواریخ و سیر میں مرقوم ہیں جو کچھ جواب کون حزدیگا وہی امامیہ کے طرفی سمجھی اور کون حزطغام ولد الحرام نے جامی ناصبی جاحظ
کی زیارت نجف اشرف کا ذکر اور مطلع اوسکی قصیدہ کا اور اشعار اوسکی عقاید نامہ کی کہ اوس میں معاویہ علیہ الہاویہ کے صحابی ہونیکا اقرار اور منع اوسکے
لعن و شتم سے موجود ہے اور اشعار فارسیہ متضمن قصہ فرزدق سلسلۃ الذہب سے جو لکھا ہے اس سے کیا ہوتا ہے سنی لوگ قدیماً و حدیثاً مصداق خلطوا عملاً صالحاً
واخر سیئاً کی ہوتے آئے ہیں جبتک کہ اپنی آنکھ سے نوشتون مسجد نبوی نہ مٹا دیکھی اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی دست مبارک سے اوسکو نہ کھو لیں
دوسکی توبہ قبول ہوگی و الا نہ زناک اور کون حزطغام ولد الحجام نے یہ جو کہا کیا انصاف ہے کہ جس موہنہ سے جسکی مدحت کیجئے پہر اوس موہنہ سے اوسکی مذمت
پہنچی موہنہ لعنت کا بڑا ہے سنی فقط ہیں شیعہ جب اہلبیت ہے ہر گز فریب شیعہ چلی گا یہاں نہیں ہے نہیں معلوم مدحت ناصبی جاحظ کی کس نے کی اور کہاں کے
ہاں جناب مستطاب قبلہ و کعبہ نے دام ظلہ العالی اوس قصیدہ کے ابیات کو لفظ دلکش کا کہا ہے اولاً لفظ دلکش کا کچھ مدحت نہیں اور ثانیاً اگر بھی تو مدح بایں ۱۷۵
ہوگی یہ جاحظ ناصبی کی اور سنیوں کو جب اہلبیت کہاں اگر جب اہلبیت ہوئے تو کتب حدیث و تفسیر و فقہ میں اونکی اگر سب روایات کہ اہلبیت کے موہنہ میں تو اکثر اہلبیت کے
حالانکہ کتب مذکورہ میں روایات اہلبیت کا اثر و نشان بھی نہیں اور بنا ہمیشہ اوسکے حب اہلبیت کا رہا بایں راہ مغالطہ چلا جاتا ہے پہنچی موہنہ لعنت کا بڑا ایسی
کا ذبوں و مغالطہ بازوں کے موہنہ پر ہے سنی فقط ہیں شیعہ جب خاصتاً ہے ہر گز فریب سنی چلی گا یہاں نہیں قال الناصب الکلیب رہا نصب کا
بنیان مولانا عبد العلی بحر العلوم پر پس اوسکا یہ کہنا ہے کہ باعتراف علامان کی فی طعن الرماح مولانا نے اپنی شرح مسلم میں بسبب نجاب فاطمی یوں فرمایا
کہ اہل البیت کسائر المجتہدین یجوز علیہم الخطاء فی اجتہادہم وہم یصیبون ویخطئون وکذا یجوز علیہم الزلۃ وہی وقوعہم فی
الذنب من غیر تعمد کما وقع من سیدنا آدم من هجر انها خلیفۃ رسول اللہ حین منعها من قربان الشجرۃ پس بقدر صحت بارگاہ
اہلسنت کے نزدیک اہلبیت معصوم نہیں اور شیعہ کے نزدیک جناب فاطمی کے اہلبیت اور عدم اہلبیت ہونے میں امکان جاہی ہی نص علیہ الخلیل القرو بینی
فی شرح الکلینی تحت حدیث اہلبیت کل بنحو اوصیاء و علی هذا فیمکن ان تکون فاطمۃ داخلۃ فی اہلبیتہ باعتبار اتها وسیلۃ اوصیاء و یمکن
ان لا تکون داخلۃ فی اہلبیت انتہی یعنی اہلبیت سے مراد ائمہ کی ایمہ اور اوصیا ہوا کرتی ہیں اور جناب سیدہ امام و معصومہ نہیں ہو سکتیں پس اس اعتبار سے کہ اوسکا
ائمہ اطہار اور وسیلہ اوصیا کا رہا ہے ممکن ہے اہلبیت میں داخل کرنا ممکن ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مطہرہ اہلبیت میں داخل نہوں اگر از کتاب و سنت
بلا تعدد کہ بمعنی زلت ہی مرتکب ہوئیں کیا جائی شکایت ہی شکایت اور شماتت کی جگہ یہ ہے کہ جناب ممدوحہ مشمولہ کسا اور ملبوسہ عبا کو اہلبیت سے
خارج کہیں فاضل فیض آباد مدت مدید حیاتہ فی عافیۃ تامۃ علی من اخرج من اہل البیت الفاطمیین محرجین کے خوب چہارم فرمایا ہی من بعد الاثبات

فاضل ہے ابدالآباد واگر بالفرض بتقدیر پر مولانا بحر العلوم نہوتے تب بھی ہر عاقل دور بین دیکھتا کہ بحمداللہ اونکی اولاد امجاد کثرہم اللہ وکثر امثالہم
فی البلاد و ازدادہ کہ فرنگی محل انہیں کے دست بابرکات سے آباد ہے آج سنی المذہب موجود ہیں ملازمان کی طرح نہیں کہ طریقہ حنفیہ سے منحرف ہو کر بطمع
زخارف دنیاے ناپایدار و ایک پشت سے منسلک رفض و نفاق ہیں جالس اور نصیر آباد کی مسافت بعید بعید نہیں کہ یہ حال منکشف نہو سکے عشارہ اخوان
ملازمان کے کہ سفر طریق قدیم آبائی پر مستقیم و مستقیم ہیں کان لگا کر سنی کہ انکی نسبت کیا کہا رہی ہیں عیان راچہ بیان اور یہ جو ہوا تھا موصوف کو انہیں مامور
جانا اور ان ہمعصر اور جہل کے جناب ختم الرسل کے ساتھ کیا تابع ہوتی جو ہمعصر ہے ملازمان کی مولانا کی ساتھ نفع بخشی تا نیا یہ دعوی کیونکر ثابت ہو سکی اس عصر میں
مولانا کہاں چھپا کی معاصر ہوں تا ان انکی باپ کے اوستاذ الاوستاذ احمداللہ اسعد علی شارح نصد ایضاح ہے کہ وہ صہتی کیونکہ سید علی ہذا مولانا کے
والد ماجد استاذ الاساتذہ عالم رجانمایندہ مولانا نظام الدین کے اولی کلمش ردا روں میں تھا جسکی بیٹی سہی ملازمان کے باپ نے پڑھا اور جنکا ہی لکھنو میں یہ رتبہ تھا
یزید پلید کہ مرثیہ خوانوں کے سال بھر روٹیاں لگ گیا پھر جہاں اوسکو نہیں مانتی ملازمان کو یہ منصب کہ مولانا کے علامان علام کے عہد قدیم میں پہونچا اگر عنوان جہان
مرشی اور محسن کشے فرمائیں اور مولانا کو ناصبی بتائیں کیا مضایقہ واگر فرماہی کہ عاصر ناشتق ہی عصر یعنی عشر دوم ہی تو بھی مولانا فی روافض کو نہیں بچا سکتا
ہاں علامہ دکھوی کتاب تحفہ لمسلمین فضیحۃ الشیاطین ملقب بتحفہ اثنا عشریہ میں البتہ انکو سزا یا بچوڑ بیٹھا ہے وہ کتاب جہنم اونکی حقیقی کلنگ کا ٹیکا ہے غرض
الہدین کو جو یہ بین ناصب یعین ناصبی اوسکی یہی سزا ہی کہ انتزاع ملک اور انقلاب ملک ۵ دیدہ عبرت کنا قدرت حق رہبین ✤ شامت اعمال تو شکل نصاب
کریف ✤ یہی کیا ہوا انجام خیر منہائی معرکہ اودہ نمونہ کربلا کہ باشارہ واستشارہ ملازمان کرب وبلا کی صورتمین نمودار ہوا اوسکا انتقام باقی واللہ ہوالمنتقم
الباقی ۵ تیری ہوسوئے کی خون شہدا دامن پہ دامن یا رخدا ہاتھ لے بردہ تیرا ۱۷۶ اقول وبثبوت نصب وحروبیت وخروج جملہ سنیہ سنیہ کا
عموماً کہ حاجی فرنگی محلی منجملہ اونکی ہیں موافق قول صاحب قاموس کے اوپر ہم لکھ چکی ہیں تکرار کی حاجت نہیں کون خرطعام ولد انجص والکرام جواب اوسکا
پوچ رکھی ہنگام محاکمہ پیش کری اور کون خرطعام ولد انجحام فی یہ جو کہا بتقدیر صحت ہرگاہ اہلسنت کے نزدیک اہلبیت معصوم نہیں اولاً لفظ بتقدیر
صحت کے کیا معنی فرنگی محل میں تو رہتا ہی اولاد اوس بحر اجاج سی کتاب تنزیح لی کے تصحیح العقل کرتی اور تالثاً اہلبیت پیغمبر خدا علیہم الصلوٰۃ کو
خدائے قدیر وخبیر نے معصوم کیا و فرمایا ہے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اہلسنت ہیکارہ کیا انکو العیاذ باللہ
شریک خدا کا یا طرف مقابل خدا کا جانتی ہیں جو اوسکی حکم کو نہیں مانتی یا اوسکی کہی ہوئی کو سنتی ہیں ما حول ولا قوۃ الا باللہ اور ثالثاً کا
اہلسنت نے خود اقرار عصمت اہلبیت علیہم السلام کا کیا ہی ہاں سنیہ سنیہ کہ درحقیقت نواصب ہیں مانند حاجی فرنگی محلی وکون خرطعام کی البتہ منکر عصمت
اہلبیت طاہرین ہیں فعالی للنکرین اللعنۃ ابدالآبدین ۵ تم انکروا الکتاب المبین ۵ اذان مرغی جو دیوی کب سنتے ہے ✤ جناب مستطاب مدنی
القاب سلطان العلما مجتہد العصر دام ظلہ نے کتاب مستطاب طعن الرماح میں جو چند روایات معتمدہ سنیہ سنیہ اثبات عصمت میں تحریر فرمائی ہیں نقل کرتا ہوں
ارشاد فرماتی ہیں کہ مراد ارجس معصیت ہے زیرا کہ ارادہ نجاست ظاہر یہ جو ضد صحیح البطلان ہے واسقط اساس التکالیف من طہارۃ البدن ونحوہا
وہیچس جائز نیست ارادہ صدقہ از رجس وکالا بدل التخصیص بالخمسۃ التی تزلت فیہم فتعین کون المراد ہو النزکاۃ غیر ولتصریح الحبر ترجمان
من الجمہور بہ قال الزجاج فی تفسیر قولہ تعالی لیذہب عنکم الرجس ای یزیل عنکم الذنوب ویطہرکم لہ یلیسکم خلع الکرامۃ
ونیابکوے در تفسیر خود نوشتہ استعارۃ الذنوب الرجس للتقوی التطہیر ودر راغب اصفہانی نوشتہ کہ تطہیر مستعمل میشود در اجسام واخلاق وافعال جمیعاً

فاذکرنی

وغیر صحاح ستہ سنیہ میں موجود ہی تفصیل ان قصہ ہای طویل الذیل کے بسبت تطفلی ہوئی مقام کی ہم قلم انداز کرتی ہیں مگر دو ایک روایت کتب معتمدہ
سنیہ سے کہ مشعر ذات اور اخلاص شیخین سنیہ قبل از ایمان ظاہری کسائی کی اور مالدار ہو جانے کی بعد تقمص خلافت کی ہیں لکھتی ہیں ابن عبد البر فی الاستیعاب
کہتا ہے عن ابی الیقظان لما بویع لابی بکر جاء ابو سفیان بن الحرب الی علی فقال غلب کم علی ھذا الامر اذل بیت فی قریش اما والله
لاملانھا خیلا و رجلا و تاریخ الخلفا میں ہے جاء ابو سفیان الی علی فقال ما بال ھذا الامر فی اقل قریش قلة واذلھا ذلا اور نہایہ ابن اثیر میں
حدیث وفد ثقیف کے ذکر میں ہے انا لست من ذوائب قریش انا لست من اشرافھم وذوی اقدارھم اور اسی نہایہ میں لغت رسیع میں ہی ہے
حدیث ابی بکر والبسنا انک من سمعنا قریش الرسغ بالتحریک القلة الصغیر انا لست من اشرافھم اور مستدرک حاکم میں ہے عن ابی ہریرہ
لما قبض النبی صلی الله علیه وآله ارتجت مکة فمنع ابو سفیان فقاما ھذا فقالوا ما منع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال امر
جلل فمن قام بالامر بعده قالوا ابنه قال فھل رضیت بذلک بنو عبد مناف وبنو مغیرة قالوا نعم قال لا واضع لما رفعت ولا دافع
وضعت اور یہ روایت صواعق محرقہ ابن حجر میں بھی ہے اور ان سب روایتوں سے ذل وارذل ہونا ابو بکر کا ظاہر و واضح ہی اب حال ذلت و
عمر مدگھر کا سنیو کتاب عقد ابن عبد ربہ میں اور بھی کتاب طرائف ابن طاؤس میں ہی ایک زن قریشیہ فی عمر سے کہا کہ تو غیر اشہور تھا پھر تو عمر ہوا پھر امیر المؤمنین
ہو گیا خدا ہی ڈرا اور بھی ابی احمد عسکری نے لکھا ہے کہ جب ولید بن مغیرہ شام کو تجارت کی لئے گیا تھا عمر اوسکا مزدور تھا ولید کی اونٹ کو چراتا تھا
اور اوسکی اسباب کو اوٹھاتا تھا اور اوسکی متاع کے مبلغ کرتا تھا اور نہایہ ابن اثیر میں لغت ہبد و لغت بعیر میں ہی کہ عمر اور اوسکی بھی اونٹ چراتی تھی اور عمر نے
کہا کہ مادر میری از ابی نیفہ جملہ اور میری بہن کو بنیاتی تھی اور ایک مٹھی بھر تخم خطل منقوع جملہ کہا کے کو دیتی تھی اور بہ روایت کنز العمال میں ہی ہے ۱۷۸
اور کتاب ابن عبد ربہ میں ہی عمرو بن العاص نے کہا بعد اکہ میں جانتا ہوں خطاب کو کہ ایک گٹھا لکڑیوں کا اپنی سر پر اوٹھاتا تھا اور ایک گٹھا اوسکی بیٹی کے
سر پر ہوتا تھا اور دونوں کے پاس کھلیان چھوٹے سے ہوتے تھیں کہ بند دست و بالک اونکی نہیں ہو سکتی تھیں اور قاموس میں لغت مبرطش میں ہے
کہ عمر بیت میں دلالی کرتا تھا اور طاؤس میں ہے کہ دلالی گدہ ہونکی کرتا تھا اور نہایہ میں اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید میں ہے کہ عمرو عاص جب حاکم مصر کا طرائف ابن ہے
عمر کیطرف سے خلافت عمر میں تھا عمر فی ملاقات کو مصر سے آیا عمر فی پوچھا کی دن میں آیا عمرو عاص نے کہا بیس دن میں عمر فی کہا لقد شمرت سیر عاسق
عمر عاص نے کہا واللہ ما تا بطنی الا مادو لا حملتنی البغاۃ فی غبر الماء فقال عمر واللہ ما ھذا جواب الکلام الذی سالتک عنہ
وان الاحجاج لتفضی الی الرماد فتضع بعیر المجل افا بیست البیضة الی طرفھا فقام عمر من مرابطھم یعنی جب عمر فی عمرو عاص سے کہا قدمت
سیر عاسق یعنی تو فی بہت جلد طی منازل کیا عمرو عاص نے اوسکی جواب میں کہا کہ میں نہ کثیر زادہ ہوں یعنی جیفی بچہ عمر فی کہا قسم بخدا کہ یہ قول تیرا جواب
میری سوال کا نہیں ہے اور مرغی خاک میں لوٹتی ہی اور انڈہی خاکی دیتی ہی تو وہ انڈہی خاکی کہلاتی ہیں اور عمر یہ بات کہکر چہرہ سرخ کر کی اوٹھہ کھڑا
ہوا اور ابن اثیر کہتا ہی کہ عمر فی تشبیہ خاکی انڈہی کے جو دی اسکی یہ معنی ہیں کہ مادر کا نسب میں کچھ اعتبار نہیں ہے اعتبار باپ کا ہی اس حکایت سے
دو امر ثابت ہوئی ایک عمر نہ خلیفہ جیسی لوگوں کے نظروں میں اسقدر ذلیل تھی کہ حضرت کی عین خلافت میں حضرت ہی کے نوکر فی حضرت کو کثیر زادہ
وجیفی بچہ کہا دوسرا امر خلیفہ جے کی عالی نسبی اب کون عرب بچشم عبرت حال استطاعت و کمت ان نسا سو کا مدولت کفش بردار فی پیغمبر خدا کے
دیکھی یا تو وہ فقر و ذلت و خواری جو مذکور ہو چکی یا یہ دولت و حشمت صواعق محرقہ ابن حجر میں ہے کہ جب لوگوں نے ابو بکر کو گھر فی بیعت کے

اوسکی

اوسکی صبحکو اپنی حاجت بر کچری لیکر پہنچنے کے لئی بازار کو جاتا تہا عمری کہا کہان جاتے ہو اوسنی کہا بازار کو عمری کہا تم خلیفہ ہوئی بازار نہیں جاسکتے
اوس نے کہا میں کہان کہان کہا اوسنی عمری کہا ابو عبیدہ کے پاس چلو اور دونو نساس ابو عبیدہ کی پاس گئے ابو عبیدہ نے نصف شاہ ہر روز کے لئی اور تو
چاہے وگری کے مقرر کردے اور بہ ہوا حق حجر ہ ابن حجر بن ہے جب ابو بکر خلیفہ ہوا تو اوسکی اتباع نے اوسکی لئے دو ہزار رابیج الوقت مقرر کردی اوس حرص خبیث
نی کہا کچھ اور زیادہ کرو میں عیال دار ہون تو لوگون نی بالسو اور پڑہا دینی انتی کون حرطعام ولد الحجام اس نراز ذلیل و دلال رذیل کے یہہ مال
مردم خور دیکہی اور شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید معتزلی نے حسدن ام کلثوم سی تزویج کی اوسی روز اوسکا مہر چالیش ہزار درہم
اوسکو دیدیے **فائدہ** مخفی نرہی کہ یہہ ام کلثوم بنت ابو بکر بطن اسماء بنت عمیس سے ربیبہ جناب امیر علیہ السلام کی تہی نہ حضرت ام کلثوم
بنت جناب امیر بطن جناب سیدہ نساء العالمین سے کما حققناہ سابقاً اور صحیح بخاری میں باب مناقب عمر میں انہای حدیث طویل میں ہی کہ عمری کہا کہ یا عبد اللہ
انظر علی ان کان محمولا علی ستۃ وثمانین الفا یعنی عمری کہا ای عبد اللہ دیکہو جو مہر قرض ہے پس حساب کیا تو چیاسی ہزار درہم
تہی اور عینی شرح صحیح بخاری میں ہے کہ عمر پر قرض کہا نسی ہوگا حالانکہ بعض ورثہ اوسکی نے اپنا حصہ دو لاکہ کو بیچا تہا اور کتاب محیی القلوب میں ہے کہ جب عمر
سی جماعت نماز عصر میں فوت ہوئی تہی تو اوسنی ایک اپنی زمین تصدق کی تہی جسکی قیمت دو لاکہ درہم تہی بالجملہ کتب معتمدہ سنیہ سیعہ سی ذلت
ذلت و خلاس شیخین سنیہ کا قبل از اسلام ظاہر ہے اور تمول و اقتدار اونکی بدولت کفش بردار ے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کیا اور پہر اونکی کفر و شکے
وقت کیسے جہان عزیز و محترم کشے ثابت ہی **لعن اللہ من ظلم آل محمد** اور کوئی حرطعام ولد الحجام نی جو تذکرہ کتاب فضیحۃ الشیاطین تحت مسروقہ
بلید دہلوی کا کیا اوس بد کو چہ جہالت و عناد کے انکار افکار جو فحول اثنا عشریہ مجروح و مدخول کرچکی ہین کیا تمک ولد الحجام کی نظر سی نہین گذرے ۱۷۹
ہے کتاب فضیحۃ الشیاطین اوس شیطان عنی کے مضامین کا درست و برابر ہین سنت سی و اجماع الفضیحین سے مملو ہی ہر جگہ پہلی انکار بحث پہر وہین
اقرار کرنا ہی طریقہ بلید و سفیہ ہے حقیر بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک جتنی چارکیدہ ہنوذہ اوس کیادنی استعداد کی بطور نمونہ کے بجگہ وسطی تنبیہ و ایقاظ راقم
کردگان بادیہ ضلالت کی ملتمس ہے صاحبان ذوق سلیم و ارباب انصاف ہی پر سارے فضیحۃ الشیاطین کو قیاس کرکی اوس شیطان مجسم پر نفرین کرین
اور اوسکی استعداد پر بی لیجاوین مشہور ہے کہ سارے دیگ مین امتحان نچکی و خامی کے لیی دو ہی چانول دیکہنا معمول و مروج ہی فنا انا اقول ایقاظا
للنائمین المہول **قال** البیضاء اللہ لکوفی کیدہ چہارم آنست کہ میگویند کہ اہلسنت در اعتقاد عصمت انبیا قصور نمیکنند و صدور گناہ از انبیا تجویز مینمایند و ایشان
افترا و بہتان و تحریف و مسخ است زیرا کہ اہلسنت کبائر را عمداً و سہواً بعد النبوۃ تجویز نمی کنند و صغائر را سہواً تجویز میکنند بشرطیکہ اصرار بران نشود انتہی بلفظہ
الملوم **اقول** ارباب انصاف دیکہین کہ بلید دہلوی کی کہا شیعہ جو کہتی ہین کہ اہلسنت صدور گناہ کو انبیا سے تجویز کرتی ہین یہہ افترا و بہتان و تحریف
و مسخ ہی بعدہ بموجب مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کی کہا اہلسنت صدور صغائر کو سہواً انبیا سے تجویز کرتی ہین **قال** البیضاء اللہ لکوفی کیدہ ہفتم آنکہ
گویند کہ صحابہ قاطبۃ غیر از پنج شش کس دشمن اہلبیت و مبغض اثنین نبودند و این افترائی است کہ صریح اکثر اہلسنت ابو ہریرہ مالکہ رفیق اہل شام و مبین المتعصبین
میدانند رضای امام حسین مقدم بر رضای معاویہ و یزید و صحابہ دیگر افتاد کہ در خطبہ امام خالد کہ معاویہ برای یزید از خواستگاری نمود و ابو ہریرہ را مخصص بہ
انکار از شام بمدینہ منورہ فرستاد و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن مطیع بن الاسود نیز بدست او پیغام خطبہ فرستادند ام خالد سرگاہ با ابو ہریرہ
مشورہ نمود ابو ہریرہ گفت کہ معاویہ رسول را غنیمت شمار آنزن بگفتہ ابو ہریرہ اموال و متعہ نزید ارد کرد و عوض او در نکاح امام حسین رضی اللہ عنہ

مدار اور دانہی منحصر اقول متکلم ابوہریرہ بکلمہ مذکورہ مستشار ہم خالد کی دلیل مصاحبات ابوہریرہ وچند ہزار صحابہ سفیان کی اہلبیت کے ساتھ ٹھہرانا جو نرون ہی کان کا ٹھنا ہی ورنہ ظاہر ہے کہ جب ام خالد نے ابوہریرہ سے استشارہ کیا تو ابوہریرہ نی کہ مستشار منہ تھا جو ہر کہ مستشیر کے لئی اوسکی رائے مین بہتر تھا وہ مشورہ مین بتایا مستشار منہ کو ظاہر اکسی ملت و مشرب مین بجز امر نیک مشورہ دینی کے معمول و مروج نہین ہے ارباب انصاف دیکھین کہ یہ کید اوس بلید کیا دیا یہ عناد کا کیسا مغلطہ سست و مضمون نادرست ہی ورآن تکلم ایک ابوہریرہ کا بیک کلمہ فی وقت من الاوقات دلیل مصاحبات و محبت چند ہزار صحابہ کے ٹھہرانا سوائے حرافت بلید پلید کی کوئی محل صحیح نہین رکھتا بلید دہلوی کہتا ہے کہ ایک جزئیہ غیر ثابت سے اثبات کلیہ کا کرتا ہی قال البلید الدہلوی کید بستم انکہ کلمات قرانی را موافق خواہش خود بی دلالت لغوی و عرفی تفسیر نمایند وآن تفسیر را نسبت باہلبیت کنند مثل تفسیر ربت بیتک در ہر جا کہ لفظ رب مضاف بضمیر خطاب پیغمبر است اور ہی بلید مذکور اپنی ہفوات مین کہتا ہے مفوہ ہفتم آنکہ تحریف قران مجید نمایند و خلاف سباق و سیاق حمل کلام الہی بر غیر محل کنند و تمام تفاسیر مختصہ باین فرقہ از ہمین باب است برائے نمونہ مثالے چند ذکر کنیم الی ان قال و نیز گویند کہ مراد از رب ہر جا کہ باشد در قران آمدہ است حضرت علی است حتی کہ در آیہ وانہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون اقول ہمہ مفتریے بید ین یاد گار مسلمہ کذاب یعنی پہ کید مین کہتا ہی کہ تمام تفاسیر مختصہ شیعہ مین تفسیر لفظ رب کی جہان کہین یہ لفظ قران مین مضاف بضمیر پیغمبر آیا ہی یعنی کے اور اپنی ہفوہ مین جو مثال لایا ہے وانہم ملاقو ربہم لفظ رب مضاف بضمیر غائبین ہی نہ بضمیر خطاب اوگا یہہ تہافت و کید و عذر اوس بید ین رئیس المفترین کا قابل دید اہل دید ہی ثابت تفسیر مجمع البیان و تفسیر صافی و تفسیر خلاصۃ المنہج کہ تفاسیر مختصہ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ ہین اور ایک آدہ اور تفاسیر شیعہ بھی یہان موجود و مروج ہین اگر کون ہر طغام ولد الحجام یا اور کوئی کوچک ابدال اوس شیخ ضال کا مضمون مذکور تفاسیر مذکورہ مین نشان دے اور نکالدی تو بہتر ورنہ اوس ضال مضل کو چک ابدال شیطان پر لعنت و نفرین کری اور اوس مولف فضیحۃ الشیاطین کو شیطان کے حوالہ کردے ۵ کہ جاہل نجد آگر گفتار بہ قال البلید الدہلوی علیہ ما علیہ کید بعناد و چہارم انکہ افترا کنند بر اہلسنت کہ ایشان خوارج حرورید را توثیق و تعدیل مے نمایند و از آنہا در کتب احادیث خود روایت کنند بلکہ گویند کہ بخاری در صحیح خود از ابن الجحم روایت آوردہ و ایں طعن خود افترائی بحت و بہتان صرف است چہ احتیاج جواب ندارد الی ان قال آری در بخاری روایت از مروان آمدہ است با وجودیکہ او نیز از خملہ نواصب بلکہ رئیس انگروہ شقاوت پژوہ لو و لاکن مدار روایت بخاری بر امام زین العابدین است و سند او منتہی بایشان اگر ایشان از مروان روایت کنند بخاری را ازان اجتراز کردن چہ لایق و نیز بخاری از مروان ہیچ جا روایت نکردہ مسور بن مخرمہ یا دیگری را ہمراہ آوردہ و سابق گذشت کہ اگر منافقی یا متبدعی شریک الحجی در نقل بعضی از اخبار شود از وی گرفتن مضایقہ ندارد علی الخصوص مرویات مروان در بخاری باین صفت ہم پیش ارد و جانبست یکی قصہ حدیبیہ و دوم قصہ سبی طایف و نہی تعنیف ظاہر است کہ این ہر دو جا بعقیدہ و عملی تعلق ندارد و در صحاح دیگر نیز ہمین قدر بہمین صفت روایت مروان وارد است و عکرمہ کہ چیلہ خاص ابن عباس و شاگرد رشید اثبات است روایت بسیار در کتب اہلسنت دارد و بعضی ناواقفان تہمت نصب و خروج بروے کردہ اند لاکن از انصاف بسیار بعید است انتہی بقدر الحاجۃ کلامہ ولا نہی ملامہ اقول وباللہ التوفیق یہہ کلام مکائد انضمام خرافت انجام اس اکذب الکاذبین لایق التفین و قابل الملام کا سراپا کذب و دروغ و مشتمل اجتماع النقیضین پر ہی جملہ توثیق و تعدیل خوارج کا انکار کیا باین عبارت کہ ایں طعن خود افترائی بحت و بہتان صرف است ہر اہل بصیرت پر ظاہر ہی ایمان نے اقرار صریح کیا باین عبارت آری در بخاری روایت از مروان آمدہ است با وجودیکہ او نیز از خملہ نواصب بلکہ رئیس انگروہ شقاوت پژوہ نود ہر اجتراز کیا باین عبارت لاکن مدار روایت بخاری بر امام زین العابدین است و سند او منتہی بایشان اگر ایشان از مروان روایت کنند بخاری را ازان

اختیار کردن جو لایق مرویات مروان در بخاری بانصف ہم پیش از دو جا نیست حال انکہ بخاری میں مرویات مروان دو جگہ سے زیادہ ہی ہیں جگہ ہی ہیں بعکس
کی ناصبی ہونے کا انکار کیا اور کہا بعضے اوام قطعان تہمت نصب و خروج پر دی کردہ عامہ ناکس از انصاف لیبا رابعید است حال انکہ شیخ عبد الحق وغیرہ نے تصریح کی ہے
نصب و خروج کی ہی ہے ماگلہ بہ کید اوس کیا دیا یہ شاد کا حکموہے لطافتہا بیشمار ہے ۵ دامان نگہ تنگ و گل خس تو بسیار ۵ گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد
اب ازانجا انصاف حرف حقیر کو بدیدہ حق بین دیکھیں اور گوش صدق نیوش سنیں اور بر ہے خدا و رسول انصاف سے نہ درگذریں اولاً یہ کید مفتاد و چارم اس کذاب دجال
مسیلمہ الکذاب کا ماعلی صوت پکار رہا ہے کہ اسکی کبھی صحاح ستہ سنیہ نہیں دیکھیں پڑھنا تو درکنار اس بلید الدہ کو لوگوں نے ناحق فاضل و محدث مشہور
کیا تہا اگر اوس بلید نے صحاح ستہ سنیہ کبھو دیکھیں یا سنی ہوتیں تو توثیق و تعدیل نواصب کا انکار بایں شدو مد نکرتا یا رب مگر یہ کہ اوس ضال مضل شاگرد
رشید شیطان مرید نے مدین خیال کہ کون صحاح ستہ سنیہ کو دیکھے گا اور کون میری تکذیب کریگا انکار توثیق و تعدیل نواصب کا کیا اور اپنی تخمہ مسروقہ
کاذبہ و مفتریات سبی ہر دیا اور خوف خدا و رسول و روز جزا کا کیا اور اضلال عوام کالانعام چاہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ آدم مطلب کہ سب کے
صحاح ستہ سنیہ و اوس خوارج و نواصب سبی مطلبین ہم اس مضمون کو سابق مکرر بتفصیل لکھ چکی ہیں اور یہاں پھر مودے ۵ اعد فکر نعما ان ذکرہ ۵
ھو لمسک ما کررتہ یتصرع ۵ کچھ مجملاً لکھتی ہیں شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے رجال مشکوۃ میں لکھا ہے عمران بن حطان کان خارجیا مدح ابن ملجم دوے
عبد البخاری و ابو داود و النسائی صحیح بخاری میں اگر روایت ابن ملجم سبی نہیں نہ سہی اوسکی مداح و مرثیہ گو عمران بن حطان سے دو تین موجود ہیں اور ہے
صحیح بخاری میں روایات مروان بن الحکم و مسور بن مخرمہ سبی کہ خروج انکا مقدمہ فتح الباری و تقریب میں مصرح ہی اور بخبرہ ورے سے شیخ عبد الحق نے رجال مشکوۃ میں
اوسکو رئیس خوارج لکھا ہے اور محمد بن زیاد سے کہ مشہور ناصبی تہا کما فی جامع الاصول اور عکرمہ مولے ابن عباس سے خروج اوسکا فتح الباری و ضعفاء العقیلی
ابن خلکان اور ملل و نحل اور شرح نزہتی سبی ظاہر ہے اور اسماعیل بن ابی اویس سے اور عاصم بن علی و عمرو بن فرزدق سبی کہ خروج و مخرج ہیں اوسکی شرح
نزہتی سے ظاہر ہے اور جریر بن عثمان حمصی سے کہ نصب و خروج میں مرتبہ علیا تہا جناب امیر علیہ السلام کو ناسزا کہتا تہا کما فی لسان المیزان اور سمرہ بن
جندب سے کہ خروج اوسکا شیخ عبد الحق نے رجال مشکوۃ میں لکھا ہے اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ جناب امیر کو ناسزا کہتا تہا کما فی مستدرک حاکم اور معاویہ بن
ابو سفیان سے اور عمر بن العاص سے کہ خروج انکا محتاج اثبات کا نہیں اور ولید بن کثیر مدنی اور اسحاق بن سوید العدوی و حصین بن النوار سطی اور عبد اللہ بن
سالم الاشعری و یسیں بن حازم کہ خروج ان سب کا مقدمہ فتح الباری و تقریب میں مصرح ہے روایات ان خارجی سے موجود ہیں اور صحیح مسلم میں سوید بن سعید سے
کہ خروج مخرج و حیث اوسکی شرح نزہتی سے ظاہر ہے اور لبیث بن ابی سلیم سے کہ خروج اوسکا کتاب رجال ملا علی قاری سبی واضح ہوتا ہی اور صحیح ترمذی میں عبد اللہ
بن ابی الہذیل سے کہ خروج اوسکا شیخ عبد الحق نے رجال مشکوۃ میں لکھا ہے اور عبد اللہ بن ابی الہذیل برادر رضاعی عثمان بجیا و بی ایمان سے جسکو پیغمبر خدا نے فتح مکہ میں نکالدیا تہا اور فرمایا تہا کہ میں اوسکو امان نہ دونگا نہ حل میں نہ حرم میں کما فی
مدارج النبوۃ اور صحیح ابن ماجہ میں ہے اوسی عبد اللہ بن ابی الہذیل سے روایات موجود ہیں اور صحیح ابو داود اور صحیح نسائی میں عمران بن حطان خارجی حدیث اور
و مرثیہ گو ابن ملجم ملعونی حاصل کلام یہ کہ بلید دہلوی کا انکار توثیق و تعدیل خوارج میں بنسبت بہ سنیہ سنیہ کاذب محض ہے ثانیاً بلید دہلوی نے اپنی اس کید
ہفتاد و چارم میں تین دعوی کئی ہیں ایک یہ کہ روایات مروان مدار روایت بخاری امام زین العابدین پر ہی دوسرا یہ کہ بخاری میں کوئے
روایت تنہا مروانی نہیں ہے تیسرا یہ کہ مرویات مروان بخاری میں بانصف ہم دو جگہ سے زائد نہیں ایک قصہ حدیبیہ میں اور ایک قصہ سبی طائف و بھی تنصیف
میں حالانکہ یہ تینوں دعوی اوس کذب کی کذب محض و کلید بحث ہیں حقیر چند حدیث بخاری سے سبی جیسا کہ بطور انموذج کے لکھتا ہے تا کہ کذب و عدد زوکیادی اوس

کتب الکاذبین و ہشد العادین و یحیا و بیدین کے سب پر ثابت ہو جاوی صحیح البخاری کے فی باب القراۃ فی المغرب فی کتاب الصلوٰۃ حدثنا ابو عاصم عن ابن
جریج عن ابن علیکہ عن عروۃ بن الزبیر عن مروان بن الحکم قال لی زید بن ثابت مالک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بطولی الطولیین و یہی بخاری میں باب مناقب زید بن ثابت میں ہے حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا علی بن مسہر
عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال اخبرنی مروان بن الحکم قال اصاب عثمان بن عفان ذباب شدید سنۃ الرعاف حتی حبسہ عن الحج واوصی
فدخل علیہ رجل من قریش فقال استخلف قال فقال لا قال نعم قال ومن ہو فسکت فدخل علیہ رجل آخر فقال استخلف قال لا قال نعم قال ومن ہو
فقال عثمان وقالوا فقال نعم ومن ہو فسکت قال فلعلہم قالوا الزبیر قال نعم قال اما والذی نفسی بیدہ انہ لخیرہم ما
علمت وانکان لاحبہم الی رسول اللہ اور یہی بخاری میں کتاب الجہاد میں باب قول اللہ عزوجل لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی
الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد الزہری
قال حدثنی صالح بن کیسان عن ابن شہاب عن سہل بن سعد الساعدی انہ قال رأیت مروان بن الحکم جالسا فی المسجد فاقبلت
حتی جلست الی جنبہ فاخبرنا ان زید بن ثابت اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املی علیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر
والمجاہدون فی سبیل اللہ قال فجاءہ ابن ام مکتوم وہو یملیہا علی فقال یا رسول اللہ لو استطیع الجہاد جاہدت وکان
رجلا اعمی فانزل اللہ عزوجل علی رسولہ وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی خفت ان ترض فخذی فسری عنہ فانزل اللہ
غیر اولی الضرر اور یہی بخاری میں باب ما یکرہ من الشعر والرجز والغناء وما یکرہ ان یکون الغالب علی الانسان حتی یصد عن ذکر اللہ وعلمہ حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا
شعیب عن الزہری قال اخبرنی ابو بکر بن عبد الرحمن ان مروان بن الحکم اخبرہ ان عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث اخبرہ
ان ابا کعب اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشعر حکمۃ جاہل فاضل ذکی و وہی پر مخفی نہیں کہ ان روایات صحیح بخاری کے
روایات مروان بن الحکم ہیں تو ملا روایت مروان کا امام زین العابدین علیہ السلام پر ہی اور نہ کوئی دوسرا شریک مروان کا ان روایات میں ہی ہیں
روایات تمہارے مروانی ہیں اور یہی دو سی زائد ہیں اور سوائے قصہ حدیبیہ اور قصہ سبی طائف و بنی ثقیف کے ہیں ما بحملہ کذب و عمد و کید ابنی بلید
مقتفی آثار کاذبین عادین خائنین کا اور بطلان سحر و طلسم کید بغداد و جارم اوس سامری مردود کا مثل آفتاب تابان کے روشن ہو گیا اور دام تزویر اوس
کیاد بی بنیاد کا جو واسطی ضلال کون مکر و غیرہ عوام کالانعام کی نفیت گیا تہا کسستہ و تار تار ہو گیا اور اوس خیال تلبیسہ شیطان مضمحل بے نوع انتفاع
دماغ بیہودہ چکایا اور خیال باطل باندہا تہا کہ کون تفحص و تصفح بخاری و غیرہ صحاح ستہ کا کہ حقیقت میں مقام ہیں کر کی اوسکا کذب ظاہر کر دیگا
چنانچہ ہیں رغم مائل اوس شقی غبی نے جو چاہا اور خلاف واقع و بی اصل سے اپنی کتاب کو بھری اپنے پوکو مانند اپنی دل کفر منزل کے سیاہ کیا تہا سو بفضلہ
تعالی ہمنے اوسکی روسیاہی پر اور روشناسی لگادی سار التحفہ مسروقہ سارق بلید کا و فضیحۃ الشیاطین شیطان مردہ کا اپنی مکائد واکاذیب باطیل سے
مملو ہے جسکا جی چاہے نظر انصاف دیکھ لے ؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا ؎ اور کون خر طغام و دد الجحام فی جو یہہ کہا ہی کیا ہوا انجام خبر مبائے
معرکہ اودہ نمونہ کربلا کا شارہ و استشارہ طار مان کرب و بلا کے صوت میں نمودار ہوا اوسکا انتقام باقی ہی جواب مفصل اسکا رسالہ لعب الیمان لاحراق
محرق القرآن و تصلیہ وجہ محرم المتقین و ہمامشروغمان فی جواب طعن السنان میں مرقوم ہی مگر حقیر یہاں بھی مجملا لکھتا ہی کہ معرکہ اودہ کو نمونہ کربلا سمجھنا اور

امیر عمر

ہیر عمر مشہور بہ امیر علی جاہل ناصبی بیدین کو مانند جناب امام حسین علیہ السلام مورد الحسین سمجھی و امام الحسین اور اوس شہید مظلوم اہل الحجۃ اور اوس رکھان پیغمبر خدا کے برابر جانتا سو امیر پلید ہی اور اشارہ و استعارہ کا اشارہ مورد ان تعدل الظن اثم و مخالفت حکم محکم حدے اتھا ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اور اقتضائے احسان فراموشی سکان سکانہ ہے اور اتھام کا اوسکی ہمارے نسبت باقی خیال کرنا حد ہے عادل کو ظالم شہرانا ہی معوذ باللہ من ہذہ الاعتقاد الفاسدۃ الکاسدۃ کیا حد ہے عادل عمر باطل کون خرطغام ولد الحجام میں ظالم ہے کہ وضع الشی فی غیر موضعہ کریگا اور عوض میں اون علمائے سنیہ کے جنہوں نے نجوشا مد حکام وقت کی لشکر امیر عمر میں جاکر اوسکی ہمراہیوں کو وعظ عدم جواز جہاد کے سناکر اور مقتولین جہاد سمجھکر امیر عمر کا مرنا مانند موت کتا و سگی کے بتاکر اوسکی جمعیت کو متفرق کردیا اور امیر عمر کو ہزیمت میں مبتلا کیا ہم سمجھ لینگا حاشا و کلا کہ حد ہے عادل ظلم قبیح اور وضع الشی فی غیر موضعہ کرے اور ہمسی عوض علمائے سنیہ کے لی اور کون خر طغام ولد الحجام لی جو تعریض انتزاع ملک و انقلاب ملک کے میہ کو مسکی و منکم ہے اوسکی ہے اس ملک کے دولت میں پرورش پایا اور نشو و نما اوسکا اور اوسکی حسنین و ہمانندہ کا ہی دولت کے مدولت ہونا اور ہمیشہ اوسکی نزاع و انقلاب سے مسرور ہونا دلیل قوی میہ اصلی و کھری مکی کے ہے اور آن کون خرطغام ولد الحجام میہ تو بتادی کہ شاہ [illegible] اور امیر [illegible] جانی میں امر باعث یا شیر ہی انتہا اوسکی سلطنت مورد شے اور لاکھہ روپیہ ماہانہ اور پرگنہ کوٹ قاسم اور کروڑہا روپیہ بہا اسکے عمارت کیون منتزع ہوگئی تعذیب ربانی میں عقل و وہم کم کیا ہے عقل کون خرطغام خلاف عقائد اپنی اسلاف کی افعال حقہ کو کیا متعلل باغراض و متعلق باسباب جانتا ہی علاوہ براین میہان ثواب ہی بفضلہ تعالے سلطانعالم و احد علی شاہ کا لاکھہ روپیہ ماہانہ اور وہ فرزند علی مراد ابوظفر کا دو روپیہ ماہانہ مرکار دولت اللہ قرار سی مقرر ہی ۵ بین تفاوت ره از کجاست تا بکجا ✤ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم والطریق التقویم والسلام علی من اتبع الہدی قال صاحب الثاقب

ذکر کتاب بہارستان مرقومہ نظم گفت حلوا کہ مالک خویش ✤ کرد تفتیش گرفت راہ فساد ✤ ترک این عمل کن کہ جایز نیست ✤ نزد دین پروران نیک نہاد ✤ گفت خامش کہ شیخ دین مالک ✤ بچنین عیش رخصت داد ✤ گفت مسکین زبیراء کہ خدات ✤ در رہ دین گیر مالک انداز ✤ و ہر گاہ حال مالک چنین باشد پس حال حمایکے وجہ خواہد بود قال صاحب الکتاب لکن سب نقل کلام بہارستان سی اگر یہہ غرض ہی کہ مولانای جامی قدس سرہ السامی کا یہہ مذہب ہے یا ظاہر اس حکایت کا اسپر دلالت کرتا ہی کہ بشہادت مولانای موصوف مالک کا یہہ مذہب ہی فحاشا و کلا نہ وہ مالکی المذاہب تہی نہ مذہب مالک کا بیان منظور ہے اسواسطی کہ وہ ملازمان کے خراج ایسی بی خبر اور باوجود شیخوخیت ایکبارہ برس کا نہین جانتی تہی کہ تحقیقات سابقہ سی گاہ نہون یہہ لفظ مطابقہ تہی کہ اوس مالک نے اپنی حلوا کہ کساتھہ یہہ معاملہ چاہا اور امام مالک کے طرف اوسکی نسبت کی حریص بیچارے شہوت کے مارے اپنی کام نکالنی کو ایسا ہے کچھہ کہدیا کرتی ہین اونکا کہنا یا اونکی کلام کو نقل کرنا دلیل مذہب نہین ہوسکتا کیا گوش مزاحت سو ہین یہہ مطابقہ نہین ہوچکا کہ ۵ ایک فرقوت اپنی خر روسی ✤ حالت جمع مین دباکر دم ✤ لگا کہنی کہ سینی جو وجی ✤ میری اور ہر خدا اور نیچی تم ✤ اگر اس قسم کی مطابقہ سی مذہب ثابت ہو اس مطابقہ کے مورد پر قسمت فوق اور تحت جناب کبریا اور زن مرفوع یا مین ملازم اپنی اور گفتگو طول پا ہی گے اور حق یہہ ہی کہ کتاب مذکور مین قبل اس نظم کی یہہ مطابقہ نثر مین مفصلاً باین عبارت مزبور ہی کہ علوی در بغداد زنے را خواند آنزن از وی دینار و درم خواست علوی گفت تو آن را نمی کہ خر وی از اہل خاندان نبوت و خانوادہ ولایت در تو فرود آید زن گفت این افسانہ باعجمیگان قم و کاشان گوی و از عجمگان بغداد بین آرزو را خبر بدہ تا درہم نجوی قطعہ بسلسلہ تا مذہبی عفت آن کرو خواہے ✤

طمع مدار کرو کام دل بدست آید ✤ گرہ کشای زکیسہ نہ تنگ بند ازار ✤ بدوستی خدا و رسول نکاید ✤ پس ہمہ قرینہ سیاقیہ صاف دلالت کرتا ہے
کہ مراد مالک سے یہی علوی شیعی ہے کہ بسبب افلاس و ناداری ہر گاہ قحبہ بازاری شاہد مقصود آغوش میں نہ آیا بحکم رخصت مالک شیعی قضای حلوکہ کی جانب
توجہ فرمایا حلوکہ نی اسپر سنایا جو سنا یا پس یہہ فعل علوی کا ہے نہ کسی صدیقی وفاروقی کا اور بالفرض اگر کسی دلیل سے ثابت ہوتی کہ یہہ علوی غیر
اوس مالک کا تھا تو اس جزم و یقین کا کون مانع ہی کہ وہ مالک شیعی المذہب تھا تابع مالک شیعی کا کہ حجر متعہ اور محلل و حلی فی الادبار ہے
کہ اوسنی اپنی مذہب کے موافق حلوکہ کو یہہ ہدایت کی اسپر مطلعی ہو لانی اپنی مطابقہ فرمایا اور علاوہ ان کے سورد تشیع ہوئی کہ اونکو ناصبی اور حروری
بتایا فی الواقع عادۃً فعل پر خلاف فعل کا بیان گراں گذرتا ہی خصوصاً وہ لوگ کہ ابا اًجد زنکہ بادی اور معاشرت متمتعہ بہائی مشاق اور معتاد اور مشاق
و منقاد ہو رہے ہوں کیونکر اونپر شاق نگذریگا ۵ مرو مدیرت شاد کہ مسکیفت ما بستاد ✤ فرزند مرا عشق بیاموزد کز ہمہ چیز ✤ و بالجملہ ہر گاہ ثابت
ہوا کہ اس مالک و حلوکہ اور مالک مرخص سے مالک شیعی مراد ہے پس ارشاد علامہ نانی کہ ہر گاہ حال مالک الخ نہایت بے موقع اور بیجا ہی ۵ مرجا آفرین ہر آں دست
بدہ بات یونہیں سمجھہ کر کہنی چاہیئی کہ بہ مخالف وجہ مولف حقاً و صدقاً ذکر جمیل سے رطب اللسان اور غرب البیان ہیں ۵ چنان زی کہ ذکرت تحسین
کنند چہ نہ بعد از تو بر گور تفرین کنند ۱ **قولہ** ارباب فہم پر مخفی نہیں کہ کہنا مالک کا اپنی حلوکہ کہی کہ شیخ دین سے مالک احد الاربعہ المشہورہ مراد نہیں ہی بلکہ مالک مجتہد شیعہ مراد ہے
اور نقل کرنا جامی جہرا کا اس حکایت کو بلا تکیر و بلا تنبیہ اس پر کہ شیخ دین سے مالک احد الاربعہ المشہورہ مراد نہیں ہی بلکہ مالک مجتہد شیعہ مراد ہے
صریح ہے اس پر ہیں کہ مراد شیخ دین مالک سے مالک احد الاربعہ المشہورہ ہی ہے اور مالک مالک مذکور کا مذہب بھی جواز ہی بتانا جامی کا ہے بقول کون ہر طعام
کی بیخبر و جاہل نہتا اگر یہہ فعل مذہب مالک کے مالک تمام سنیوں میں مرخص ہوتا تو جامی اس حکایت کو نقل کرتا اور اگر نقل کرتا تو تسلیم نکرتا اور ۱۸۴
بلا نکیر چھوڑتا اور اگر شیخ دین مالک سے مالک احد الاربعہ المشہورہ مراد ہوتا تو تنبیہ ضرور کر دیتا حالانکہ کوئی مجتہد صاحب رائے و مذہب مالکی نام
فرقہ حقہ اثنا عشریہ میں نہیں ہے اور ذکر اوسکا کتب دینیہ متداولہ فرقہ حقہ میں اور بھی کتب دینیہ متداولہ فرقہ سنیہ میں اصلا و مطلقا پایا
نہیں جاتا ہے یہہ مالک مجتہد شیعہ اہم بلا مسمی فرضی پیدا کرنا اور بات بنانا اونکو سلا کون ہر زاوہ افترا و بے اصل مخص ہے ۵ سخن چین را تو ہم چارہ کردہ
کہ تا چیزی نگویم او چہ چیند ✤ ولیکن مقتدی را چارہ نیست ✤ کہ او را خود سخن میبا فرینند ✤ بھلا کون ہر طعام اس مالک نام مجتہد شیعہ کا کہ صاحب
اجتہاد و صاحب رائے و مذہب ہے کسی کتاب دینی امامیہ اثنا عشریہ یا کتاب دینی سنیوں میں یہہ اور نشان تو دی ایسی باتیں واہی بے اصل و بی سند
و پوچ و بادر ہوا بنانا کام طلبہ علوم و فضلا کا نہیں ہے ہاں بلید و ملحوظ علیہ ما علیہ فی اپنی تحفہ مسرودہ میں ایسی اختراعات کی ہیں تو یہہ اختراعات
کون ہر طعام ولد الحجام کی ہیں کہنے آبائی اور جعلی قدمائی ہیں اور کون ہر طعام ولد الحجام فی یہہ جو کہا کہ کتاب بہارستان جامی میں قبل اس نظم کے
یہہ مطابیہ نثر میں بایں عبارت مرقوم ہی کہ علوی در بغداد زنی را بخود خواند الی آخر ما قال پس یہہ قرینہ سیاقیہ صاف دلالت کرتا ہی کہ مراد مالک سے
علوی شیعی ہے کہ ہر گاہ قحبہ بازاری شاہد مقصود آغوش میں نہ آیا بحکم رخصت مالک شیعی قضای حلوکہ کے جانب توجہ فرمایا الخ یہہ کلام ہذیان مجنونانہ
ہی اولاً مالک مجتہد شیعہ کہ مسائل دینیہ میں اوسکی ترخیص و تجویز مرخص ہونا ثابت ہی نہیں ثانیاً اگر علوی مذکور کا قضای قحبہ بازاری کے طرف توجہ اولاً
اور بعد مایوس کے اوس سے توجہ طرف قضای حلوکہ کرنا کون ہر ثابت کر لیتا تو یہہ قرینہ سیاقیہ ہو سکتا تھا اگرچہ ایسی مقاموں میں قرائن کو دخل
نہیں ہوتا بیان تصریحات مطلوب میں ظاہر اعلوی شیعی نے قحبہ بازاری بغداد یہ کی جو اپنی حاجت گاری کی تھی اور اوس سے کہا تھا کہ تو بآں راضی نیستی کہ چو

از اہل خاندان نبوت و خانوادہ ولایت در نوفرود آید مراد وس علوی شیعی کے قحبہ بازاری سی وطی فی القبل ہے بظاہر تھی اگرچہ بازاری سی مایوس
ہوکر توجہ طرف اپنی مملوکہ کے کیا تھا تو متوجہ خطائے مملوکہ کی طرف نہوتا بلکہ جو ہر قحبہ بازاری سی منظور تھا اوسی کی طرف توجہ کرتا تو دلالت اس قرینہ سابقہ
کی اس امر پر کہ مراد مالک مملوکہ سی وہی علوی شیعی طالب وخواستگار قحبہ بغدادی ہے اور شیخ دین سی مالک مجتہد شیعہ ہی کما یدعیہ ہست الجحار غیر ظاہر
اور پردہ خفا میں ہے یہہ قرینہ سابقہ دال بلکہ اول ہے اسی امر پر کہ مالک مملوکہ اور ہی اور علوی شیعی خواستگار قحبہ بغدادیہ شخص دیگر اور مراد شیخ دین سے
کلام جاحظ اور بقول مالک مملوکہ میں مالک امام سفیان ہے ہی وہو المطلوب وبطل ما یدعیہ ہست الجحار اور کون خرطخام ولد الحجام فی ہذہ جو کہا بس یہہ
فعل علوکا ہی نہ کسی صدیقی یا فاروقی کا یہہ سچ کہا کیونکہ صدیقی یا فاروقی اگر خواستگار کرتا تو سنت عمر کی بگڑ کر کسی لوطی ایرانی کے خواستگار سے
کرتا نہ قحبہ بغدادیہ سے اور کون خرطخام ولد الحجام فی ہذہ جو کہا بالفرض اگر کسی دلیل سے ثابت ہو کہ وہ علوی غیر مالک مملوکہ کا کہا تھا تو اس جزم ویقین کا کون مانع
ہی نہ وہ مالک مملوکہ شیعی المذہب تھا آخ یہہ بھی کلام مجنونانہ ہی کیونکہ اگر وہم ناقص کون جزمین کو کوئی مانع اوسکی جزم ویقین کا نہیں تو کوئی دال
قوی وباعث بجز اوس جزم ویقین کا کون جزمین کہہ سکتا اور نہیں کہا حالانکہ مانع کون جزم کی جزم ویقین کا کہ وہ مالک مملوکہ شیعی تھا اور دال قوی
بمالک مملوکہ کے سنی ہونے کی گا استدلال کرنا اوس مالک مملوکہ کا جو افضل مذکور پر بقول شیخ دین مالک کے ظاہر ہے کیونکہ کوہی شیخ دین اور مجتہد مشہور صاحب
ورای امامیہ میں نہیں ہے اور کون خرطخام ولد الحجام فی ہذہ جو کہا بالجملہ ہرگاہ ثابت ہوا کہ اس مالک مملوکہ اور مالک مرخص عطائے مالک شیعی مراد ہے یہہ بھی کلام
سراسر کا سا ہی معلوم نہیں کہ جو مذکور کہا سنی ثابت ہوا اور کون خرفی فی ثبوت واثبات کے اوسکو ثابت کیون کہا **قال** صاحب السہم الثاقب حالا
حال امام دیگر سفیان کہ شافعی ثبات باید شنید فی الدر المنثور اخرج الطحاوی والحاکم فی مناقب الشافعی والخطیب عن محمد بن عبد اللہ ابن
عبد الحکم ان الشافعی سئل عنہ فقال ما سمع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تحلیلہ لا تحریمہ شیئا والقیاس انہ حلال **قال** صاحب
امام دیگر سفیان نجائے دیگر امام سفیان کی ارادہ میں شاید قلم چوبین ندم کو زلہ عارض ہوئی والا امام دیگر سفیان اور چیز ہی اور دیگر امام سفیان اور چیز ہی
بینہما کما لا یخفی ہر حال ہرگاہ مانحن بصددہ سے یہہ بحث وخارج ہی روایت محولہ در المنثور کا جواب ملاحظہ ہوئی قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے کہ جب ابو نصر
صباغ نے اس منقبت بے اصل کو گوش فرمایا بحلف اوایمان غلاظ وشداد بتایا کہ باللہ الذی لا الہ الا ہو لقد کذب ابن عبد الحکم علی الشافعی
فی ذلک فان الشافعی نص علی تحریمہ فی ستۃ کتب من کتبہ یعنی قسم بخدا کہ سوائے اوس ذات مطلق کے کوئی معبود حق نہیں بیشک عبد اللہ بن الحکم
اس بات میں امام شافعی پر جھوٹ لگایا کیونکہ امام شافعی نے اپنی تصنیف نفوسی جھ کتابوں میں اس فعل کی حرمت پر نص فرمایا حاصل کہ ہرگاہ شافعی سے
تحریم فعل کے نص ثابت ہے اب اسکی مقابل تحلیل کا قیاس کیا کام کرتا ہے بس اس روایت سی استدلال صحیح نہیں ۵ کون مستانہی کہانی تیری اے
یار غلط جو کیون نقل میں لغی ہوتا ہی تو طومار غلط **اقول** صاحب السہم الثاقب نے جو امام دیگر سفیان کہا سمین ایما ہی کہ ان بیدنون کی ہمہ بیشمار
میں سی جو امام دوسرا ہے یعنی اون ایمہ میں سے ایک اور امام ہے کہ شافعی ہے وہ کہتا ہی کہ فعل مذکور کے تحلیل یا تحریم میں کوئی روایت پیغمبر خدا سی صحیح
نہیں ہی اور قیاس یہہ چاہتا ہے کہ وہ تحقیق حلال ہے کون خرطخام ولد الحجام کا کہا کہ امام دیگر سفیان نجائے دیگر امام سفیان کے کہ ان دونو میں فرق ہے
چاہئی نہایہ تعرفات تعطیہ سے بھی کہ شان محصلین سی دور ہے اور بھی سو، فہمی کون خرکی ہے کہ ایما ہی مذکور کو نسمجھا بہر حال روایت مذکورہ در منثور میں
اخراج طحاوی وحاکم اور خطیب باجمعہم مذکور ہے اور ابن صباغ نے موافق تحریر کون خرکی کہ متفرد وبکہ وتنہا ہی موکد بحلف کہا کہ کہا ابن عبد الحکم راوی نے

پر جھوٹہ لگایا ہی اولا حلف کرنا بی اجلاف کے بقول عملا کے اکبو منہم بکذب او مخاطب کو متہم بید بجانی کرنا ہی ورای آن حالم علی الاطلاق وحکیم خبیر
کلام مجید مین ذم حلاف کے کرتا ہی وفرماتا ہے ولا تطع کل حلاف مہین ثانیا ابن صباغ کا کلام مجہول کہنا کہ شافعی نے اپنی جہہ کتابون مین نص اوسکے
تحریم کے کیے ہے اور اسماون کتابون کے اور عبارتین اون کتابون کے نہ لکہنا مابن بہاب قول ابن صباغ کا اور بہی مقابلہ مین طحاوی وحاکم وخطیب کے قابل سماعت
واعتماد کی نہین ایسی مجہول قول سے کون خرطغام ولد البجام اقوال طحاوی وحاکم وخطیب کو بروکیا چاہتا ہے جہ خوش ورے آن مناظرہ شافعی کا محمد بن الحسن سے
جیسا کہ روایت آیندہ مین مذکور ہوگا موید روایت مذکورہ در منثور ہی قال صاحب لہم الثاقب واخرج الحاکم عن ابن عبد الحکم ان الشافعی ناظر محمد بن الحسن فی
ذلک فاحتج علیہ ابن الحسن بآثار فیکون فی القرآن فقال لہ فیکون ما سوی القرآن عبثا فما الذی امرتنا بہ اذا رایت لوجوبہا بین دفتیہا او فی اعطافہا
فی ذلک حرجا قال لا قال فامض قال لا انی اکیف تحتج بما لا تقول بہ قال الناصب الکاسب الفاظ ہن مناظرہ کے نسبت بعض کتب مین بجای ان
الشافعی ابن ادریس شاہد ہوا اور یہہ لفظ مشترک ہے دو شخص مین ایک امام شافعی کے کنیت ہے دوسرے شاعر شیعی کے کہ جسکا یہہ شعر مشہور ہے عن
قف ثم نادہ انت محمد * ووصیہ دینیہ لیس بناقض * بولا فاہل البیت لیس بناقض * وقل ابن ادریس
بقدیم الذی * قد مقتوہ علی علاہ ماضی * اسی اشتراک کنیت کے سبب امام شافعی پر تہمت ہوئی کہ یہہ کلام اونکا نسبہ ہی اور اسکا مضمون اونکا
عقیدہ اس جاہلنے گمان جاتا ہی کہ اسی ابن ادریس شاعر شیعی نے امام محمد سے مناظرہ کیا ہوگا ورنہ امام اشتراک کنیت کے سبب قائلین مخالطہ مین آئی اور ابن
ادریس کے حکہ شافعی کا لفظ لاہی والا شافعیہ اور کتب شافعی سے ظاہر ہے کہ وہ ہرگز اس فعل کے قائل نہی نہ قدیما ونہ جدیدا چہ جائے مناظرہ کیونکہ امام شافعی امام محمد
ربیب اور شاگرد اور بیٹے اور شافعی جدا اور متاخلہ اور تجلیہ مین اونکی شاخوان کما مر آیت سمینا افقہ واعظم محمد بن ادریس معلوم ہوا کہ یہہ مناظرہ شیعی ۱۸۶
ابن ادریس کا ہی محمد کے ساتہہ نہ شافعی بن ادریس کا اسیواسطے تفسیر منظر وغیرہ مین ہی کہ بعد تقدیر صحت حکایت مناظرہ کلام موضع تحریف مین ہے کہ وطی مین مستعمل
ہوتی ہی اور یہہ سابق مین مذکور ہوا کہ حرمت وطی فی الدبر کا سبب استقذار ہی اور یہہ دونو امر یعنی تحریف اور استقذار وطی مین الباقین اور عکان وغیرہ مین
منتفی ہین پس شافعی کے حجت کو گنجایش نہین اسسبب مخجلہ فی سکوت فرمایا کہ مناظرہ ہنوز محل نزاع اور قیاس مع الفارق سے آگاہ نہین اور بر تقدیر
شافعی غالب آئی لاکن بقول قسطلانی یہہ غلبہ اور الزام بطریق مناظرہ تہا اس سے یہہ کہان ثابت ہوا کہ یہہ شافعی کا مذہب ہے اسواسطے کہ اونکی تردید تحکیم
فصل کے حجت اور ہے اسواسے اس حجت امام محمد کی چنانچہ کتاب ام سی معلوم ہوتا ہے پس قدح دلیل مین شہری نہ دعوی ہے واللہ اعلم اقول اولا یہان
ثانی کلام امور واقعیہ تحقیقیہ پر ہی نہ گمان وتخمین پر کہنا کون خرطغام ولد البجام کا کہ گمان جاتا ہی کہ ابن ادریس شاعر شیعی نے امام محمد سے
مناظرہ کیا ہوگا ان فاسد وزعم باطل ہے ثانیا حاکم اپنی بڑی محدث کو کہ یہہ وجوہ علم وتحقیق مین ولد البجام سے افضل وکامل ہے کہتا کہ وہ مخالطہ
مین آیا اپنی بانو پر نقشہ بارہا ہی ثالثا ابن ادریس شاعر شیعی کا ہم عصر اپنی امام محمد کا ہونا بدلیل مقبول الخصم ثابت کرکے من بعد اپنی اس زعم باطل کو زبان
پر لاثبت العرش ثم انقش کا مصداق ہے نفسہ ونے حد ذاتہ متعقل ہے سمجہنا کہ شاعر شیعی اور امام سنیان ہی ہی مناظرہ ہوا ہر حال محجوج وساکت ہونا
امام سنیو کا ثابت ہوا اور کون خرطغام ولد البجام فی یہہ حرکہا اور یہہ بہی سابق مین مذکور ہوا کہ حرمت وطی فی الدبر کا سبب استقذار ہی ہم بہی سابق مین
اسکا جواب لکہ چکی ہین کہ استقذار جیسا دبر مین ہی ویسا ہی قبل مین بہی ہی دبر مین اگر استقذار مرور براز ہی قبل مین استقذار مرور بول ہے جیسا قبل مرور بول کا ہے
ویسا ہی دبر مرور براز کا ہی جیسی قبل دعای بول نہین ویسی دبر بہی دعای براز نہین ورای آن کون کو اپنی امام مالک سے اس سبب کے اعتبار نکرنی کا سبب

دریافت کرنا چاہئی کیونکہ ظاہر ہے کہ مالک مالک کے نزدیک یا دیر بین استقدار بین یا استقدار سب حرمت بین اور کون حرفخام فی معدوجہ کہا بلقدیر بلکہ شاید
غالب آئی اس سے یہہ کہان ثابت ہوا کہ یہہ شافعی کا مذہب ہے اولا استدلال و احتجاج کرنا شافعی کا حلف فعل مذکور پر دلیل ہے ایہہ حلف مذہب شافعی کا ہی کیونکر
کسی مسئلہ پر کہ اپنی مذہب میں حرام ہو استدلال حلف کا کرنا میرے غیر معقول ہے ثانیا قول حاکم سے کہ اوسنے کہا ہے قال الفقیہ ابو اللیث کان یقول ذلک شیخنا الفقیہ ابو جعفر
کہ مذہب ضعیم شافعی کا ہی ہے قال انا میں کہتا ہوں کہ مسلم فرقہ اہلسنت کو اطلاع ہوئی کہ جیسا مالک ابن انس اور ادریس شیعہ کے قوم میں ہوئی کہا مروی ہے محمد ابن حسن اور
ابو حنیفہ نامی دو شخص اس فرقہ میں ہوئے لسان المیزان میں ہے کہ ابو حنیفہ نام وسیکے کنیت ہے اور ایک شخص کہتی ابو حنیفہ ہم عجیفہ زرارہ ہے کہ جسکا حال کشی میں مروی ہے
ابو بصیر یوں مروی ہے کہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اصلحک اللہ ان امواک لیسوا ہم بظلم اعاذنا اللہ وایاک یا ابا بصیر من ذلک الظلم فما ذا ومن ہذا الذی
ذکرت قال زرارۃ وابو حنیفہ وفلان یعنی ابو بصیر کہتا ہی میں نے اس بہ کو امام صادق کی حضور میں پڑہا فرمایا ای ابو بصیر حقیقتا اس ظلم سی محکو اور تمکو مبادا ہو
کہ کہی یہہ ظلم زرارہ اور ابو حنیفہ اور اون دونو کی اتباع کا مذہب ہے شافی شرح کافی میں ہے کہ مراد اس ابو حنیفہ سی ابو حنیفہ بصری ہی منجملہ قوم ہی عالم فقہ کو خوب جانتا
اور اجتہاد کرتا تہا تا انکہ ایکدن ہارون الرشید کے مجلس میں حاضر ہوا اور دعوی کیا کہ امام جعفر صادق اور آپکی اصحاب اصحی میں جہوٹا ہیں اور حلیفہ کی حکم سی انہی
اتباع کی سانہہ مار انکا اور مالک اہلسنت کی جن کتب میں کہ ابو حنیفہ کا ذم آیا ہی یا جسنی انکو مرجیہ بتایا مراد اوس سی یہی ابو حنیفہ نامی بصری ہے
نہ امام ابو حنیفہ اسلام فلکی شیخی نے استفصار الاقدام میں وقت شہادت خطیب بغداد کے اور بارشاد سید نا غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی انکو خارجی جہمی مرجی
بتایا اسی سبب ہوکا کہا یا اور غنیۃ الطالبین کے عبارتیں مخالف کی کیلئے لفظ اصحاب ابی حنیفہ کی نعمان بن ثابت کا لفظ نرہا یا حالانکہ غنیۃ کی نسخ صحیحہ
میں زیادتی نہیں ہے اسیطرح علی قاری نے شرح فقہ اکبر کے شرح میں مخالفت کی بنا ہی نعمان غائبہ فی حوامام سو صوف کو مرجیہ بتایا یا وجہ دکذیب مذہب اللہ ۱۸۷
و محل تشنیع بسنیہ میں اوسکا مشار الیہ عبارت مذکورہ ہے کہ وہ عہد افتتان رہم شبہاء واقع امدہ کہ ارجاء سنت ارجاء بدعت فہمیدہ و ارجاء سنت
یہہ قدر ہے کہ اعمال داخل در حقیقت ایمان نہیں ہے نہ انکہ شرط نجات ہم نہیں ہے و ارجاء بدعت کہ آثار ارجاء غالی نیز کونہ ایسا ہے کہ اعمال را بے
تاثیر محض در نجات لا ضرر ولا ضرار اور اجاء سنت کہ مذہب امام ابو حنیفہ ہے پاک مذہب کو مطابق ثقلین ہے عطف عمل صالح بر ایمان و مرتکبین کبیرہ را
موحدین نام کردن در کلام ثقلین جا بجا واقع ہے انتہی پس بنا بر اس بیان مذہب حنفیہ کے جناب کلام ازلی کا تمام اور ابن قلی کے قلیا تمام ہوا بحمد اللہ والمنہ تمام
تمام اس بحث خام کے رد کو ہر اعاقل اس کلیہ کے کافی اور وافی ہی حافظ ذلک والتفقہ نہیں دہ اگر یا تعین دہ جانیں ۵ انکس کہ نیکوان و خیر و نرہی بدانند
جواب کہ جواب تند ۵ اقول اولا کون حرطغام ولد الحجام جو بات کہتا ہی مثل بلیدہ دلکو مصداق تعین کان فی ہذا اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی و اضل سبیلا
کی ہمل و بیہودگی کے کہتا ہے اور جو قول ما یا مبول دہن نجس سے نکلا ہے ادعای محض بلا سند و بلا دلیل بولتا ہی تو اہلسنت کو کیا سی معلوم ہوا کہ مالک
و محمد بن الحسن اور ابو حنیفہ نامی الحی فرقہ میں ہی ہوئی ہیں سند اوسکی کتب امامیہ کی راوی کون حرطغام تبک طریقہ استدلال سی واقف نہیں ۵ گو سالہ
پرست شدو گاو نشد ۵ نہیں معلوم لسان المیزان سی سند کس وجہ سی لایا اور سیمیں تو مذکور ہی نہیں کہ مالک و محمد بن الحسن ابو حنیفہ سہا مجتہدان مذہب حنفیہ
کی ہیں اور اگر اوسمیں مضمون مذکور ہوتا بھی تو بھی مفید کون حرکی نہا کیونکہ وہ تو شہادت الضب بذنبہ ہوتا اور کون حر حرفی دہ عجیفہ الوکی دم فاختہ ہے
کہ اوسکو تمیز اپنی نافع و ضار میں نہیں عبارت کشی کہ اوسمیں ابو حنیفہ کا و صحاب ابو حنیفہ کا ظالم ہونا بارشاد فیض بنیاد جناب صادق علیہ السلام کے
مصرح ہے اوسکو بنا بفہمد و موید سمجہا ۵ بریں فہم و دانش باید گریست ۵ اور عبارت شافی سی جو کون حرفی نقل کے ہی ظاہر ہی کہ ابو حنیفہ مخالف امامیہ کا تہا

ابو حنیفہ

ابو حنیفہ سے کہ طاؤس و عطا و ابراہیم نخعی کے قیاس نہیں کرتے تو صاحب استغفار الانام کی جو شہادت حنیف نہدی و کوئے علی ابن ماضی و حنیف سلیمان کی ہے
کہ

نعوذ بالله من هذه الاعتقاد الفاسدة الكاسدة بغير جناب اصلی الله علیه وآله جو عارفین محققین ہوئی اور مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور حضرت عیسیٰ علیٰ
نبینا وعلیہ السلام جو بحکم خدا آسمان پر چلے گئے اور خدائے قہار ملک الملک نے آنحضرت کو آسمان پر اوٹھالیا تو کیا پیغمبر خدا اور حضرت عیسیٰ اور خدائے قہار تعالے
عن ذالک علوا کبیرا کے حیات لازم آئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور کیا لطف و اصلح میں کچھ تخلل واقع ہوا آپ کے عقل کے دشمن اپنی مستور بلید عقل کے ماتحی لو
اور ہوش میں آؤ اسقدر مغلوب الحواس ہونا خوب نہیں ہے ثالثاً جو وجہیں رو پوش ہوئی اپنی غوث و قطب و ابدال و اوتاد کی ٹھہرائی ہوئی وجہیں یہاں
بھی سمجھا چاہئی **قال** لعب اسہم اللہ ان عدم علم حاکم لعلہ لعلم الشافعی کان یعلم ذلک لقد علم ما فی الجد بضعۃ بالتصغیر **قال** اقول
الکلام مفاد قول حاکم کا یہ ہے کہ اگر بعد قیاس اور ناظرہ امام شافعی کا صحیح ہو جسکا موجد تخلیل ہے تو بھی جائز شافعیہ اور شافعی کے بھی صحیح ہی جسکا موجد
تحریم ہے پس بین القولین تناقض لازم آیا کہ **والتناقض** یعلم انہ **حرام** ویعلم انہ لیس بحلال اور وضیحہ یہ ہے کہ شاید شافعی کا بھی مذہب میں دو
قول ہو قدیماً حلت کے قائل ہوں اور جدیداً حرمت کے کہ بعد ملاحظہ ادلہ قائلہ حرمت تحریم کی جانب رجوع کیا پس باوجود تحقق رجعت علامہ ابن کی استدلال
حلت کیونکر منتفی ہو گی **من** ان کلما یدل لاحد القولین یبطل الاستدلال بکلما یدل یبطل الاستدلال ۵ چل دور ہو اگی میری عادت صبا
تو ۵ گل تک نہ کہنے لگی پیغام ہمارا **اقول** سمجھے نہیں کہ مفاد قول حاکم کا یہ ہے کہ شاید قول قدیم شافعی کا حلت فعل مذکور ہو تا لاکن قول مذکور
میں اوسکی تصریح بحرمت کے ہی عبارت مذکورہ حاکم میں اگر مگر سن رہے ہو اگر مگر کون جڑ کی بطن میں ہے المستفاد فی بطن الشاعر ہو ہی بلکہ المعنی فی بطن
الحمار ہو گئے تو محض اسکا یہی ہے کہ جب شافعی نے بعد کہا **ما سمع عن النبی** و نحلہ **ولا نحرمہ** و **الله** اعلم **حلال** تو معلوم ہوا کہ پہلی قدیم میں
رائی و اجتہاد و قیاس و مسکا مرجح تخلیل تھا اور آراء و اجتہاد و قیاس جدید میں اوسکی تحریم اوسکی راجح مختار جواب اسکا جو سنتم ثاقب جو دی ہے کہ
اوسکو کون جڑ یا سمجھا ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تجاہل کرتا ہی سہم ثاقب میں اسکا بھگا موجود ہے کہ فرمایا ہی کہ مارا غرضی از قدیم و جدید شما چیست حاصل عرض
بیان قائل بودن او بحلت ست خواہ در قدیم باشد خواہ در جدید او حقیقت حال سے ہی کہ فعل مذکور کے حلت و حرمت مختلف فیہ بین العلماء ہے کون
جو کہتا ہے کہ مذہب سعید بن فعل مذکور باجماع و اتفاق مجتہدین و علماء حرام ہے کذب بحت ہی مالک امام سعید نکا حلت فعل مذکور کا قائل ہے امام سعید
فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اور نیز علماء نے اپنی کتب میں اسکی تصریح کی ہے کما مر انہم السہم الثاقب و ہو ہذا و بالجملہ ایضاً ابن عمر و ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہم جلیل القدر و دیگر صحابہ سے بھی اسکا ہونا و اسکی حلت کا قائل ہونا تفسیر درمنثور وغیرہ سے اور عبارت قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مذ نقل ابا عن ذالک عن
جماعۃ من السلف رسالہ سہم ثاقب میں سب مذکور ہو چکا ہے رجعت شافعی نے در جمیع حاکم کا کون سا مدعا نکلی اور لفظ لعل کا اگر احتمال کے لئے
آتا ہی تو یہ احتمال کہ حاکم اوسکا حامل ہوا ہے بیکار ہے اور شافعی کا قائل ہونا بحلت فعل مذ کو بقول حاکم کے دو نیخ ہے **قال** لعب سہم اللہ ثاقب ما را
غرضی از قدیم و جدید شما چیست اصل عرض بیان قائل بودن او بحلت ست خواہ در قدیم باشد خواہ در جدید **قال** الناصب الخ اقول سن پائی کہ بچہ کی بھی کہتا ہے کہ کوئی عاقل قول مرجوع عنہ کو مذہب کہہ سکتا ہے جب استدلال اگر بادجود قول جدید قول قدیم بھی قابل استدلال رہے شیعہ رفضہ
ناگھانی میں گرفتار ہیں کہتا ہیں وغیرہ رواۃ شیعہ ظاہر ہے کہ مشبہ مجسمہ اور فاسدۃ العقیدہ تھے چنانچہ کلینی میں محمد ابن فرخ سے روایت کی کہ قال کتب
الی ابی الحسن علیہ السلام اسألہ عما روی ہشام ابن الحکم فی الجسم ہشام بن سالم فی الصورۃ فکتب ما یخیر الیہ و استعذ باللہ من الشیطان
لیس الصورۃ کما قال الہشامان جناب حجت کو تعلیم محلسی بقس محلس حدیقہ شیطانیہ میں فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبل حضور حدیث ہمیہ فاسدۃ العقیدہ تھے

جب انکی خدمت مین حاضر ہوتی صحیح العقیدہ ہوتی اب یہان وہی فرماتی کہ مارا غرضی از قبل و بعد بیست الحرۃ یہ وہ لوگ جو ملازمان کی اصل و بنیاد سے
واقف ہین اسیطرح کہینگے کہ ہمکو انکی رفض سے کیا کام انکی اسلاف سنی ہوتے آئی اور کذب کی اولاد شان خدا ہے کہ بحکم حق زبان جاری اہلسنت کی مذہب کے
حقیت سے جاسی نکل ہے اللھم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد ۵ وصال یار مقدر بن ہے تو ہوہی گا ❊ خدا کری شب ہجران کہین
سحر ہوے اقول کون خرطام ولد الحجام طرفہ جاہل و بلید ہے روافض شیعہ کے فاسد العقیدہ ہونے سے سابقاً ثنا عشریہ کیون آفت ناگہانی مین گرفتار
ہونے لگی ہشام بن اگر قبل حضور حضور ائمہ امام علیہم السلام کی فاسد العقیدہ اور مشبہ و مجسمہ ہے اور بعد حضور کی صحیح العقیدہ ہوگئی تو کوئی آفت نہ اوکی لئے ہے
شیعہ اثنا عشریہ کی لئے آفت ناگہانی ہین تو سنیہ سلیہ گرفتار ہین جبکہ شافعی اونکا مجتہد اپنی قول قدیم پر تہا اوسکی مقلدین وطی فی الدبر کرتی رہے
اور جب شافعی نے قول جدید نکالا تو اوسکی مقلدین جو ہنوز وطی مذکور کے ہورہے تہی آفت ناگہانی مین گرفتار ہوہی خود عادت کہ بقول حکما
مانند طبیعت ثانیہ کے ہے چوٹ نہین سکتی اوس فعل معتاد کو چوڑ نہین سکتی تو جرکہ مقلدین شافعی فعل معتاد کو چوڑ نہین سکتی اور کرتا ہی اوسکا
بسبب قول جدید کی غیر مستحسن جانتی ہین موجب آفت ناگہانی مین گرفتار ہوہی اذا جاء نا اللہ من ذلک وذرا ان بموتہ کا ہو ہے الحجام من بنیہ من
الحجام کون جرابی رواۃ صحاح ستہ کیون نہ جانین کرتا ہی ہم سابق مین بتفصیل لکہ چکی ہین کہ اکثر رواۃ اوکی مانند عمران بن حطان و مروان وغیرہ
ناصبے اور مانند مضر و کہمس وغیرہ کے مشبہ و مجسمہ ہین علیظ ترنمہ اور کون جرطام ولد الحجام فی جو کہا ہے وہ لوگ جو ملازمان کے اصل و بنیاد سے واقف ہین
الحکمہ جواب اسکا یہ ہے کہ جو لوگ اصل و بنیاد ابو بکر بدگہر و عمر ملکوہ وغیرہ کے اصل و بنیاد سے واقف ہین اسیطرح کہینگے کہ ہمکو انکی اسلام ظاہری زبانی
کیا کام اسلاف تو انکی بلکہ وہ خود کافر و مشرک و بت پرست و شراب خوار و قمار باز تہی بلکہ بعد اسلام لانے کی بہی نفاق و ارتداد و کفر حکمی و عذر
وخیانت مین گرفتار رہی کون جرعجب ماتیرما جاہی کہ اپنی اسلاف اجلاف کے خوارق عادت یاد دلاتے ہے ۵ دشمن دانا کہ بی جان بود ❊ بہتر
از ان دوست کہ نادان بود ❊ اور نہین معلوم کہ مذہب باطل سنیہ سلیہ کی حقیت کس کلام سے ہے اللھم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد
والعن من ظلم علی اھلبیتہ وغصب حقھم واضطھدھم قال صاحب التسم الثالث باز در تفسیر مذکور بروایت اخرج الطحاوی من طریق
اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینہ یشک فی انہ حلال المتعۃ فلما تزوج امرأۃ فی دورھا قرأ علیکم
حرف لکم قال فقال ابین من ھذا قال الناصب الکاتب معلوم نہین کہ من ہذا کسکا متعلق ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اخرج کا لفظ حاشیہ
خانمہ سے رہگیا کیونکہ ملازمان کے ترجمہ مین اسکا ہونا لفظ کہ ام حجت صریحہ خواہد بود مترجم ہی خدا جانے کس مصلحت کیوسطی عمداً اسکو اترک متعلق سے
متعلق ہوا یہ نقصان خانمہ کا خانمہ کے نقصان پر دلیل ہے خیر لیجئی کہ خانمہ بجز نہین معلوم ہوتا اقول جو کہ تعرضات لفظی شان محصلین سے نہین
ہی جبر حظا کے لفظ و معنوی و خلاف محاورہ کون جرہی کہ مارا رسالہ قصاب غلیظون خاش سے لفظ و معنی و محاورہ علوے اغماض نظر کیا ہی ہمان
ایک لفظ امین کاتم کاتب و ناسخ یا طابع ہی سہوا گرگیا اوسکو کون جرنی اپنے جہت قطرے ورذالت جبلی سے طرف خانمہ فیض خاتمہ صاحب سہم ناقص
نسبت کیا اوسکو عادت الاشراف شہرف الصفات سے کیا علاقہ پہر کون جرنی اپنی دیدہ دریدہ سے نہ دیکہا کہ ترجمہ مین لفظ صریحہ کیون کرتی ہے لفظ فہم کون جرکا
دلیل قوی ہے اوسکی نقصان خاتمہ و خانمہ پر بالجملہ اوسکی اغماض و سکوت کا بجز ہونا معلوم نہین ہوتا قال الناصب الکاتب بالجملہ بر تقدیر صحت و ثبت ہمہ
ہی مناقب تقریب علماء ان ہے اسوا سطی کہ بارہا رمن اول الکلام الی ہذا المقام حوالہ اعلام ہوا کہ جمعا بین النصوص و الاخبار و توفیقا بقول الجمہور الاسرار ایسی مواقع

ہین ہرمت کا لفظ مقدر ہے یا فی بمعنی من ہے یعنی فی حرمہ وطی المرۃ فی دبرہا یا فی وطی المرۃ من دبرہا اب سوائے نجاہل اور جہل یا فہمی سہل سے
کیا مناقشہ ہی افسوس ہے گفتہ گفتہ تمن شدم بسیار گو ہے از شما یکتن نشد ہمرار جو **اقول** یہہ کلام کون خر طغام ولد الحجام کا دلیل واضح ہی ہت بلکہ
جنون ولد الحجام پر غالب گوہ دلایل ساطعہ و براہین قاطعہ الحق امامیہ کی دیکھہ کر مبہوت ہیجت **کذلک کفر واللہ لا یہدی القوم الظالمین** ہو گیا ارباب
انصاف پر مخفی نہین کہ صاحب سہم ثاقب نے احتجاج و استدلال بقول عبد الرحمن بن القاسم کے اور جلت وطی الدبر کے نزدیک عبد الرحمن و اوسکی مقتداؤن کے کی ہی اور
قول عبد الرحمن کا سیقدر ہی ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینہ فیتک و اذنہ حلا اور ارباب انصاف پر یہہ بھی مخفی نہین کہ عبارت یعنی وطی المرۃ فی دبرہا ثم
قرار مناسب کم حرث لکم ثم قال فاتی شئتم انی من ہذا شرح قول عبد الرحمن ہین یا کلام طحاوی کا یا کلام اصبغ بن الفرج راوی کا ہی نہ قول و کلام عبد الرحمن کا
اور دونوں تاویلین علیل کون خرکی قول عبد الرحمن ہین کہ مبنی استدلال کا و منشاء احتجاج کا ہے کیطرح بن نہین سکتین اور تاویل تغییر و شرح قول
عبد الرحمن ہین بکار آمد نہین ہے پلٹنی کہانی کون خرکی اور مغالطہ بازی اوسکی کہ لوگون کے دہوکا دینی کو جو کہا کہ بر تقدیر صحت روایت یہہ بھی منافی تقریب
ملازمات ہے بیکار محض ہے اور سوائے مغالطہ گوئی محمل صحیح عبارت کون خرکا نہین **قال** صاحب سہم ثاقب واضح و لایح ہے کہ در زمان عبد الرحمن
کسی را عقد ایمانش قائل بحرمت آن نبودہ بلکہ اجماعی الوقت بودہ و ہم ظاہر میشود کہ آیہ کریمہ الخ صریح و حجت واضحہ بر اباحت آن میدانستہ اند و ہمین سنت سنیہ
ایمہ سنیہ دران زمان بودہ **قال** الناصب الخ بحسب تقدیر صحت منقول اور تقدیر لفظ حرمت یا اخذ فی بمعنی من اسکی اباحت ہین اصلا شک نہین ہان بر تقدیر
عدم تقدیر حرمت اور عدم اخذ فی بمعنی من البتہ اسکی اباحت ہین شک بلکہ حرمت کا یقین ہے ایمہ اربعہ و جمہور اہلسنت اسکی حلت کے قائل نہین کما فی الاستذکار
و مذہب احمد و الشافعی و مالک و ابی حنیفہ و صاحبیہ و الجمہور التحریم لورود النہی عن فعلہ و تعاطیہ بلکہ بشہادت استبصار خلاصہ تہذیب اور ارشاد وغیرہ بالبلغ وجوہ
وضوح واضح ہوا کہ اس فعل کے قائل اور فاعل رفضہ حنفیہ اور اونکی ائمہ معتمدہ منتقدہ ہین اگر اوسقدر بیان پر طمانیت اور تسلی نہین ہوتے اپنی کتب
فقہیہ ملاحظہ ہوے فی الشرائع یجوز الاستمتاع بما عدا القبل و فی شرحہا مدارک اتفق العلماء کافۃ علی جواز الاستمتاع من الحائض بما فوق
السرۃ و تحت الرکبۃ و اختلفوا فیما بینہما خلافا لمن منع الخ فذہب الاکثر الی الجواز الاستمتاع ایضا و قال السید المرتضی فی شرح الرسالیۃ
لا یحل الاستمتاع بہ الا بما فوق المیزر و منہ الوطی فی الدبر الخ پر چند سطر کے بعد مدارک مذکور ہین مذکور ہی و قد ورد بذلک روایات کثیرۃ کموثقۃ عبد اللہ
ابن بکیر عن بعض اصحابنا عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا حاضت المرۃ فلیأتہا و جہا حیث شاء ما لم یأمر بالدم و موثقۃ عبد الملک بن عمر قال سألت ابا
عبد اللہ علیہ السلام عما یحل من المرۃ الحائض فقال کل شئ ما عدا القبل بعینہ و صحیحۃ عمر بن اعین العزرمی قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما
للرجل من الحائض قال ما بین الیتیہا یہہ ہین روایات صحیحہ شیعہ کہ ملازمان فی بمنابر ضرورت تقیہ یا مابذیہ تشیع امر کے بقیہ اس فعل زبون اور حرکت دون کو
کہ حرمت اسکی مجمع علیہا اصحاب ملت بیضا و اہنجا جانب لیا اور جلت اوسکی کہ منتہی مہا ارباب نحلت کی ہی ہے اونکی جانب دیا الحمد للہ کہ یہہ حدیث
اور رنز و پیرا اور بکبر بے تاثیر فروغ پذیر نہین ہوا و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین باب اہلسنت کی نسبت اتنی ہرزہ خامگی حرف نہین اہل تشیع کے
قسمت رہی کہ اونکی مذہبیت یہہ امر نا خوب اور اس قسم کے دیوانگی معیوب نہین ہے تا چند ژاژ خائی و بیہودہ درمیان ✤ ای ترک من مناک کہ ترکی تمام ✤
انتہی بحذف التراجم **اقول** کون خر طغام ولد الحجام نے جو کہا بر تقدیر صحت منقول اور تقدیر لفظ حرمت یا اخذ فی بمعنی من اسکی اباحت ہین اصلا شک
نہین ہان لفظ اباحت کا بجائے لفظ حرمت کے لکھا کون خر طغام فی بمنصہ ہی اور لفظ بر تقدیر صحت کے کیا ضرورت تھی تصحیح لنقل کیون نہ کر لی اور حقیر قول تمام ہین

لکھ چکا ہی کہ قول عبد الرحمن بن القاسم میں لم ادرک احدا اقتدی بہ فی دینہ یسئل فی آئندہ طلاق سے رجعت کا مقصد ہونا سمجھا ہی نہ فی الحقیقت
ہوسکتا ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی مسکۃ اسمصور تمین کون خر کا بار بار ان تاویلات علیلہ و ہیہ و ہی من نسخ العنکبوت لا زبان قلم پر لانا اور تکرار
بی سود کرنا سوائے لایعنیت یا جہل کے مقصود نہین ہوسکتا اور کون خر طعام ولد الحجام نے یہہ جو کہا ایمہ اربعہ اور جمہور المسلمین اسکی حلت کی قائل نہین
بخلاف فی القسطلانی الخ سو یہہ تکذیب ہے امام فخر الدین رازی اور خود قسطلانی کی ہے امام فخر الدین رازی نے امام سفیان نے تفسیر کبیر مین عطاء سے تفسیر آیہ نساء کم حرث لکھم
الآیہ کی لکھا ہے المسئلۃ الثالثۃ ذھب اکثر العلماء الی ان المراد من الآیتین ان الرجل مخیر بین ان یاتیھا من بین یدیھا فی قبلھا فقولہ تعالی فاتوا حرثکم
محمول علی ذلک و نقل نافع عن ابن عمر کان یقول المراد من الآیۃ تجویز اتیان النساء فی ادبارھن و سائر الناس کذبوا علی فی ھذہ الروایۃ
وھذا قول مالک واختیار السید المرتضی من الشیعۃ انتھی کون خر اور اوسکی اذناب دیکھین کہ امام رازی اوسکا کہتا ہے کہ تجویز اتیان النساء فی
ادبارہن قول مالک و الائمہ الا ربعۃ سفیان ہے اور قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے وقد نقل باحۃ ذلک من جماعۃ من السلف لھذا لا حاجۃ
و ظاھر الآیۃ و نسبہ ابن شعبان الی کثیر من الصحابۃ والتابعین و کذا الائمہ مالک فی روایۃ کثیرۃ قال ابو بکر الجصاص فی احکام القرآن لہ و
المشھور من مالک اباحتہ و انما ینفون عنہ ھذہ المقالۃ لقبحھا و شناعتھا و ھی عندہ اشھر من ان یدفع بنفیھم عنہ انتھی ان عبارت
قسطلانی مین تصریح ہی کہ امام الائمہ مالک سے روایات کثیرہ اباحت فعل مذکور مین مروی ہین اور ابو بکر جصاص نے احکام القرآن مین لکھا ہے کہ مالک سے اباحت
اوسکی مشہور ہی اور اصحاب مالک نفی اس قول کی مالک سے کرتے ہین بسبب قبح و شناعت اس فعل کے اور اباحت فعل مذکور کی عند المالک ایسی اشہر ہے کہ نفی اصحاب
مالک سے منتفع نہین ہوسکتے اور قول جاہل حمامی کا بہار ستان مین کہ مر اسکا مناقض ہے اسمصور تمین قول کون خر کا کہ ایمہ اربعہ اور جمہور المسلمین اسکی حلت کی
قائل نہین دروغ بیفروغ ہی اور عبارت قسطلانی کی جو کون خر نے نقل کی ہے و مذہب احمد و الشافعی و مالک و الحنیفہ و صاحبیہ و الجمہور التحریم تصحیح طلب ہے
کون خر کا اسمین دخل و تصرف معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ عبارت قسطلانی منقولہ کون خر معارض و مناقض ہے اوس عبارت قسطلانی کی جو ہمنے یہان نقل
اور عبارت قسطلانی منقولہ حقیر کو جسکو صاحب سہم ثاقب نے نقل کیا ہے اوسجگہ کون خر نے اوسکی صحت مین کلام نہین کیا بلکہ اوسکو تسلیم کرکی جوابات
واہیہ دیے ہین کہ حقیر نے اوسکو رد کیا ہے بالجملہ عبارت تفسیر کبیر سے بخوبی ثابت ہوا کہ مالک مالک امام سنیہ سنیہ قائل اباحت وطی فی ادبار الازواج کا ہے
و علی ہذا القیاس عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری سے قائل ہونا امام مالک کا باباحت مذکور بروایات کثیرہ بلکہ قائل ہونا جماعت سلف کا سنیہ سنیہ کا
و اکثر صحابہ و تابعین سنیہ کا باحت مذکور واضح ہے اسمصور تمین قول کون خر کا کہ حرمت اسکی مجمع علیہا اصحاب ملت بیضا یعنی سنیہ سنیہ کا ہی باطل محض و ذہول فضلا
کون خر کا ہے اور کون خر طعام ولد الحجام نے یہہ جو کہا بلکہ بشہادت استبصار اور ارشاد وغیرہ واضح ہوا کہ اس فعل کے قائل اور فاعل رفضہ خضفضہ اور
اونکی ایمہ معترضہ منقرضہ ہین فضل اللہ فلا وجعل الثناء موصولا ہم اسکا جواب لکھ چکی ہین کہ ایمہ امام علیہم السلام پر یہہ افترای محض کون خر کا ہے
استبصار و ارشاد سے مطلقا ثابت نہین ہوتا ہے اور جو کہ صاحب سہم ثاقب بھی اور حقیر بھی مکرر لکھ چکا ہی کہ یہہ مسئلہ مختلف فیہا بین الامامیہ ہی اکثر
علمائے امامیہ اوسکی حرمت کے قائل ہین اور بعض اوسکو مکروہ کراہت شدیدہ حظرہ کہتی ہین تو لکھنا کون خر کا عبارت کتب امامیہ کا تحصیل حاصل و تطویل
بلا طایل ہے اور کون خر طعام ولد الحجام نے جو بار بار تکرار بی سود کے ہی کہ کلام ابن عمر مین بشیر فی بعضی من کے آیا ہی اور بہر او سیر ترقی کے کہ شاید نزول
آیہ نساء کم الآیہ مین اور اقوال علما و عبارت کتب مین جو اس مسئلہ خاص مین وارد ہین بلا وجہ کو بعضی من کن کہا اور یہان عبد الرحمن بن القاسم

قول میں جسمیں نے بمعنے من کے ہو ہے ہیں سکتا نظر کلیہ کے کہا کہ ایسی مواضع میں بمعنے من کے بھی حقیر ہر جگہ اوسکی تکذیب بدلایل ساطعہ کر چکا ہے
اب یہاں پھر مکرر لکھتا ہے کہ ابن عمر افقہ واورع صحابہ سفیانی نافع سے کہا تو جانتا ہی کہ آیہ نساء کم الآیہ کس امر میں نازل ہوا ہے نافع نے کہا نہیں قال نعلت فی
دبر من الا فصاما اضاف امر موقعہ فی دبرھا ابن عمر نے کہا نازل ہوا یہہ آیہ حق میں انکے دو انصاری کے کہ اوسنی اپنی زوجہ کے دبر میں وطی کی تھی ابن عمر ابن بیان
محاورہ میں فی کو بمعنی ظرفیت کے کہ وضعی وبتبادر ومتعارف فہی کے ہیں بولا تھا نافع کہتا ہے قلت لہ من دبرھا فی قبلھا کہا میں نے ابن عمر سے اوس مرد انصاری
نے نسبت کیطرف سبی قبل میں وطی کے تھی قال لا الا فی دبرھا ابن عمر نے کہا بلکہ کیطرف سبی قبل میں نہیں ہی بلکہ اوسنی وطی دبر سے ہی کی تھی تو جز
دیکھی کہ ابن عمر کے محاورہ میں فی بمعنے ظرفیت کے مستعمل ہے اور جب نافع کو شبہہ بمعنی من کا ہوا تو ابن عمر نے فی کو اس موقع میں بمعنی ظرفیت کے حصر کر دیا اور
کہا لا الا فی دبرھا اور مرد انصار کے فعل مذکور کو کرنا اور نزول آیہ کا بلا نہی وبلا عتاب ہونا اور ابن عمر کا ہنگام تلاوت قرآن کے نافع کو ٹوک کر
شان نزول آیہ کا بتانا اور فعل انصار کو بلا رد ونکیر بیان کرنا اور صاحب درمنثور کا اس وہابت وما فی معناہا کو اپنی کتاب میں لکھنا یہہ سب ادلہ
قویہ ہیں اس امر کے کہ ابن عمر اور انصار صحابہ سفیان کے نزدیک فعل مذکور حلال ہے اور مالک ہے مالک امام سفیان وغیرہ نظر بفحوائے ما یلھم قد یلھم
اھتدا یلھم کے فعل مذکور کو حلال اور باعث اہتداء جانتے ہیں انکار کرنا جز کا محض بے وجہ واد عا عجب ہے اور عبارت تفسیر کبیر کے المسئلۃ الثالثۃ اجمع
بھی دلیل ہو سکتی ہے اس امر کے ہے کہ ان مواضع میں بمعنے من کے نہیں اور مذہب مالک کا اباحت فعل مذکور کی ہے حکام مشروحا الحمد للہ کہ اوزار ۱۹۴
بار ہے جیسا کہ کون جز کی کچھ کام نہ آئے اور دروغ بفروغ اوسکا کچھ موثر نہوا اور جلت وطی فی ادبار الازواج کے مذہب مالک ہے مالک امام
سفیان واور اوسکی مقلدون ودیگر سفیون کی ثابت ہوئی ان اللہ لا یھدی کید الخائنین اب اہل حق اثنا عشریہ کے نسبت اتنی ہرزہ خائے
وبیہودہ سرائے خوب نہیں کون جز وہزاب اوسکی اپنے گریبان میں موندہ ڈالیں اور دیکھیں کہ خود فضیحت ورسوائی راضحت عقلا کا کام نہیں
جاہل معذور ہے وہ جانے اوسکا کام جائے فالان جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا فیا ایھا المستف الاریب والبیب الاھ
اجتنبی ازھار الاتبساط واقتنی اثمار الاعتباط وخاطر الاعتنام فانی ارغمت ولد الحجا عقب نیل الحق والاحتشام
واطفئت مصابیح الزور والاتھام واشعلت مشاعل الحق لاھتداء الانام فھو الحق باطل الاباطل وھی الایھا وبدء نور الحق
وطلع شمس الحق ویکاد برق الاکل لساطعہ ویخطف ابصار الرعاع وذاک الطغام وصاح عقب الزاھق القاطع یحرقھم بالتمام وھذا
قد تم البحث المسمی بتذلیل النصاری فی رد الفقیہ الکرمانی فھو مقطوع
مصبحین والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
واھل بیتہ الطیبین الطاھرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین
من الاولین والاخرین ۵

۵ بحمد اللہ کہ بر رغم زمانہ ۵ بپایان آمد این دلکش فسانہ ۵

استفتا

مخفی نرہے کہ کون خرطعام ولد الحجام دبنگی بنگی نے ایک استفتا الحق امامیہ کے طرف منسوب کرکے اور جواب ناصواب لکھکر بطور دم کے اپنی رسالہ قبقاب میں لگایا ہی جو کہ وہ جواب اوس ناصب معاند کا حق وصواب سی بر اہل دور ہے لکھنا جواب الجواب حقیر کو مناسب معلوم ہوا فاقول الناصب المعاند البلید حدیث مذکور میں مولی بمعنی محب ہے بدلیل اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ بمعنی متصرف نا مضمون خلافت کی طرف منصرف ہو والا ولا تین مستقلین کا اجتماع زمان واحد میں لازم آئی گا کیونکہ لفظ بعدی کے ساتھ یہہ فقرہ مقید ہیں اور معہذا مولے بمعنی اولے کلام عرب میں غیر موجود من ادعی ولدیہ الثقل فعلیہ الثقل اقول وباللہ التوفیق صورت استفتا کی یہہ ہے کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت اسمقدمہ میں کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کہ بروز غدیر بحضور جماعہ کثیر شان جناب امیر سے اور بحکم اینکہ مولے بمعنے اولی بالتصرف ہے انکی خلافت بلافصل کے جانب مشیر ہیں قوم امویہ اور بتبرے کیوں اس خلافت بلافصل کے منکر ہیں بینوا توجروا اقول خرطعام نے اس استفتا کی لکھا حدیث مذکور میں مولے بمعنے محب ہے الی آخر زیادہ تا تہ بوشیدہ نرہی کہ فقرہ صدر حدیث مذکور کا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مخاطبا للمؤمنین الجمعین الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی تو بدلیل اس فقرہ کی حدیث مذکور میں مولے بمعنے اولی بالتصرف ہی نہ بمعنی محب اگر بمعنی محب لیا جاوے جیسا کہ زعم باطل کون خرطعام کا ہے تو خدا تعالے اور پیغمبر خدا العوذ باللہ منہ عائب وملائے ٹھہرتے ہیں وکایرضی بہ احد من المسلمین کیونکہ باعتراف جمع کثیر اکابر سنیہ کے حقیقت اسکی یہہ ہی کہ ہنگام مراجعت پیغمبر خدا کی حجۃ الوداع سے راہ میں آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس کہ بقول ابن مردویہ کے کتاب مناقب میں بروایت ابن مسعود کے یوں ہے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین الآیہ نازل ہوا پیغمبر خدا نے غدیر خم میں باکہ روز بہت گرم تھا نیچی سایہ درخت کی کہ اوسجگہ تہی نزول فرمایکر وجملہ مہاجرین وانصار کو جمع کرکی خطبہ پڑہا بعد اوسمیں ایسی کلمات فرمائے جن سے بوی انتقال ورحلت آنحضرت کی نکلتے ہے بعد ازاں علی کا ہاتھہ پکڑکر جملہ مہاجرین وانصار سی بہلی فرمایا الست اولی بکم من انفسکم سبوں نے کہا بلی ہر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث اور عمر بن الخطاب نے علی کو مبارکباد کہا بلفظ بخ بخ لک ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ اور برعائے ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ اگر پیغمبر خدا کو یہی کہنا تہا کہ جسکا میں محب ہوں علی اوسکی محب ہیں تو اسقدر اہتمام کہ راہ سے میں نزول فرمانا اور تمازت آفتاب میں بتپہ کر مہاجرین وانصار کو جمع کرنا جو آگی جلی گئی تہی اونکو پہر بولانا اور جو چیچیاں رگی تہی اونکا اوس تپش گرما اور میدان بی سایہ میں انتظار کرنا عبث ولغو تہا اور خدائے عزوجل کا فرمانا وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ بہی لغو وعبث بلکہ بیجا محض تہا جناب امیر کہ ابن عم وداماد پیغمبر خدا کی تہی سکو معلوم تہا کہ جسکی پیغمبر خدا دوست ہیں اوسکی جناب امیر بہی دوست ہیں اس اعلام معلوم کے تحصیل حاصل کی اسقدر اہتمام بلیغ اور وعید شدید وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کیا ضرور تہا بیلا کون خرطعام ولد الحجام خدا اور پیغمبر خدا کو العیاذ باللہ منہ عائب وملائے ٹھہرائیں تو ٹھہرائیں اپنی عمر کو کیوں عائب وملائے ٹھہراتی ہیں اوسنی بخ بخ اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ کیوں عبث عبث کہا بالجملہ یہہ اہتمام بلیغ خدا اور رسول کا اور یہہ وعید شدید اور یہہ مبارکباد کہنا عمر کا دلائل ساطعہ قویہ ہیں اس امر کے کہ حدیث مذکور میں مولی بمعنی مولے بالتصرف ہی ہے اور حدیث مذکور نص صریح ہی خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام میں جیانچہ کتاب المودۃ سید علی ہمدانی شافعی میں تصریح مذکور موجود ہی کتاب مذکور میں یوں ہے عن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول اللہ علیا علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث اور قاموس میں ہے العلم محرکۃ

سیدالقوم اور منتخب میں ہی علم فصحین پیشوائے قوم اور کون خرطعام ولد الحجام نے جو کہا والا ولایتین مستقلتین کا اجتماع زمان واحد لازم آئی گا ظاہرا
کون خر کبھی قرآن کو پڑھتا سنتا نہیں ورنہ یہ سنجیدہ فکر تا خدا تعالیٰ نے تو ولایات مستقلہ جمیع کی ہیں فرمایا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون
الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون اور ہی نے دو بھائی کا جمع ہونا ممنوع نہیں حضرت موسے و حضرت ہارون علیہما السلام زمان واحد مجتمع تھے
اور کون خر نے یہ جو کہا کیونکہ لفظ بعدے کی مساتھ یہ فقرہ مفید نہیں ہے کیا اوسکو یاد نہیں جو اوسنے قبقاب میں کہا ہے کہ جیسے بعض آیات
قرآن کے مفسر دوسرے آیہ کے ہوتے ہیں ویسی ہے بعض حدیث مفسر دوسری حدیث کی ہوتے ہیں اسصورت میں دوسری حدیث میں جو صواعق محرقہ
ابن حجر میں ہے لفظ بعدے کا موجود و مفسر اس حدیث کا ہی فی الصواعق عن الترمذی والحاکم عن عمران بن حصین ان رسول اللہ قال
ما تریدون من علی ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن بعدی اور کون خر نے جو کہا مولی بمعنی اولی کلام عرب
غیر موجود یہ جہالت اوسکی ہے اپنی تفاسیر سے بہرہ بست و ہفتم میں سورہ حدید میں خدا تعالے فرماتا ہے منافقین کے حقیقین حاویکم النار ھی
مولاکم کہ تفسیر جلالین میں مولاکم کے تفسیر میں اولیٰ کم موجود ہے قال الناصب المعاند الجھول حق یہ ہے کہ حدیث مذکور میں خلافت بافصل بلافصل کا
اصلا ذکر نہیں نہ معنے کے طور پر نہ شیعہ کے طور پر بیان اول کا یہ ہے کہ ابونعیم نے بحاب حسن مثنی ابن جناب حسن مجتبی سے روایت کیا کہ اگر اس حدیث
میں خلافت مراد ہوتے تو یوں ارشاد ہوتا یا ایھا الناس ان علیا ولی امری والقائم علیکم بعدی فاستمعوا لہ واطیعوا امری اقول جزء
استفتائے الامیہ میں حدیث کتاب ابونعیم سنی کے لانا خلاف ادب مناظرہ ہے ورنے آں حدیث صحیح ترمذی ہے جو صواعق محرقہ ابن حجر سنی ہم قول ناصب
میں نقل کر چکی ہیں موید ے معنی قول حسن مثنی کے ہی بلکہ اوس سے ابلغ ہے کیونکہ جو موید یا ایھا الناس ان علیا ولی امری والقائم 196
علیکم بعدی کا ہے اوس سے ابلغ واوکد ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن بعدی کا ہی وعلی ہذا القیاس حدیث ثقلین کا فقرہ ہا
ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ابدا فانظروا کیف تخلفونی فیھما موید معنی فاستمعوا لہ واطیعوا امری کا بایں وجوہ ہے اسصورت میں
حدیث مرکب مؤید معنی مولاہ جبکہ مولی بمعنی اولی کلام اللہ میں موجود ہی اور اجماع ولایتین مستقلتین کا بحکم آیہ شریفہ مذکورہ ممنوع نہیں صحیح ہی خلافت
بلافصل جناب امیر میں سنی و شیعہ دونوں کی طور پر قال الناصب المعاند الجھول وربیان ثانی کا یہ ہے کہ کتاب حزن المومنین میں بایں عبارت موجود ہے
کہ کلینی و ابن بابویہ و شیخ طوسے و شیخ مفید و اکثر محدثین خاصہ و عامہ ما بہا سند معتبرہ از امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر علیہم السلام
وغیرایشان روایت کردہ اند کہ چون مرض پیغمبر شدت نمود جناب امیرالمومنین و عباس عم خود را طلب فرمود و دران روز خانہ حضرت پر از اصحاب
و مہاجر و انصار بود سر مبارک را در دامن علی گذارد و عباس پیش روی آنحضرت ایستادہ بود و آستین خود مگس از روی مبارک وی دور می نمود پس جناب

دیدہ کشود و فرمود ای ابن عم ملولم	در دین امام شاید مصطفی راہ عدم گیرد	رہ ملک عدم نی گفتگوی ہم و غم گیرد	ازین دنیای فانی او بہند بر گلشن ہا تے
جہان جاودانی را سپر بسر بی کیف و کم گیرد	رسول اللہ رد دنیا میرود ہم او زمین فرمود	مکان قصد سر و ش ربب جوی ام گیرد	بقول ارث من کن ای عم فوز غم مرا بر ہا نی
عمو باید برادر زادہ را از غم و ہم گیرد	بپاسخ گفت عباس پیمبر کو توانائے	کہ این کاہندہ خود بر گردن این کوہ ایگیرد	سر و شاہنشہی فرمان دہے ہمچو جناب تو
کند در ماتمش فرزند را در کفت جام جم گیرد	محمد را سپر زہرا احمد جانشین باشد	وصی مصطفے باید کہ صد چون من خدم گیرد	نشیند گر کسی غیر از علی بر جائے پیغمبر
ہمان ماند کہ شنیم نی تکلف جامی ہم گیرد	انتہی بعبارتہ پس اسکلام سے صاف ہویدا ہے کہ جناب امیر ہر دو غدیر خلاف مقتضیٰ ہی چہ جائی بلافصل و بفصل والا		

جناب خیر الناس حضرت عباس پر وراثت اور خلافت کو کیوں عرض فرماتی اور حضرت عباس جناب خیر الناس کو لیاقت جناب امیر کے کیوں جتاتی حاضرین
ولا تکن من المشاغبین **اقول** کون خرطمام طرفہ بلید ہے کہ خلافت کو ارث بتاتا ہی خلافت اگر ارث ہی تو ابوبکر و عمر پیغمبر خدا کی ارث یعنی اولاد
کس شریعت کی موافق تھی شریعت خیر البشر میں تو باوجود اولاد و الوالارحام کے سہرے ارث نہیں پاتے اور حزن المومنین کے اشعار میں قبول ارث
من کن ہے عم موجود ہی خلافت کا تو کجا اشارہ بھی نہیں بلکہ حزن المومنین میں عباس نظم کے تصریح ہی کہ بلا لے بحکم پیغمبر خدا ذو الفقار و ذو الجناح و خود
و عمامہ و زرہ و پیراہن و دلدل وغیرہ حاضر کئی اور پیغمبر خدا نے وہ سب اسباب معہ دلدل و ناقہا جناب امیر کی متعدد میں دیدیا کون خر سمجھی کہ پیغمبر خدا
اپنی حیات میں یہ سب اسباب جناب امیر کو دیدینا یاد دلاتا ہے استخلاف روز غدیر کا تاکہ حاضر و غائب جناب امیر کو جانشین و وارث و وصی پیغمبر کا
جانیں اور خلافت روز غدیر کو یاد رکھیں اور بخوف معاملہ قرطاس کے کہ مدعی اور اوسکی اذناب مانع تحریر وصیت کے ہوئی تھے اور یہی خیال اس امر کے
کہ خم غدیر میں بحکم خدا پیغمبر مجمع ہزارہا اصحاب میں استخلاف وقوع میں آچکا ہے اوسوقت اوسکی تصریح نفرمائی کون خرطمام نے عوام کے دھوکا
دینی کو ذکر اسباب کا اور ادیا اور بجای اوسکی خلافت کو وارث ٹھہرادیا اور کون خرنی جو کہا کہ جناب امیر روز غدیر خلافت مصیر تھی ورنہ پیغمبر خدا حضرت عباس
خلافت کو کیوں عرض کرتے صریح کذب ہے پیغمبر خدا نے ہرگز خلافت کا ذکر نہیں کیا اور نہ حزن المومنین میں ذکر خلافت کا ہی اور کون خرنی جو کہا اور حضرت
عباس پیغمبر خدا کو لیاقت جناب امیر کی کیوں جتاتے یہ بھی دھوکا و مغالطہ ہے ورنہ ظاہر ہے کہ عم رسول خدا نے اوسوقت کہ وقت رحلت پیغمبر خدا کا وقت
تھا اور خانہ ہدایت کاشانہ پیغمبر خدا کا مہاجرین و انصار سے بھرا ہوا تھا سب اصحاب کو بیعت خم غدیر کی باشارہ یاد دلاکر توکید و توثیق اوسی بیعت
کی کیونکہ عم رسول خدا کو ارشاد پیغمبر کا ولا ارتکم خاعلین یاد تھا جانتے تھے کہ ملاحظہ نقض عہد و نکث بیعت ضرور کرینگی اسواسطی توثیق و تاکید اوس
بیعت کے لئے وہ بیعت سب کو یاد دلائے لیاقت جناب امیر کے نہیں جتائے پیغمبر خدا محتاج جتانے کی تھے ولہ الحجام پیغمبر کو کہ عالم علم لدنی
تھی اور عقل کامل رکھتی تھے کم عقل اور محتاج جتانے کا کہا ہے فضل اللہ خاہ وقطع بذلک وخذلہ اللہ فی الدارین واخزاہ غرض لکھا کلام
یہ ہے کہ جواب استفتا جو کون خر نے لکھا ہے غلط محض ہے جواب باصواب استفتا کا یہ ہے کہ حدیث من کنت مولاہ بحکم انکہ تو لے
معنی اولے بالتصرف قرآن شریف میں موجود ہے اور بقرینہ صدر حدیث مذکور کے الستا ولے بکم من انفسکم قالوا بلی کے بیان ہی معنے

معنین ہیں خلافت بلا فصل جناب امیر علیہ السلام میں نص ہے اور انکار محروم اسکے

وہ کبری کا کذب قبیح بلکہ کفر فضیح ہے لعنۃ اللہ علی

القوم الکاذبین اور تطابق عداد کو

دلیل عشر و عرفی میں ہے صرف ایک

لطیفہ ہی واللہ اعلم

بالصواب

کتب خانہ آصفیہ سرکار دکن
حیدر آباد دکن

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

۲۹۱.۸۶	نمبر
الف ۳۷	فن نمبر
	کتاب نمبر